Punjabiandpunjab.com

کلیاتی اصواتیات

سردار محمد خان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

طبع اول : جنوری سنہ ۱۹۷۲ء

تعداد اشاعت : ۵۰

قیمت : ۱۲۵ روپے

125.00

طابع : خانِ دانش پرنٹنگ پریس راولپنڈی

Punjabiandpunjab.com

ناشر

مکتبۂ دانش
خانِ دانش پرنٹنگ پریس
۸۷۴/C راولپنڈی

۱۳- عالمگیر روڈ-
(خالد سٹریٹ نمبر ۹۵)
اسلام پورہ - لاہور

Punjabiapunjab.com

تعارف

ہماری درسگاہوں میں علم الاصوات، سوائے تجوید القرآن کے حصہ کے، کہیں نہیں پڑھایا جاتا۔ دانش گاہِ پنجاب میں سب سے پہلے ۲۵ نومبر ۱۹۵۸ء میں ایک افتتاحی تقریب اس غرض سے منعقد ہوئی تھی کہ "لسانی وحدت" کی ایک تجربہ گاہ قائم کی جائے، جس میں اصواتیات کے مضمون کو بھی کم از کم ثانوی حیثیت سے پہلی بار پاکستان میں مطالعہ اور تحقیق کا موقع ملے، مگر یہ تجویز کسی وجہ سے عملاً نہ چل سکی۔ البتہ صرف کراچی یونیورسٹی میں چند آلات موجود ہیں تاکہ تجرباتی اصواتیات کے ذریعہ اردو کی آوازوں پر تحقیق کرنے کا موقع مل سکے۔

اس کتاب میں دنیا کی تمام زبانوں (یا یوں کہیے کہ ہر ممکن ناطق آواز) پر کلیاتی رنگ سے ارتکازی حیثیت کا عمیق جائزہ لے کر تقریباً ہر مسئلہ کے دقیق سے دقیق پہلو پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ توقع ہے کہ شائقین اس علم کی مبادیات سے بہرہ ور ہو کر اس سے اگلا قدم تجصوتیات (Phonemics) میں رکھ کر اپنی زبان کا سائنسی انداز سے تجزیہ کر کے لسانیاتی بنیادوں پر استوار کر سکیں گے۔ خود تجوید القرآن کا علم بھی علم الاصوات سے نکھر کر ہمیں فنِ قراءت میں آسانیاں بہم پہنچا سکتا ہے۔

اس علم کی اصطلاحات کو اردو کا جامہ پہنانا بہت مشکل کام تھا۔ لہٰذا عربی اور فارسی الفاظ ہی نہیں بلکہ سنسکرت الفاظ تک کو بھی اصطلاحات میں پرو لیا گیا ہے۔

ضمنی طور پر قواعدی نکات کا ذکر بھی کئی مقام پر اس کتاب میں آ گیا ہے، جن کی پیچیدگیوں کو کھول کر رکھ دیا گیا ہے، مثلاً تشدید، اِمالہ، اضافت وغیرہ۔

کوشش کی گئی ہے کہ یہ کتاب محض انگریزی وغیرہ کا ترجمہ نہ ہو۔ اسی لئے اس میں ہر جگہ نئی جدت محسوس ہوگی، اور کئی جگہوں پر تو نئی چیزیں بنا کر پیش کر دی گئی ہیں۔ کتابیات کی فہرست بہت طویل ہونے کی وجہ سے پیش نہیں کی گئی۔

اس کتاب کو چھاپنے کے لئے کوئی کاتب اس علم کا شُد بُد رکھنے والا نہ مل سکا اور نہ ہی نئے ٹائپ ڈھلوا کر ٹائپ میں چھپوانا مناسب سمجھا گیا۔ لہٰذا کتاب کے گیٹ اپ پر تبصرہ لاحاصل ہے۔ البتہ نفسِ مضمون پر ہر قسم کی تجویزات کو بصد شکریہ قبول کیا جائے گا۔

نیوز پرنٹ نہ ملنے کی وجہ سے باقیماندہ کتاب کی چھپائی کئی مہینے التوا میں رہی۔ آخرکار سفید کاغذ سے ہی کتاب کو مکمل کرنا پڑا۔ آخر میں اُن تمام احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جو اس میں ممد و معاون رہے۔

راولپنڈی
جنوری ۱۹۶۲ء

سردار محمد خاں
(مصنف)

فہرست مضامین

	صفحہ
I - علم الاصوات	۱
۱- لسانیات اور علم الاصوات	۳
۱-۲ اسلوب بیان اور لب ولہجہ	۶
۲- علامات اور اصطلاحات	۷
۳- اصواتی کتابت	۱۰
(i) Bell کی مغربی ترکیبی لکھائی	۱۲
(ii) Sweet کی ترکیبی ایبجد رومک	۱۳
(iii) رومک لکھائی	۱۵
(i) مصوتے	۱۶
(ii) مصمتے	۲۰
۵- صوتیہ	۲۶
۶- اصناف گفتار	۳۲
II - تحلیلی حصہ - تشکیل اصوات	۳۴
۱- ناطق آوازیں (آواز اور جزو آوازیں)	۳۴
۲- حروف	۳۹
۳- مصوتے اور مصمتے	۴۲
(i) رکنی اور غیر رکنی	۴۵
(ii) حرکات، حروف اور حروف صحیح	۴۶
۴- مرکب آوازیں	۴۸
۵- مصوتوں کی گروہ بندی	۵۲
نقشہ تشکیل مصوتات	۵۶
۶- ترمیم شدہ مصوتے	۵۷
۷- معیاری مصوتے	۵۹
۸- مختلف زبانوں میں مصوتوں کا مقام	۶۲
۹- مصمتوں کی گروہ بندی	۶۵
۱۰- غیر ترتیبی مصمتے	۶۵
(i) مقام تشکیل یا جائے برخاستگی	۶۵

	صفحہ
(ii) انداز تشکیل یا مقدار جنبش	۷۰
(iii) شجرہ غیر ترتیبی مصمتات	۸۲
۱۱- خصوصی مقام نطق	۸۴
شجرہ مصمتات خصوصی نطق	۸۸
۱۲- ترتیبی نطق اور جزوی ثانوی انداز	۹۰
(i) مقام تشکیل	۹۰
(ii) انداز تشکیل	۹۲
(iii) شجرہ مصمتات ترتیبی	۱۰۰
۱۳- ذو مخرجی مصمتے اصناف لازمہ غیر ممیزہ	۱۰۲
امتیازی ذو مخرجی گروہ بندی	۱۰۴
۱۴- انفی آوازیں اور خیشومی حالت	۱۰۵
۱۵- شجرہ اصطلاحات گروہ بندی	۱۰۸
۱۶- ایضاً - [illegible]	۱۰۹
۱۷- آوازوں کی [illegible] کی ترتیب	۱۱۰
۱۸- مجموعی شجرہ مصوتات و مصمتات	۱۱۱
۱۹- مکمل شجرہ مصمتات	۱۱۲
III - امتزاجی حصہ - صوتیات عملیہ	۱۱۳
۱- علم احوال اصوات (اصواتی [illegible])	۱۱۴
(i) امتزاج (کشش)	۱۱۵
(ii) اشباع	۱۱۶
(۱) عربی	۱۱۶
(۲) فارسی	۱۱۷
(۳) اردو	۱۱۸
(۴) انگریزی	۱۱۸
(ب) مصوتوں کی اضافی امتزاج	۱۲۵
(ج) سنجوگی حروف اور ادغام	۱۲۷
(د) تشدید	۱۲۹

	صفحہ
(۵) عربی مد	۱۳۳
(۶) اردو مد	۱۳۶
(ز) پنجابی میں امتداد	۱۳۶
(ii) نبرہ	۱۳۸
نبرہ کی قسمیں	۱۳۸
(iii) تاکید لفظی	۱۴۰
(iv) لہجہ	۱۴۱
(v) گنگ	۱۴۲
(ا) گنگ والی پنجابی	۱۴۶
(ب) بے گنگ والی پنجابی	۱۴۸
(ج) ناگری خط میں گنگ	۱۴۸
(د) اردو خط میں گنگ	۱۴۹
(vi) گونج	۱۵۱
(vii) کیفیتِ آواز	۱۵۲
۲۔ علم وقوف یا اوقاف	۱۵۳
(۱) آوازوں کی اکائیاں	۱۵۳
(ا) رُکنی آوازیں	۱۵۳
(ب) رُکنی تہجی	۱۵۴
(۲) آیاتی اور معنوی ٹکڑے	۱۵۸
(ا) قرآن شریف میں آیاتی ٹکڑے	۱۶۰
(ب) قرآن شریف کے رموزِ اوقاف	۱۶۱
(ج) قرآن شریف میں رہاؤ	۱۶۴
۳۔ علم واردات یعنی وارداتی تبدیلیاں	۱۶۷
(۱) مجاری اور ہجائی طرز	۱۶۹
(ا) قواعدی اعلال	۱۷۱
(ب) قواعدی اِمالہ	۱۷۴
(ii) مماثلت	۱۸۲
(iii) ادغام	۱۸۲
(ا) تاریخی ادغام	۱۸۳

	صفحہ
(۱) تغیر	۱۸۳
(۲) انگریزی میں تاریخی ادغام	۱۸۳
(۳) عربی میں قوانینِ ادغام	۱۸۵
(۴) ادغام براصولِ ابدال	۱۸۵
(ب) سیاقی ادغام	۱۸۶
(۱) رابطی ادغام	۱۸۷
(۲) استیمالی ادغام	۱۸۷
(۳) اِمالہ	۱۸۷
(۴) سَندھی	۱۸۹
(۵) عقلی اِدغام	۱۸۹
(ج) سسکار	۱۹۰
(د) ادغام دوسرے نقطۂ نگاہ سے	۱۹۱
(۱) اقسامِ ادغام بانداز دِگر	۱۹۱
(۲) ادغام کی ایک اور تقسیم	۱۹۱
(۳) خلافِ ادغام (تنگھا ادغام)	۱۹۲
(۴) تجنیس و تقلیب	۱۹۲
(iv) حذف (اُدگرہ)	۱۹۳
عربی میں قوانینِ تخفیفِ ہمزہ	۱۹۸
۴۔ اصواتی اتصال	۱۹۹
(i) انحرافاتِ آواز	۱۹۹
(ii) خارجی آوازیں	۲۰۲
سُور بھگتی	۲۰۳
(iii) حروفِ مسروق	۲۰۷
(iv) عبوری آوازیں	۲۱۰
IV - اصواتی تعلقات	۲۱۵
۱۔ اصواتی صلاحیت	۲۱۶
(i) عربی	۲۱۶
(ii) فارسی	۲۱۸
عربی الفاظ کا فارسی زبان پر چڑھنا	۲۱۸

Punjabiandpunjab.com

	صفحہ		صفحہ
(iii) انگریزی	۲۲۱	۳- ابجدی تحریر اصوات	۲۳۲
(iv) اردو	۲۲۳	(i) ابجدی علامات کا چناؤ	۲۳۳
(v) پنجابی	۲۲۴	(ii) ہجاء اور تلفظ	۲۳۸
(vi) متفرق صلاحیتیں	۲۲۴	(iii) عثمانی اور اماریہ خطوط	۲۴۲
۲- عمدہ اور محرف تلفظ	۲۲۶	(iv) خاص رسم الخط	۲۵۶
(i) پرانے تجویدیے	۲۲۸	۴- تجوید القرآن	۲۶۰
(ii) ذاتی تلفظی خصوصیات	۲۳۰	اشاریہ	

Punjabianapunjab.com

نوٹ

علم الاصوات پر ہو سکتا ہے کہ بعض اشخاص مذہبی نقطۂ نگاہ سے معترض ہوں اور قرآن کی آیات ۲/۱۰۴ اور ۴/۴۶ دلیل کے طور پر لائیں جن میں ذکر ہے کہ زباندانی کی توڑ مروڑ سے گفتگو کو ذومعنی بنانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے جس سے کچھ کا کچھ مطلب حسبِ موقعہ بنا لیا جائے۔ کیونکہ عام طور پر ان آیات سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ "زباندانی" کی توڑ مروڑ نہیں بلکہ "تلفظ" کی توڑ مروڑ، جس کی وجہ سے لسان کے ذرا سے ہیر پھیر سے کچھ کا کچھ مطلب بن جائے۔ مثلاً "راعِنا" (بمعنی ہماری رعایت سے) کو ذرا زبان کے دباؤ سے "راعِینا" (بمعنی اے ہمارے چرواہے، اور یہود کی زبان میں "راعین" احمق کو بھی کہتے تھے) کر کے مطلب بگاڑ دینا۔ پس اس طرح مسلمان پر واجب ہو گیا کہ وہ خواہ مخواہ تلفظ کی موشگافیوں میں نہ اُلجھے کہ اُس کو اس طرح تلفظ کی توڑ مروڑ کا علم ہو جائے۔ ان آیات کا یہ مطلب ہرگز نہیں، کیونکہ آیت ۳۳/۷۰ سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ اصل منشا صاف دیوار کی طرح (جس کا کوئی کونا چھپا ہوا نہ ہو) واضح بولنے کا ہے تاکہ کہیں کوئی بات ذُومعنی نہ ہو۔ ذومعنی ہونا زباندانی کی توڑ مروڑ سے ہوتا ہے اور نہ تلفظ کی کھینچا تانی سے

تو مطلب کی تبدیلی خود بخود ہی واضح ہو جاتی ہے اور ذومعنی ہونے کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ لہٰذا علم الاصوات کو اسلام میں ناجائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسلام میں علم کی تعریف میں کائنات کی ہر شے کی ریسرچ آجاتی ہے، کیونکہ اسی طرح ہی خدا کا قانون ہر جگہ جھلمل جھلمل کرتا نظر آئے گا۔ تو پھر کیا وجہ کہ اسلام کی روح کسی ایک علم کو بھی، چہ جائیکہ وہ علم اصوات ہو، ناجائز قرار دے۔

تصحیحات و زیادات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
(iv)		II - کے تحت :-	گروہ بندی بلحاظ اتارِ صوت ۳۶
۱	۱۹	اندازہ	انداز
۳	۲	لسانیات	لسانیاتی LINGUISTIC (دیکھو دفعہ ۳۷۸)
۳	۶	مستبہ الصوت	مشبہ الصوت
۱۲	۱	BELL	BELL - ۱۴
۱۵	۵	لفظی اندراج	لفظی اندراج (Headwords)
۲۰		سطر ۱۹ کے بعد لکھیں :- نوٹ :- امریکی تلفظ میں غنہ حروف کے ساتھ حرکات کو اکثر خیشومی کر دیا جاتا ہے۔	
۲۲		دفعہ ۲۲ کی سُرخی لکھیں :- رومک نشانات	
۲۲		دفعہ ۲۳ کی سُرخی لکھیں :- رومک ارتسام	
۲۶	۴	کیا جا سکے	کیا جا سکے (دیکھو دفعہ ۳۸۳)
۲۷	۲	جاتا ہے -	جاتا ہے (دیکھو دفعہ ۳۹۷)
۳۱	۲۵	نوٹ	نوٹ (دیکھو دفعہ ۳۸۰)
۳۲	۵	ne	Pharyng(e)l
۳۵	۳	مقرر نطق	مکرر نطق
۳۸	۱۳	خرخراہٹ	خرخراہٹ نمایاں ہو جاتی ہے، مثلاً پنجابی میں لفظ "گھا" (ɦa) - چھکی آواز کی نمایاں شدید حالت کو خرخراہٹ
۳۹	۱۲	Ejectives	Implosives
۳۹	۱۵	اخراجی	چٹاخی
۳۹	۱۹	اخراجی	چٹاخی
۳۹	۲۵	"مصوتیہ کی گروہ بندی" کے باب	"کیفیتِ آواز" کے باب (دفعہ ۱۹۲)
۴۱	۳	وغیرہ -	وغیرہ (دیکھو دفعہ ۳۲ اور ۳۸) -
۴۱	۶	ب	ٮ
۴۵	۲۲	ہیں -	ہیں (دیکھو Semi-Consonants دفعہ ۳۰۹) -

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱	۱۲	مثلاً :-	(دیکھو دفعہ ۳۸۰) مثلاً :-
۵۵	۱۵	ہیں	ہیں -
۵۷	۲۲	جاتا	جاتا ہے
۵۸	۲۳	"قدرے"	"قدرے"
۶۷	۵	دوسر	دوسرا
۶۷	۶	(ɑ)	(ɒ)
۶۹		سطر ۲۲ کے اوپر لکھیں :- (۹) قصبیہ اور حلقیہ کو "بلعومی" (Faucal) کہتے ہیں -	
۶۹	۲۴	(vi)	(i)
۶۹	۲۴	بلعومی (Faucal)	-
۶۹	۲۹	(۶)	(ii)
۷۴	۱۹	قسم	قسم "مشبہ غنہ"
۷۷	۱۸	کے	کے
۷۹	۱۱	- مسبلہ	، جو کہ زیادہ جہر ہونے کی وجہ سے SURD کے مقابلہ پر "مصوّت" Sonant کہلاتے ہیں - اسی طرح مصمتے کا مصوتہ بن جانے کو Vocalization کہتے ہیں - مسبلہ
۸۳		متوسط اور [illegible] کے درمیان خالی خانہ میں "ارتعاشی" [illegible]	
۹۲	۲۹	طرف	طرز
۹۳	۱۷	"گرگ	"بے گرگ
۹۳	۲۳	اس کو	تو اس کو
۹۷	۱۳	ملاپ میں	ملاپ میں گھگھرس آواز استعمال نہیں ہوتی ہے - دے کر چند ایک الفاظ (مثلاً "ڈھارا - ڈھبا - جال - وغیرہ) میں جہاں
۹۹	۱۸	جاتا ہے -	جاتا ہے - [دیکھو دفعہ ۳۴۲ (د)] -
۱۰۰		تحت کالم ڈھارکی "مثالی قصبیہ"	ڈھارکی WOA

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۲	۲۹	مصوتے	مصمتے
۱۱۲		کالم مشددیہ اور رواں کے درمیان افقی لکیر "نیم انسدادی" کے نیچے دائیں طرف بڑھا دیں -	
۱۱۳		بائیں ہاتھ والا آخری نچلا خانہ :- Danish WOA	Fr. Oui
۱۱۳		کالم اسلیہ اور لثویہ کے درمیان کی لکیر کو ایک خانہ بائیں ہاتھ کی طرف سرکا دیں -	
۱۱۳		خالی جگہ پر ایک افقی لکیر صفحہ ۱۱۲ سے آگے بڑھا دیں -	
۱۱۴	۲	یعنی صفات محلیہ	اصواتی خصوصیات
۱۱۴	۱۰	اصواتی خصوصیات	صفات محلیہ
۱۱۶	۱۹	چھوتی	چھوٹی
۱۲۳	۲۴	تشریح	تشریح [دیکھو دفعہ ۱۲۷ (۲)]
۱۲۸	۶	رسم	رسم (سفیدو کی حروف سے)
۱۲۸	۲۸	ہیں -	ہیں - مزید دیکھو دفعہ ۳۸۷ -
۱۳۰	۳	دیکھو	[دیکھو

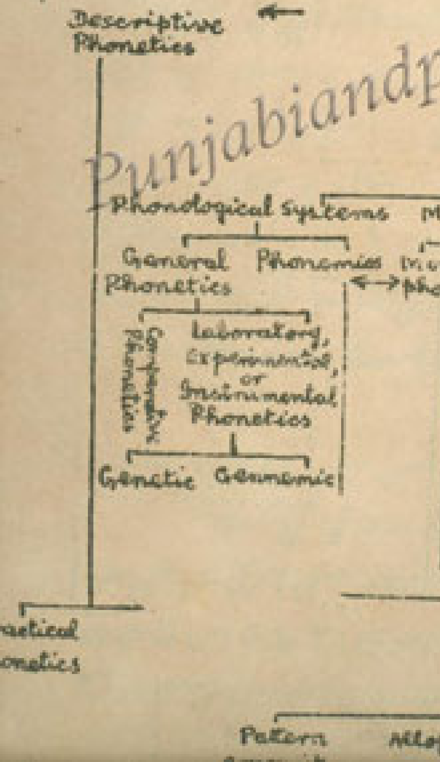

Punjabiandpunjab.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۲	۵	وغیرہ۔	وغیرہ (دیکھو دفعہ ۳۰۶)۔
۱۳۸	۷	اعضاء	اعضاء [(Tone of voice) صوتی لہجہ یعنی دیگر جسمانی حرکات سے]
۱۴۱	۲۲	ہوگا۔	ہوگا (دیکھو دفعہ ۳۰۶)۔
۱۴۲	۱۴	معروفی نظام	صامتی نظام
۱۴۳	۲	جذباتی لہجہ	جذباتی لہجہ (emotional tone) [دیکھو جذباتی انداز دفعہ ۳۵۵]
۱۴۴	۱۳	گمک	گمک (grammatical or syntactical tone)
۱۴۷	۱	(یعنی مجہور کا	(گ) کو بھی مجہور (ک)
۱۵۰	۲۳	جائے گی۔	جائے گی (دفعہ ۳۰۴)۔
۱۵۲	۲۰	وغیرہ	پکھری (چھتری) آواز وغیرہ
۱۵۳	۲۱	کی	[دیکھو دفعہ ۳۰۳(۷)] کی
۱۵۵	۱۱	مخص	محض
۱۵۵	۱۴	جاتا ہے۔	جاتا ہے (دیکھو دفعہ ۱۶۷)۔
۱۵۶	۱۹	دیگا۔	دے گا۔ دیکھو دفعہ ۱۴۴ اور ۳۰۳۔
۱۵۸	۱۷	وآلُغُن	آآلُغُن
۱۶۵	۲۵	زَنیدا	زَنیدآ
۱۶۷	۱۴	یاریخی	تاریخی
۱۷۷	۱۳	سکتا ہے	سکتے ہیں
۱۷۸	۲۷	والی مثالیں تو	میں درج شدہ مثالیں تو
۱۸۷	۲۰	یعنی	یعنی
۱۹۰	۹	یاء ... یاء	باء ... باء
۱۹۰	۲۳	آوار	آواز
۱۹۱	۲۹	ادام	ادغام
۱۹۲	۳	mH:m	mH:am
۱۹۲	۱۴	aʔ	alʔ
۱۹۲	۱۰	dejuncture	disjuncture
۱۹۹	۱۳	وادائی	واردائی
۲۰۰	۱	انتہائے	اختتام
۲۰۱	۱۵	چکا ہے۔	چکا ہے [مزید دیکھو دفعہ ۳۱۲]۔
۲۰۹	۲۹	۳۔ جھنگی	۳۔ جھجکی
۲۱۵	۲۷	ابتائے دنیا	ابنائے دنیا (دیکھو دفعہ ۳۸۹(۲)(iii)(ج)۲)۔
۲۲۵		۳۲۲ سے ۳۲۶ کی بجائے صفحات کے نمبر ۲۲۲ سے ۲۲۶ پڑھیں۔	
۲۲۷	۱۹	جذباتی لہجہ	جذباتی انداز (دیکھو جذباتی لہجہ دفعہ ۱۷۰)۔

[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۸	۵	برقرار	(یعنی تلفظ کی سان) برقرار
۲۲۸	۱۲	حرکات	حرکات کو
۲۲۸	۱۳	صوتیاتی	صوتیاتی
۲۲۹	۱۰	(دفعہ)	[دفعہ ۹۰(۵)]
۲۲۹	۱۱	۹۰(۵)	۹۰(۶)
۲۲۹	۲	مستقل	مستقل
۲۳۰	۳۲	(۱)	(۱) توتلاپن

کلیاتی الصوتیات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۰	۲۸	یا توتلاپن	یا
۲۳۰	۳۱	چکا ہے۔	چکا ہے (دیکھو دفعہ ۳۰۳)
۲۳۲	۲۹	سطر کے نیچے کر دیں	لکھیں:۔ (ک، گ،) جیسا کہ
۲۳۳	۱۷	جہاں	جہان
۲۳۶	۳	لسانیاطی	لسانیاتی
۲۳۷	۱۸	تحصوتیات	تحصوتیات
۲۳۷	۳۰	ہیں۔	ہیں (دیکھو دفعہ ۳۴۴)۔
۲۳۸	۱۳	سوتیاتی	صوتیاتی
۲۴۰	۳	ہو نیا	ہوا نیا
۲۴۱	۷	ہیں۔	ہیں [مزید دیکھو دفعہ ۱۳۶(۵)]۔
۲۴۱	۲۲	دفعہ کی	دفعہ (۱۱) کی
۲۴۳	۲۵	ح	جزم
۲۴۵	۶	کے لئے	کے لئے
۳۰	۱۸	کہلاتا	(دیکھو دفعہ ۳۸۲) کہلاتا
۲۴۸	۲۷	کی	(دیکھو دفعہ ۳۴۳) کی
۲۵۳	۲۶	سیٹی کے	سیٹی کے
	۲۷	سیٹی پہ	سیٹی پہ
۲۵۴	۲۹	۲۵۷(۸)	۲۵۷(۸)۔ مزید دیکھو دفعہ ۳۲۶(۲۰)
۲۶۰	۳۰	ہیں۔	ہیں کہ
۲۶۳	۱۰	= consonants	= consonants [i.e. mutes (those consonants which are always non-syllabic)]
۲۶۶	۱۳	(۲)	(۲) دیکھو "نوٹ" تحت صفحہ ۲۳۰۔
۲۷۰	۱	دفعہ	دفعہ ۳۱۱۔
۲۷۰	۱۹	۳۱۱	۳۱۲
۲۷۰	۳۰	Consti-tuents.	Constituents."
۲۷۱	۱۳	کے لئے	(کے لئے)
۲۷۳	۳	دفعہ	دفعہ ۳۱۱
۲۷۳	۲۵	positons	positions,
۳۰	۲۸	کہلاتی	(دیکھو دفعہ ۳۸۰) کہلاتی
۲۲۹	۸	]۔	]۔ (دیکھو دفعہ ۲۳)۔
۲۳۰	۲۰	دے۔	دے۔ مزید دیکھو دفعہ ۳۲۵۔
۲۳۱	۱۵	کرتا۔	کرتا۔ مزید دیکھو دفعہ ۳۲۵۔
۲۹۰	۷	مشترک	Coterminous
۲۹۳	۶	نقش	نقشہ دفعہ ۲۳۶ کی گروہ بندی پر حاوی ہوگا۔

I علم الاصوات (Phonetics)

۱۔ علم الاصوات (Phonetics) ایک ایسی سائنس ہے جو لسانیات (Linguistics) کی اُس شاخ سے تعلق رکھتی ہے جس میں انسانی اعضاءِ گفتار کی ہر طرح کی ادائیگی یعنی تلفظ (Pronunciation) پر بحث کی جاتی ہے۔ چونکہ لسانیات کی ایک دوسری شاخ (علم صوتیات (Phonology)) بھی ہے جس میں زبان کی آوازوں کا تاریخی جائزہ مع اُن کی ترقی کی منزلوں کے بیان ہوتا ہے، اِس لئے اِن دونوں شاخوں کا فرق دکھانے کے لئے ایک کو علم الاصوات یا اصواتیات اور دوسری کو صوتیات کا نام دیا گیا ہے۔

۲۔ عام حیوانات کے برعکس انسان کو نمایاں قسم کے اعضاءِ گفتار عطا کئے گئے ہیں، جس سے وہ اصوات کی تشکیل کے لئے مختلف مخارج (جو کہ مقام نطق، انداز عضو اور کیفیت آواز کا مرکب ہوتے ہیں) استعمال کر کے واضح گفتگو کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کے بولنے کو "نطق" کہتے ہیں، مگر دیگر حیوانات میں مختلف مخارج نہ ہونے کی وجہ سے اُن کے بولنے کو محض "صوت" کہتے ہیں۔ مگر جانوروں کی مخصوص آوازوں کی طرح اگر انسانی زبانوں میں بھی ایسی آوازیں پائی جائیں تو اُن کو ناطق آوازوں میں شامل سمجھا جائے گا۔ مثلاً کتا "بھوں بھوں" (بؤں) کی طرح بھونکتا ہے، مگر پنجابی میں "بھوں سوہنا" بولنے میں لفظ "بھوں" کی ادائگی ناطق آوازوں میں شامل ہوگی۔ اسی طرح افریقہ کی کئی زبانوں میں اندر کو سانس کھینچ کر جو جانوروں کی طرح آوازیں پائی جاتی ہیں وہ بھی منطوق ہی کہلائیں گی۔ غرضیکہ علم الاصوات کی کلیات (General Phonetics) کا تعلق اُن تمام ناطق آوازوں (Articulate sounds) سے ہوتا ہے جو انسان کی زبان کی ادائیگی میں ممکن ہوں، چاہے وہ کسی زبان سے بھی تعلق رکھتی ہوں۔ اِس کے علاوہ اپنی اپنی زبان کی اپنے طور سے بھی علاحدہ علم الاصوات کی اصواتی درسیہ (Phonetic Readers) لکھی گئی ہیں جو کہ صرف انہی آوازوں سے تعلق رکھتی ہیں جو خاص اُس زبان میں پائی جاتی ہوں، اور اس طرح تشریحی اصواتیات (Descriptive Phonetics) کا اندازہ رکھتی ہیں۔ اِس میں عموماً دو طرز پر سمجھایا جاتا ہے۔ یا تو اُس زبان کی تمام آوازوں کو لے کر اُن کے مقابل پر مختلف قسم کے ہجاء جن سے وہ آوازیں ادا ہوتی ہیں بیان کر دیئے جاتے ہیں، یا جملہ آوازوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر ہجے کی ممکن آوازیں بیان کر دی جاتی ہیں۔ پروفیسر ڈینیل جونز نے انگریزی زبان کی اصواتیات سے متعلق اسی نہج پر دو مختلف کتابیں (The Pronunciation of English) اور (An outline of English Phonetics) لکھی ہیں۔

زیر نظر کتاب کلیاتی اصواتیات پر ایک عمیق جائزہ ہے جس میں ارتکازی حیثیت سے تقریباً ہر مسئلہ کے دقیق سے دقیق پہلو پر سیر حاصل بحث کا احاطہ کیا گیا ہے۔

۳۔ علم الاصوات کا جاننا اپنی اہمیت آپ رکھتا ہے، کیونکہ زبان کا مطالعہ اسی علم کی بنا پر صحیح معنوں میں استوار ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ماہر لسانیات کے لئے اس علم کے عام اصولوں کا جاننا اس لئے ضروری ہے کیونکہ اُسے زبان کی اصوات کے تاریخی پہلو یعنی (علم) صوتیات کو دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔ وہ زبانیں جو آج

تک لکھنے میں نہیں آتیں اُن کے مناسب ابجد تیار کرنا تجصوتیات (یعنی تجزیاتی اصواتیات) (Phonemics) والوں کے لئے تب تک ممکن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ کلیاتی اصواتیات سے واقفیت حاصل نہ کر لیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ فن تجوید (Phonics) ہر بولنے والے کے لئے اسی حالت میں آسانی پیدا کر سکتا ہے جس وقت اس کے ساتھ علم الاصوات کی کلیات کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

؎ فی زمانہ ہر علم کی مخصوص شاخیں اس حد تک ترقی کر گئی ہیں کہ ہر ماہر خصوصی اپنی شاخ کو بالکل علاحدہ علم یا فن تصور کرنے لگ گیا ہے مثلاً قواعد زبان کی تخلیقی اور تحویلی شاخیں محض خاص مقصد کے لئے علاحدہ کی گئی ہیں، ورنہ حقیقت میں اول الذکر شاخ میں زبان کے قواعدی فقرے بنانے کے لئے مقررہ اصولوں کا بیان مقصود ہوتا ہے اور آخر الذکر شاخ کا مرکزی مقصد زباندانی کے ڈھانچہ کو اساسی (Kernel) فقروں اور اُن کے تغیرات کی رو سے بیان کرنا ہوتا ہے۔ اس طرح ہر زبان کے قواعد کو محض حرف، نحو اور عروض میں ہی تقسیم نہیں کیا جاتا بلکہ ہر زبان کی ضرورت کے مطابق اُس کی قواعد کی شاخیں بنائی جاتی ہیں ؎

بذات خود ادب کی تعریف میں عموماً نحو، لغت، عروض، انشاء، معانی اور بیان شامل کئے جاتے ہیں، حالانکہ یہ تعریف نہ تو علم لسانیات پر حاوی ہے اور نہ فن زباندانی پر۔ یہ تو ہر وہ شخص جو نثر یا نظم میں لکھنے کا ملکہ رکھتا ہو، اُس کو کم از کم مندرجہ بالا چند علوم کا جاننا ضروری سمجھا جاتا ہے، اور جب بھی زمانہ کی روش پر وہ اپنا اظہار خیال کرے گا تو ادیب کہلائے گا۔ اُس کے لئے کسی دیگر علم سے واقفیت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، کیونکہ وہ خود یا تو اپنے مذہبی رنگ میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے یا نظریۂ زندگی پر اُس کا اپنا فلسفہ ہوتا ہے، ذاتی عشق ہوتا ہے، اور اپنے دل کی گہرائیوں کے ترنم میں آکر شستہ ترین زبان کی بندش میں سب کچھ کہہ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ادیب اپنی آزادی کو سب سے زیادہ عزیز سمجھتا ہے۔ وہ تمدن کی تصویر اور زمانہ کی پکار ہوتا ہے۔ پیٹ کی خاطر بہت کم کرایہ پر چلتا ہے۔ اس آزادی کا پبلک پر کہاں تک اچھا یا برا اثر پڑتا ہے، یہ زمانہ خود فیصلہ دے دیا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ زمانہ میں تو ہر علم کا اپنا اپنا ادب ہوتا ہے، جس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادیب اُس علم یا فن سے کما حقہ واقفیت رکھتا ہو۔ ادیب بغیر کسی خاص علم یا فن سے بہرہ ور ہوئے محض زباندان رہ جائے گا، کیونکہ ”زمانہ کی روش“ پر قلم اُٹھانے کے لئے بھی اب کئی ایک علوم سے واقفیت رکھنا ضروری ہے۔

اس سے پہلے کہ علم الاصوات کی حدود کا تفصیلی جائزہ لیا جائے یہاں ایک شجرہ کے ذریعے لسانیات کی مختلف شاخوں میں اس علم کی تقابلی حیثیت دکھائی جاتی ہے:-

---

؎ مثلاً :-

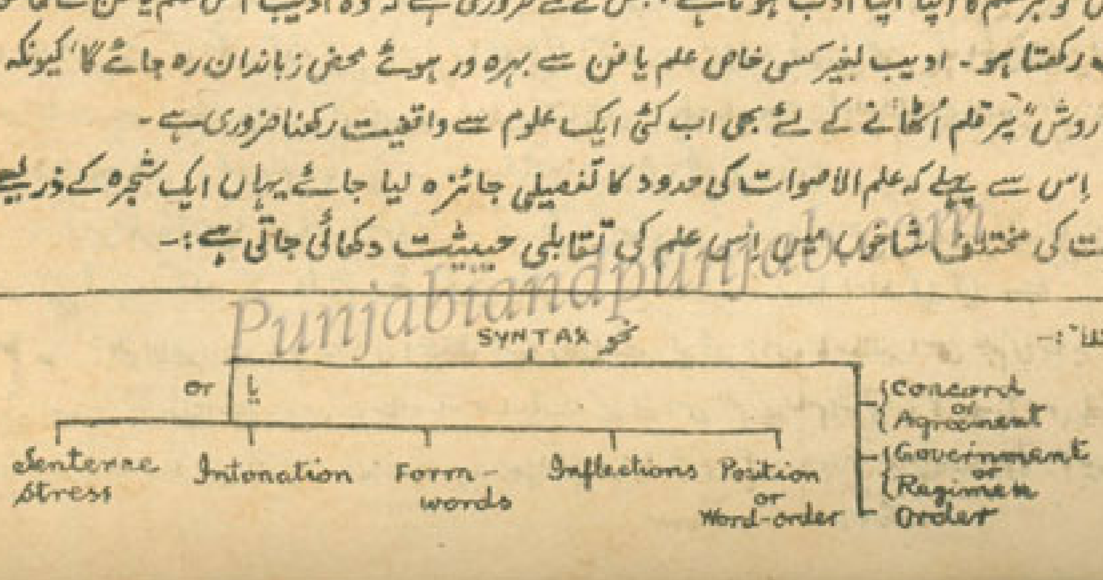

کلیاتی اصواتیات

سائنس (علوم)

لسانیات

- تبویب الالسنہ — Language Classification
- علم الخط — Alphabetics
- صوتیات — Phonology
- علم الاصوات (اصواتیات) — Phonetics
- علم اشتقاق — Etymology
- صوریات — Morphology
- علم معانی (معنویات) — Semantics or Semasiology
- قواعد زبان — Grammar
  - کلیاتی — General
  - فلسفی — Philosophical
  - تاریخی — Historical
  - تقابلی — Comparative
  - اصولی (توصیفی/تشریحی/بیانی) — Descriptive
  - تخلیقی — Generative
  - تحویلی — Transformational
  - عروض — Accent & Prosody
  - صرف — Accidence
    - علم ہجاء — Orthography
    - علم تلفظ — Orthoepy
    - صوتیاتی نظام — Phonology
  - نحو — Syntax

علم اللسان یا علم الالسنہ — PHILOLOGY

- تاریخ زبان — Linguistic history
- تنقید (متنی) — Textual Criticism
- عوامی روایات و عقاید نگاری — Folklore
- اساطیر نگاری — Mythology
- علم الاصنام — Idology
- خالص ادبی تصانیف — Belles lettres

علم الانسان — Anthropology

زباندانی

ہنر (فنون)

- فن ہجاء — Orthography
  - فن ابجد — Phonemics
  - فن املاء — Letters in Spelling
  - فن رسم الخط — Mode of Spelling
  - خطاطی — Calligraphy
- فن تلفظ — Orthoepy
  - فن تجوید — Phonics
  - مختصر نویسی (شارٹ ہینڈ) — Phonography
- صنائع — Orthology
  - علم بیان
  - علم بدیع
  - فصاحت و بلاغت
  - محاورات
- رموز اوقاف — Punctuation
- انشاء پردازی — Composition
  - نثر نویسی — Rhetoric (Prose)
  - نظم گوئی یا قافیہ پیمائی یا شاعری — (Poetry) Versification
  - فن تقریر یا خطابیات — Elocution
  - مضمون نگاری — Essay Writing
  - افسانہ بیانی
  - ناول نویسی
  - داستان گوئی
  - وقائع نگاری
  - کہاوتیں
  - کہانیاں
  - پہیلیاں

۵- علم الاصوات کو دو بڑے بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک تحلیلی حصہ (Analytic) اور دوسرا امتزاجی حصہ (Synthetic)۔ اول الذکر میں تشکیلِ اصوات (Sound formation) کا بیان ہوتا ہے جس میں مجرد آوازوں (Sounds in isolation) کے نطق کی تشریح اُس کے مخارج اور صفاتِ لازمہ کے ساتھ دی جاتی ہے۔ صفاتِ لازمہ دو قسم کی ہوتی ہیں:-

(أ)- صفاتِ ممیزہ، جن کو صفاتِ ذاتیہ یا مقومہ بھی کہتے ہیں، ممیزہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے مُشتبہ الصوت یا متحد المخرج آوازوں میں امتیاز ہو جاتا ہے۔

(ب)- مگر جن صفاتِ لازمہ سے امتیاز نہ ہو اُن کو صفاتِ لازمہ غیر ممیزہ کہتے ہیں جیسا کہ ذو مخرجی آوازوں (of two articulations) کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

Punjabiandmungan.com

امتزاجی حصہ میں آوازوں کی صفاتِ محلیہ یا عارضیہ یعنی آوازوں کی وہ کیفیت جو گفتگو کے دوران پیدا ہو (Sounds considered in flow of speech) سے بحث ہوتی ہے۔ صفاتِ محلیہ آوازوں کی وہ صفات ہوتی ہیں جو کہ مسلسل گفتگو میں اُن کی اصلی صفات سے موقع محل کے مطابق فرق سے کچھ اور ہو جاتی ہیں، مثلاً پنجابی میں "گُوتھ دا" بولتے وقت "گُوٹ دا" تلفظ ہو جائے گا۔ عربی کے مجودین البتہ صفاتِ محلیہ کو محسنہ یا مزینہ کا نام بھی دیتے ہیں کیونکہ ایسی صفات گفتگو میں حسن و زینت پیدا کرتی ہیں، مثلاً حرف لام کی مختلف آوازوں میں سے موقع محل پر کون سی آواز استعمال کرنا، یا کون سا حرف حذف پڑھنا، یا کہاں کہاں کس کس قسم کی مد استعمال کرنا، یا خیشومی حالت کو کہاں کہاں روا رکھنا، وغیرہ۔ یہ تعریف علم الاصوات میں تسلیم نہیں کی جا سکتی کیونکہ آواز کو حسین یا دلکش بنانا اصواتیات کے دائرہ سے باہر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی زبان میں کوئی حرف اگر ایک سے زیادہ آوازیں رکھتا ہو، تو وہ مختلف آوازیں موقعہ محل پر اُس حرف کی خاص قسمیں قرار دی جاتی ہیں، نہ یہ کہ اُس حرف کی مخصوص آواز اس لئے چُن لی جاتی ہے کہ وہ حسن پیدا کرتی ہے۔ ایسا چُناؤ صحیح معنوں میں خود زبان کی روانگی کے معیار پر ہوتا ہے۔ ان صفات سے حروف کی آوازوں کا کمال و جمال پیدا ہوتا ہے اور اس طرح الفاظ کی حیثیت مُعزّز بنتی ہے۔ تجوید بمعنی خوبی اور خوبصورتی ـــ درستی میں کوشش کرنے کو کہتے ہیں، ورنہ یہ کچھ نہ ہو تو بدصورتی کو لحن (Cacoepy) کہتے ہیں۔ یہاں لفظ "لحن" صوتی اصطلاح کے طور پر استعمال ہوا ہے، نہ کہ موسیقی کے لحاظ سے خوش آواز کے معنوں میں۔ اگر اس لحن سے معانی بدل جائیں تو "لحن جلی" کہلاتا ہے ورنہ "لحن خفی"۔ مثلاً ادغام کے مقام پر اظہار کرنا یا اظہار کی بجائے اخفاء کر دینا۔ امتزاجی حصہ کو چار شاخوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:-

(أ)- علم احوالِ صوت یعنی اصواتی خصوصیات (Sound attributes) یعنی مسلسل گفتگو میں آوازوں کی خصوصیت، جس میں "تاکید" کے مختلف مظہر بیان کئے جاتے ہیں۔ مثلاً اشتداد، نبرہ، گنگ، لہجہ، وغیرہ۔

(ب)- علم وقوف یا اوقاف یعنی اصواتی گروہ بندی (Sound groupings) یعنی مسلسل گفتگو میں آوازوں کی گروہ بندی، جس میں گفتگو کے مختلف اصواتی حصے بنا کر دکھائے جاتے ہیں۔

(ج)۔ علم واردات یعنی اصواتی تبدیلیاں (Sound modifications) یعنی مسلسل گفتگو میں ایسی تبدیلیوں کا ذکر جس میں بتایا جاتا ہے کہ کس طرح مماثلت، ادغام وغیرہ سے حروف کی آوازیں بدل کر کچھ اور ہو جاتی ہیں۔ اس میں عبوری آوازوں کا ذکر خاص اہمیت رکھتا ہے۔ مختلف زبانوں کی مثالیں دے کر اس شاخ کو خاص طور پر سمجھایا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور حصہ اصواتی تعلقات (Sound relations) کا ہے جس میں اصوات کا تعلق زبان کے دوسرے رخ کو مدِ نظر رکھ کر دکھایا جاتا ہے۔ یعنی ہجاء، آوازوں کا زیر و بم، تلفظ وغیرہ کے متواتر رائج شدہ استعمال کے پیش نظر اصوات کے تعلقات کو واضح کیا جاتا ہے۔ ابجدی خصوصیات، تحریر اصوات اور اصواتیاتی صلاحیت کے شعبے اسی ضمن میں آ جاتے ہیں۔

۶۔ علم الاصوات اگر سائنس ہے تو اس کے مدِ مقابل مندرجہ ذیل فنون نکالے گئے ہیں:-

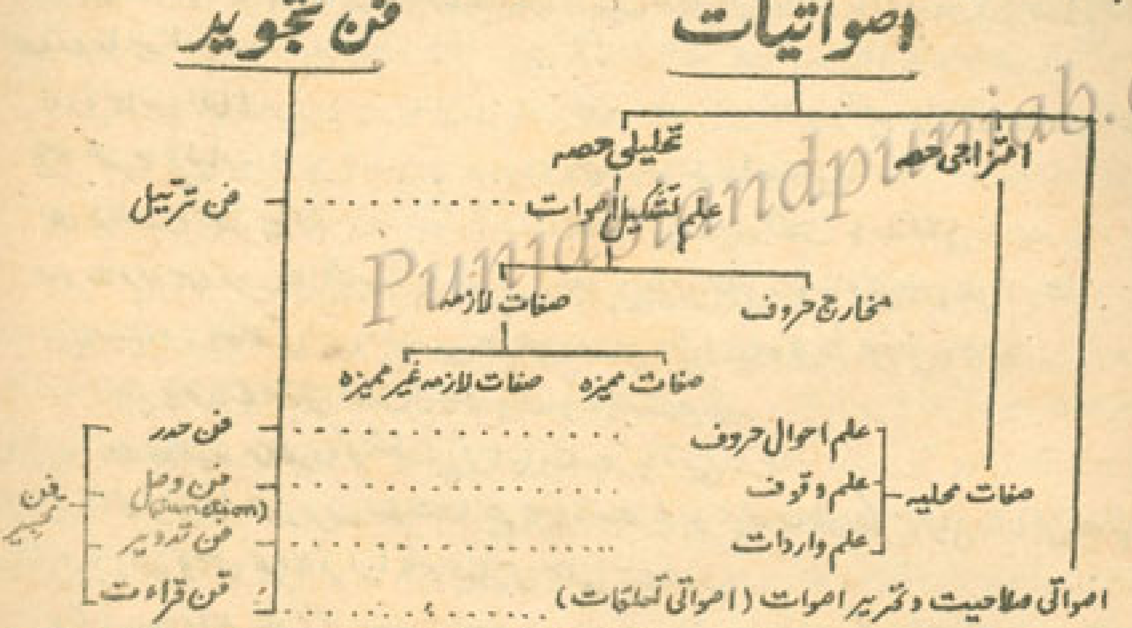

۷۔ ترتیل، حدر اور تدویر کے الفاظ کو تجوید کے تین مراتب (Styles) کے لئے اصل میں استعمال کیا جاتا ہے، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

(ا)۔ ترتیل (Slow formal) یعنی علی التحقیق، آہستگی کے ساتھ خوب ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرنا، مثلاً اشباع، مد، تشدید، حرکات اور حروف کا واضح ادا کرنا، نیز کرنے میں مراتب وقف کا پورا خیال کرنا۔ ترتیل کی زیادہ طوالت کو اوماج کہتے ہیں، اور مد کو زیادہ اوماج دینے کی برائی کو خصوصاً تمطیط کہتے ہیں۔

(ب)۔ حدر (Rapid Colloquial) یعنی جلدی جلدی کرنا (قصر، اختلاس، ابدال اور ادغام کے ذریعہ سے)۔ اس کو کوتاہ کرنا بھی کہتے ہیں۔ حدر کی بہت زیادہ کوتاہی کو ادراج کہتے ہیں۔

(ج) تدویر، یعنی ترتیل اور حدر کے بین بین کی قراءت کو اس اصطلاح کا نام دیا جاتا ہے۔

۲- اسلوب بیان اور لب و لہجہ

۸ = (ا)۔ علم الاصوات کے دائرۂ عمل کو سمجھنے کے لئے ہمیں اسلوب بیان میں اس کے مقام کا تخصیص کرنا ضروری ہے۔ ہر مقتضائے حال کے اظہار کے لئے ایک اسلوب بیان ہوتا ہے، جس میں صرف آواز کی خصوصیات ہی نہیں ہوتیں بلکہ بیان کی رنگا رنگیوں کی پوری وسعت شامل ہوتی ہے۔ ان رنگا رنگیوں کا دائرہ مصنف کی نفسیات سے لے کر موضوع کی اہمیت یا افادیت اور تہذیب اور ادبی روایات کے جملہ عناصر اور لفظی مصوری کی ہر شکل اور ہر صورت تک جا پہنچتا ہے۔ عام گفتگو میں تو آواز کی خصوصیات (یعنی الحانِ خوش) کو لب و لہجہ کی اصطلاح (معنی نمبر I) سے تعبیر کیا جاتا ہے، مگر تقریر کے برعکس، تحریر میں لفظی مصوری کی ہر شکل و صورت (یعنی وضع تکلم یا طرز کلام) (Speech pattern) کو وسیع معنوں میں "لب و لہجہ (معنی نمبر II) کہا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے اسلوب بیان میں "لب و لہجہ" کا اپنا مقام ہے جو کہ اسلوب بیان کا ایک عنصر سمجھا جا سکتا ہے (Ladida مثلاً)، اور مندرجہ ذیل شکلوں میں رونما ہوتا ہے:-

(۱) انتخاب الفاظ۔ (۲) غریب، متروک اور فصیح صورتوں کے الفاظ کا استعمال۔
(۳) طنزیہ اظہار۔ (۴) مبالغہ کا استعمال۔
(۵) طوالت یا ایجاز بیان۔ (۶) بیان میں تکلف یا بے تکلفی۔
(۷) شاعری میں بحروں کا انتخاب۔ (۸) خاص الفاظ سے شاعری میں انفرادیت۔

(ب)۔ الفاظ کی اس مصوری سے ہمیں مندرجہ ذیل اشیاء کا پتہ بھی مل جاتا ہے:-

(۱) موضوع کے متعلق مصنف کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی۔
(۲) وہ اپنے مخاطبوں کو مطمئن کرنا چاہتا ہے یا نہیں۔
(۳) اس کا مقصد صرف معلومات بہم پہنچانا ہے یا پھر اپنے مخاطبوں کو ہم خیال بنانا بھی ہے یا ان کو محض بہلا کر اپنا کام لینا ہی مقصود ہے، وغیرہ۔

(ج)۔ یہی وجہ ہے کہ "لب و لہجہ" میں نرمی، سختی، خوش دلی، سنجیدگی، غصہ، ترغیب، تلقین، متانت، شوخی، برجستگی، نکتہ آفرینی وغیرہ کی شکلیں نظر آئیں گی جو مصنف کے اندرونی رویہ کے خارجی اظہار کے لئے ضروری ہیں۔

(د)۔ اسلوب بیان میں لب و لہجہ کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں آجاتی ہیں، مثلاً مضمون نگاری میں تمثیلی انداز زیادہ غالب ہے یا واقعہ نگاری تک ہی محدود ہے، اپنے خیالات کا اظہار نثر، نظم، یا نثر مقفیٰ وغیرہ کس میں ہو رہا ہے، تخیلاتی انداز زیادہ زوروں پر ہے یا منطقی رویہ اختیار کئے ہوئے ہے، اساطیر نگاری اور عوامی روایات کا کہاں تک عمل دخل ہے، متین انداز ہے یا ہلکا پھلکا رنگ لئے ہوئے ہے، بچوں کی بولی ہے، نسوانی زبان ہے، بازاری زبان ہے، یا ثقہ زبان ہے، انسان کے علاوہ کائنات کی دوسری اشیاء سے گفتگو کراتا ہے یا خود انسان کا اپنا

Punjabkiandpunjab.com

تخیل و تصور بیان ہو رہا ہے، تصوراتی گفتگو غالب ہے، ڈراماتی رنگ ہے یا عام بول چال کا عنصر غالب ہے، ساری کی ساری تحریر المیہ ہے، رجزیہ ہے یا رزمیہ ہے، یا طربیہ ہے، وغیرہ۔ کسی ایک شخص کے، اُس کی عمر کے ایک مخصوص حصے کا لب و لہجہ (Idiolect) کہلاتا ہے۔

(۵)۔ جہاں تک علم الاصوات کا تعلق ہے، ہمیں اس قسم کے "لب و لہجہ" کا بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ اُس لب و لہجہ کی تفصیل دکھانی مقصود ہے جو کہ آواز کی خصوصیات (sound attributes) پر مشتمل ہے۔ لب و لہجہ کی اصطلاح میں لب بمعنی تلفظ ہے اور لہجہ بمعنی "تاکید" ہے۔ تاکید کی وسیع اصطلاح کو صرف لہجہ میں اِس لیے محدود کر دیا جاتا ہے کہ جس طرح انگریزی میں تاکید کا انحصار زیادہ تر نبرہ (accent) پر ہے اور اسی لئے انگریزی میں تاکید کو نبرہ ہی سمجھ لیا جاتا ہے۔ اِسی طرح عربی یا اردو میں تاکید سے عموماً لہجہ (معنی نمبر ۳) (Intonation) ہی سمجھ لیا جاتا ہے۔ علم الاصوات میں تحلیلی حصہ کو "لب" اور امتزاجی حصہ کو "لہجہ" سمجھ لینا چاہئے۔ اِس کے علاوہ لہجہ کے معنی نمبر ۴ "زبان کے محاورہ یا قواعدی فرق" کے بھی ہوتے ہیں۔ مزید برآں لہجہ سے مراد کسی زبان کی بولی میں خاص تلفظ کا استعمال بھی ہوتا ہے۔ مثلاً بختی اور پشتو کے لہجوں میں حرف "بش" کو ح یا شش کی طرح فرق سے بلاتے ہیں۔ جالندھر دوآبہ میں واؤ کا تلفظ عموماً "ب" ہوتا ہے، یا مُلتانی بولی میں عام مجہورہ پشاخی آوازوں کو گھنڈی بلاتے ہیں۔

۳۔ علامات اور اصطلاحات

۹۔ ہماری دیسی لُغتوں میں صحیح معنوں میں کہیں بھی تلفظ کی ادائیگی کا طریقہ اصواتیات کے قاعدوں سے دیا ہوا نہیں ہوتا۔ لے دے کر جہرۂ لُغت یا جہرۂ لفظ بھی محض ہجاء کی وضاحت کے لئے ہوتا ہے، اصواتیاتی پہلو اِس میں مطلق نہیں ہوتا۔ ہجاء کی وضاحت اس لئے ضروری سمجھی جاتی ہے تاکہ الفاظ کی لکھائی میں حروف یا اعرابی نشانیوں کا اشتباہ نہ ہونے پائے، مثلاً حروف معجمہ (منقوط) اور حروف مہملہ (غیر منقوط) کا فرق، حروف د اور ڈ وغیرہ کا فرق، زبر اور پیش کا فرق یا بغیر حرکاتی نشانیوں کے حرکات کی تمیز واضح ہو سکے۔

۱۰۔ ابتدائی تعلیم کے عموماً تین طریقے رائج ہیں:۔

(۱) ابجدی طریقہ:۔ (A-B-C method) جس میں پہلے ابجد سکھائی جاتی ہے اور پھر حروف کو آپس میں حرکات سے جوڑ کر پڑھنے کے بعد الفاظ کی بناوٹ ذہن نشین کرائی جاتی ہے۔

(۲) الفاظی طریقہ:۔ (Word method) اِس میں الفاظ کو پہلے پہل بطور تصوراتی رسم الخط کے منقوش کرایا جاتا ہے اور بعد میں اُن کے اصواتیاتی ارکان اور پھر ابجد کو سمجھایا جاتا ہے۔

(۳) جُملیاتی طریقہ:۔ (Sentence method) ابتدا میں جملے اور فقرے یاد کرائے جاتے ہیں اور پھر بعد میں ان کی قواعدی ترتیب اور ابجد کا نقشہ ذہن میں بٹھایا جاتا ہے۔

Punjabiandpunjab.com

تعلیم زبان کے سلسلہ میں تین اقسام کی مشقیں ہوتی ہیں، یعنی سماعی (Aural-drill)، تقریری (Oral drill) اور تحریری (Written drill)۔ اِس لحاظ سے چاہے براہِ راست طریق کار (Direct method) استعمال کیا جائے یا فطری طریق کار (Phonic method) جو ماڈرن لسانیات نے پیش کیا ہے، زبان کی تعلیم میں تو فرق پڑ سکتا ہے، خصوصاً جب کہ اظہار (Production) کو افہام (Understanding) پر ترجیح دی جائے، اور اظہار میں بھی بُنیادی (Basic) الفاظ پر زیادہ زور دیا جائے، مگر جب بھی لکھائی کا مرحلہ شروع ہوگا، بات وہیں آ ٹھہرتی ہے کہ ہجاء کس طرح ذہن نشین کرائے جائیں۔ اور اُن کی تلفظ کے ساتھ کس طرح مطابقت دکھائی جائے۔ اِس بات کے لئے ضروری ہے کہ یا تو ہمارا رسم الخط اصواتیاتی کتابت پر مبنی ہو یا ہمارے خط کے ساتھ ساتھ ایسی نشانیاں اور رسوم موجود ہوں جو لگے بندھے اصولوں کے مطابق ہماری زبان کی اصواتیات کا پُوری طرح احاطہ کئے ہوئے ہوں۔ مگر آج تک کوئی زبان بھی ایسے رسم الخط سے مزین نہیں ہو سکی۔

۱۱۔ ہمارے ہاں ابجدی طریقہ میں جو ہجاء کرنا بتائے جاتے ہیں وہ بھی اصواتیاتی اصولوں پر استوار نہیں ہوتے۔ اگر فنِ تجوید میں کچھ پیش بھی کیا جاتا ہے تو زیادہ تر قرآن شریف کی تلاوت تک محدود رکھا جاتا ہے، وہ بھی زیادہ تر حروف صحیح کے لئے ورنہ رموز اوقاف اور رسوم کے علاوہ حرکات وغیرہ کے لئے تو مندرجہ ذیل نشانات ڈال دینے پر اکتفا کر لیا جاتا ہے:-

						خط اماریہ کی زائد نشانیاں	
َ	فتحہ (زبر)	ً	نصب کی تنوین	۸	شبہ غنہ	آ	حذف
ُ	ضمہ (پیش)	ٌ	رفع کی تنوین	۵	امالہ	اٖ	(وصل) زائد یا ثابت (وقف)
ِ	کسرہ (زیر)	ٍ	جر کی تنوین	۴	مقلوبی	ا	اخفاء یا ادغام (لفظی)
ٰ	فتح اشباعی (کھڑا الف)	~	مد اردو	ں	نون قطعی	ا	" " (رفعی)
ٗ	ضمہ اشباعی (کھڑی پیش)	~	چھوٹی مد	۹	چھوٹا الف	اُ	" " (جبری)
ٖ	کسرہ اشباعی (کھڑی زیر)	~	بڑی مد	و	چھوٹی واؤ	اٗ	زائد
		۲	جزم مدعمی	ے	چھوٹی یاء	آ	تسہیل
		۷	جزم موقوفی	۳	تشدید	ا	(بغیر کسی نشانی کے)
		۷	خیشومی	ؤ	واؤ معدولہ		

۱۲۔ اردو زبان میں علم الاصوات پر (سوائے تجوید القرآن کے) ابھی تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ جو کچھ بھی اِس موضوع پر کسی دوسری زبان میں لکھی ہوئی کتابیں ملتی ہیں اُن میں آوازوں کے لئے جو بین الاقوامی نشانات (I.P.A. Symbols) دئے ہوئے ہوتے ہیں، وہ رومن خط یا اُسی سے اخذ کئے ہوئے حروف میں ہوتے ہیں۔ ایسی بین الاقوامی ابجد ہمارے ہاں کا عام طبقہ بہت کم سمجھتا ہے۔ اِس کے علاوہ چھپائی کے وقت ایسی ابجد کی نشانیوں کے لئے مخصوص ڈھلائی کروانی پڑتی ہے۔ اِس کتاب میں بھی ہم وہی بین الاقوامی نشانیاں استعمال کریں گے کیونکہ ان کا بدل نکالنا کلیاتی اصواتیات کے لئے

فائدہ مند نہ ہوگا، ہاں البتہ کسی خاص زبان کے لئے ہم اُسی زبان کے رسم الخط کے مطابق نشانیاں وضع کر سکتے ہیں۔ یہی وہ نشانیاں ہوں گی جن کو ہم اپنی دیسی لغات میں چہرۂ لغت کی جگہ استعمال کر سکتے ہیں۔

۱۳ - اصواتیات کی اصطلاحات کے ذریعہ ہم ابتدائی تعلیم میں "ہجا کرکے پڑھنا" کو عین تلفظ کے مطابق ڈھال سکتے ہیں۔ یہاں ہجاء کے چند نمونے اصواتی انداز میں پیش کئے جاتے ہیں:۔

کا : کاف الف کا۔

لے : لام یے لے۔

تے : تے یے تے۔ (روانی میں) تِی یے تے (بولتے ہیں)۔

گو : کاف واؤ پیش گو۔

کو : کاف واؤ کو۔

لَو : لام واؤ زبر لَو۔

نَوْ : نون واؤ حرف زبر نَوْ

رنگ : رے نون شبہ غنہ زبر رنؐ گ کاف موقوف رنگ۔

خود : خے واؤ معدولہ دال خود۔ یا خے واؤ خالی دال پیش خُد۔ یا خے واؤ اشمام ضمہ دال خود۔

ماں : میم الف ما، نون غنہ، ماں۔

نوّاب : نون واؤ حرف تشدید زبر نَوّ، واؤ الف وا، نوّا، بے موقوف نوّاب

چھوہنڈی : (پنجابی)۔ واؤ پیش ہے سے ملی چھوہ....

سوانگ : سین پیش سُ، واؤ مخلوط الف آ، نون غنہ سُواں، گاف موقوف، سوانگ۔

مدّھم : میم دال تشدید زبر مَد، دال ہے سے بنی "دھ" دھ میم زبر دھم، مدّھم۔

سنّبھل : سین نون غنہ زبر سَںّ، بے ہے سے بنی بھ، بھے لام زبر بھَل، سنّبھل۔

سُوال : سین پیش سُ، واؤ تسہیل الف آ، لام موقوف سُوال۔

کِیا : کاف رَوم کِ، یے مخلوطی الف آ، کِیا۔

کیا : کاف نیم زیر کی، یے مخلوطی الف آ، کیا۔

کیوں : کاف روم کِ، یے مخلوطی واؤ پیش اُو، نون غنہ، کیوں۔

کُ : کاف پیش کو۔ (عام طور پر "کُ" نہیں بلکہ "کو")۔

رَو : رے زبر واؤ رَوْ (عربی ہجاء) رے واؤ زبر رَو (اردو ہجاء)۔

کھ : کاف ہے سے ملی کھ۔

دھ : دال ہے سے بنی دھ۔

مدّھم : (پنجابی)۔ میم دال تشدید زبر مَد، دال زبر ہے سے ملی میم، دھَم، مدّھم (اسبدم)۔

دھرم : (پنجابی)۔ دال ہے سے مل کر گمک....

رُؤسا : واؤ غیر ملفوظی....

رُقعہ : رواں تلفظ میں ہ خالقو....

بنّدھن : نون شبہ غنہ....

چنبا : چمپا (ں = m)۔

چلنّا : (پنجابی)۔ نون معروفہ....

نُولا : (بمعنی شنہری)۔ نون واؤ حرف۔

نِوّنا : (بمعنی جھکنا)۔ نون واؤ حرف زیر۔

گنواں : کاف نون غنہ پیش گُں، واؤ مخلوطی الف آ، نون غنہ، گنواں۔

مُنڈّھ : (پنجابی) = منڈھ (ٹیپ گمک)۔

۱۴ - اصواتیات کی اصطلاحات کو حتی الوسع اردو کا جامہ پہنایا گیا ہے، گو زیادہ تر عربی یا پھر فارسی کے مترادف الفاظ کا سہارا لیا گیا ہے، خصوصاً ایسے الفاظ جو کہ الاظہر یا تہران یونیورسٹی میں رائج ہیں۔ ہمارے موجودہ لٹریچر میں جو انفرادی طور پر ترجمے رائج ہیں اُن میں یا تو ایک ہی اصطلاح کے لئے دو دو تین تین الفاظ اپنا لئے گئے ہیں اور یا اِس علم کے مکمل دائرے کو احاطہ نہ کرتے ہوئے کوئی ایسا ترجمہ کر دیا گیا ہے جو کہ حقیقتاً کسی دوسری اصطلاح کا ترجمہ ہونا چاہئے۔ بیشتر اصطلاحات کا تو ابھی تک کوئی خاطر خواہ ترجمہ کیا ہی نہیں گیا۔ انگریزی اصطلاح جہاں بھی اس کتاب میں پہلے استعمال ہوئی ہے اُس کو انگریزی خط میں لکھا ہے۔

نوٹ:۔ کتاب کے آخر پر اردو اور انگریزی اصطلاحات کے دو مختلف اشاریے دے گئے ہیں۔

(Phonetic Script)
(Phoneticize)

۴ - اصواتی کتابت

۱۵- اصواتی لکھائی مندرجہ ذیل تین طرح پر ہوتی ہے:-

(۱) ناطق آوازوں کے لئے بالکل علاوہ شکلیں ایجاد کی جائیں، مثلاً منھ کی گولائی، لبوں کا مدورپن، اور منھ کے اندرونی جوف میں زبان یا حنجرہ وغیرہ کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر آواز کی ادائیگی کے خاکے کو اُس آواز کا نشان سمجھ لیا جائے۔ اس انداز پر ایک قسم کی ایسی ابجد بن جاتی ہے جس کو گفتاری شکلوں کی لکھائی کہا جاتا ہے۔ پہلے پروفیسر Alexander Melville Bell (متوفی 1905) نے عضوی تصویری لکھائی (Visible Speech) نکالی، پھر Henry Sweet (متوفی 1912) نے ترکیبی ابجد (Organic alphabet)، اور بعد میں Jens Otto Harry Jesperson (متوفی 1934) نے بے شکلی ساختی کتابت (Analphabetic) بنائی جس میں تین قسم کی نشانیاں بیک وقت استعمال کی گئیں جن سے علی الترتیب اعضاءِ گفتار، مقام نطق اور جوف و درز کی مقدار و کیفیت ظاہر ہوتے تھے۔ یہ تینوں لکھائیاں رواج نہ پا سکیں۔

Sweet کی ابجد کو یہاں مختصراً بیان کیا جاتا ہے:-

مصمتے ظاہر کرنے کی نشانیاں:-

○ دائرہ سے منھ کا گول جوف ظاہر کیا جاتا ہے، جس میں کوئی رکاوٹ نہ ہو، اور محض سانس (Flatus) یا (Breath) ظاہر کرے، مثلاً حرفِ "ہ" جیسی آواز کے لئے اس کو استعمال کرتے ہیں۔ اس دائرہ کی اوپر کی قوس (Segment) کا حصہ تالو، نچلی قوس کا حصہ زبان کی حنکی طرف، دائیں قوس کا حصہ حلق اور بائیں قوس کا حصہ لب ظاہر کرتی ہے۔ قوس کا رخ گھڑی کی چال کے مانند لکھا جاتا ہے۔

| سیدھی لکیر (Bar): یہ انسدادی آوازوں کی شکل بنانے والی نشانی (Stop modified) کہلاتی ہے، جو کہ تالو، حنک، حلق، لب، وغیرہ کی مکمل رکاوٹ (Complete Closure) دکھاتی ہے، مثلاً:-

تالو کی رکاوٹ سے ٹ کی آواز۔ زبان کے حنکی حصہ کی رکاوٹ سے ہنگری چ کی آواز۔

حلق کی رکاوٹ سے ک کی آواز۔ لبوں کی رکاوٹ سے پ کی آواز۔

غنہ آوازوں کے لئے انسدادی نشانیوں میں سیدھی لکیر کی رکاوٹ کے ساتھ ایسے غنائی ٹکڑے (Nasal modifier) کی نشانی قوس کی بجائے قوس کے رخ پر لگائی جاتی ہے، مثلاً

(نڑ)۔ (انجے)۔ (نگ)۔ (م)۔

– چھوٹی لکیر جو کہ مجہورہ آواز ظاہر کرنے کے لئے درمیان میں زائد لگائی جاتی ہے، مثلاً

مروڑی دار قوس لام کی طرفیہ آواز (divided) ظاہر کرتی ہے۔

غیر ترمیمی رخوہ آوازیں (Open) کھلی قوسوں سے ظاہر کی جاتی ہیں، مثلاً

لثویہ (point)۔ حنکی (Front)۔ غشائی (Back)۔ لبی (lip) مصمتے۔

دنتی ترمیم مثلاً لب دنتی یا دنتی لثویہ آوازوں کے لئے لبی یا لثویہ قوسوں کو کُھلا کر (Sharpen) کر دیا جاتا ہے۔

Punjabiandpunjab.com

اسلیہ آوازوں (Blade) کے لئے حنکی اور لثوی قوسوں کو جوڑ کر لکھا جاتا ہے۔ S

نطعیہ آوازوں (Blade-point) کے لئے اسلیہ آواز کی نشانی کو الٹا کر لکھتے ہیں۔ Ƨ

مغخمہ (Back) یا مدور (lip) حالتیں دکھانے کے لئے بطور ترمیم قوس کے کناروں کو گول کر دیا جاتا ہے، مثلاً لبی مغخمہ (Back modified) غنائی مدور (lip-modified) آوازیں۔

مصوتے ظاہر کرنے کی نشانیاں :-

یہ نشانی آواز (Voice) ظاہر کرتی ہے، کیونکہ یہ علامت اوتارِ صوت کی شکل جیسی ہے۔ I

اسی نشان پر مندرجہ ذیل ترمیمی علامتیں جوڑ کر تمام مصوتے بنائے جاتے ہیں :-

تسریحی (Wide) علامت کے لئے چھوٹی سی قوس (Round curve) جوڑی جاتی ہے۔

تشیری (Narrow) علامت کے لئے مروڑی سی (dotted curve) جوڑی جاتی ہے۔

متوسط پست (Low) مصوتوں میں قوس یا مروڑی نیچے کے رخ پر جوڑی جاتی ہے۔

بلند (High) مصوتوں کے لئے قوس یا مروڑی اوپر کے رخ پر جوڑی جاتی ہے۔

متوسط بلند (Mid) مصوتوں میں قوس یا مروڑی اوپر اور نیچے دونوں رخ جوڑی جاتی ہے۔

مقدم (Front) مصوتوں کے لئے قوس یا مروڑی داہنے ہاتھ کی طرف ہوتی ہے۔

مؤخر (Back) مصوتوں کے لئے قوس یا مروڑی بائیں ہاتھ کی طرف ہوتی ہے۔

مخلوط (Mixed) مصوتوں میں قوس یا مروڑی داہنے اور بائیں دونوں ہاتھوں کی طرف ہوتی ہے۔

مدور (Round) مصوتوں کے لئے لکیر کو درمیان میں کاٹ دیا جاتا ہے (Centre Indenting)۔

مرکب دوہری آواز کا مصوتہ (diphthong) جس میں چھوٹی لمبائی والی نشانی کم نبرہ والا حصہ دکھاتا ہے۔

Punjabiandpunjab.com

چند مثالیں حسب ذیل دی جاتی ہیں :-

Try :- ʊ ᴗ) ω] ·· ʃ ᴛ Clock :- ɑ ω) ω] ɑ

(Final whispered buzz) Thieves :- V [ɱ ⋑ ɔ Rage :- ω ʃ ᴛ ʊ Ƨ ɔ

(Glides – Inner rounding in Russian words :-) Ko :- ɑ ʃ Kwo :- ɑ ɜ]

(Whisper glide in :-) Icelandic Egg :-] ɑ ' ɔ English Egg :-] ɑ

(Breath glide :-) French Fille :- ⋑ [ɱ ⁝ Icelandic Vel :- ⋑ ʗ + ω ⁝

(Open Stress :-) Welsh Cadw :- ^ ɑ °] ʊ ' ǂ S. German :- ^ ⋑ ʗ ʊ ' ʅ ω ⁝

(Tempo) Come up :- O + : ɑ] F '] D (Forcible) :- ' O . . . .

(Breathed) :- S °], ʃ S °], ʃ S ° (Nasal glide) :- Man :- F ʗ I S

اب اِن پہلی دو گفتاری شکلوں کی لکھائیوں کے شجروں کو دکھایا جاتا ہے :-

BELL کی عضوی تصویری لکھائی

مصمتے

مخرج یا تشکیل / انداز عضو	مقام تلفظ / کیفیت آواز	حلقیہ (Throat)	غشائی (Back)	اسلیہ دنتی (Front)	لثویہ نطعیہ (Point)	لبی (Lip)
شدیدہ (Shut)	مہموسہ	ء همزة القطع	ک		ط	پ
	مجہورہ		گ		ڈ	ب
غنّہ (Nasal)	مہموسہ		نگ Sink		نٹ Tint	مپ Lamp
	مجہورہ		نگ Sing		ن	م
طرفیہ (Divided)	مہموسہ				لٹ Felt	ف Fie
	مجہورہ				ل	و
طرفیہ سالیشی (Mixed-divided)	مہموسہ			ث		
	مجہورہ			ذ		
سالیشی (Mixed)	مہموسہ			س	ش	Why
	مجہورہ		ر (کسرہ) Defective R	ز	ژ	Way
زلقیہ (Semi-Vowels)	مہموسہ	ہ H				
	مجہورہ			ی Yes	ر Ruce	

Punjabiandpunjab.com

SWEET کی ترکیبی ابجد (مع سویٹ کی رومک)

مصمتے

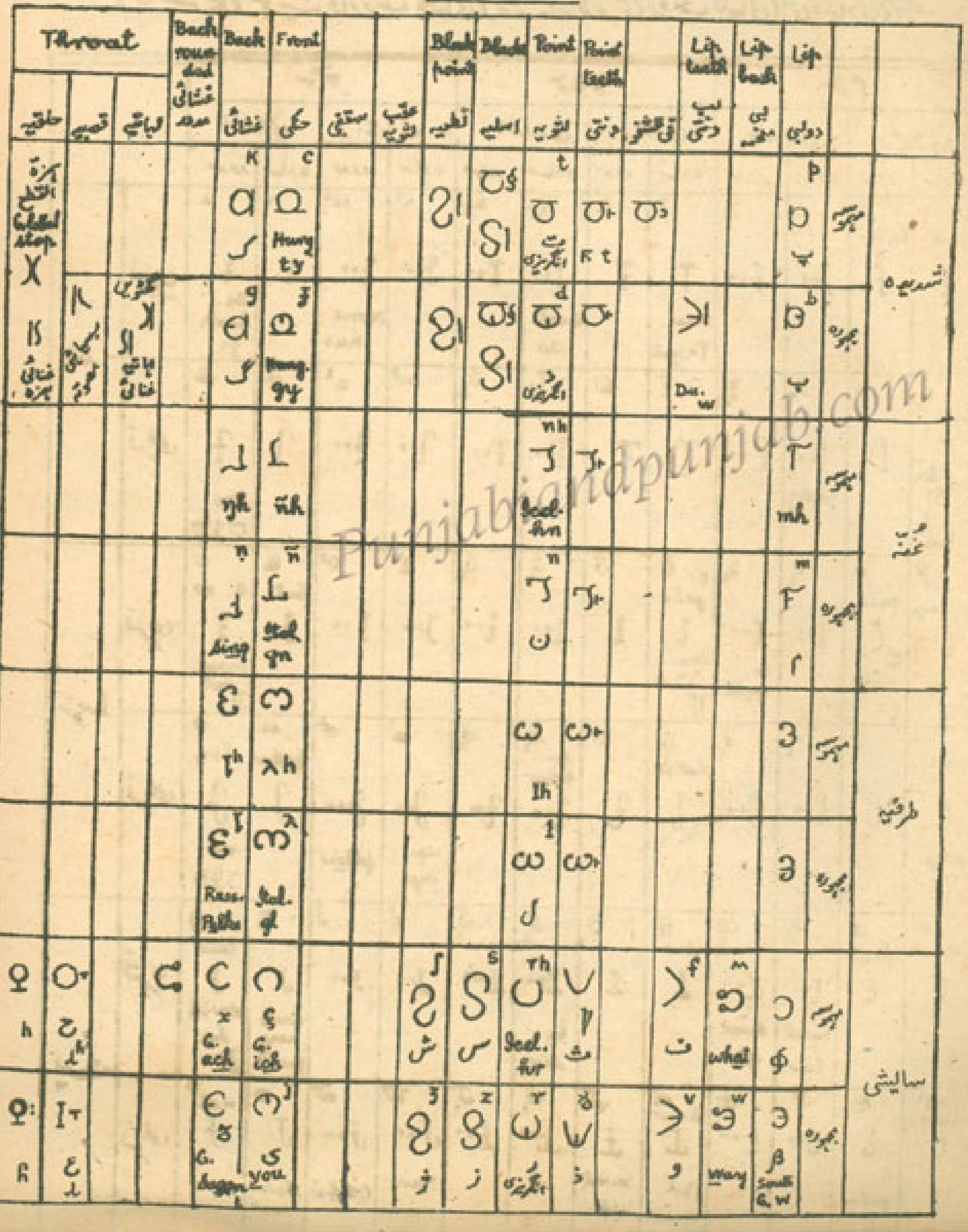

Punjabiandpunjab.com

۱۸- مصوتے

اس نقشہ میں سویٹ کی رومک لکھائی (نہ کہ بین الاقوامی رومک لکھائی) بھی دکھا دی گئی ہے۔

	مقدم				مخلوط				مؤخر					
	بیرونی		اندرونی		بیرونی		اندرونی		بیرونی		اندرونی			
	سادہ	مدور	سادہ	مدور	سادہ	مدور	سادہ	مدور	سادہ	مدور	سادہ	مدور		
	i Fr. si	y Fr. pur	i₂	y₂	ï Russ.	ü	ï₂ Gael. ao	ü₂	ʌ²	u² Norw. hus	ʌ	u Sc. book	تنیری	بلند
	ɩ bit Sc. pity Fr. fear	ʏ	ɩ₂ finally	ʏ₂	ɩ̈	ü	ɩ̈₂	ü₂	α²	u²	α	u too	ترلی	بلند
	e G. see Sc. say Dan. Se	ə Fr. peu G. über	e₂	ə₂ Sc. guid	ë G. gabe Ice. Am. earth	ö	ë₂	ö₂	ɜ²	o²	ɜ but	o G. so Swed. sol	تنیری	متوسط
	ɛ men say	ɔ	ɛ₂	ɔ₂	ɛ̈ better	ö	ɛ̈₂ Du. beter	ö₂	a² up, eye	o² follow	a father	o boy no	ترلی	متوسط
	æ air	œ Fr. peur	æ₂ Swed. lär	œ₂ Swed. gör	ä sir	ö	ä₂ Ir. sir	ö₂	ɐ²	ɔ²	ɐ Cockney park	ɔ law Swed. så	تنیری	پست
	æ man	œ G. götter	æ₂	œ₂	ä how Port. cama	ö Swed. upp	ä₂	ö₂	ɒ² Dan. mane	ɒ² October	ɒ Norw. mal	ɒ not	ترلی	پست

۱۹ - (ب) - اصواتی لکھائی کی دوسری قسم وہ ہے جس میں رومن حروف کو ارتسام کے ساتھ استعمال کیا جائے، مثلاً Lepsius (۱۸۱۰ - ۱۸۸۴) کی ایجاد کردہ لیپسیس ابجد یا A. J. Ellis کا پیلیوٹائپ (Palaeotype) - ایسی لکھائی میں جو نشانیاں ہوتی ہیں وہ عموماً لغتوں میں "تلفظ بغیر ہجاءِ ثانی" (Pronunciation without respelling) دکھانے کے لئے کارآمد ہوتی ہیں۔ اس میں طریق کار یہ ہوتا ہے کہ لغتی اندراج میں ہی حروف پر خاص نشانیاں لگا کر تلفظ واضح کر دیا جاتا ہے، مثلاً:-

(۱) حرف S کی آواز س ہو تو بغیر نشانی کے چھوڑ دیتے ہیں اور اگر ز ہو تو اس کو (Ṣ) لکھتے ہیں۔

(۲) اگر کوئی حرکاتی آواز دو حروف سے مرکب ہو کر بنتی ہو تو جس حرف کو بنیادی آواز والا سمجھا جاتا ہے اس پر تو نشانی لگا دی جاتی ہے، مگر دوسرے کو خالی چھوڑ دیا جاتا ہے، جیسے:-

veil - yield - bread - break ۔

(۳) جو حرف بغیر آواز کے ہو، اس کو عموماً بغیر نشانی کے خالی چھوڑ دیا جاتا ہے یا اگر مناسب سمجھا جائے تو اس حرف کو ترچھا (italics) لکھ دیا جاتا ہے، جیسا کہ fate (میں آخری e) یا talk میں (ل)۔

Punjabiandpunjab.com

(۴) بعض جگہ تلفظ کے اصول کارفرما ہوں تو ان حروف کو بغیر نشانیوں کے ہی چھوڑ دینا مناسب سمجھا جاتا ہے، مثلاً حرکاتی حروف سے پہلے اور نبرہ والے رکن کے فوراً بعد ce, ci, se, si, sci, ti میں سے کوئی ہو، تو ہمیشہ sh (ش) (ʃ) کی آواز ہوگی، جیسے کہ:-

tension - notion - conscience -

(۵) باوجود اس کے چند الفاظ کا تلفظ دکھانے کے لئے یہ ناگزیر ہو جاتا ہے کہ لفظ کو دوبارہ لکھ کر رومک لکھائی میں تلفظ دکھایا جائے۔

انگریزی زبان میں پیلیوٹائپ کی نشانیاں ویبسٹر (Webster) کی پرانی "انٹرنیشنل ڈکشنری" تک (۱۹۰۹ء سے پہلے) بہت عمدہ طریقہ سے استعمال ہوتی رہی ہیں۔ ان کو دفعہ ۲۱ کی جدول میں جو علاوہ دکھایا گیا ہے، ان کے ساتھ ویبسٹر کی "نئی انٹرنیشنل ڈکشنری" کی رومک نشانیوں کے انگریزی حروف شامل کر لئے جائیں تو وہ پوری پیلیوٹائپ بن جاتی ہے۔

۲۰ - رومک لکھائی (Romic Script)

(ج) - تیسری قسم کی اصواتی لکھائی میں رومن حروف کے علاوہ دیگر زائد حروف بنا کر شامل کئے جاتے ہیں، مثلاً Henry Sweet کی ایجاد کردہ رومک لکھائی، جس میں رومن حروف ہی بعید سے الٹے، ترچھے، دوہرے یا مجڑویں کر کے یا اس کی قدیم طرزیں ہی استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ اس کی جامع (Narrow) طرز کی مثالیں پچھلے صفحات (دفعہ ۱۷ اور ۱۸) میں سویٹ کی ترکیبی ابجد کی جدولوں میں دے دی گئی ہیں۔ اس تیسری

قسم کی عمدہ ترین ترقی یافتہ مثال بین الاقوامی اصواتیاتی ایسوسی ایشن (I.P.A.) کے بنائے ہوئے نشانات (Symbols) ہیں، جو کہ عموماً بین الاقوامی رومک علامات کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ "آکسفورڈ انگلش ڈکشنری" [جو کہ ۱۲ جلدوں اور ایک تکملہ جلد میں ہے اور اصلی ۱۰ جلدوں والی "A New English Dictionary on historical principles" (۱۸۸۴-۱۹۲۸ء) کی تصحیح شدہ کاپی مع ایک ضمیمہ کے ہے (۱۹۳۳ء)] میں رومک نشانات کو مخصوص (Broad) طرز میں رکھ کر انگریزی الفاظ کے تلفظ اُس وقت تک کی علم الاصوات کی روشنی میں بڑی خوش اسلوبی سے دیئے گئے ہیں۔ اس کے مقابلہ پر گو ویبسٹر کی "انٹرنیشنل ڈکشنری" تک (جو کہ ۱۸۹۰ء میں طبع ہوئی اور بعد میں ایک ضمیمہ کے ساتھ ۱۹۰۰ء میں چھپی) میں پیلیوٹائپ کی نشانیوں سے ہی تلفظ دکھایا جاتا تھا، مگر ویبسٹر کی "نئی انٹرنیشنل ڈکشنری" (جو کہ ۱۹۰۹ء میں طبع ہوئی جس کا دوسرا ایڈیشن نئی آب و تاب سے ۱۹۳۴ء میں طبع ہوا) میں رومک طریق املاء سے نہایت حسن کارانہ انداز سے انگریزی الفاظ کے تلفظ دکھائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ویبسٹر کی "تیسری نئی انٹرنیشنل ڈکشنری" ۱۹۶۱ء میں طبع ہوئی (جس کا دوسرا ایڈیشن مع ضمیمہ کے ۱۹۶۸ء میں چھپا)۔ اس میں تلفظ کو پوری طرح امریکی رنگ میں دکھایا گیا اور اس میں رومک نشانیوں کو بھی نئے سرے سے ڈھال دیا گیا ہے۔

۲۱۔ ویبسٹر کی پرانی پیلیوٹائپ نشانیوں کو شامل کر کے ان تینوں ڈکشنریوں کے رومک نشانات کو مع اُن کے مقابل کی بین الاقوامی جامع نشانیوں کے جن میں انگریزی کی جنوبی معیاری آوازیں (RP = Received pronunciation) اور اُن کی بولیوں کی غیر معیاری آوازیں (جو کہ ان ڈکشنریوں میں نہیں ہیں) شامل ہیں، مندرجہ ذیل جدول میں دکھائی جاتی ہیں:-

(i) مصوّتے

نمبر	I.P.A.	Oxford	Webster International			مثالیں
			Old	New	3rd New	
1.	eɪ, ɛɪ, ɛe	ē [ē¹]	e̱	ā	ā	rein, rain, they (day, fade, a̱orta)
2.	e	e				Fr. attaché, survey (noun) (sɜ̄ːveɪ)
3.	eɪ to ɪ	ĕ		ȧ	ə̇	separate (adj.)
4.	ɛə to æ	ē [ē³]	ê	â	aə, eə	here, pear, pare
5.		ɛ				Fr. faire
6.	æ	æ		ă	a	man, fashion (fæˈʃən) (mat, map)
7.	æ̆	æ̆			ä	accept

8.	æ to ə	ă		ă	ə	amoeba, floral
9.	ɑ:	ā		ä	ä	alms, bar
10.	a, a: / æ to ɑ	ɑ		ȧ	ai	pass, chant (tʃant)
11.		a		ȧ, ä		Fr. a la mode (a la mod)
12.	i:, ij, Ii	ī	ee / ī	ē	'ē, ˌē	thief, see, (eavenly)
13.	Iə	Ī (Īə)		ḗ	iə	bier, clear
14.	i: to I	ĭ		ē	ə	remain, believe
15.	ɛ	e		ĕ	e	yet, ten, (bed, bet)
16.		ė				added
17.		ɛ				F. chef
18.	ɛ to ə	ĕ		ĕ	ə	moment, several
19.	ə (= əʳ)	ə	ā, ī / ō, ȳ	ē	ə	Fr. coup de grace, eau de vie
20	ʒ˔	iŭ				measure
21.	ʒ	ŭ				altogether
22.	ʒ˕	iŭ				circular
23.	ə	ə		ȧ	ə	عربی مجہول حرکاتی نشانی ہوکہ بغیر پیش و پیش کے / [illegible] tion, -sion, -ous, -or
24.	ɑi	əi	ȳ	ī	I	I, eye, bind, ay (=yes)
25.	əI, əÜ	ai				G. hain (hain), Stein (ʃt ain)
26.	I	i	y̆	ĭ	i	sit, mystic, (tip)
27.	I to ə	i		ĭ	ē	Psyche, react, (evenly)
28.		Ĭ				vanity
29.	o:ə / ou	ō / (ōᵘ)		ō	ō	gourd, more / so, sow, soul, (snow)
30.	ɔə	ō (ōə)				bore, boar, glory
31.	c to/or ɒ	ȯ		ŏ	ȯ, ä	soft
32.	ə:ʊ / o to ə	ŏ		ŏ	ə	violet, parody
33.	o	ō				Fr. chose
34.		ŏ				
35.	ɔ:, ɔ / ɔə	ō	a̤	ô	ä	fought, haughty, taught, walk, wart / corn, (bother, cot)
36.		o				achor, Fr. robe

37.		ǭ				authority
38.	ɒ	ǫ	ą	ŏ	ȯ	what, watch, (saw, all)
39.		ɒ				got
40.	ɒ to ə	ǫ		ŏ	ə	connect, amazon, (banana, collect)
41.		ɵ				hero (hīər o), zoology (zoʊ ɒlədʒi)
42.	u:	ū	{ǫ ụ	o͞o	ü	two, (fool)
43.		u				unto, frugality. (slightly diphthongal)
44.	ʊ	u	{ǫ ụ	o͝o	u̇	full. book, (pull)
45.	ʊə	ū (ūə)			u̇ə	poor, moorish, (G. Füllen)
46.	au	au	ow	ou	əü	loud, rouse, (now)
47.	au	au				G. Frau (frau)
48.	ɔɪ	oi	oy	oi	ȯi	oil, boy, (coin)
49.		ɒ	ȯ	ŭ	'ə, ə	cut, son, (humdrum)
50.	{ʊ to ə	ɒ̆		ŭ	ə	datum, pappus
51.	y	ü		ü	(y) ü	F. juste, F. dune (düün)
52.	y:	ü				G. Müller
53.	Y	ǖ				G. grün, F. pur, F. jus (ʒǖ)
54.	ɪu:	jū	ew	ū	yü	few
55.	ᶦu:	iu			ü	mathew, virtue
56.	ju	iū			üə	lure
57.	ɪʊ	jū			yu̇	pure
58.	ju:	ⁱū			ü	lute
59.	ɪu: to ɪʊ	iu		ū	(y) ə	duration
60.	ɪʊ + ə	iŭ		ū	ərj,	verdure
61.	ə:	ə̄	ẽ	û (accented)	ər, ə̄, ə	fir, fern, earth
62.	ʌ:	ɒ̄				curl
63.	œ	ö			œ	F. déjeune, G. Köl, (G. Hölle)
64.	œ:	ȫ				F. cœur (kȫr)
65.	ø	ö				F. peu

Punjabiandpunjab.com

66.	ø:	ȫ				G. Göthe, F. jeûne
67.	ȧ				ā	father, bar, alms
68.		a	ā ، æ کی مقامی تبدیل شدہ آواز			
69.		ę̂	ę ، ę کی ذاتی مؤثر کی متبدل آواز			
70.		$x^{ə}$	باریک حرف معیری مرکب آواز کی جبری حرکت جو موجود ہو یا نہ ہو سکے۔			

جو RP آوازیں نہیں، اُن کی فہرست سرسری طور پر دی جاتی ہے:-

ʌ˔	cup (kʌ˔p)	شمالی
ʌ˕	cup (kʌ˕p)	اکثر
ɤ	full (fɤl)	لنکاشر
ü:	bruise (brü:z)	سکاٹ
ü	good (güd)	سکاٹ
ɯ	good (gɯd)	
ɯ:	far (fɯ:)	
o:	saw (so:)	لنڈن
o	torrential (torɛnʃl)	اکثر
ɒ˔	hot (hɒ˔t)	مغربی
ɘ	hot (hɘt)	سکاٹ
a:	father ('fa:ðə)	لنڈن
a	substantial (səb'stanʃəl)	سکاٹ
ɑ:	office ('ɑ:fɪs)	امریکی

ö̧	ãö	á
ai	ę	â
ée	ẽ̈	ą
œ̂	î	ǡ
œ̀	ȫ	ã
œi	õ	ãe
ãu	õe	áj

Punjabiandpunjab.com

نوٹ:- انگریزی تلفظ میں حرکات کا باقاعدہ اشباع ہوتا ہے (گو بعض اوقات اشباع کی امتداد قائم نہیں رکھی جا سکتی بلکہ دوہرا مرکب مصوتہ بن جاتا ہے)، مگر امریکی تلفظ میں امتداد (length) اور آواز کی نوعیت (quality) میں کوئی خاص تعلق قائم نہیں، مثلاً انگریزی تلفظ میں (i) کے بالمقابل (iː) ہے اور (ɔ) کے بالمقابل (ɔː) ہے، وغیرہ۔ لہٰذا امریکی آوازوں کو مختلف نشانات سے لکھنا پڑتا ہے، مثلاً:-

امریکی آواز	تفصیل مع اُسی قیمت کی انگریزی آواز
ə	
i	iː
ɩ	ɩ
e	کارڈینل سے ذرا نیچی آواز جو کہ (eɪ) یعنی انگریزی (ai) کی طرف رجحان کرتی ہے۔
ɛ	قدرے open قسم کی آواز۔
ə	ə
a	aː
ɔ	ɔː
o	کارڈینل آواز سے قدرے نیچی جو کہ (oʊ) یعنی انگریزی (au) کی طرف رجحان کرتی ہے۔
u	uː

(ii) مصمتے

نمبر	بین الاقوامی	آکسفورڈ	ویبسٹر انٹرنیشنل: پرانی	نئی	تیسری نئی	مثالیں
1.		ʼx	xʼ		xᵊ	[illegible]
2.		γ				Ger. sagen
3.		γʸ			gʸ	Ger. legen
4.	θ	þ		th	th	thin, (ether)
5.	ð	ð		tħ	th	then, bathe, (either)
6.	b	b		b	b	(baby)
7.	ç	x		K		Ger. ich, se, nicht
8.	d	d		d	d	
9.					d	(Am. latter, ladder)
10.	dʒ	dʒ	g / dg	j	j	judge, verger, verdure, (job = d+zh
11.	f	f	ph	f	f	(fifty, cuff)
12.		-		gz	gz	= x

Punjabiandpunjab.com

13.	g	g	ḡ	g	g	go, (big)
14.	hw	hw	wh	hw	hw	when, (whale)
15.	h	h		h	h	ho! (hat, ahead)
16.	j	y		y	y	yes, (yard, cue = kyū, see yū & yū)
17.	k	k	c	k	k	(kin, cook, ache)
18.				ks		= x
19.				kw		= qu
20.	l	l		l	l	(lily, pool)
21.		l^y				It. Seraglio
22.	m	m		m	m	(murmur, dim, nymph)
23.	n	n		n	n	(no, own)
24.		N		N	X^n	Fr. environ (i.e. nasalisation)
25.	ŋ	ŋ		ng	ŋ	sing, think
26.		ŋg				finger
27.		n^y			X^y	It. Signore
28.	p	p		p	p	(pepper, lip)
29.			qu			= kw
30.	r	r		r	r	run, terrier, her, farther, (rarity)
31.	s	s	ç	s	s	see, Cess, (source, less)
32.	ʃ	ʃ	ch	sh	sh	shop, dish, (shy, mission)
33.	tʃ	tʃ		ch	ch	chop, ditch, picture, (nature = t + sh)
34.	t	t		t	t	(tie, attack)
35.	v	v		v	v	(vivid, give)
36.	w	w		w	w	wen, (we, away)
37.	x	x				Ger. ach, Sc. loch
38.			x			= ks
39.			x̲			= gz
40.	ʒ	ʒ		zh	zh	(raise), vision, déjeuner
41.	z	z	s̲	z	z	(zone, arise)

Punjabiandpunjab.com

۴۴ - اس تیسری قسم "رومک" (Romic) کی جامع طرز کی لکھائی کے نشانات کی مثالیں (جو کہ بین الاقوامی طرز پر ہیں) یوں ہیں:-

نشانی	حرف	زبان	نشانی	حرف	زبان	نشانی	حرف	زبان	نشانی	حرف	زبان	نشانی	حرف	زبان	نشانی	حرف	زبان	نشانی	حرف	زبان
a			ɚ			d⊦	د	بنگالی	ʔg	گ ب		ʰj			ɭ	ل	روسی	n̥		
ɑ			ɗ			d˔			g͡ɣ			ɟ	ح	عربی	ł	ل	عربی	n̟	[illegible]	فرانسیسی
a			ð	ذ	انگریزی	dɹ		پشتو	ɡ			J	ی	اردو	ł	ل	مستعمل (روسی) (تاریخی)	ṅ	ن	[illegible]
ɑ			ð!	ذ	عربی	d͡ʒ	ج	بنگالی	gʷ	گ	فرانسیسی	J'	ی	پرسا	ł	ل	مصری ہندوستانی	nᵛ	=ɱ	
ɒ			ðʷ	=ڈ		dʑ	ض	اصل عربی	ɡ	=ɣ		J̥	ی	عربی	ɭ	ل	فرانسیسی	ṅ		onion
ɒ'			ð:	ظ	یونانی دروز	dᶻ			ɦ			J¹			ɭ	=ɭ		nᵘ		
æ			ð̈	ظ	عربی	ɖ			g˔			J	ج	پنجابی	ɭ	[illegible]	مرہٹی	ɳ	ج	تبتی
∀			ð:	ذ	ہسپانوی برطانوی	ɖ̣	ج	انگریزی عربی مستعمل	gⁱ			d͡ʒ	ج	اردو	I	=İ		n̩	ن	شتبہ
ʌ			ð³			d͡ʒ	ڈ	اودھ انگریزی	ɢ	ق	قدیم عربی	ʔj	چ		Iʷ	ل	[illegible]	ṉ		
α			ð⊦	ذ	عربی	d͡ð	ض ذ	عربی فارسی	ɣ	غ	[illegible]	k	ک		Iᵘ	ل	velar	n̄	=ṅ	
ɤ			ð⊦	ذ	یونانی انگریزی	e			ɣ	ر	velar	k'	ک	[illegible]				ɲ	ں	[illegible]
b	ب		ð̣⊦	ض	[illegible]	ə			ɣʷ			k`			G	ل	ولندیزی	ŋ	گ	[illegible]
b¹			ðʷ	ر	ترکی	ɛ			h			k			L	ل'		ɳ	ں	[illegible]
bβ	ب	ازبکی	ðᵈ	د	یونانی انگریزی	ɕ			h	=H		ḳ⊦			ɫ	ɫ'		N	غ	اسکیمو
ʔb	ب		d	د	انگریزی	ɜ			ɦ			k̥			Lʰ	ɫʰ'		ŋ	جاپانی ترکی غنہ حرف	
ɓ			d̤	د	اردو	ɘ			ɦ:			k⊦	ک	زولو	ɭ	ل	[illegible]	ṉ		
ᵍb	ب	سوڈانی	d̤!	د	[illegible]	E			ɧ	=x +ʃ	[illegible]	k̰	=k⊦		λ	ل	[illegible]	Ŋ		
β	و	ہسپانوی	d̲	ض ظ	مصری قدیم عربی	Ǝ			ɥ	و	فرانسیسی	k'⊦	ک	زولو	ɭ	ل	[illegible]	Nˢ	(SANʰ ŋa)	
c	ج	ہنگری	[illegible]			∈			ɥ̊	ف	فرانسیسی	k͡x	ک	عربی	m	م		o		
ç	س ش	پشتو جرمن	d̤	ڈ	[illegible]	ɘ			H			k͡x¹ kˣ	ک	[illegible]	mʰ	م	عربی	ö		
c͡ç	چ	سویڈش	ʔd	ڈ ذ		f	ف	انگریزی	H:	ح		l	ل	اردو روسی	mʳ	بچے کا لب ہلانا		θ	=ö	
ɕ	چ	اسکیمو	ɖ	ڈ	تامل	f¹			I			ɬ	ل	[illegible]	m̊			ɸ	=ɸ	
ɕ͡ʑ	چ	اردو	ɖ			ʄ	ف	عربی	ι	=I		ɬ			m̥	م	شتبہ	ø		
ɕ͡ɕʰ	چھ		dᵘ			ʄ	=ɸ		i			ɬ	=ɬ		mɫ	م	[illegible]	œ		
ɕ	ش	پنجابی	ɖ	ڈ		F	ف	پنجابی جرمن	i̥			l¹	=l		ɱ			ɷ		
c¹		[illegible]	ḏ			g	ع		j	ی	انگریزی	ɬ	ل	[illegible]	ɱᵈ			ɵ		
cʰ			ḏ			ɡ	غ	ہسپانوی	j:	ی	عربی	ɬ			n	ن		ᵽ	ب	
ɔ			d⊦	د	[illegible]															

نشانی	حرف	زبان	نشانی	حرف	زبان	نشانی	حرف	زبان	نشانی	حرف	زبان	نشانی	حرف	زبان	نشانی	حرف	زبان
pʼ			ɭ	ڑ	امریکی	sˋ	س	آسٹریلین انگریزی	ṯ!	ت	مقامی	ʋ	و	پنجابی	z!	ز	انگریزی
p'	پ	ڈوگری	ʁ:	غ		ʂ	ष	سنسکرت	t̪		(Tuma)	ʊ	=β		z!	ظ	مصری
p̃			ʁ̆	غ	جرمنی	ʃ	ش		t̪ʰ	ٹھ		w	و	عربی	ƶ		
ꝑ			R	ر	نارنجبری	ʃᵘ	ش	?	tʰ	ٹھ		w:	و	عربی لیبیا	ʒ	ژ	
Ᵽ	=ɸ		ʀ	ر	Uvular	ʃˢ	=θˢ		ts	=ڈ		ʍ	و	انگریزی	ʒ!	ژ	لندنی انگریزی
ɸ	ف	افریقی	ʁ	خ	عربی یا اردو	dʃ			tʃ	چ	انگریزی	ɯ			ʒʳ	=ɣ	
p͡ɸ	پ	افریقی	ʁ	غ	اسکیمو	!ʃ	ش	لندنی انگریزی	tʃ'	چ	زولی	ɯ			ʒ̃		
pʰ	پھ		ʁ̬			ʃ̬			tʃ̬			x^ʃ	=ɧ		ʒ	=ʒʷ	
p!			ɗ	ر	کارنو، آسٹریلین	ʃ̬	سˆ		tʃ'			x	بنی، غ	پشتو، پنجابی، اسکاچی، جرمنی	ʕ	خ	افریقی
kp	پ	سوڈانی	ɽ			t	ت	انگریزی	θᶻ	ش	چترک				ʕ'	غ	پوسا
q	ق		ɽ̣			tθ	ت	عربی	θ	ث	انگریزی	x̃			ʕ	=k	
q!			ɾ	ر	عربی، اردو، پنجابی	t̬			θˢ	س	چترک، پنجابی	x'	غ	جرمن	ʕ	=ʕ:	
q̬			ɾ̬	ر	اردو، انگریزی، پنجابی	t	ث	تامل	θ!	ث	مقامی	xʷ			ʔ	،	دخل آزنت
ɽ̣	ر	عربی پنجر	ɾ̃	ڑ	سویڈنی	t̬			θ̃		پشتو	x'			ʔ̃		وسارکا چترک
r	ر	پنجابی	ɾ'			t'	ت	کھلانی	θᶠ	ف	پانتو	xʳ			ʔ'		
r!	ر	اسکاچی	ɾ̊			t̪			θᵗ	ت	لندنی انگریزی	x	=ɣ		ʕ	=ʕ	
r̃	ر	مرتیش ساکنی	s	س		tˢ			θˣ	ث	لندنی انگریزی	x	=x		ʔ	? کی بجائے ؟	q کی بجائے استعمال
ṙ	ر	مصری سوڈانی	ṡ	ষ	بنگالی	tˢ			θ..	ث	عربی	Y			ʕ̃	ر	ڈنمارک
r			s!	ص		ṯ	=ṯ		ṯ	ص، ط	عبرانی	y			ʕ	ع	چھجراتی
ɾ			sʲ	س	پشتو	t..	ت	پنجابی	tʃs	چ	بنگالی	yᵉ	=ö	(ye)	ʕ	ع	
ɭ	?		s:	س	لیبیا	t..	ت	بنگالی	tʃ	چ	امری	ɣ	=ʒ		ʕ:	ع	
ɭ	ر	افریقی	ʂ	س	اسکیمو	ṯ	ط		t͡p	ش	انگریزی	z	ز		ʕ̃	غ	=ʕ افریقی
ɹ			ʂ̤			t..			U			zᵘ	ظ	مصری عربی	ꝗ	=ṭ	
ɹʷ			s'	س	پوسا	t̪	ت	آسٹریلین	u			zʷ	ز	شونا	C	=چ	
ɭ	ڑ	اردو	sʷ	س	شونا	t̬	۷	کی بجائے استعمال	ʉ			ʐ			σ	ث	پشتو
ɭ	ڑ	پنجابی، جنوبی انگریزی	ʂ̃	س	تامل	ṯ!			v'	و	اردو	ʐ			ϙ	ذ	پشتو
ɭ̃	ڑ	انگریزی	sᶠ	س	جنوبی ولیفرنیا	t	ٹ		v'			ʐ			þ	=θ	Thorn
ɭ			s!	س	انگریزی	ṯ	ت	اردو	v²			zʸ			ƿ	=ƿ	(Wen)
															ʒ	=ɣ	(Yogh)
															ȝ	=j	(Izzard)
															Đ	=ð	(Edh)
															Ϛ	=st	(Stigma)
															F		(Digamma)
															ȣ	=ou	Ligature

Punjabiandpunjab.com

۴۳ - اسی جامع لکھائی "رومک" (Romic) کے مختلف قسم کے ارتسام (tittles) یعنی امتیازی نشانات (diacritical marks) جو کہ بطور ترمیمی علامات (modification symbols) استعمال ہوتے ہیں مع سوویٹ کی ترکیبی کتابت کے یہاں سرسری خاکہ میں دیئے جاتے ہیں:-

ترکیبی	رومک	نام
X+	X+, X, X−	Inner قدرے اندرونی
X+	X+, X, X+	Outer قدرے بیرونی
X++	X+	In اندرونی
X++	X+	Out بیرونی
X[illegible]	X, X	Dental or pre-alveolar consonant دنتی
X[illegible]	X	Post-alveolar consonant
X[illegible]	[illegible]	Front modified (Palatal)
X	X*	Ejectives اخراجی
X	?X	Throat stop (Chokes) گھٹی
X<	X>	Inspiration (inverse) معکوس
X, X	X	Implosives
X(..)	X^x	Affricates
O		Breath مہموسہ تصییہ سانس
X	X	Breath modifier تحتی
I		Voice مجہورہ تصییہ سانس
X	X	Voice modified مصوتہ
	X	Mixed Vowels
б	б	[illegible]
	X	[illegible]
X	X	Fan (Spread) [illegible]

ترکیبی	رومک	نام
Xᴧ		Firm articulation
XV	X^{-x}	Loose +
X−	X-X	[illegible] (for aspirates)
	X, (ā)	Consonantal Vowels مسجد مصوتہ
	X	مسجد مصوتے، مثلاً غنائی حنکیہ
X++, X+−		Shifted Vowels
X\		Point modified alveolar [illegible]
X|		Stop modified
X		Blade modified [illegible]
X, X		Buzzed Vowels سسیائی مصوتے
	[illegible]	مطبق مصوتے
X>	X	Outer rounding [illegible]
X	X^w	Inner rounding [illegible] Lip-back modified
	(ā), (b, c, ʒ, g)	Rounder or Lip modified (labialised) - outer (also for Vowels)
X	X^w	Inner modified or Lip-back modified (only for Vowels)
X		Tense تشری
X		Lax [illegible]

ترکیبی	رومک	نام
X	a'	Unrounded
O		Whisper
X	X, X	Whisper modified
Oᴧ		Wheezing whisper
O>ᴧ		Wheezing whisper modified
	X	[illegible]
	k	Implosive lateral
X"		Unilateral
XH		Bilateral
	XX	Diphthong
		Greater impulse / Less impulse
X>	X>	Protrusion modifier in Consonants
X>	X>	Inter-lip Consonants فی الشفتی
X++	X++	Inter-dental Consonants فی الاسنانی
X>	X	Lip-protrusion in Vowels
		Close rounded
		Open rounded
X	X^u	Back (Velar) modified
XS	X̃	Nasal خیشومی
IS	(~)	خالص خیشومی
	X, X	Nasal plosives
X||	X(	Spreader Lip spreading Extra flatness of lips (in Vowels)
	X̃	[illegible]

ترکیبی	رومک	نام	ترکیبی	رومک	نام	ترکیبی	رومک	نام
X°	Xʰ	Aspiration جاری خروج یا ہائیت			Length (Quantity) وسعت			Stress:-
X°	Xʰ	Breath off-glide ظاہر ادا	X‖	X̆	Very short	ⁱX	"X	Extra strong
	(gʰ)	قدرے مہموس	X'		Short (مختصر یا زیر نشان کے)	˙X	'X	Strong
Xᶦ	(kᵍ)	Voice off-glide قدرے مجہور	Xˡ	X'	Half long	ⁱX	,X	Half strong (medium)
°X		Breath (vowel) on-glide	X+	X:	Long	ᵍX		Stronger than weak
ˈX		Voice (vowel) on-glide	X++		Very long	-X		Weak (unstressed)
X₀	Xˡ	Glideless stop			Intonation لہجہ	^X		Open stress
	Xᵀ	پست نوک زبان	X=	—	Level یکساں			Quality:-
	Xᵃ	طوالت لب زیریں	X<	.X	Increasing (Crescendo)	OV‖		Clear
X𝛿	X̌	Trill مرتعش (مکرر)	X>	.X	Diminishing (Diminuendo)	OΛ)		Dull
Xᴱ	X̣	Alveolar retroflex عقب لثوی		X+X	[illegible]	OO"		Wheeziness
		چپکی دار (ڈ ڑ)	[ṗ]	(pᶠ)	اخراج ادائیگی	O)		Gutturality
Xᶜ	X̧ (a, t)	Retroflex معکوس			ہونٹوں کی ٹک	O+		امتداد:- Rapid
	(a̰) (a)	(حرف حرکات کی ظاہرہ)	(Sń)	(q)	Disagreeable form of sniffing ناک کشی	˙O		Forcible
					TONE:- Level tone			Leap:-
	X̂	Specially high (حرکت)			Rising tone	ʳX		Rising voice leap
	X̬ (ε)	Specially low (حرکت)			Falling tone	˩X		Falling voice leap
					Compound rising		(aᵛ)	Quaver rest لرزش
X˔	X˔	Raised			Compound falling	X]	X̩	Syllabic
X˕ X˕	X˕	Lowered سائیش سے لیٹ			Low rise	X)		Non-syllabic
۲۷		لبیں سے ہی کش (صحیح)						

Punjabiandpunjab.com

نوٹ:- مبتدی کے لئے یہ بہتر رہے گا کہ مندرجہ بالا نشانات کو اِس سطح پر ذہن نشین کرنے کی بجائے وہ اُن دفعات تک منتظر رہے جہاں ان کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے۔ اِس کے بعد وہ اِن جدولوں کی طرف رجوع کر سکتا ہے تاکہ مزید نشانات کا جائزہ لے سکے اور یہاں پر دیے گئے نشانات کی اپنی استعداد کے مطابق مناسب ترمیم کر سکے۔

۲۴- ۵- صَوتیہ (Phoneme)

اصواتی لکھائی میں عمیق نقطۂ نگاہ سے ہر ممکن انسانی آواز کے لئے کوئی نہ کوئی ایک اصواتی نشانی مقرر کر دی جاتی ہے تاکہ ایسی نشانیوں کے مجموعہ سے ہر قسم کے تلفظ کو تحریر میں منضبط [یعنی تحریری تلفظ (transcribe)] کیا جا سکے - ایسی لکھائی میں چونکہ اپنی اپنی زبانوں کے لئے حروف یا نشانیوں کی تسلیم شدہ قید و بند کوئی نہیں رکھی جاتی بلکہ ہر ممکن آواز کے لئے علاحدہ حروف (اگر ضروری ہو تو مع ترمیمی نشان کے) اختراع کیا گیا ہوتا ہے، اِس لئے اِس کو عمیق (Narrow) لکھائی کہا جاتا ہے، مثلاً زیر کی حرکت کی تمام ممکن اقسام کے لئے علاحدہ علاحدہ نشانیاں مقرر ہوتی ہیں چہ جائیکہ وہ تمام آوازیں کسی ایک زبان میں نہ بھی پائی جاتی ہوں، جیسا کہ انگریزی زبان میں مندرجہ ذیل نمونے پیش کئے جاتے ہیں :-

لفظ کی اصواتی لکھائی	انگریزی لفظ کی مثال	نام آواز	اصواتی نشانی
bIt	bit	تسریلی مقصورہ زیر	I یا ı
'sI:ks	six (بولی)	تسریلی ممدودہ زیر	I:
$hI^{ə}t$	hit (بولی)		$I^{ə}$
sIti	city (بولی)	تشیری مقصورہ زیر	i
mi:t	meet	تشیری ممدودہ زیر	i:
hEvi˔	heavy (بولی)		i˔

یہی وجہ ہے کہ عمیق طرز کی لکھائی ہمیشہ تقابلی (Comparative) اصواتیات میں کام آتی ہے -

۲۵- سہولت کی غرض سے کسی مخصوص زبان کی اصواتیات کے لئے مخصوص (broad) لکھائی کی طرز استعمال کی جاتی ہے، اور اس طرح کم سے کم اصواتی حروف کام میں لائے جاتے ہیں، مثلاً انگریزی میں زیر حرکت کی آوازیں مقصورہ اور ممدودہ دونوں قسم کی ہوتی ہیں، مگر مقصورہ آواز کی ادائیگی تسریلی اور ممدودہ کی عموماً تشیری ہوتی ہے، اِس لئے تسریلی زیر (I) اور تشیری زیر (i) میں سے صرف ایک نشانی (i) چن کر اُسی ایک نشانی سے دونوں آوازیں مندرجہ ذیل طریقہ پر مقرر کر لی جاتی ہیں :-

تشیری ممدودہ زیر (بلند)	i:
تسریلی مقصورہ زیر (پست)	i
زیادہ پست زیر (اگر دکھانی مقصود ہو)	i˔

اِسی طرح عربی میں زیر کے لئے صرف تغیری نشان (i) استعمال کیا جاتا ہے جو کہ مقصورہ (i) بھی ہوتی ہے اور ممدودہ (i:) بھی، مگر تسریلی زیر جو کہ ہمیشہ چھوٹی ہوتی ہے، اُس کو (I) کے نشان سے نہیں لکھتے بلکہ (i) سے ہی دکھاتے ہیں کیونکہ ایسی تسریلی زیر کے لئے عربی میں خاص اصول مقرر

Punjabiandpunjab.com

ہے کہ وہ ہمیشہ اُس رُکن تہجی میں پائی جاتی ہے جو کہ حرف صحیح سے بند ہو (مثلاً اِن - مِن - وغیرہ) اِس لئے عربی اصواتیات والا خود بخود (اِ) کے نشان سے اُس کا تسریلی یا تشمیری ہونا سمجھ جاتا ہے۔

۲۶ - مخصوص لکھائی میں اصواتی نشانیوں کو مزید کم کرنے کے لئے ایک اور ترکیب کام میں لائی جاتی ہے، جس کے لئے صَوتیہ (phoneme) کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ (یہ لفظ پہلے پہل ایک سلیوانیک ماہر لسانیات (Baudouin de Courtenay ۱۸۴۵ - ۱۹۲۹) کا ایجاد کردہ ہے)۔ عموماً کہا یہی جاتا ہے کہ وسیع لکھائی میں بھی ہر اصواتی نشانی ایک ہی قسم کی آواز ظاہر کرتی ہے، مگر حقیقت میں ایسی ایک آواز ایک صوتیہ کو ظاہر کرتی ہے، جس کی تعریف مندرجہ ذیل کئی طریقوں پر کی جاتی رہی ہے:-

(۱)- صوتیہ ایسی آوازوں کے مجموعہ کا نام ہے جس کی مختلف اقسام اصواتی اصولوں کے تحت کسی خاص زبان میں موقعہ بموقعہ استعمال ہوتی ہوں، یعنی ایک ہی بولنے والے شخص سے ایک ہی آواز مختلف اصواتی حالتوں میں (جیسا کہ قریبی آواز کا اثر، لفظ پر وزن کا نبرہ ہونا، آواز کی لمبائی یعنی امتداد، آواز کے اُتار چڑھاؤ کا لہجہ، وغیرہ) مختلف طور پر علاوہ رنگینیوں (nuances) سے ادا ہو۔ مثلاً الفاظ "بول، لمس، خلوص" میں حرف لام کی مختلف آوازیں یا "چٹ، کٹل، کانٹا" میں حرف ٹ کی مختلف آوازیں یا "بات، ٹھاٹھ، ہاتھ" میں حرکت (آ) کی مختلف آوازیں، گو سماعتی (accoustically) یا ترکیبی (Organically) لحاظ سے علاوہ علاوہ ہیں، مگر چونکہ یہ اختلاف محض صوتی ماحول کی بنا پر ہوتے ہیں، اِس لئے اِن تمام آوازوں کو ایک ہی (l) یا (t) یا (a:) کے صوتیوں میں شامل سمجھا جاتا ہے۔ انگریزی میں لفظ Coop میں آواز (K) ہے، اس کو لفظ Keep میں ذرا مقدم حالت (Front) میں رکھ کر بُلایا جاتا ہے، یعنی تنگ راستہ کو ذرا آگے کرکے یا خود زبان کو ذرا آگے کر کے آواز (k) ادا کی جاتی ہے، کیونکہ اگلی (i:) آواز مقدم ادا کی ہوتی ہے، ایسی مقدم حالت بھی صوتیہ میں نظر انداز کر دی جاتی ہے۔

(۲)- صوتیہ ایک ایسی خیالی آواز ہوتی ہے جس کے مختلف مظہر کسی ایک زبان کے بولنے میں مختلف اصواتی حالتوں میں نمایاں ہوتے ہیں۔ صوتیہ کی یہ تعریف بھی بجنسہٖ مندرجہ بالا بیان شدہ تفصیل کا عکسی رُخ ہے۔

(۳)- مندرجہ بالا دونوں تعریفوں کی نمایاں غایت یہی ہے کہ حتی الوسع کسی زبان کے ہر صوتیہ کے لئے ایک علاوہ نشانی مؤثر ہو جائے۔ ایسی نشانیوں کو کم سے کم تعداد میں رکھنے کے لئے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی نشانی کی قیمت ایک زبان میں کچھ ہو اور دوسری میں کچھ اور ہو، ورنہ ہر قوم کے لئے ایک ہی نشانی رکھنے میں تمام زبانوں کے ملا کر مخصوص لکھائی میں بھی اُتنی ہی نشانیاں ہو جائیں گی جتنی کہ عمیق لکھائی میں رکھنی پڑتی ہیں، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک زبان میں مختلف اصوات (phones) ایک ہی صوتیہ کی مختلف شکلیں ہوں اور دوسری زبان

میں بھی مختلف اصوات علاحدہ صوتیے ہوں - مثلاً اطالوی زبان میں ن [n] اور شبہ گ [ŋ] ایک ہی صوتیہ [n] کے ضمنی رُکن تصور کئے جاتے ہیں، کیونکہ وہاں (ŋ) کی آواز حرف ک (k) اور گ (g) سے پہلے (n) کے ساتھ مل کر ہی (ŋ) کی آواز بنتی ہے (یعنی ng = ŋ)، جہاں پر (n) کی اکیلی آواز کبھی نہیں آتی، مگر انگریزی میں یہ دونوں علاحدہ صوتیے ہیں مثلاً ng = ŋg (coming میں kʌmɪŋ) اور sin میں (n) یا مثلاً پنجابی میں (n) کے صوتیہ میں '(n̪)'، '(ṇ)'، '(ɳ)'، '(n̰)' (ŋ) آوازیں شامل ہیں، مثلاً پنجابی الفاظ "تان، کنڈھاڑے، مونڈھا، کنجری، دھنگاڑے" میں نون کی علی الترتیب آوازیں، کیونکہ (n) کے علاوہ باقی شبہ غنہ آوازیں شدید حروف سے پہلے اپنے ورگ (وَرن) کے مطابق کے نون کی شبہ غنہ آواز سے ادا ہوتی ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:-

شستہ مثالیں	صوتیہ [n] کی شبہ غنہ آوازیں	پنجابی آوازوں کی مثال کا لفظ	دیوناگری حرف	گورمکھی حرف	پنجابی صوتیے
کنڈھاڑے	n̪	تان - کنسو	न	ਨ	n
مونڈھا	ṇ	جھنس	ण	ਣ	ɳ
کنجری	n̰	کنج، جانجی، انجانا، جھنجھ	ञ	ਞ	ɲ
دھنگاڑے	ŋ	سنگھنا، چنگیر، وینگن	ङ	ਙ	N

۲۷ - مزید برآں صوتیہ کی مندرجہ بالا دونوں تعریفوں میں "آوازوں کے مجموعہ" یا "خیالی آواز" کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ ایک ہی صوتیہ کے مختلف پہلوؤں میں اپنی اصواتی رنگینیوں کی بنا پر علاحدہ علاحدہ فرق نہیں دکھا سکتے، یعنی ایک ہی زبان میں متحد الصوت یا ہمصوتیہ (Allophones) یا (phonemic differences) سے الفاظ میں تبدیلی نہیں پہچانی جا سکتی، جب تک کہ صوتیہ تبدیل نہ کر دیا جائے، مثلاً چال، مال، جال، حال وغیرہ الفاظ میں چ کی جگہ پر م، ج، ح وغیرہ کی تبدیلی سے الفاظ میں فرق ہوتا، لہٰذا متحد الصوت (Allophones) سے متجانس الفاظ (Homophones) میں فرق نہیں کیا جا سکتا - اسی بنا پر صوتیہ کی حالیہ تعریف زیادہ منضبط طریقہ سے یہ کی جاتی ہے کہ صوتیہ صوت کی وہ چھوٹی سی چھوٹی اکائی ہوتی ہے جو کہ اظہار خیال کو دوسرے سے ان تمام گوناگوں نیرنگیوں کی موجودگی میں متمیز کرتی ہے جن میں وہ صوت ایک خاص شخص یا ایک خاص زبان، بولی وغیرہ میں اپنے مختلف مظہر تمام ترمیمی اثرات (مثلاً ملحقہ آوازیں اور غیرہ وغیرہ) کی وجہ سے پیش کرتی ہے، مثلاً انگریزی لفظ pin میں (p) اور لفظ fin میں (f) دو مختلف صوتیے ہیں -

۲۸ - صوتیوں کی مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے کہ کسی ایک زبان کی تلفیم آوازوں کی تعداد ہمیشہ صوتیوں کی تعداد سے زیادہ ہوتی ہے، مثلاً پنجابی کے صوتیہ (n) میں کم از کم چار دیگر آوازیں بھی ضمنی طور پر شامل ہیں - ایسی آوازیں اُس صوتیہ کے ضمنی ارکان (Subsidiary members) کہلاتے ہیں - اردو کی املا شدہ زبر، زیر، پیش سے مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:-

	بنیادی صوتیہ	ضمنی ارکان	تفصیل
زبر	اَمر	اَحمد	فتحۂ لین یا فتحۂ خفیفہ۔ (ترشی ہوئی یائے لین)
زیر	اِس	اِعتماد	کسرۂ مجہول یا کسرۂ خفیفہ۔ (ترشی ہوئی یائے مجہول)
پیش	اُستاد	مُہرہ	ضمۂ مجہول یا ضمۂ خفیفہ۔ (ترشی ہوئی واؤ مجہول)

پنجابی کے مصوتوں کی مثال دیکھیں تو (ɛ)، (ɔ)، (ɔ)، (ʌ) علاوہ صوتیے ہیں، مگر ان کے ضمنی ارکان قدرے فرق سے بولائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات اصواتی کتابت میں تو ان ضمنی ارکان کے لیے باقاعدہ ترمیمی نشانات لگا کر فرق کرنے کی بجائے ان کو مفرد آواز میں (monophthong) استعمال کرتے وقت محض قوسین میں لکھ دیا جاتا ہے، مثلاً /k(ʌ)n/ وغیرہ۔

حقیقت میں قوسین کا یہ استعمال صرف وہاں ہونا چاہئیے جہاں یہ مقصود ہو کہ اس نشانی کی وہ تسلیم شدہ صوتیہ کی آواز نہیں ہے جو کہ اس زبان میں قید و بند کی گئی ہے، بلکہ کسی دوسری بولی یا زبان کی مستعار آواز ہے، مثلاً جنوبی انگریزی کی اصواتی کتابت میں اسکاٹ لینڈ کی کسی آواز کو اس طرح قوسین میں دکھایا جا سکتا ہے۔

۲۹- اس کے علاوہ بعض آوازیں محض اتفاقیہ کسی زبان میں آجاتی ہیں، مگر وہ اپنی علاحدہ حیثیت اس زبان میں کچھ نہیں رکھتیں، بلکہ محض اس زبان کے صوتیوں کے بدل پر عموماً استعمال ہوتی ہیں۔ ایسی اتفاقیہ آوازیں کسی صوتیہ کے ضمنی رکن نہیں سمجھی جاتیں بلکہ ان کو ذیلی صوتیہ (accidental) – دیکھو تحت "ادغام" — سمجھ کر باقاعدہ اپنی نشانی سے دکھایا جاتا ہے، مثلاً لدھیانی پنجابی میں مندرجہ ذیل ذیلی صوتیے ملاحظہ ہوں:-

مثال	بدلا ہوا ذیلی صوتیہ	مثال	اصل صوتیہ
	(و) ʋ یا V (دعبا)	دعوی	ب (b)
	(ف) f یا F (سافا)	ساپھا	پھ (p^h)
بُوتھ دا = bu:θða	(ث) θ	بُوتھ	تھ ($t̪^h$)
	(ذ) ð	دا	د (d̪)
beɕa	(ش) ɕ	بِچھا	چھ ($t͡ɕ^h$)
	(خ) x (خبر)	کھبر	کھ (k^h)
یاء سے پہلے کا مصوتہ خیشومی بُلایا جاتا ہے۔	(ی) J (انیانا)	انجانا	ञ (ɲ)

۳۰- اس کے علاوہ آوازوں کی مختلف شکلوں کے مجموعے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو صوتیہ کی بجائے ہم رنگ آواز (diaphone) کہا جاتا ہے، جب کہ ایک ہی زبان کے مختلف بولنے والے اشخاص اپنے طرز ادا پر ایک ہی آواز کو ایک ہی قسم کے صوتی ماحول میں مختلف طور پر ادا کرتے ہیں (مثلاً پنجابی میں لفظ گراں کے الف کی آواز یا انگریزی میں لفظ note کے o کی آواز)، یا ایک

ہی بولنے والا مختلف اسلوبِ بیان سے ایک ہی آواز کو مختلف طور پر ادا کرتا ہے (مثلاً پنجابی میں لفظ کَن کی زبر کی آواز یا انگریزی میں لفظ and کے a کی آواز)۔ ایسے مجموعے زبان کی مختلف سماعتی حالتیں دکھانے کے لئے بنائے جاتے ہیں، جو کہ صوتیات (Phonology) سے تعلق رکھتے ہیں اور ہماری بحث سے خارج ہیں۔

۳۱ - وسیع اصواتی لکھائی کسی نئی زبان سیکھنے کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ اس لئے اُس زبان کے تمام صوتیوں (مع اُن کے ضمنی ارکان) کا مقرر کر لینا صرف اِس بات کی نشاندہی کے لئے ہوتا ہے کہ ہم اُس زبان کے ذخیرۂ الفاظ کے لغتی تلفظ (lexical pronunciation) میں استعمال ہونے والی تمام آوازوں کا احاطہ کر سکیں تاکہ اُن کے تلفظ کی ادائیگی تحریر میں منضبط کی جا سکے۔ اِس کے علاوہ زبان کی روانی دکھانے کے لئے ہمیں صرف ذیلی صوتیے ہی نہیں بلکہ اصوات کے امتزاجی حصے کے باقیماندہ تمام پہلوؤں کی تبدیلیوں کا جائزہ لینا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔

۳۲ - علم الاصوات کا تعلق تو یہاں تک ختم ہو جاتا ہے، مگر تجصوتیات (phonemics) والوں نے صوتیہ کی اصطلاح کو بجائے زبان کا تلفظ سمجھنے کے اُلٹا املاء میں صوتیہ کو بنیاد مقرر کر لیا ہے، یعنی اصواتی لکھائی کے لئے صوتیے تو زبان کا صحیح تلفظ ظاہر کرنے کے لئے بنائے گئے تھے، مگر علم الاملاء والوں نے اسی اصواتی کتابت کو صحیح قرار دے کر رائج شدہ املاء کو ناقص اور بعض موقعوں پر بے سُود قرار دے دیا۔ یہ رویہ کہاں تک صحیح ہے اِس کا جائزہ "ہجاء اور تلفظ" کے باب میں لیا جائے گا جہاں سے یہ واضح ہو جائے گا کہ امریکی تحریک برائے اصلاحِ ہجاء تو پھر بھی سیاسی انداز رکھنے کے علاوہ گھسی پٹی صوتیاتی تبدیلیاں ہی دکھاتی ہے، مگر علم الاملاء کی موجودہ تحریک زبان کے ڈھانچہ تک کو بھی مسخ کر دینا چاہتی ہے۔

Punjabiandpunjab.com

۳۳ - غرضیکہ علم الاصوات میں صوتیہ کو آواز کی اکائی سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایک ہی آواز (مصوتہ یا مصمتہ) کی مختلف ادا شدہ شکلوں کا وہ مجموعہ ہوتا ہے جو قریبی صوتیاتی اثرات یا اسلوبِ بیان کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اِسی لئے عام طور پر اُن سب کو ایک ہی قسم کی آواز سمجھا جاتا ہے۔ اِن کی علاحدہ علاحدہ شکلوں کے لئے علاحدہ علاحدہ علامات مقرر نہیں کی جاتیں ان تمام کے مجموعہ کو عموماً ایک ہی علامت سے یا اُس جیسی کوئی خاص علامت سے ہی لکھا جاتا ہے۔ وہ اصوات جو کسی زبان میں نمایاں قدر (signalling value) رکھتے ہوں یعنی اُن کی حیثیت ایسی ہو کہ زبان میں کوئی فرضِ منصبی (functional) رکھتے ہیں تو اُن کو نمایاں اصوات (distinctive) کہتے ہیں۔ اِس کے برخلاف جو اصوات کوئی نمایاں قدر نہ رکھتے ہوں یعنی اُن کا کوئی فرضِ منصبی نہ ہو، تو وہ غیر نمایاں (non - distinctive) کہلاتے ہیں، مثلاً انگریزی میں کسی حرف کو مخلوط الہاء بھی کر دیں تو الفاظ کے معانی میں فرق نہیں پڑے گا، یعنی ما بعد الہا کا کوئی فرضِ منصبی نہیں، مثلاً ک (k) کی بجائے ہلکی کھ (kʰ) یا پ (p) کی بجائے ہلکی پھ (pʰ) انگریزی میں غیر نمایاں اصوات[1] ہیں، مگر

[1] Non-distinctive speech sounds

اردو میں یہ بھاری مخلوط الہا کہ ، پھ ، وغیرہ (k^h) (p^h) نمایاں اصوات (distinctive speech sounds)
ہیں - اسی طرح انگریزی میں آوازوں کو خیشومی کر دینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر اردو میں "باس" کو "بانس"
بُلانے سے معنوں میں فرق پڑ جائے گا - یہی وجہ ہے کہ کسی ایک صوتیہ کی مختلف شکلیں ہمصوتیہ (allophone) کہلاتی ہیں
اور ہمیشہ بغیر علاوہ (زِنی منصبی) کے ہوتی ہیں ، مثلاً انگریزی میں صوتیہ پ (p) کی شکلیں "الپ پران" پ
(unaspirated p) مثلاً spit میں اور "مہاپران" پ (p^h aspirated) مثلاً pit میں ہمصوتیے
ہیں - یہی وجہ ہے کہ مختلف ہمصوتیوں کے استعمال سے ایک ہی ہجاء رکھنے والے الفاظ میں فرق نہیں کیا جا سکتا -

۳۴ - جہاں تک کسی ایک زبان کے حروف ابجد کی آوازوں کا تعلق ہے ، وہ بھی مختلف شکلوں ، زمانوں اور
حالتوں میں مختلف ہوتی رہتی ہیں ، مثلاً عربی میں ایک حرف ظ کو لیں تو اس کی آواز حقیقت میں (ذِ) ہے ، جو کہ
روزمرہ میں (ذِ) ہے ، مگر بعض اوقات ... مصر میں (ز) کی آواز بھی دیتا ہے ، یہی (ز) مصری روزمرہ میں
(z^h) ہو جاتا ہے - قدیم عربی میں اس کو مثلاً ... (ذِ) بولاتے ہیں ، مگر لبنان کے دروز اس کو
(δ^h) یعنی صحیح طور پر (ذِ) بولاتے ہیں -
اسی طرح عربی میں ج کی آواز (ج) ہے ، مگر بعض اوقات مصر میں اس کا تلفظ (ژ) یا گ (g)
بھی ہوتا ہے - حرف ل (l) کو (l) کے علاوہ (l^h) بھی بولتے ہیں ، مثلاً اللہ میں (ʔa:h : [ʔɔ ɔ]) - حرف
ق (q) کو (q) کے علاوہ گ (g) اور (ʔ) بھی مصر میں بلاتے ہیں (جب q کو ʔ کی طرح بولتے ہیں تو اس
کی نشانی وسیع لکھائی میں عموماً ʔ ہوتی ہے) - حرف ی (j) کو (jِ) [جو (ç) کے مقابل مختص ہے] ،
مثلاً عمی ʕumç ، اور بطور یاء لین (j:) بھی استعمال کرتے ہیں -
کئی حروف ابجد ایک ہی آواز رکھتے ہیں ، مثلاً پنجابی میں ذ ، ز ، ض ، ظ سب ایک ہی آواز (z) رکھتے ہیں -
بعض اوقات آوازوں کے لئے ابجد میں یا تو مطلق کوئی حرف ہی نہیں ہوتا [مثلاً عربی میں خیشومی
آواز نون غنہ کی تو ہے ، مگر ابجد کا حرف یا علامت کوئی مخصوص نہیں ، جیسے مِنْ الغَنَمِ (-mĩn:-) ،
شہیداً o محمدٌ (-:mɔ̃ ɗ̃ɗ-) یا ادغام مع الغنہ میں ، مثلاً رحیمٌ و دود (-:muw-)]
یا بعض آوازوں کے لئے جوڑ میل کر حروف بنائے جاتے ہیں [مثلاً اردو کی کھ (k^h) ، بھ [ɓ] یا پنجابی کی گمک
والی بھ (p_c) یا ملتانی بولی کی گھٹی ہوئی آوازیں ، وغیرہ] - اس کے اُلٹ بعض اوقات حروف ابجد
غیر ملفوظی (مثلاً ہائے مظہرہ حرکت یعنی ہائے بیان جسے قواعد میں ہائے مختفی کہتے ہیں "سایہ" وغیرہ میں)
یا حذف (مثلاً عربی کا ہمزۃ الوصل) ہوتے ہیں -

نوٹ :- گفتگو میں چھوٹے سے چھوٹے بے معنی صوتی ٹکڑے کی اکائی کو Phoneme کہتے ہیں ، جس کی
مندرجہ ذیل چار قسمیں ہیں :- (۱) Phoneme : minimal وغیرہ کے فرق کو microphoneme کہتے ہیں اور اگر
ایسا فرق نہ ہو تو macrophoneme کہتے ہیں -
(۲) Taxemes : قواعدی ترکیب کا سادہ ترین نمونہ جو کہ بے معنی یا بامعنی ہو -
(۳) Tasemes : وہ صوتیہ جو کسی تہجی میں نبرہ دکھائے -
(۴) Prosodemes : امتزاجی جیسے تاکید کا مظہر - تمام صوتیے پہ در پے چلتے ہیں مگر یہ ان پر چھا جاتے ہیں -
گفتگو کے نمایاں اشارات میں سے چھوٹے سے چھوٹا بامعنی ٹکڑا glosseme کہلاتا ہے i.e. Tagmeme : Lexical (1) or gram. (2)

Punjabiandpunjab.com

Articulators or Speech Organs

۶- اعضائے گفتار

۳۵- تشکیل اصوات بیان کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تصویر کے ذریعے اعضائے گفتار کے ہر حصہ کا نام یہاں درج کر دیا جائے - ان حصوں کی چند خصوصیات یہ ہیں :-

۱- لہات سے ناک کا راستہ بند کیا جاتا ہے

۲- حنجرہ اور منہ کا درمیانی حصہ جو حلق کہلاتا ہے، مختلف حالتوں میں تنگ اور کشادہ کیا جا سکتا ہے۔

۳- حنجرہ کے اوپر جو لسان المزمار ہوتا ہے وہ کھانے کو نگلتے وقت اور خاص آوازوں کی ادائیگی کے وقت حنجرہ کو بند کر دیتا ہے۔

۴- اوتار صوت دو کرّی مادہ اجسام (Cartilaginous) سے جو کہ پچر نما کری (Arytenoids) کہلاتے ہیں، بندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے فم حلق، یعنی اوتار صوت کا درمیانی فاصلہ بھی دو قسم کا ہوتا ہے:-

(ا) وتری مزمار (Cord glottis) یا (Voice glottis)۔

(ب) کرّی مزمار (Cartilage glottis) یا (Whisper glottis)۔

یہ دونوں فم حلق علیٰحدہ علیٰحدہ طور پر کشادہ یا تنگ کئے جا سکتے ہیں۔

۵- اصلی فم حلق کے اوپر جو بالائی اوتار صوت (false v. cords) ہوتے ہیں اُن کا اپنا بالائی مزمار (false یا upper glottis) ہوتا ہے، جس سے راستہ تنگ کیا جا سکتا ہے۔

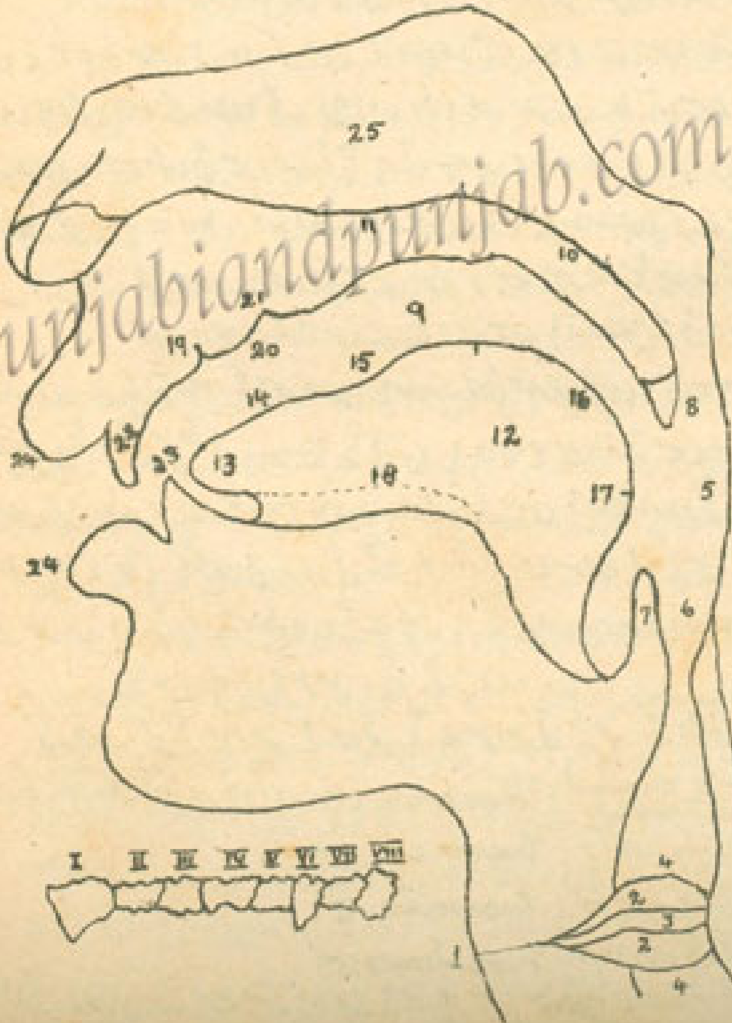

Punjabiandpunjab.com

جبڑے (دو) یعنی لحیان
[اوپر کے علوی اور نیچے کے سفلی]

ڈاڑھیں یعنی اضراس:-

I to III - Molars
IV & V - Bicuspids or Premolars

I- عقل ڈاڑھ (نواجذ)
II تا IV طواحن
V- ضواحک

VI- سُوا (انیاب یا کواسر) — Canines

دانت:- Incisors

VII- رباعیات یا قواطع

VIII- ثنایا

Larynx (Voice Box) — ١ - حنجرہ - کنٹھ - فم حلق -

Vocal cords — ٢ - اوتارِ صوت - صوتی لب - وتران صوتیاں -

Glottis — ٣ - مزمار -

False vocal cords — ٤ - بالائی اوتار صوت -

Pharynx (Pharyneal cavity) — ٥ - حلق

Throat — ٦ - نرخرا - اقص الحلق -

Epiglottis — ٧ - لسان المزمار - وسط الحلق -

Uvula — ٨ - لہات - ادن الحلق - وزہ - گھانٹی - کوّا -

Mouth — ٩ - منہ - ہوا - (لبوں سے حلق تک)

Soft palate or Velum - (لہات اصل میں نرم تالو کا ہی بڑھاؤ ہے) ١٠ - نرم تالو - حنک الاعلیٰ -

Hard palate or "Front" (palate) or Front of mouth - ١١ - تالو - نطع - سقف الحنک

Tongue — ١٢ - زبان

Outer (Fore of tongue) — بالائی زبان :-

Tip — ظاہر زبان - ادن اللسان :-

Point (Corona) — ١٣ - نوک زبان - طرف اللسان -

Blade (Dorsum) :- (عموماً گرہ دانت کے مقابل) ١٤ - سرِ زبان - راس اللسان - اسلۃ -

Front or (middle) — ١٥ - پیٹ زبان - وسط اللسان - عکدہ - (عموماً تالو کے مقابل) -

Back or (root) Dorsum - (عموماً کنٹھ کے مقابل کا حصہ) ١٦ - جڑ زبان - اقص اللسان - جرقرز -

Base of tongue — ١٧ - جڑ زبان کا آخری کنارہ - غلصمہ -

Edge or (rim) — ١٨ - کنارہ زبان - ذولق اللسان - (دو بغلی آواز کے وقت) -

Sides of tongue — حافت زبان - کروٹ زبان - حافیہ - (بغلی آواز کے وقت) -

یعنی جب کہ ایک طرف کا حافیہ ڈاڑھ سے کروٹ کرکے لگے اور دوسرا ذولق ہوا کے لئے کھلا ہے) -

بتّیں

Alveolars or Alveolar arch — دنت قفلی :-

Teeth rim — ١٩ - جڑ دانت

Teeth ridge (arch), Alveolar ridge, Alveoli - ٢٠ - گرہ دانت - لثہ -

CORONA = upper teeth ridge [(اس کے باہر مسوڑھے (gums) ہوتے ہیں)]

Arch rim — ٢١ - کرسی دانت -

Teeth — ٢٢ - دانت

Edges of teeth — ٢٣ - کنارے دانت

Lips — ٢٤ - ہونٹ :-

(ا) تری ہونٹ -

(ب) شکم یا خشکی یا پیٹ ہونٹ -

Nasal Cavity — ٢٥ - ناک کا صوتی جوف - جوف انفی - انفی جوف -

Sounds in isolation

II- تحلیلی حصہ

مجرد آوازیں

جیسا کہ دفعہ ۵ میں بیان کیا گیا ہے اس حصہ میں اکیلی اکیلی ناطق آواز کی تشریح بغیر ماحول کے کی جاتی ہے۔
لہٰذا اب ہم ہر ممکن ناطق آواز کے ہر پہلو کو دیکھ کر

Sound formations

تشکیل اصوات

کا تفصیلاً جائزہ لیں گے۔

Speech sounds

۱- ناطق آوازیں —

(آواز اور مجرد آوازیں)

۳۶ - آواز (Sound) ہمیشہ ضرب یا رگڑ کی تھرتھراہٹ (تلاطم اور قرع) سے ہوا میں تموج کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی آوازوں کو اصوات (Speech sounds یا مختصراً sound) کہتے ہیں، کیونکہ صوت ہمیشہ گفتگو کی ایک معنی خیز آواز ہوتی ہے جو کہ اعضائے گفتار (صوتی اعضا) کی مخصوص حالت یا حرکت سے وقوع پذیر ہوتی ہے، اور اپنی خصوصیت کی بنا پر ایک علاحدہ آواز سمجھی جاتی ہے جو قابل وصف و تقلید ہوتی ہے۔ عام معنوں میں آواز (Sound) تو ہوا کی ہر شنیدہ تموج کو کہا جاتا ہے، اور صوت (Voice) صرف اعضائے گفتار سے نکلی ہوئی آواز کو کہتے ہیں۔

۳۷ - اصواتیات میں اصطلاحاً اوتار صوت کے ارتعاش سے نکلی ہوئی آواز کو جہر (Voice) کہتے ہیں اور انسانی بول کو ناطق آواز (Sound) کہتے ہیں۔ ناطق آوازوں کو دو مختلف گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، یعنی مستقل ناطق آواز (phone) اور عبوری ناطق آواز (Glide sound)۔ کسی خاص ایک زبان میں صرف نمایاں ناطق آوازیں (distinctive) لے لی جاتی ہیں اور غیر نمایاں ناطق آوازیں (Non-distinctive) چھوڑ دی جاتی ہیں۔ بلکہ صرف نمایاں مستقل ناطق آوازیں (distinctive phones) لے لی جاتی ہیں، اور اُن میں سے بھی مجموعے بنا کر صرف آزاد صوتیوں (Segmental phonemes) سے کام چلایا جاتا ہے۔

۳۸ - مستقل ناطق آواز ایک سادہ مفرد آواز یعنی بسیط (element, Monophthong, Simple) سمجھی جاتی ہے، جس کو یا تو ایک ہی حرف یا اُس جیسے ہی حرف سے ہجاء میں دکھایا جاتا ہے۔ مرکب دوہری آوازوں (Diphthongs) کے مقابل اِن کو خالص (Monophthongal یا pure) بھی کہتے ہیں۔ دیکھو تحت "مرکب آوازیں"۔ نطق (Articulation) زبان کی اُس مطابقت کو کہتے ہیں جو کہ "ناطق آوازوں" کے ادا کرنے کے وقت وہ تالو کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے۔ ہر مخصوص آواز کے لئے زبان کی زیادہ سے زیادہ بلندی کی جگہ کو مقام نطق (place of articulation) کہا جاتا ہے۔ گفتگو کا ایک نمایاں پہلو نطق ہوتا ہے، جس کی تفصیل دفعہ ۴۹ میں دے دی گئی ہے۔ وسیع معنوں میں اعضائے گفتار کے ہر عضو کا بولتے وقت اُس کا مقام یا حرکت اُس عضو کا Articulation ہے، چاہے وہ عضو مزمار یا پھیپھڑے کی حرکت ہی کیوں نہ ہو۔

ناطق آوازیں ہمیشہ الفاظ اور رکن ہجی بناتی ہیں، مگر غیر ناطق آوازیں (Inarticulate sounds) ان سے مختلف ہوتی ہیں، مثلاً گراہنے کی آواز، ہجوم کی چیخ و پکار، بچوں کا شور (Noise)، جانوروں کی آوازیں یا پکاریں، مشینی آوازیں، سازکی یا بغیر الفاظ کی موسیقی، وغیرہ۔

۳۹ — علم الاصوات میں آواز کی ہر طرح کی ادائیگی کو ناطق آواز کہا جاتا ہے، چاہے وہ ترکیبی رُخ (Organic) ظاہر کریں، یا سماعتی (Acoustic)۔ ترکیبی حالت میں اعضائے گفتار کی حالت جو ادائیگی کے وقت ہوتی ہے بیان کی جاتی ہے۔ سماعتی حالت میں کان کو آوازوں سے مانوس کرایا جاتا ہے کہ کس طرح ہر آواز کی سماعتی کیفیت اُس کی ترکیبی کیفیت کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے، مثلاً (ک) آواز میں اعضائے گفتار کا لسانیہ معمۃ حالت میں ہونا تو اُس کی ترکیبی حالت ہے، مگر اُس کا صفیرہ ہونا اُس کی سماعی حالت ہے۔ آج کل چھوٹے سکولوں میں صرف سماعتی حالت ہی سکھلانے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ دیکھو قراتی سکھلائی کے مختلف طریقے تحت دفعہ ۱۰۔ بہر حال تعلیم زبان والے جانتے ہیں کہ فن تجوید (Phonics) تعلیم میں گوناگوں حیثیت رکھتی ہے۔

۴۰ — لفظ آواز (صوت) Sound کی اصطلاح ذو معنی ہونے کی وجہ سے مبہم ہے مگر استعمال میں آسان ہے۔ یہاں پر اس کی تفصیل شجرہ میں دی جاتی ہے:۔

35

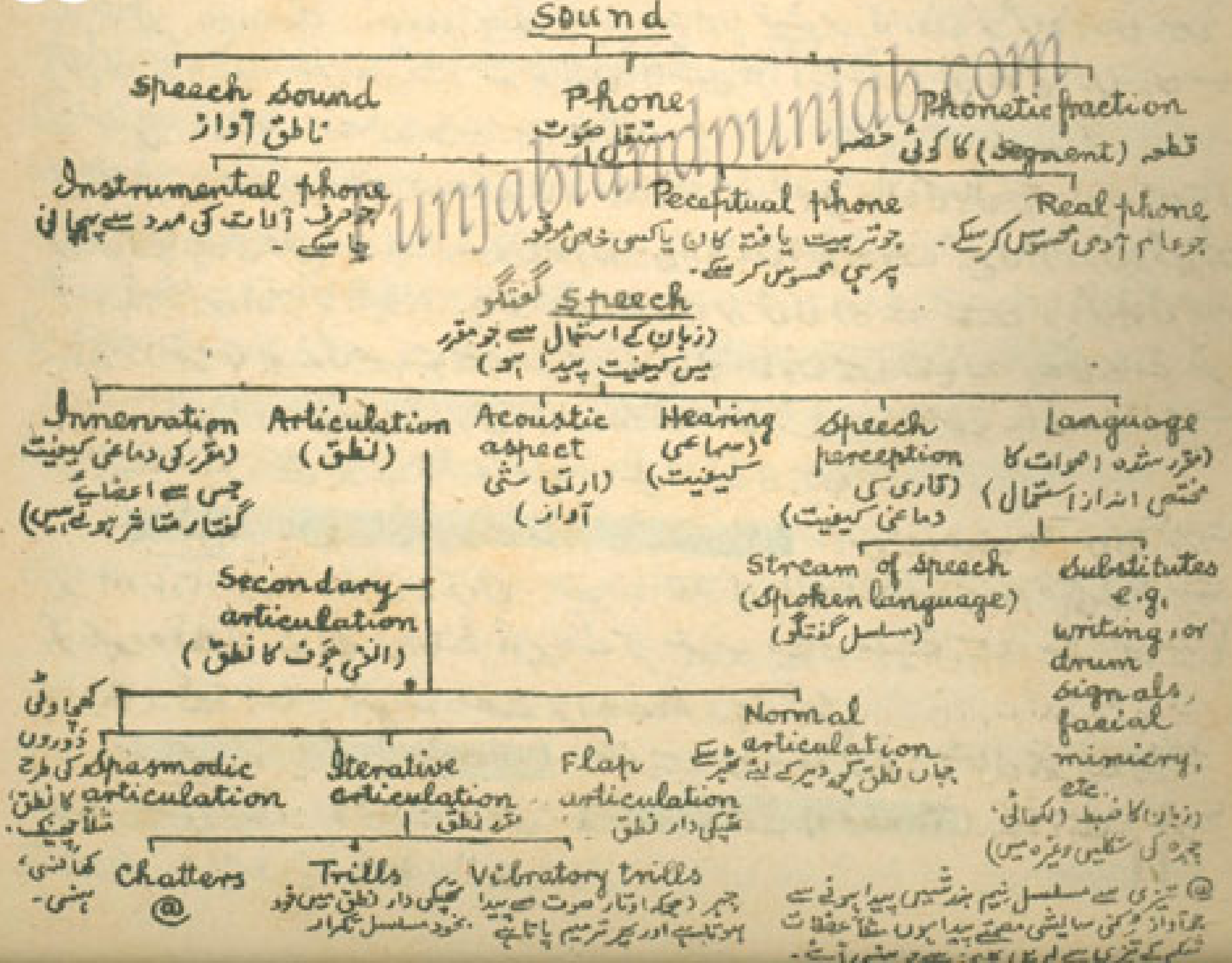

Punjabiandpunjab.com

گروہ بندی بلحاظ اوتارِ صوت

۴۱ - علم الاصوات کے تحلیلی حصے میں جہاں ہر صوت کی گروہ بندی مخرج (یعنی مقام نطق اور ثانوی و ترمیمی نطق) اور صفات ممیزہ (یعنی انداز عضو مع ترمیمی اور جزوی ثانوی انداز) سے کی جاتی ہے، وہاں اوتارِ صوت کی کیفیت کے لحاظ سے بھی گروہ بندی میں دخل ہوتا ہے، کیونکہ مزمار کا عمل باقیماندہ تمام اعضائے صوت کی حرکات سے خود مختار ہوتا ہے - اوتار صوت کے لحاظ سے "کیفیت آواز" (دیکھو تحت "مصمتوں کی گروہ بندی") کو مہموسہ، مجہورہ، مختنق، مسموع، اخراجی، معکوس وغیرہ کہتے ہیں - اسی طرح صفات ممیزہ بیان کرتے وقت دہنی (Buccal یا oral) آوازوں کے ساتھ ساتھ غنّہ (Nasals) آوازوں کی بھی تخصیص کی جاتی ہے مگر ایک صفت "خیشومی" یعنی گنگنا پن کہلاتی ہے، جو کہ دونوں اقسام کے بین بین ہے، جس میں کمزور حالت سے خیشومی مصمتے (Semi-nasals) اور مضبوط حالت سے خیشومی مصمتے (Orinasal) شامل ہوتے ہیں - دیکھو تحت "انفی آوازیں اور خیشومی حالت" - مع لہاتی بندش (Velar closure) (یعنی غشائی کے آخری اندرونی سرے) تک دہنی جوف کہلاتا ہے - حلق کا وہ اوپر کا حصہ جو کہ انفی جوف کے ساتھ جاتا ہے (Nasopharynx) کہلاتا ہے، اور نرم تالو (یعنی Velum جو کہ زبان کی طرف رخ کئے ہوئے ہوتا ہے) کا اوپر کا حصہ (جو کہ انفی جوف کی طرف ہوتا ہے) Velic کہلاتا ہے - لہٰذا انفی جوف کی بندش Velar closure کے مقابل Velic closure کہلاتی ہے - غنہ اور خیشومی آوازوں کو گروہ بندی میں انفی کہا جاتا ہے، جس میں مشبہ غنہ آوازیں (انفسوار اور انفنا سک) بھی آجاتی ہیں - ان سب کی تفصیل "خیشومی حالت" کے باب میں آئے گی -

۴۲ - فی الحال یہاں اوتار صوت کے لحاظ سے آوازوں کی تفصیل بیان کی جاتی ہے - اوتار صوت کی لرزش کو جانچنے کی ترکیب یہ ہے کہ دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال کر حروف صحیح کی آوازوں کو دہرائیں، اگر وہ باآواز یعنی آوازدار (مجہورہ) ہے تو صوتی تاروں کی لرزش کی وجہ سے سر میں آواز گونجے گی، ورنہ بے آواز (مہموسہ) ہونے کی صورت میں آواز نہیں گونجے گی - کانوں میں انگلیاں دینے کی بجائے اگر کنٹھ پر ذرا دباؤ دے رکھیں تو لرزش مزمار کے وقت کنٹھ گونج سے جھنجھنائے گی - اوتار صوت کی کیفیت مد نظر رکھتے ہوئے آوازیں مندرجہ ذیل قسموں کی ہیں :-

(۱)۔ مہموسہ یا بے آوائی (Atonic یا breathed) - جس میں صرف سانس کی خرخراہٹ ہو اور اوتار صوت جنبش نہ کریں - مہموسہ آواز کی علاوہ نشانی نہ ہو تو مختنق کی علامت کو مجہورہ نشانی کے نیچے کی بجائے اوپر دے کر مہموسہ نشانی بنا لیتے ہیں - مثلاً مہموسہ "م" کو (m̊) لکھتے ہیں - مہموسہ مصمتہ کو (Sharp) کہتے ہیں -

(۲)۔ مجہورہ یا آوائی (Voiced) - جس میں نرخرہ کی گونج استعمال ہو، یعنی اوتار صوت جنبش کریں - لاطینی میں ایسی سالیش آوازوں کو (Tenues) کہتے ہیں - مجہورہ مصمتہ کو (flat یا soft) کہتے ہیں -

Punjabiandpunjab.com

(۳) ۔ مختنق (Lenis یا Voiceless) ۔ لاطینی میں مجہورہ سالیشی آوازوں (Tenues) کے مقابل مختنق سالیشی آوازوں کو (soft mute, middle mute, medial, madiae) کہتے ہیں ۔ مختنق آوازوں میں مجہورہ آوازوں کا جہر خارج کر دیا جاتا ہے ۔ مختنق آواز کا مہموسہ سے یہ فرق ہوتا ہے کہ سانس کم طاقت سے خارج کیا جاتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات قدرے غیر مجہر (partially devoiced) آواز ہو جاتی ہے ، مثلاً مختنق (Voiceless) (g) سے قدرے مختنق (partially Voiceless) (gᵍ) اور پھر قدرے غیر مجہر (partially devoiced) (gᵏ) ۔ اس کی پہچان کہ مختنق آواز یا مسموع آواز اصل میں مہموسہ تھی یا مجہورہ بہت مشکل ہو جاتی ہے ، مثلاً (bid) اور (pit) کیونکہ مختنق مصوتے تو بالکل غائب ہو جاتے ہیں یعنی غیر شنیدہ (inaudible) سے ہو جاتے ہیں ، سوائے اس کے کہ منہ کی شکل ادائیگی میں ویسے بن جائے اور وقف ، مثلاً قرآنی تلاوت میں ایک قسم کا ٹھہراؤ ، یا مثلاً فرانسیسی الفاظ (mɛrsi) ، (mi) ۔ اصواتی لکھائی میں مختنق کی نشانی نیچے لکھتے ہیں ، مثلاً (m̥) ۔

(۴) ۔ مسموع (Fortis) ۔ ان آوازوں میں مہموسہ حالت کو سخت نطق سے ادا کیا جاتا ہے ، سانس بڑے زور سے باہر خارج ہوتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات "قدرے مسموع" آواز ہو جاتی ہے ، مثلاً مسموع (k) سے قدرے مسموع (kᵏ) اور پھر قدرے مجہر (partially voiced) (kᵍ) ۔ یہ آوازیں کمزور نبرہ والی ہوتی ہیں

آواز کی مسموع حالت کا ذرا تفصیل سے ذکر کیا جاتا ہے ۔ آواز جس لحاظ میں کم زیادہ ہوتی ہے وہ آواز کا سپتک (Register) کہلاتا ہے ۔ اوتار صوت کے ایک ہی نسبت کے تناؤ سے ایک ہی قسم کی آواز کو جتنے سُروں میں بھی ادا کیا جا سکے وہ اُس سپتک (Register) کی حد ہوتی ہے ۔ اس سے بعید اگر اونچا سُر نکالا جائے تو اوتار صوت اپنی نسبت کو دوبارہ ترتیب دے لیتے ہیں اور نیا سپتک (Register) شروع ہو جاتا ہے ۔ یہ سپتک مزید دو طرح کی کیفیت رکھتے ہیں :—

(الف) ۔ مندر سپتک (Thick Register) ۔ یہ نچلے سُروں والا ہوتا ہے ، جس میں فم حلق بالکل بند ہوتا ہے ۔ ایسی آواز کو بھردار آواز (Sonorous Voice) یا گرام آواز (chest voice) کہتے ہیں ۔

(ب) ۔ تیبر سپتک (Thin Register) ۔ یہ اوپر کے سُروں والا ہوتا ہے ، جس میں فم حلق کا بند ہونا مکمل نہیں ہوتا ، مگر اوتار صوت اکٹھے مل جاتے ہیں ۔ ایسی آواز کو ٹیپ آواز (Head Voice) کہتے ہیں ۔

(۵) ۔ چپکی آواز ۔ (Whispered) ۔ اس میں اوتار صوت سے آواز نہیں نکلتی بلکہ ہوا کا ان میں سے اخراج بغیر ان کو ارتعاش دئے "کچھو اور چیز" پیدا کرتا ہے ۔ [یعنی جب اوتار صوت کھلے ہوں تو ان میں سے ہوا خارج ہوتے وقت مہموس آواز پیدا کرتی ہے ۔ کھلے مزمار سے یوں سانس گزر کر جو صوت پیدا ہو اُس کو رگڑویں آواز (friction - sound) کہتے ہیں ۔ مگر جب اوتار صوت قریب قریب ہوں تو درمیانی مزمار سے گزرتا ہوا سانس مجہر آواز پیدا کرے گا ۔ وہ صوت جو نیم کھلے مزمار سے ادا ہو پھسپھسا ہٹی آواز (murmur) کہلاتی ہے ۔ یعنی اگر مزمار کو بالکل درز کی طرح کھلا رکھا جائے جو کہ جہر کو قائم رکھنے کی بجائے ذرا

Punjabiandpunjab.com

کھلی درز ہو تو اوتارِ صوت کو بہت ہی ہلکے رنگ میں ارتعاش کریں گے مگر اُس کے ساتھ ہی سانس کی کافی مقدار بغیر رکاوٹ کے نکل جانے دیں گے - یعنی جیسا ہی آواز میں اوتارِ صوت کی حالت اِن دونوں حالتوں کے کچھ بین بین ہوتی ہے - اس کے برعکس چپکی آواز میں اوتارِ صوت کے ارتعاش کی بجائے کرتی مزمار میں سانس سے رگڑ والی آواز پیدا کی جاتی ہے جبکہ وتری مزمار بند رہتا ہے - اصطلاحی طور پر چپکی آواز وہ ہوتی ہے جو کھلے پچر نما کرتی اور بند اوتارِ صوت سے پیدا ہو - مضبوط چپکی آواز (Strong whisper) میں مجموعے (بالائی) اوتارِ صوت قدرے تن جاتے ہیں - مہموسہ آواز کو چپکی آواز سے ادا کیا جائے تو وہ تو ویسے ہی رہتی ہے مگر مجہورہ مصمتے قدرے مہموسہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، اور اس طرح یہ فرق کرنا کہ مصمتہ اصل میں مجہورہ تھا یا مہموسہ ذرا دقت طلب ہو جاتا ہے، مثلاً (pit) اور (bid) میں یا "پٹ" اور "بڈ" میں - مگر مصوتے تو بہت ہی ہلکے رنگ میں محسوس ہوتے ہیں، کیونکہ وہ اُس وقت مصمتوں کی قسم کے ہو جاتے ہیں، یعنی اُن کی ادائیگی میں کچھ رگڑ کی سی آواز ہو جاتی ہے، مثلاً mercy (mɛrsi)، we (wi)، وغیرہ یا مرض (mᵻrz)، دِل (dil) وغیرہ میں - چپکی آواز میں لہجہ کی گمک (tone) بھی پہچانی نہیں جاتی، [مثلاً پنجابی میں لفظ "راہ" (ra)] سوائے گرام گمک (low tone) کے جس میں کہ گلے کی خرخراہٹ (Wheeze) یا (Wheezy whisper) کہتے ہیں، یا (Stage whisper) بھی کہہ دیتے ہیں - چپکی آواز میں گمک کا فرق نمایاں رکھنا عام طرز ادائیگی سے ممکن نہیں، بلکہ اس کے لیے تلافی کن طریقوں سے امتیازی خصوصیات ظاہر کی جاتی ہیں، مثلاً پنجابی کے لفظ "ڈھول" (ṭol) کو چپکی آواز میں ادا کرتے وقت پہلے حرف ٹ کی مجہورہ ما بعد ہوا آواز نکال کر اگلی اعراب کو گرام گمک میں بلایا جاتا ہے - لفظ احمق یا حق کی ادائیگی میں (ʔʌmək) یا (ʔʌʔʌtʰ) بولا جاتا ہے - پنجابی لفظ مدھانی کو (mʌdʔani) بولتے ہیں -

عام معنوں میں چپکی آواز کو مہموسہ آواز کے برابر سمجھا جاتا ہے، مگر اصواتی اصطلاح میں فم حلق کی تنگی لازمی شرط ہے - کمزور چپکی آواز (softly whispered یا weak whisper) میں سارے کا سارا فم حلق قدرے تنگ ہو جاتا ہے، جس طرح اشمامی رباؤ میں مستعمل ہے یعنی "رباؤ" کے تحت جو اشمامی رباؤ کا طریقہ دیا گیا ہے، وہاں پر اشمامی رباؤ کے یہ معنی ہیں کہ آخر کے ضمہ (رفع) کو ضمہ کی کمزور چپکی آواز سے ادا کیا جائے - اس میں لبوں کو تو ضمہ کے لیے مخصوص انداز میں کر دیا جاتا ہے، مگر آواز صرف نزدیک ہی سنائی دی جا سکتی ہے، دور والا البتہ منہ کی شکل ضرور دیکھ لے گا - دوسرے معنوں میں کمزور چپکی آواز کو محض اشمام (flavour) بھی کہہ دیتے ہیں - مضبوط چپکی آواز (Strong Whisper) جو کہ عام بولنے میں آتی ہے، اس میں فم حلق مکمل بند ہوتا ہے اور ہوا کرتی مزمار سے خارج ہوتی ہے - خرخراہٹ (Wheezy whisper) میں کمزور چپکی آواز کی حالت ہو جانے کے علاوہ بالائی مزمار بھی تنگ ہو جاتا ہے اور لسان المزمار بھی قدرے نیچا ہو جاتا ہے -

(۴) گوزی (Inverse یا Inspirant) - عام آوازوں کے برعکس اِن میں سانس اندر سے باہر

Punjabiandpunjab.com

نکالنے (expirate) کی بجائے باہر سے اندر کھینچا جاتا ہے، مثلاً سی (S) کی آواز جب اندر
کھینچ کر بُلائی جائے یا انگریزی کے لفظ yes کو اندر کی طرف سانس کھینچ کر (ç ḝ ş) بُلایا
جاتا ہے، یا عموماً (ç ḝ s:) بولتے ہیں جبکہ آخر کا مشدد (s:) عام طرز پر برآمدی سانس سے
(expired) بولتے ہیں۔ ترکیبی لکھائی میں پیپنے کی نشانی (>V) اور درد کی نشانی (>A)

39

ہے۔ ایسی آوازیں مجہور اور مہموس دونوں قسم کی ہو سکتی ہیں۔

(۷) - اخراجی (Ejectives) - اِن آوازوں میں سانس پھیپھڑوں سے باہر نہیں نکالتے بلکہ حلق کے اُوپر ہی اُوپر جو ہوا ہو اُس کو خارج کیا جاتا ہے، کیونکہ چٹاخی (Implosives) آوازوں کی طرح اضطراری یا مشارکی عمل سے فم حلق کی بندش (Simultaneous glottal closure) ہو جاتی ہے مثلاً (K') (tʃ') - اِن آوازوں کا صرف پٹاخی، انفصالی اور سایشی آوازوں سے بنانا ممکن ہو سکتا ہے - ہمزہ کی بہت ہلکی قسم (ʔ') اخراجی ہوتی ہے - فراخ معنوں میں پٹاخی، انفصالی سایشی آوازوں [(p) (t) (k) (tʃ) (s) (f) وغیرہ] کو اخراجی ہی کہہ دیا جاتا ہے۔

بعض اِس اصطلاح "Ejectives" کا استعمال یہاں غلط سمجھتے ہیں اور اِس کی بجائے دُوسری اصطلاح (Implosives) (Glottalic suction stops یا Glottalic clicks) استعمال کرتے ہیں - فم حلق کو نیچا کرنے سے اُس کے جوف کی ہوا لطیف پڑ جاتی ہے اور اِس طرح خلا پُورا کرنے کے لئے ہوا کی لہر اندر داخل ہوتی ہے، اور یُوں ~~اخراجی~~ چٹاخی مصمتے ظہور پذیر ہوتے ہیں - اِس کے اُلٹ جب ہوا کی لہر کا اندر داخلہ نہ ہو تو حلق بند ہوا کی لہر پیچھے ہو جاتی ہے - ایسی ہوا باہر خارج کرنے سے حلقی دباؤ کے نطق (Glottalic pressure articulation) سے قاطع (Glottalized stops) پیدا ہو جاتے ہیں۔

Punjabiandpunjab.com

~~اخراجی~~ چٹاخی آوازیں ہوا کی لہر اندر داخل ہونے سے پیدا ہونے کی وجہ سے ایسی مجہولہ دوسری آوازوں کو بھی ingressives یا rarefactives کہتے ہیں - اِس کے اُلٹے egressives یا compressives آوازیں ہوتی ہیں - اِس کے علاوہ pulmonic ، Velaric ، clicks ، egressive clicks ، belch ، percussives وغیرہ کا تعلق اوتار صوت سے نہ ہونے کی وجہ سے علاوہ اپنی اپنی جگہ بیان ہوگا - غرضیکہ آواز کی یہ تمام ترکیفیتیں (Timbre) ہیں جو کہ ترمیمی یا جزوی ثانوی انداز میں صفات ممیزہ ظاہر کرتی ہیں (مثلاً قاطع وغیرہ) اور اسی لئے ان کو "~~مصمتوں کی گروہ بندی~~ کیفیت آواز" کے باب میں (دوصفحہ ۱۹۲) لے لیا گیا ہے۔

۲ - حروف Graphemes

سم ہم - ابتدائی عہد کا انسان آوازوں کے ذریعے ہی کلام کرتا تھا اور اپنا مطلب ظاہر کرتا تھا، جن کو تحریر میں لانے کے لئے صدیوں کے تجربہ کے بعد تحریری علامتیں معرضِ وجود میں آئیں - حقیقت میں کسی زبان کی بقا کا دارومدار چشم و خامہ کی بجائے دہان و گوش ہوتے ہیں، کیونکہ اظہار مطلب کا

فطری ذریعہ بامعنی صوت ہی ہوتے ہیں - یہ آوازیں شروع میں غالباً ندائیہ یا خبریہ ہوا کرتی ہوں گی، لیکن انسان نے ابتداء میں روزمرہ کے کوائف اور ان کے تجربوں سے بتدریج آوازوں کی مجموعی کیفیت کے مفرد مفہوم کو علامتوں سے تحریر میں لانا شروع کیا اور بالآخر آوازوں کی مفرد کیفیت کو منفرد علامتوں میں لکھنا شروع کر دیا - اصوات کو علامتوں میں ظاہر کرنے کی تاریخ طویل اور ارتقائے انسانی کی کہانی سے مربوط ہے - تصویری علامات سے موجودہ مختصر نویسی تک کا خاصہ فاصلہ ہے - یہ فاصلہ ایک جست میں طے نہیں کیا گیا ہے بلکہ قدم بقدم طے ہوا ہے - انسان کے شعور کی نشوونما کے ساتھ ہی ساتھ اس کے دائرۂ علم میں بھی وسعت ہوئی اور اِس طرح اصوات کی علامتیں تعین کرنے کے مراحل آسان ہوتے گئے۔

۴۴ - اصوات کی تحریری علامتیں (خواہ وہ تصویری ہوں، مرکب ہوں، رُکنی ہوں یا منفرد ہوں) اصطلاحاً (Graphemes) کہلاتی ہیں - ابجدی مالا میں اصوات کی علامتوں کو حروف (letters) کہا جاتا ہے - حرف علامتِ صوت ہوتا ہے نہ کہ مترادف صوت - قواعد کی رو سے "حرف" ہر ناطق آواز کو کہتے ہیں جس کے معنی کچھ نہ ہوں، اور اگر معنی ہوں (مثلاً انگریزی میں "I" یا سُریانی میں "ن") تو "لفظ" کہلاتا ہے - اِسی لئے وہ ربطی حروف (ایسے موقعہ پر قواعد میں "لفظ" کو "حرف" کہتے ہیں) (relational words) جو تنہا (بولنے یا لکھنے میں) کوئی خاص معنی پیدا نہیں کرتے جب تک کسی جملہ میں یا دوسرے الفاظ کے ساتھ استعمال نہ ہوں (مثلاً کو، تک، وغیرہ) "حروف" کہلاتے ہیں - اور اس کے برعکس تمام موضوع الفاظ (simple presentational words) یا کسی ایک معنی کے لئے ایک سے زیادہ مل کر جو الفاظ (compound words) کا مجموعہ ہو "کلمہ" (Idea-Unit) کہلاتا ہے - لفظ کو بغیر اس کی معنویت دیکھے، محض خالص آواز یا آوازوں کا مرکب اگر سمجھا جائے تو اصطلاحاً اس کو Vocable کہتے ہیں - [لُغت میں جو الفاظ معنی بیان کرنے کے لئے سُرخیوں سے درج کئے جاتے ہیں، اُن کو لُغتی اندراج (Headwords) کہتے ہیں] - اردو میں چونکہ Vocable کو بھی "لفظ" ہی کہتے ہیں، اِس لئے الفاظ کو "مہمل" اور موضوع میں تقسیم کر دیتے ہیں - ورنہ "لفظ" کی فراخ تعریف یہی ہے کہ وہ ایک خاص معنوں میں آوازوں کے کسی مجموعہ کے تعلق کا نتیجہ ہوتا ہے جو کہ ایک قواعدی رنگ میں استعمال ہو سکے - مادہ کے حساب سے الفاظ کو radical (مثلاً cloud)، simple (مثلاً clouds)، inflectional (مثلاً cloudy)، derivative (مثلاً man)، compound (مثلاً man-servant)، relational (دماغی خیالات کی اصطلاحات کا باہمی تعلق)، presentational (موجودہ خیالات کی اصطلاحی گنتیاں) وغیرہ کہتے ہیں -
زبان کی وہ اکائی یا صفت جو اسماء، افعال، صفات وغیرہ کا آپس میں قواعدی تعلق ظاہر کرے، "لفظیہ" (morpheme) کہلاتی ہے - یہ لفظیہ کئی حالتوں میں ہوتا ہے، مثلاً سابقہ، لاحقہ، حرف جار، حرف عطف، ربطی متعلق فعل، معاون اور ربطی افعال، لہجہ، تاکید، قواعدی امالہ یا ترتیب الفاظ، وغیرہ - لفظیہ کے مقابل

semanteme زبان کی اُس اکائی کو کہتے ہیں، جو ایک خاص تصور یا خیال ظاہر کرے، جو کہ فقرہ میں ان تصورات اور خیالات کو بیان کرے یا آپس میں مربوط کرے - یہ خالصتاً بھی بطور لفظ استعمال ہوتا ہے، مثلاً trees یا لفظ کا جزو، مثلاً trees میں tree وغیرہ -

۵۴ - حقیقت یہ ہے کہ علم الاصوات کے عالم "حرف" کو بطور اصطلاحی لفظ استعمال ہی نہیں کرتے، کیونکہ کسی زبان میں بھی لکھائی کا متفقہ اصول نہیں ہے، مثلاً :-

(۱) حروف متشابہ کا استعمال، جیسے علامت "ب ح د ر ں"، مثلاً مجہورہ کے لئے نشانی "ب" کے نیچے ایک نقطہ دے کر ب (b) اور نیچے تین نقطے دے کر مہموسہ پ (p) بنا لیتے ہیں، یا "ح" کی علامت میں ایک نقطہ ڈال کر مجہورہ ج (ज) اور تین نقطوں سے مہموسہ چ (च)۔ اِس کے اُلٹ انگریزی میں مہموسہ (p) اور مجہورہ (b) کے لئے بالکل علاوہ علامتیں بغیر نشانات کے ہیں۔

(۲) مرکب آوازوں کے لئے دو دو حروف کو جوڑا جاتا ہے، مثلاً اردو میں بھ، دھ کی آوازیں۔ اِس کے برعکس ناگری میں ان کے لئے علاوہ علاوہ اکہرے حروف ہیں۔

(۳) اعرابی حروف اور اعراب کو عموماً حروف کے اُوپر، نیچے یا ساتھ آگے جوڑ کر علامات لکھی جاتی ہیں، مثلاً اردو میں زبر، زیر، پیش، اور اعرابی حروف (ا- و- ی) کا استعمال وغیرہ - البتہ بعض زبانوں، مثلاً انگریزی میں، مصوتوں کے لئے بھی باقاعدہ حروف ہوتے ہیں - ناگری میں تو ایک اعراب حرف سے پہلے بھی جوڑی جاتی ہے، مثلاً (कि)۔

(۴) عموماً ایک حرف ایک ہی آواز کا مظہر ہوتا ہے، مثلاً ب، ت، وغیرہ - مگر بعض اوقات ابجد کے کئی حروف اُس زبان میں ایک ہی قسم کی آواز رکھتے ہیں، مثلاً پنجابی میں ذ- ز- ض- ظ ایک ہی آواز (z) سے بلائے جاتے ہیں - کہیں کہیں ایک ہی حرف کئی کئی آوازیں رکھتا ہے، مثلاً انگریزی "c" کو س، ک بلکہ ص تک بلاتے ہیں۔

(۵) آواز کی مختنق، مسموع، اخراجی، معکوس وغیرہ شکلوں کو عموماً کسی حرف یا علامت سے نہیں دکھایا جاتا، مگر بانتو زبان میں علاوہ حروف سے ایسی آوازوں کو دکھانا ناگزیر ہوتا ہے۔

(۶) ذیلی صوتیوں کو علاوہ حروف سے نہیں دکھایا جاتا، مگر خاص رسم الخط مثلاً قرآنی عربی میں نُون قُطنی یا میم مقلوبی چھوٹے حروف میں لکھ دی جاتی ہیں۔

(۷) حروف کی آوازوں کو حذف کرنا (ترخیم) یا خاموش (حرفِ مسرُوق) بنا دینا بھی عام ہے، مگر بعض اوقات کسی حرف کو محض مصوتہ کی علامت نکالنے کے لئے استعمال کرتے ہیں، مثلاً اردو میں ممدودہ حالت (Imanlaut) میں حرف الف کا استعمال - اِس کے اُلٹ بغیر حرف کے بھی لپی میں قواعدی اصولوں سے زائد آواز پیدا ہو جاتی ہے، مثلاً عربی میں تنیشوی آواز۔

(۸) بعض لپیوں میں (رسم الخطوں) کا انداز ایسا ہوتا ہے کہ چند قواعدی اصولوں کے تحت آوازوں کی تخصیص از خود بغیر حروف پر زائد علامات دئے ظاہر ہو جاتی ہے، مثلاً عربی میں

Punjabiandpunjab.com

"یَرملُوںَ" کا قاعدہ (دیکھو تحت "ہجاء اور "تلفظ") - پھر بھی بیشتر رسم الخط ایسے ہیں جن میں برائے نام ہی ایسا کوئی قاعدہ ہو -

(۹) بعض جگہ علم الاصوات کے خاص تحلیلی حصہ کی آوازوں تک ہی حروف کو محدود رکھا جاتا ہے، اور کہیں کہیں حروف کو امتزاجی حصہ تک بھی بڑھا دیا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ تحلیلی حصہ کی آوازوں کو حروف کی بجائے علامات سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

غرضیکہ حروف کسی ابجدی مالا کی تمام نشانیوں کو کہا جاتا ہے، جو کہ ناطق آوازوں کو تحریر میں منضبط کرنے کے لئے خاص رسم الخط کے طور پر استعمال ہوں - یہی وجہ ہے کہ قواعد میں حروف کی کئی قسمیں بیان کی جاتی ہیں، مثلاً :-

حروف ملفوظی (جلی، ظاہر)-
حروف مکتوبی (غیر ملفوظی)-
حروف مکتوبہ غیر ملفوظ -
حروف غیر مکتوب و ملفوظ-
حروف مکتوب بالاصل و ملفوظ بالبدل-
حروف معدولہ (اشمامی)-
حروف مخلوطی (اختلاس)-
حروف تسہیل (بَین بَین)-

۳- مصوتے اور مصمتے Vowels & Consonants

۴۶ - ماہر اصواتیات نے تمام آوازوں کو دو بڑے بڑے مجموعوں میں تقسیم کیا ہے :-

(۱) مُصَوِّتَہ (Vowels) - صَوت کی وہ کیفیت جس میں آواز یا سرسراہٹ کو کھُلا بغیر رکاوٹ کے ادا ہونے دیا جاتا ہے۔ یعنی جب کہ حنجرہ کے بالائی حصہ میں کوئی محسوس کُن رگڑ (friction) نہ ہو، اور اس طرح حلقوم (اور بعض اوقات ناک کے صوتی جَوف) کی جھنکار (resonance) سے آواز کی کیفیت متعین ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے کان مختلف قِسم کی مصوّتی آوازوں (Vowel sounds) میں بآسانی فرق کر لیتا ہے - مصوتے ہمیشہ اپنی مخصوص جھنکار (resonance) سے ہی پہچانے جاتے ہیں (جس طرح ستار کی طرب کا) - یہی وجہ ہے کہ عام بول چال کی آواز میں تو مصوتہ کو مختلف گمک میں ادا کر سکتے ہیں، مگر چُپکی آواز میں لہجہ کی جہر محض ہمس رہ جائے گی اور گمک نمایاں نہیں ہو سکتی -

مصوّتی آوازیں باقیماندہ قِسم کی آوازوں سے پُر صَوت یعنی جہری (sonant) یا مقابلۃً کشادہ راستہ سے بے ضُغط (frictionless) پیدا ہوتی ہیں، خصوصاً کھُلے مُنہ والی (یعنی پست) میں تو یہ کیفیت بہت ہی شدید اور اِس لئے نمایاں ہوتی ہے -

(۲) مُصَمِّتہ (Consonants) - صَوت کی وہ کیفیت جو مصوتہ کے مقابلہ پر سانس کے راستہ میں کسی مقام یا نقطہ پر بندش یا تضیق یعنی سُکیڑ لگا کر پیدا کی جاتی ہے۔ یہی ایک نمایاں خصوصیت ہے جو صامتی آوازوں (Consonant sounds) کو متعین کرتی ہے، کیونکہ اِن میں بعض آوازیں تو ایسی بھی ہوتی ہیں جو مہموسہ ہوتی ہیں یعنی اوتار صوت سے بالکل بے واسطہ ہوتی ہیں اور اُن میں بندش کی جگہ پر صرف سانس کی رگڑ سے ہی یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے -

42
Punjabiandpunjab.com

٤٧ - یہ بات قابلِ غور ہے کہ قدیم آریوں نے مصوتوں اور مصمتوں کی تعریف وہ نہیں کی جو کہ موجودہ خیال کے مطابق اُوپر بیان کی گئی ہے، بلکہ وہ حرفِ مُصوّت کو سُوَر (Vowel letter) اور حرفِ مُصمت کو وِینجن (Consonant letter) کہتے تھے - وینجن میں ہر غیر رُکنی آواز (Non-syllabic) جو کہ ظاہر ہونے میں کسی دیگر آواز کی محتاج ہو یعنی ملحقات میں سے ہو، شامل سمجھی جاتی ہے، اور سُوَر میں صرف رُکنی آوازیں شامل ہوتی ہیں -

43

٤٨ - یہی وجہ ہے کہ سنسکرت ابجد کے شروع میں سُوَر حروف میں صرف ایسی جہری آوازیں ہی شامل نہیں جو کہ منہ سے بغیر رکاوٹ اور کوئی محسوس کُن رگڑ سنائی دئیے بغیر تشکیل پاتی ہوں بلکہ مندرجہ ذیل ایسی آوازیں بھی شامل ہیں جن کو موجودہ تعریف کے مطابق صامتی آوازوں کے زمرہ میں آنا چاہئیے :-

(۱) اَ: وِسرگہ (rough breathing یا Visarga) - ڈَمار کی زبان میں اِس کو Stodtone کہتے ہیں - یعنی مابعد الہا مہموسہ حلقیہ پٹاخی آواز (ʔh) ، جو کہ یونانی کے (Spiritus asper) کی طرح آواز رکھتا ہے - یونانی گرامر میں مبدوء مصوتہ (یا حرف ρ ، پر جو (ʽ) (spiritus asper) کا نشان دیا جاتا ہے ، اُس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسے مصوتہ سے پہلے (h) آواز ہے ، مثلاً (ὅς) کو 'hos' بلانا - دیکھو تحت "اندازِ تشکیل - (گرفتی آواز)" - وِسرگہ کو مہموسہ پٹاخی آواز کی ثقیل مخلوط الہاء (Hard aspirates) ، مثلاً کھ ، پھ ، چھ ، وغیرہ کی آخری مخلوط الہاء کی طرح بلایا جاتا ہے - وِسرگ کی آواز چونکہ ہلکی کھانسی کی مانند ہوتی ہے ، اِس لئے اگر مابعد الہا حصہ اس آواز سے خارج کر دیا جائے تو بغیر ہمس یا جہر کے صرف وقفی گرفت (Glottal catch) رہ جاتی ہے ، جس کو یونانی کا ہمزہ (Spiritus lenis) بھی کہ سکتے ہیں اور ہو بہو عربی کے ہمزۃ القطع کی آواز ہو جاتی ہے - اِس کی نشانی سنسکرت میں (:) ہے - یہ آواز مندرجہ ذیل دو حالتوں میں باقاعدہ استعمال ہوتی ہے :-

(ا) - لفظ کے آخر پر وقفہ کے سہارا میں ہوں (in pausa) - دیکھو تحت "رُکنِ تہجی" - تو ، حرف س اور ر کی جگہ -

(ب) - ثقیل حروف (ک سپرش ، پ ، ٹ ، وغیرہ) (Hard gutturals) اور "پ سپرش حروف (Hard labials) سے پہلے -

اِن دونوں قسم کے حروف سے پہلے وِسرگ کی مندرجہ ذیل تبدیل شدہ آوازیں بھی استعمال ہوتی تھیں ، جو کہ اب متروک ہیں :-

(i) حلقیہ حروف سے پہلے وِسرگہ کو جِیہوا مُولیا (یعنی جس کا مخرج زبان کی جڑ ہو) کہتے ہیں ، جس کی آواز (x) یعنی مہموسہ غشائی سایشی (guttural spirant) تھی - سنسکرت میں اِس کی نشانی (ᳵ) ہے اِس کی آواز پنجابی کی خ یا پشتو کی ښ کی طرح ہے یا اسکاچی loch اور جرمن ach-laut کی طرح ہے -

(ii) پ سپرش سے پہلے وِسرگہ کو اُپدھمانیہ (on-breathing) کہتے ہیں جس کی آواز (ɸ) یعنی مہموسہ

دو بی سالیشی (Bilabial spirant) تھی - سنسکرت میں اس کی نشانی (ः) ہے - افریقی زبانوں میں بھی ف کی یہ آواز پائی جاتی ہے -

(۲) अं انسوار (Continuant nasal یا Anusvara) - اس کو شبہ غنہ آواز کہتے ہیں - ٹھیک طور سے پتہ نہیں چل سکا کہ قدیم زمانہ میں انسوار کی کیا آواز تھی - آجکل خصوصاً شمالی برصغیر میں اس کو سنسکرت میں آخر پر یا "رواں مصمتوں" (Non-stops) سے پہلے بطور شبہ غنہ (ṅ) بلایا جاتا ہے - اس کا مصمتہ ہوتا اس بات سے بھی اخذ ہوتا ہے کہ مقصورہ مصوتہ (جو اس سے پہلے ہو) کے ساتھ مل کر لمبا رُکن (heavy syllable) بن جاتا ہے -

اس میں کوئی شک نہیں کہ جس عرصہ تک آریہ زبان میں خیشومی رنگ نہیں تھا، اس وقت تک انسوار کی آواز نُون شبہ غنہ کی ہی تھی جو کہ خاص اصولوں کے تحت اپنا رنگ علاوہ علاوہ رکھتی تھی، اور اس رُکنی آواز کا صرف آخر کا آدھا حصہ مصوتی رنگ رکھتا تھا - انسوار کی ادائیگی میں تین مختلف دور آئے ہیں :-

(ا) - شروع شروع میں اس میں صامتی آواز کا عنصر غالب تھا جو کہ یقیناً شبہ غنہ آواز پر مشتمل ہوگا -

(ب) - بعد میں اس کا رخ مصوتی آواز کی طرف زیادہ ہو گیا، جس میں آہستہ آہستہ خیشومی رنگ آنا شروع ہو گیا -

(ج) - آجکل تو دیوناگری لکھائی میں یہ محض خیشومی مصوتہ کی نشانی بن کر رہ گیا ہے، اور شبہ غنہ آواز جو ناگری میں مُجرّد ویں شبہ غنہ نُون سے ظاہر کی جاتی ہے، وہ بھی خیشومی شبہ غنہ آواز بن گئی ہے، جو کہ اپنے سپرش کے نُون کے تطابق کے شبہ غنہ نُون کی خیشومی آواز ہوتی ہے -

انسوار کی ایک قسم اُنُناسک کہلاتی ہے جو کہ غنہ حرف کی تقریباً مختفی آواز ہوتی ہے، مثلاً لفظ "ایھرنشا" میں "ن" کی آواز مختفی میم (ṃ) جیسی ہے، یعنی (ṇ) -

(۳) ऋ مُوردھنیا یا جیبھوا مُولیا "ر" مع مدغمی مقصورہ مصوتی آواز -

حقیقت میں یہ مجہورہ عقب لثویہ سالیشی "ر" (ɹ) آواز ہے، جیسی کہ پنجابی کے لفظ "برڑ" میں ملتی ہے، جس کے ساتھ (i) یا (ə) کی آواز مدغم ہوتی ہے، جیسا کہ شمالی برصغیر کے باشندے بُلاتے ہیں - چونکہ (ر) دو قسم کی ہوتی ہے، ایک عقب لثویہ (ɹ) اور دوسری غشائی (ʁ) یا لہاتیہ (ʀ)، اس لئے بعض اِس کو غشائی یا لہاتیہ سمجھ کر اس کے ساتھ (u) کی آواز مدغم ہوتی کہتے ہیں، جیسا کہ جنوبی برصغیر کے باشندے بلاتے ہیں - عقب لثویہ آواز سمجھ کر ہی پانینی ایسی "ر" کو موردھنیا کہتا ہے اور غشائی یا لہاتیہ سمجھ کر اشروا ویدا پراتیساکھیا اس کو جیبھوا مولیا لکھتا ہے -

(۴) ॠ مُوردھنیا یا جیبھوا مُولیا "ر" مع مدغمی ممدودہ مصوتی آواز

ایسی "ر" میں مصوتی آواز ممدودہ ہوتی ہے - تفصیل یوں ہے :-

Punjabiland.com

ਰਿ { موردھنیا (ɨ̣) یا (ə̣) ; جیبھا مُولیا { (ɨ̆ɾ) یا (ə̣ɾ̆) ، (ɨ̆ɾ̆) یا (ə̣ɾ̆) }

ਰੀ { موردھنیا (ɨ̣:) یا (ə̣:) ; جیبھا مُولیا { (ɨ̣ɾ̆:) یا (ə̣:ɾ̆) ، (ɨ̣:ɾ̆) یا (ə̣:ɾ̆) }

نوٹ :- ਰਿ کا اصلی پرانا تلفظ شاید (ə̣) (retroflex vowel ɨ̣) تھا ، اور ਰੀ اسی کی لمبی حالت کی وڈھی آواز (ə̣:) تھی۔

(۵) ਲ੍ਰਿ یا ਲ੍ਰਿ اس کی اصلی آواز بجہر رکنی لام (ḷ) کی تھی، جیسی کہ انگریزی کے لفظ battle کے آخر پر بجہر لام (ḷ) سُنائی دیتا ہے ، یعنی یہ آواز پٹاخی آوازوں کے بعد جبکہ وہ حافیہ کردی جائیں استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً (bˡ) ، (tˡ) ، (ɛˡ) ، (gˡ) آوازوں میں (ḷ) کی آواز۔ لہٰذا یہ آواز رکنی لام اور ਰਿ کا مرکب ہے۔

(۶) ਲ੍ਰੀ یا ਲ੍ਰੀ یہ مندرجہ بالا آواز کی ہی وڈھی حالت ہے۔ یعنی رکنی لام اور ਰੀ کی مرکب آواز۔ اِن دونوں آوازوں میں رکنی لام کی وجہ سے ہمیں شروع آواز میں لام کی آواز سنائی دیتی ہے (ˡɨ̣ laterally sounded retroflex vowel)۔

رُکنی اور غیر رُکنی

(مزید دیکھو "رکنی آوازیں" تحت علم وقوف)

۴۹ – جہاں تک آوازوں کے رکنی یا غیر رکنی ہونے کا تعلق ہے ، مصوتہ سے عموماً رُکن تہجی کا مرکز بنتا ہے ، مگر بعض اوقات مصوتہ بھی کم جہری ہوتا ہے (less sonant) ، مثلاً ہسپانوی زبان میں (i) اور (u) کی آوازیں قریب قریب (j) اور (w) کے مصمتوں کی طرح تنگ ہوتی ہیں ، یعنی ایسے مصوتوں میں تسبیل کا عمل ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے ایسے مصوتوں کو مُشبہ مصوتے (Glide vowels یا Consonantal vowels) کہتے ہیں ، جن کی ترمیمی نشانی (u̯) ہے ، مثلاً (u̯) جو کہ تقریباً (w) کے برابر ہوتا ہے اور اس لئے کوئی رُکن نہیں بناتا۔

۵۰ – اس کے اُلٹ مصمتہ سے عموماً رُکن تہجی کا مرکز نہیں بنتا ، مگر بعض اوقات مصمتے بھی اپنی کشادگی کی وجہ سے رُکنی (Syllabic) ہوتے ہیں ، (مثلاً l̩ ، x ، ŋ ، n ، m ، j ، w ، ʃ ، s ، r) جب کہ اصواتی کان نہ رکھنے والے کو ایسی آوازوں سے پہلے (ə) یا (ʌ) کی آواز معلوم ہوتی ہے ، مثلاً (people) کے تلفظ (pi:pl̩) میں لام (l) سے پہلے ایسا مصوتہ معلوم ہوتا ہے۔ اِن کشادہ مصمتوں کو مُشبہ مصمتے (Half-consonants یا Vocalic consonants) کہتے ہیں ، اور مصوتوں کی طرح رُکنی خاصیت اختیار کر لیتے ہیں۔ چونکہ اِن کی ادائیگی میں جہری کیفیت (Sonority) اور بندشی جوف کی آزادی ہوتی ہے ، اِس لئے یہ مصوتوں کے قریب تر ہوتے ہیں ، اور اِسی مشابہت کی وجہ سے اِنہیں مِثل مُصوّت (Vowel likes) بھی کہتے ہیں۔ لَیّنہ آوازوں کو تو خاص کر مثل مصوت کہتے ہیں۔ مصمتوں کی ایک خاص قسم "زلقیہ" میں تو بلند مصوتے کے قریب سے آواز کو شروع کیا جاتا ہے ، اِس لئے اُنہیں خاص کر نیم مُصوّت (Semi-Vowels) کہتے ہیں (دیکھو نوٹ تحت لَینہ مصمتے)۔

Punjabiandpunjab.com

مزید تفصیل کے لئے عبوری صفت والے مصمتوں (Glide Consonants اصطلاح) کا حال "ذُو مخرجی آوازوں" کے تحت اور عبوری صفت والے مصوتوں کا حال "رُکنی آوازوں" کے تحت دیکھیں جہاں مرکب مصوتوں میں بغیر نبرہ کے مصوتہ (Unstressed Vowels اصطلاح) کا بیان بھی ہے۔

حرکاتی حروف اور حروف صحیح

۵۱- ابجد میں شروع شروع میں صرف صامتی آوازوں کے لئے حروف ہوتے تھے۔ بعد میں یونانیوں نے سب سے پہلے ابجد میں سے چند حروف کو بنیادی حرکات کے لئے استعمال کرنا شروع کیا۔ اِسی طرح حروفِ مسرّوری کی حروف صحیح (Consonants اصطلاح) اور حرکاتی حروف (Vowels اصطلاح) میں تقسیم کیا جانے لگا۔ گو براہمی خط میں حرکاتی حروف کا استعمال یونانیوں کی دیکھا دیکھی ترقی یافتہ حالت میں تھا، مگر عربوں نے اپنی ابجد کے آخری تین حروف (و - ی - لا) کو بطور حرکاتی حروف استعمال نہیں کیا، بلکہ حروف صحیح کی آوازوں کے علاوہ اِن سے حرکات کی نشانیوں کا اشباع لینے کا کام لیا۔ پہلے پہل تو اِن (ا - و - ی) حروف کو علاوہ باریک چھوٹے حروف لکھ کر استعمال کیا (مثلاً لَہُو - بِلٰے - وغیرہ)، مگر بعد میں کھڑی زبر، کھڑی زیر اور اُلٹی پیش کا رواج پکڑ گیا (مثلاً داوٗد - بِلٖ - وغیرہ)، اور آخر کار اِن حروف کو لکھائی میں ساتھ جوڑ کر اشباعی کام لیا جانے لگا (مثلاً قَالَ - یَقُولُ - قِیلَ - وغیرہ)۔ چونکہ بنیادی تخیل یہی تھا کہ ابجد کے تمام حروف صرف حروفِ صحیح ہی ہوتے ہیں، اس لئے اکیلے لفظ "حرف" سے بھی "حرف صحیح" ہی سمجھا جاتا ہے۔ رومن ابجد میں سب سے پہلے حروف کو بطور حرکاتی حروف بنانے کا سہرا یُونانیوں کے سر پر ہے۔ عربی میں چونکہ تین حروف صحیح (ا - و - ی) کو بنیادی لحاظ سے اِن کی علّت، اشباعی حروف کی بھی بنادی گئی، اِس لئے یہ تینوں حروف جب بطور اشباعی حروف اِستعمال ہوں تو اِن کو "حروف علت" کہا جاتا ہے، ورنہ اشباعی استعمال کی وجہ سے اِن کو "حروف مدّہ" یا "حروف ہوائیہ" کہا جاتا ہے۔ ورنہ عربی میں حرکات کو حروف کے اُوپر نیچے اعرابوں (Vowel points اصطلاح) سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ لفظ "اعرابی" قابلِ غور ہے۔ (لفظ اعرابی کی قواعدی تعریف تحت "معیاری مصوتے" ملاحظہ ہو)۔ اِعرابی اِس لئے بھی کہتے ہیں کہ یہ حرکاتی علامت (نہ کہ حرکاتی حروف) عربوں نے ہی (ا - و - ی) سے اِن شکلوں میں ایجاد کی تھیں۔ خود اعراب کا لفظ بھی حرکاتی حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جس طرح آریائی زبان کی بولیوں میں حرف "اَ" بطور سابقہ لفظ کے شروع پر آنے سے نفی کے معنی دیتا ہے، اِسی طرح عربی میں بھی "الف" یہ معنی دیتا ہے، جس وقت اُسے ہمزۂ سلب کے نام سے تعبیر کرتے ہیں، مثلاً "فلس" کے معنی پیسہ کے ہیں، جب اسی کے اول میں ہمزۂ سلب آکر "افلاس" بن گیا تو اِس کے معنی اُلٹ کر "امیری" سے "غربت" بن گئے۔ بعینہٖ اِسی طرح عرب کے معنی فسادِ معدہ کے ہیں، جب اِس سے پہلے بھی ہمزہ آکر "اعراب" بنا تو اُس نے رفعِ فساد کے معنی کر دئے، یعنی اعرابی علامات وہ ہوتی ہیں جو عبارت کے فساد کو دور کریں۔ اعراب کے معنی گھوڑا دوڑانے یا تیز کرنے کے ہیں۔ چونکہ اِن کے ذریعے حروف کی آوازیں رواں ہوتی

ہیں، اِس لئے اِن کا نام اِعراب رکھا گیا - بہرحال اِعرابی حروف عربوں نے ہرگز ایجاد نہیں کئے، اور نہ ہی عربوں نے حروف کو بطور اِعرابی حروف (Vowel letters) استعمال کیا - جس طرح اردو میں ہم نے عربی کے حروف اشباعی کی معروف آوازوں سے مجہول آوازیں (مثلاً کو، کے، وغیرہ) بنا لی ہیں اور اِس طرح واؤ معروف وغیرہ کو واؤ مجہول وغیرہ سے علاحدہ کر دیا ہے، اِسی طرح عربوں نے اپنے حروف علت کو یا تو بطور اعراب (Vowel points) بنا دیا یا محض حروف مدّہ کے طور پر استعمال کیا -

۵۲- علم الاصوات میں مصمتہ کو ہمیشہ مصوتہ سے متحرک کیا جاتا ہے، اور جو مصمتہ متحرک نہ ہو وہ ساکن کہلاتا ہے، مثلاً لفظ "کام" میں کاف متحرک ہے حرکتِ الف سے اور میم ساکن ہے - ساکن کے بعد دُوسرا ساکن "موقوف" کہلاتا ہے، مثلاً لفظ "عِلم" میں ع متحرک ہے زیر کی حرکت سے، ل ساکن ہے اور م موقوف ہے - مگر اردو قواعد میں وہ حرف جس کے بعد حرکاتی حرف ہو یا جس پر اعراب ہو "متحرک" کہلاتا ہے، اور بعد کا حرکاتی حرف یا اعراب سے متاثر (یعنی مدغم) ہونے والا حرف "ساکن" کہلاتا ہے، اور جس حرف کا حرکت سے کسی قسم کا بھی تعلق نہ ہو وہ بھی ساکن (Quiescent) کہلاتا ہے، گو وہ عموماً موقوف حالت میں ہوتا ہے، مثلاً "بے اِیمان" میں ب (متحرک) ے (ساکن)، اِ (متحرک)، ی ساکن، م (متحرک)، ا (ساکن)، ن موقوف ہے - اصواتی لحاظ سے پہلا الف متحرک نہیں بلکہ محض اعراب لگانے کی نشانی ہے، دُوسرا الف حرکاتی حرف ہے، ساکن نہیں کیونکہ حرکت کا ساکن ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا، ی اشباعی حرف / حرکاتی حرف ہے، ساکن نہیں -

اِسی طرح اردو میں "آ" کے ہجاء "الف مدآ" ہیں، یعنی عربی میں "أا" (مثلاً أامن میں) و "ءا" (مثلاً ءآمن میں) کے برابر ہے، مگر اردو میں مد مبدوء حالت میں حرکاتی حرف (الف) کی مخفف نشانی ہے، جو (مجہول) واؤ یا (مجہول) یاء کی طرح مبدوء حالت میں بغیر فالتو الف کے لکھی نہیں جاسکتی، اِس لئے "او" یا "اے" کی طرح چونکہ "اا" لکھنے کی خطی کوئی رسم نہیں، لہٰذا رسم مد سے لکھنے کی بطور "آ" ٹھہری -

یہ بھی قابل غور بات ہے کہ جیسا دفعہ ۴۵ (۳) میں بتایا گیا ہے کہ ناگری میں زیر کی علامت لکھائی میں حرف سے پہلے لکھی جاتی ہے، اِسی طرح اردو میں مبدوء حالت میں ناگری کے حرکاتی حروف کی طرح حرکاتی حرف نہیں بلکہ حرکاتی نشانی (زبر، زیر، پیش) فالتو الف کے ساتھ حرف سے پہلے لکھی جاتی ہے، مثلاً اَن (अन)، اِن (इन)، اُن (उन)، مگر کِن (किन) میں ناگری کی طرح ک کی زیر کاف سے پہلے نہیں لکھتے -

اردو ابجد میں حرکاتی حرف الف کی مخفف نشانی "مد" کا مقام عربی ابجد کے حرف "لا" کی طرح آخر پر نہیں، بلکہ اردو الف کے دو مظہر (۱) فالتو الف اور (۲) حرکاتی حرف میں سے ایک ہونے کی وجہ سے اِس کا مقام زبر ہے - ابجدی ترتیب کی لغت میں "آ" کا مقام مقصورہ الف کے فوراً بعد آتا ہے -

Punjabiandpunjab.com

۴- مرکب آوازیں Compound sounds

۵۳- اکہری (یا مفرد یا بسیط) (Single) آوازوں کے علاوہ مرکب (Compound) آوازیں بھی پائی جاتی ہیں جو دو یا دو سے زیادہ آوازوں سے مل کر بنتی ہیں۔ یہ مصوتہ اور مصمتہ دونوں میں پائی جاتی ہیں۔ یوں تو کوئی دو آوازیں ملاتے وقت لازماً درمیان میں ایک عبوری آواز (Glide) پیدا ہوتی ہے (دیکھو تحت "عبوری آوازیں")، مگر چونکہ غیر مرکب (مفرد) آوازوں کے ملانے میں یہ عبوری آوازیں مختلف ہوتی ہیں، اس لئے ان کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مرکب آوازوں میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ یہاں کوئی سے جوڑے میں عبوری آواز ہمیشہ ایک جیسی ہوتی ہے (یعنی وصلی مستقل عبوری آواز) اور اس لئے یہ آوازوں کے مرکبات میں اہم جزو سمجھی جاتی ہیں۔ پس مرکب صوت ایسی آواز ہوتی ہے جو کہ ایک ہی رکن ہجی میں لگا تار ایک آواز سے دوسری آواز تک ایک ہی ادائیگی کی جنبش سے تبدیلی پیدا کرے۔

۵۴- حرکات مفردہ کے مقابل حرکات مرکبہ میں مرکب دوہرا مصوتہ (Diphthong) میں دو آوازیں مل کر ایک مرکب بناتی ہیں (دیکھو تحت رکنی آوازیں)۔ اسی طرح تہری (Triphthong) اور چوہری آوازیں بھی بن جاتی ہیں۔ تہرے مرکب مصوتہ میں درمیانی جزو بہ نسبت شروع یا آخر کے کناروں کے (جو کہ خفیف ہوتے ہیں) زیادہ نمایاں ہوتا ہے، مثلاً لفظ Why کو بے احتیاطی میں (ŏa ĕ) بولا جاتا ہے۔

Punjabiandpunjab.com

۵۵- جہاں تک حروف کا تعلق ہے، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو حرکاتی حروف مل کر صرف ایک ہی حرکت کی آواز ظاہر کریں، مثلاً beat = (bi:t)۔ ایسے دو حرکاتی حروف مل کر جڑواں دوہرا حرف (digraph) کہلاتا ہے۔ جب تین حرکاتی حروف مل کر ایک ہی حرکت کی آواز پیدا کریں (مثلاً Beau = bo)، تو اس کو جڑواں تہرا حرف (Trigraph) بولتے ہیں۔ دو جڑویں حروف "سنجوگی حرف" (Ligature) کہلاتا ہے، مثلاً æ، œ، fi یا گورمکھی [illegible]، دیوناگری [illegible]، وغیرہ۔

۵۶- دوہرے مرکب مصوت یوں تقسیم کئے جاتے ہیں:-

(۱) ایک تقسیم تو یہ ہے کہ ایسا مرکب دوہرا مصوتہ جو کہ بتدریج ہوائی راستہ کو بند کرتا جائے، مثلاً oil میں (-oi-)، تو اس کو (proper diphthong) کہتے ہیں، ورنہ اگر بتدریج ہوائی راستہ کھلتا جائے، مثلاً deer میں (-ee-) جبکہ لفظ کو بغیر (r) کے بلایا جائے، تو اس کو (Improper diphthong) کہتے ہیں۔ یونانی میں ایسا مرکب دوہرا مصوتہ جس کا پہلا جزو چھوٹا ہو تو اس کو (proper) کہتے ہیں، مثلاً (ăĭ)، ورنہ پہلا جزو لمبا ہو، مثلاً (ōĭ)، تو (improper) کہلاتا ہے۔

(۲) عموماً تقسیم مندرجہ ذیل کی جاتی ہے:-

(i) Full diphthong ایسے ہوتے ہیں جن میں پہلی اور دوسری حرکت کے تلفظ میں زبان کی شروع کی اور آخر کی حالتیں (حالت زبان) (لسانی مقام) (Tongue positions) نمایاں فاصلہ پر ہوں، جو کہ ایسے

دوہرے مصوتہ کی ادائیگی میں دونوں حرکات کو علاوہ علاوہ ممدودہ بنانے سے آسانی سے دونوں حرکات کا فرق کیا جا سکے، مثلاً (au) (ai) (ɔi) [(ɔi) oi] [(ju) iu] وغیرہ یا اردو کے الفاظ "ہائے، بیان، نیولا، رائی" وغیرہ میں۔

(ii) Imperfect diphthong یا Half یا Partial ایسے ہوتے ہیں جن میں زبان کی خروج یا آخر کی حالتیں اتنی قریب قریب واقع ہوتی ہیں کہ اُن میں فرق نہیں کیا جا سکتا، خصوصاً اس لئے کہ آخری حرکت میں زبان اپنے اصلی مقام تلفظ تک پہنچتی ہی نہیں، مثلاً may (meĭ)' go (goŭ)' zoology (-ɔ:u-)، وغیرہ۔

ایسی (e) اور (o) آوازوں کو ویسے ہی امتداد دینے سے ان کی دوہری کیفیت واضح ہو جاتی ہے کیونکہ ایک انگریز (e:) بولتے وقت اپنا جبڑا اُونچا نیچا کرتا نظر آئے گا اور (o:) بلانے میں اُس کے لب قدرے کھلتے اور بند ہوتے معلوم ہوں گے، یعنی ایک انگریز خالص e-e-e-e یا o-o-o-o نہیں بول سکتا بلکہ اُس کا رُخ (i) اور (u) کی طرف ہو جائے گا - انگریزوں کے ہاں سوائے سکاٹ لینڈ کے (خصوصاً جنوبی انگلینڈ میں) اسے (e) اور او (o) کی آوازیں برقرار نہیں رکھی جا سکتیں، بلکہ وہ خود بخود مرکب (ei) اور (ou) بن جاتی ہیں - لہٰذا ایسی آواز جو اعضائے صوت کی بتدریج تبدیلی سے غیر محسوس طور پر دوسری قسم کی آواز کی طرف سرک جائے، سرکویں (Glides) کہلاتی ہیں - دیکھو سرکویں کے معنے تحت ذیلیہ باب "مصوتوں کی گروہ بندی" - جس دوسری قسم کی آواز کی طرف سرک جائے اُس کو عبوری آواز (Glide) بھی کہ دیتے ہیں - ہمارے ہاں اردو میں انگریزی کی (ei) یا (ou) آوازوں کو خالص (pure) (e:) یا (o:) برقرار رکھا جا سکتا ہے، یعنی ایسے دوہرے مصوتوں کو اگر خالص اکہری آوازوں سے ادا کیا جائے تو اُن کو خالص آواز (Pure یا Monophthong) کہا جاتا ہے، مثلاً پنجابی میں (ʌe) اور (ʌɔ) کی بجائے (ɛ) اور (ɔ) کی اکیلی آوازیں بولتے ہیں، یا اردو میں انگریزی کی (ei) اور (ou) آوازیں (e) اور (o) بولتے ہیں۔

(۳) - دوہرے مرکب مصوتوں کی ایک اور تقسیم یوں ہے:-

(i) - بلند مرکب دوہرے مصوتے (Closing diphthong) ان کو کہا جاتا ہے جن کی آخری دوسری آواز بلند مصوتی آواز کے رُخ پر ہوتی ہے، مثلاً (ai) یا (ou) وغیرہ۔

(ii) - مخلوط مرکب دوہرے مصوتے (Centering or murmur diphthongs) - ان کو centering اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ ان کی آخری دوسری آواز مخلوط مصوتی آواز کے رُخ پر ہوتی ہے، جو کہ مبہم (obscure) یا غیر واضح (murmur) کے طور پر ہوتی ہے - اس کی ایک نمایاں مثال انگریزی کے اُس تلفظ میں ہے جہاں حرف (r) کی آواز حرف حرکت سے پہلے ہی بولی جاتی ہے، اور دوسرے موقعوں پر حرکت کے بعد کی (r) معنی (ə) کی شکل میں حرکت سے مل کر مخلوط مرکب دوہرا مصوتہ (دیکھو ذیلیہ تحت "مصوتوں کی گروہ بندی") بناتی ہے، مثلاً ear (iə)، care

(kɛ͡ə)، corn (kɔ͡ən)، poor (pu͡ə)، gourd (gɔ:əd)۔ مگر انگریزی
کے اُس تلفظ میں جہاں کہ ایسے موقع پر بھی حرف r بولا جاتا ہے، وہاں پر یہ غیر متعین آواز (neutral sound)
(ə) ضرور موجود ہوتی ہے، مگر اُس کو عموماً عبوری آواز سمجھ کر چھوڑ دیا جاتا ہے، مثلاً

poor (pu^{ə}r) = (pur) -

(iii) Open diphthongs، خلا اردو کے لفظ "کیا" میں (kɪa:)-

(iv) (Front diphthongs)، مثلاً اسکا بھی (əɪ)-

(v) (Back Diphthongs)، مثلاً (ɪu:)-

(۲)- مرکب دوہری آوازوں کو نبرہ کے حساب سے بھی تقسیم کرتے ہیں، مثلاً:-

(یعنی non-syllabic حصہ پہلے جزو پر ہے)

(i) Rising diphthongs جس میں نبرہ دوسرے جزو پر ہو، مثلاً piano (pɪa:nu)-

(Syllabic part)

(ii) Falling Diphthongs جس میں نبرہ پہلے جزو پر ہو، مثلاً high (haɪ)-

(iii) Level Diphthongs جس میں نبرہ برابر ہو، مثلاً fear (fɪə)-

۵- مصمتوں کی مرکب دوہری آوازوں کو مرکب دوہرے مصمتے (Consonantal Diphthongs) کہا جاتا ہے، اور وہ مختلف اصواتی رنگ رکھتے ہیں، مثلاً:-

(۱)- حرف (h) کی آواز سے ملاپ کھا کر:

چونکہ (h) کی آواز ہمیشہ اپنے سے بعد کی آواز کے مطابق منہ کی شکل بنا لیتی ہے، اس لئے حرکت سے پہلے اس کے تلفظ میں اُس حرکت کی شکل بن جاتی ہے، تب ہی اس کو خفی مصوتہ (Voiceless Vowel) کہتے ہیں۔ اس کا ملاپ دو طرح کا ہو سکتا ہے:-

(i) ماڈرن مخلوط الہا۔ جب کہ (h) کی آواز آخر پر چسپاں ہو، مثلاً اردو میں حروف دھ۔ بھ۔ ڈھ۔ گھ۔ لھ۔ نھ وغیرہ کی آوازیں۔ (دیکھو "اردو" تحت اصواتی صلاحیت)-

(ii) جب (h) کی آواز شروع پر چسپاں ہو، مثلاً افریقی زبان میں (^{h}k) کی آواز۔ اس کی ایک خاص قسم یوں ہے:- جبکہ (h) کی آواز زلقیہ حروف سے پہلے چسپاں ہو، مثلاً:-

What (h͡w —) = Glotto-labial consonantal diphthong
Huge (h͡j —) = Glotto-palatal consonantal diphthong

(۲)- مندرجہ بالا "مخلوط الہا زلقیہ مصمتوں" کی طرز پر "سایشی زلقیہ" مرکب دوہرے مصمتے بھی ہوتے ہیں، جو کہ half-voiced کہلاتے ہیں، مثلاً:-

(i) What (ʍ͡w —) = Labio-labial consonantal diphthong
Huge (ç͡j —) = Palato-palatal consonantal diphthong

(h) کی خفی مصوتے (Voiceless Vowel) والی خاصیت ہونے کی وجہ سے حقیقت میں (hw) اور (ʍw) میں فرق کچھ نہیں، سوائے اس کے (h) ہو تو ہلکی رگڑ نمایاں ہوتی ہے اور اگر (w) ہو تو

Punjabiandpunjab.com

لبوں کی رگڑ محسوس ہوتی ہے - (hj) اور (ɕʑ) میں بجز یہی فرق ہے کہ (ɕ) کی حالت میں حلقی رگڑ محسوس ہوتی ہے۔

(ii) Alveo-labial consonantal diphthong مثلاً (n͡b)۔

(iii) Dento - alveolar consonantal diphthong مثلاً (t̪͡r)، (t̪͡s)، (d̪͡z)۔

(iv) Labio- dental consonantal diphthong مثلاً (p͡f)، (b͡v)۔

(v) شبہ غنہ آواز کے ساتھ -

(vi) Explosive - fricate consonantal diphthong وغیرہ وغیرہ Ac (1) (ii) (ك)-

(۳) Diphthong کے دوسرے نام (۱) compound phoneme یا اس سے زیادہ صحیح اصطلاح phoneme cluster (۲) Sequence of two vocoids یا (۳) رُکنی اور غیر رُکنی حرکات کا امتزاج' ہیں۔

ایسی صوت جس میں ہوا زبان کے وسط پر سے (بشرطیکہ غیر طرفیہ ہو) منہ کو بغیر رگڑ کے چھوڑتی ہے (چاہے کسی اور جگہ رگڑ موجود ہو)، تو وہ Vocoid کہلاتی ہے - باقیماندہ تمام اصوات Contoid یعنی Non-vocoid کہلاتی ہیں۔

تمام Contoids / Vocoids رُکنی/ غیر رُکنی ہوتے ہیں جب وہ غیر رُکنی / رُکن کے crest کی طرح عمل کرتے ہوں۔ تمام Contoids / Vocoids جب وہ رُکن کے crest / غیر رُکنی کی طرح عمل کرتے ہوں تو حروفِ علت / حروفِ صحیح ہوتے ہیں۔

بندش (closure) یا درز stricture بننے کے عمل کا وہ حصہ جب درز بندش کے قریب ترین پہنچ چکی ہو، crest کہلاتا ہے، اس کے مقابل زیادہ سے زیادہ کھلنے کی حالت کو trough کہتے ہیں۔

یکسانی کی غرض سے Diphthongs کو عملاً مفرد سادہ صوتیہ ہی کر دیتے ہیں۔

غرضیکہ diphthong ایک ایسی عبوری آواز ہوتی ہے جو کہ ایک رُکنی ہوتی ہے اور ایک حرکت کے نطق یا اُس کے قریب سے شروع ہو کر دوسری حرکت کے نطق یا اُس کے رُخ پر مڑ جاتی ہے، جیسا کہ لفظ toy میں حرکتوں کے ملاپ کا آخری حصہ ظاہر کرتا ہے۔ اس کو اصواتیات میں عموماً دو نشانیوں سے دکھایا جاتا ہے جو کہ عبوری آواز کے آغاز اور اختتام کو دکھاتی ہیں، مثلاً:-

Cow :- kaŭ, kaŭ, kaw, kaw

Toy :- toĭ, toy

Yacht :- yat

Wise :- wĭz

Vowel Classification

۵- مصوتوں کی گروہ بندی

۵۸ - مصوتوں کی ذیت (Quality) کا انحصار زبان کے مقام اور لبوں کی کیفیت پر ہوتا ہے۔

(۱) لبوں کی حالت یا تو چپٹی ہوگی یا مدور (rounded) - بلند مصوتوں میں بہ نسبت پست مصوتوں کے لبوں کی کشادگی کا عمودی فاصلہ کم ہوتا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل شکلوں سے ظاہر ہے:-

(i)	بلند مصوتوں کا سادہ پن، مثلاً (i) بلانے میں۔	(تنگ لبی پھیلاؤ) Close lip-SPREAD	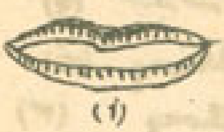 (i)
(ii)	پست مصوتوں کا سادہ پن، مثلاً (æ) بلانے میں۔	(عام کشادہ لبی) NEUTRAL lip-position یا عام مدور پن Neutral lip-spread	(ii)
(iii)	بلند مصوتوں کا مدور پن، جس میں لب سیٹی بجانے کی طرح سوتوں والے ہو جاتے ہیں، مثلاً (u) بلانے میں۔	(تنگ مدور پن) Close-rounded	(iii)
(iv)	پست مصوتوں کا مدور پن، جس میں لبوں کی کشادگی کا عمودی فاصلہ زیادہ ہوتا ہے، مثلاً (ɔ:) بلانے میں۔	(کشادہ مدور پن) Open-rounded	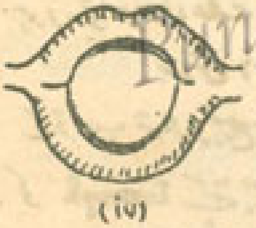 (iv)

Punjabiandpunjab.com

۵۹ - پست اور بلند مصوتوں کے مدور پن کو پھر دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے، ایک بیرونی، دوسرا اندرونی:-

(۱) بیرونی مدور پن (outer rounding) میں لب عمودی طور پر آپس میں کھچتے ہیں اور اگر اوپر کے لب کو پکڑ کر اوپر اور نیچے کے لب کو پکڑ کر نیچے کھینچے رکھا جائے تو بیرونی مدور پن واقع نہیں ہو سکتا۔ ایسا بیرونی مدور پن مقدم مصوتوں میں واقع ہوتا ہے، مثلاً ʃ = ʃɔ یا (ɔ) = (e^{o})۔ اس طرح تنگ بیرونی مدور پن (close outer rounding) اور کشادہ بیرونی مدور پن (open outer rounding) دو قسمیں ہو گئیں۔

(۲) اندرونی مدور پن (inner rounding) مؤخر اور مخلوط مصوتوں میں واقع ہوتا ہے، جس میں لبوں کو بغلی اطراف سے آپس میں کھچاؤ پڑتا ہے، اور اگر "لبوں کی بغلوں" کی طرف سے رخساروں کے اندر سے انگلی رکھ کر باہر کو تناؤ دیا جائے تو ایسا مدور پن پیدا ہونا مشکل ہوتا ہے، مثلاً ʃ = ʃu یا (ʊ) = (o^{2})۔ اسی طرح تنگ اندرونی مدور پن (close inner rounding) اور

کشادہ اندرونی مدور پن (Open inner rounding) دو قسمیں ہو گئیں۔

(۳) مدور پن کو اور زیادہ نمایاں (یعنی نمایاں مدور پن) (Over - rounding) کرنا ہو تو ہونٹ اور آگے بڑھا کر (طوالت لبی سے) (lip protrusion) گول کئے جاتے ہیں، مثلاً ɔ ʊ یا (Oɔ)۔ اسی طرح سادہ پن کو نمایاں چپٹا پن (Over flatness) کرنے کے لئے لبوں کے گوشے پھیلائے (یعنی لبی پھیلاؤ) (lip spreading) (Flatness) جاتے ہیں، مثلاً ɪl یا (ʌl)۔ مدور مصوتوں کو اگر بغیر مدور پن کے دکھانا ہو تو نشانی اس طرح (ɔ̈) لکھتے ہیں۔

۶۰۔ زبان کی کھنچن (Tensity) [دیکھو دفعہ ۸ (۲) (ii) (د)] کو مدنظر رکھا جائے تو دو طرح کی حالتیں ہوتی ہیں:-

(۱) تشیری (Tense) یا درگھ شوَر (narrow) یا معروف یعنی حرکاتِ تامّہ (primary)۔

(۲) تسریلی (Lax) یا ہرسْوَ شوَر (wide) یا مجہول یعنی حرکاتِ ناقصہ (Secondary)۔

ان کی پہچان یہ ہے کہ اگر ٹھوڑی اور حنجرہ کے درمیان باہر انگلی سے دباؤ ڈالا جائے تو تسریلی میں آپ ڈھیلا پن محسوس کریں گے [مثلاً (lip) ادا کرنے میں]، مگر تشیری حالت میں ذرا سختی محسوس ہوگی اور دباؤ باہر کو پڑتا ہوا معلوم ہوگا [مثلاً (li:p) ادا کرنے میں]۔ تشیری حالت میں زبان کا وہ حصہ جو مقامِ نطق سے اندر حلق کی طرف ہو بہ نسبت چپٹا ہونے کے زیادہ ڈھلان تالو کی طرف پکڑ لیتا ہے، اور اس طرح سانس کا راستہ قدرے اور تنگ ہو جاتا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل شکلوں سے ظاہر ہے:-

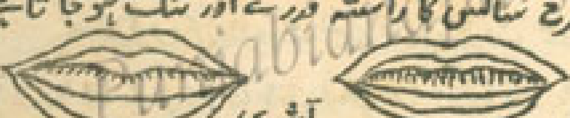

تسریلی — تشیری

عموماً بلند قسم کے مصوتوں میں تو ہر ایک مصوتہ کو تسریلی یا تشیری بنا سکتے ہیں، مگر پست قسم کے مصوتوں میں ایسا فرق کرنا تقریباً ناممکن ہے، لہٰذا یہ تقسیم ہر ایک مصوتہ میں واضح طور پر نہیں دکھائی جا سکتی۔ آج کل کے ماہر اصواتیات عموماً ایسا فرق نہیں دکھاتے۔

۶۱۔ زبان کے دو حصے ہی زیادہ تر مصوتے بولنے میں استعمال ہوتے ہیں، ایک تو پیٹھ زبان (Front) اور دوسرا جڑ زبان (back)، جن سے ترتیب وار مقدم (اگلے) (قدامی) (Front) palatal Vowels یا labial vowel) اور مؤخر (پچھلے) (خلفی) (Back) یا (Guttural vowels) قسم کے مصوتے شمار ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ تیسری حالت ان کے بین بین ہوتی ہے، جہاں سے مخلوط (Mixed) یا مرکزی (Central) یا Gutturo- palatal Vowels) قسم کے مصوتے اپنا نطق پکڑتے ہیں۔ مخلوط حالت میں زبان خصوصاً چپٹی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ منحرف مصوتوں میں نوکِ زبان بھی کام آتی ہے، ورنہ عموماً نوکِ زبان نچلے دانتوں کے ساتھ لگی ہوئی یا ان کے قریب ہی رہتی ہے۔ مصوتوں کی ادائیگی میں زبان اکثر تالو کے ساتھ ڈھلاوین ہوتی ہے، اسی لئے مقدم اور مؤخر مصوتوں کو ڈھلاوین (sloped) کہتے ہیں۔ مگر مخلوط مصوتوں کو چپٹے (flat) کہتے ہیں۔

متوسط مخلوط مصوتوں میں زبان بے تعلق (Neutral) حالت میں رہتی ہے۔ اس کے برعکس مصوتوں کی ادائیگی میں زبان تالو کے ساتھ مجوّف (Concave) (شکل ۵) حالت میں بھی ہو جاتی ہے اور گڑنے دار یا مجری دار (شکل V) میں بھی، اور بعض اوقات معکوس (retroflex) (شکل ۔) حالت میں کبڑی (Curl) ہو جاتی ہے، وغیرہ۔ [دیکھو دفعہ ۶۹ (۲) معکوس مصوتے]۔ زبان کی بے تعلق حالت (Neutral) میں مخلوط (mixed) مصوتے جب بغیر نبرہ (unstressed) کے ہوں، تو اکثر ان کی آوازیں تقریباً ایک جیسی شکل اختیار کر لیتی ہیں جو کہ خفیف لمبائی (extra short) کی ہوتی ہیں، مثلاً:- above میں (a)، quiet میں (e)، possible میں (i)، وغیرہ۔ ایسے مصوتوں کو دبا ہوا (Neutral Vowels) کہتے ہیں، اور ان سب کی ایک ہی نشانی (ə) رکھی جاتی ہے، گو واضح کرنے کے لئے جس مصوتہ کو نبرہ کی کمی کی وجہ سے اس کو یوں خفیف کر کے دبا ہوا (Neutral vowel) بنایا جاتا ہے، یعنی مصوتہ کی آواز کا دب جانا (obscure) ہوتا ہے تو اس کو مبہم (obscure vowel) بھی کہ دیتے ہیں، مثلاً لفظ ob'ject بطور اسم سے اگر فعل 'object بنایا جائے تو (o) کی آواز مبہم (obscure Vowel) کی بن جاتی ہے۔ اسی وجہ سے بعض اوقات خفیف (a) کی آواز کو (مثلاً -er, -ous, -sion, -tion میں) نشانیوں کو ترچھے (italic) لکھ کر کوئی خفیف نشانی لگا دیتے ہیں، مثلاً (ă) (ĕ) (ĭ) (ŏ) (ŭ) وغیرہ۔ یا Schwa (ə) سے لکھتے ہیں۔

۹۲ - مصوتوں کی بناوٹ میں صوتی جوف میں فرق ڈالنے کے لئے زبان کو تالو کی طرف اٹھانا پڑتا ہے، اس لئے یا تو زبان بلند (High) ہوگی اور یا پست (Low) یا متوسط (Mid) جگہ میں، جب کہ ان کیفیتوں میں یہ عام چوڑی حالت میں ہوگی۔ آسانی کی غرض سے متوسط حالت کو پھر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، یعنی متوسط بلند (High - mid) اور متوسط پست (Low-mid)۔ ان چاروں حالتوں سے چاروں قسم کے مصوتے بنتے ہیں۔ پست اور متوسط کو ملا کر غیر بلند (Unhigh) بھی کہتے ہیں۔ بلند ترین مصوتہ کو (close high) اور پست ترین مصوتہ کو (open low) یا (broad) کہتے ہیں۔ الفاظ تنگ (close) اور کشادہ (open) کو بلند (high) اور پست (low) کے مترادف بھی استعمال کیا جاتا ہے، مگر اصلیت میں مصوتوں کو بلند (High)، متوسط (Mid) اور پست (Low) کی قسمیں قرار دیا جاتا ہے، مثلاً:-

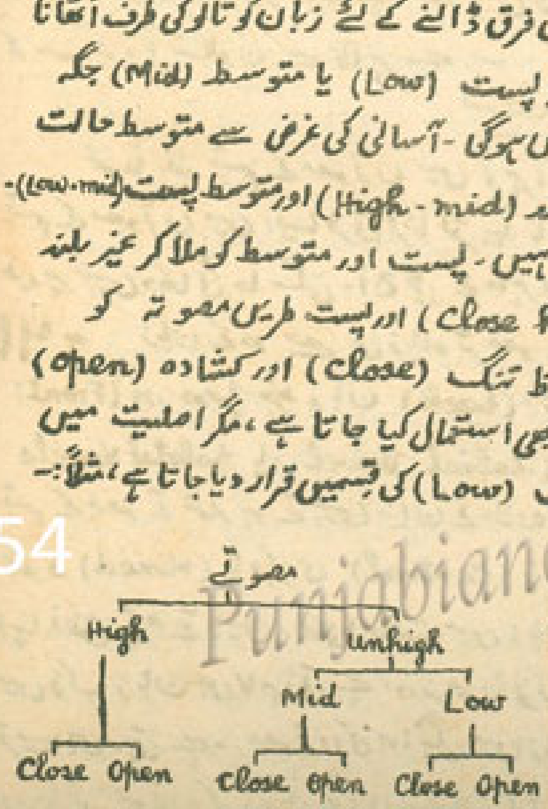

۱- بلند ترین Close High یا (Very close)
۲- بلند HIGH
۳- کشادہ بلند Open high
۴- متوسط بلند High mid یا Mid close یا Half close یا Semi-high
۵- متوسط MID
۶- متوسط پست Low mid یا Mid open یا Half open یا Semi-low
۷- تنگ پست Close low
۸- پست LOW
۹- پست ترین Open low یا Broad یا Very open

Punjabiandpunjab.com

۶۳ - یہاں پر زبان کے مختلف حصوں سے اِن حالتوں کی شکلیں درج کی جاتی ہیں۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ مقدم مصوتوں میں جُوں جُوں زبان نیچی ہوتی جاتی ہے، اُسی طرح سب سے اُونچا لسانی مقام بھی "مؤخر" یعنی حلق کی طرف ہوتا جاتا ہے۔ مؤخر مصوتوں میں اس کے برعکس جُوں جُوں زبان نیچی ہوتی جاتی ہے، سب سے اُونچا لسانی مقام "مقدم" یعنی لبوں کی طرف ہوتا جاتا ہے۔ اِسی لئے اِن دونوں شکلوں میں حروف کو ترچھی لکیروں میں لکھا گیا ہے:-

اعضائے گفتار میں سے زبان کی پست (Lowered tongue) اور بلند (Raised tongue) حالت

مقدم مؤخر

۶۴ - مقدم اور مخلوط مصوتے عموماً زبان کی بیرونی حالت (out) سے ادا کئے جاتے ہیں (یعنی بیرونی مقدم اور بیرونی مخلوط)، مگر مؤخر مصوتے زبان کی اندرونی حالت (in) سے ادا ہوتے ہیں (یعنی اندرونی مؤخر)۔ اس کے برعکس بھی ممکن ہے، جو کہ زبان کو قدرے پیچھے کو ہٹا کر (inner) (retract) یا بڑھا کر (advance) (outer) تلفظ ادا کرنے کے لگ بھگ ہوتا ہے، یا یُوں کہیے کہ اسی کی مبالغہ انگیز شکل ہے، یعنی مقام نطق کے لسانی حصہ کے آگے کو بڑھنے یا پیچھے ہٹنے (مع اُتنے عضو کے تمام جسم کا ہم وقت آگے یا پیچھے ہونے (Shifted position) کی وجہ سے بعض اوقات مقدم اور مؤخر مصوتے کافی حد تک ترمیم شدہ ہو جاتے ہیں۔ اِس قسم کے ترمیم شدہ مصوتے (Shifted) یا labio-lingual, labio - alveolar (مصوتوں میں) کہلاتے ہیں (labio-velar vowels) labio - palatal وغیرہ قسم کے ترمیم شدہ مصوتے نہیں ہوتے)، اور یُوں تشکیل پاتے ہیں:-

(۱) اندرونی مخلوط: زبان کے چپٹے پن کو مؤخر حالت سے مرکب کیا جاتا ہے۔ (Back flat یا In - mixed)

(۲) اندرونی مقدم: زبان کی مقدم حالت کا ڈھلان مخلوط حالت سے مرکب کیا جاتا ہے۔

(۳) بیرونی مؤخر: زبان کی مؤخر حالت کا ڈھلان مخلوط حالت سے مرکب کیا جاتا ہے۔

مثلاً اندرونی مخلوط بنانے میں بیرونی مخلوط کے مقام نطق کے لسانی حصہ کو پیچھے ہٹا کر مؤخر حالت پر لایا جاتا ہے۔ اِسی طرح مقدم مصوتہ کو اندرونی مقدم بناتے وقت گو مقام نطق مخلوط ہو جاتا ہے مگر زبان کا ڈھلان اُسی مقدم حالت میں رہتا ہے۔ بیرونی مؤخر مصوتہ بنانے میں بھی ایسا ہوتا ہے یعنی گو مقام نطق مخلوط ہو جاتا ہے مگر زبان کا ڈھلان بعینہٖ مؤخر حالت میں (Palatalized) رہتا ہے۔

۶۵- اندرونی مقدم (مثلاً i̠+) اور پیچھے ہٹے ہوئے بیرونی مقدم (مثلاً i+) مصوتوں میں فرق کرنا آسان نہیں ہے، مگر اندرونی مخلوط اور بیرونی مؤخر مصوتے سماعتی لحاظ سے اپنے مقابل کے پیچھے ہٹے ہوئے مخلوط یا آگے بڑھے ہوئے مؤخر مصوتوں سے نمایاں فرق رکھتے ہیں۔ آج کل کے ماہر اصواتیات مندرجہ بالا قسموں کے ترمیم شدہ (shifted) مصوتوں کو علاحدہ نہیں دکھاتے، بلکہ اُن کی بجائے پیچھے ہٹے ہوئے (retracted) یا آگے بڑھے ہوئے (advanced) مصوتے ہی کر دیتے ہیں۔ اگر اندرونی مصوتہ (a) ہے تو (a̠+) بیرونی کی علامت ہے اور (a+) یا (a̠) یا (a+) قریب بیرونی کی علامت ہے۔

۶۶- مندرجہ بالا پانچوں نکات کو مدِنظر رکھ کر مصوتوں کو مندرجہ ذیل نقشہ میں گروہ بندی کر سکتے ہیں:-

نقشہ تشکیلِ مصوّتات

بلندیٔ زبان	حصۂ زبان	مؤخر اندرونی مدور	مؤخر اندرونی سادہ	مؤخر بیرونی مدور	مؤخر بیرونی سادہ	مخلوط اندرونی مدور	مخلوط اندرونی سادہ	مخلوط بیرونی مدور	مخلوط بیرونی سادہ	مقدم اندرونی مدور	مقدم اندرونی سادہ	مقدم بیرونی مدور	مقدم بیرونی سادہ
بلند	تنگ	u	ɯ					ü	ï			y	i
بلند	کشادہ	U یا ω	ɯ					Ü یا ʉ	Ï یا ɨ			Y	I یا ɩ
متوسط، نیم بلند	تنگ	o	ɤ										€
متوسط، نیم بلند	کشادہ	o	∀			ö̞+		ö یا ɵ	ë یا ə⊥		E	ø	e
متوسط، نیم پست	تنگ	ɔ	∝						ɜ یا ə:				ɛ
متوسط، نیم پست	کشادہ	ɔ	ʌ				ɜ	ɔ̈	ɛ̈			œ یا ɵ	ɛ
پست	تنگ	ɒ	ɑ										a
پست	کشادہ	ɒ	ɑ		a̠+				ä			a°	a

Punjabiandpunjab.com

۶- ترمیم شدہ مصوتے

۶۷- نقشہ میں دکھائے گئے مصوتوں کے علاوہ ان کی بہت سی حالتیں ایسی ہیں جو کہ اپنی حدود میں رہ کر مختلف طور پر ترمیم شدہ ہو جاتی ہیں، مثلاً (i) کی ترمیم شدہ حالتیں (i:)، (i۲)، (i۱) وغیرہ ہیں، یا (ɛ) کی دیگر حالتیں (ɛ۵ = ə)، (ɛ۶ = ʌ)، (ɛ۲ = ɐ) ہیں، یا (ɜ۵ = ɜ)، (ɛ۲ = ɛ)، (ɜ۲ = ə:)، (a۲ = æ)۔

۶۸- پس مصوتوں کو مندرجہ ذیل نشانیوں سے قدرے ترمیم کیا جا سکتا ہے، مگر ان قدرے ترمیم شدہ مصوتوں کے لئے کوئی علاوہ علاوہ نشانیاں نہیں ہیں، مثلاً اردو کی آواز (ʌ) کو اگر مقرر کر کے مقابلہ کیا جائے تو پنجابی میں ایسی دو آوازیں (ʌ۲) اور (ʌ۲۱) ہیں، عربی میں (ʌ۵۱) ہے اور انگریزی میں عربی والی آواز سے بھی بلند آواز ہے، گو اردو کی آواز کی طرح اُس سے قدرے بیرونی ہے، یعنی (ʌ۲) ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ یہ ترمیمیں آپس میں ملائی جا سکتی ہیں، مثلاً (ʌ۵۱) وغیرہ۔

قدرے زیادہ مدور پن (o̹)	قدرے تشیری (e̽)	قدرے اندرونی (i۱)
قدرے زیادہ سادہ پن (a̜)	قدرے تشریحی (i۲)	قدرے بیرونی (i۲)

قدرے بلند زبان (خصوصاً بلند اعراب کے لئے e̝) (i۵)

قدرے پست زبان (خصوصاً پست اعراب کے لئے e̞) (i۷)

۶۹- مصوتے ادا کرنے میں زبان کو حروفِ صحیح کی حالت میں بھی رکھا جاتا ہے، مثلاً (l) کی حالت میں ہر مصوتہ کو بآسانی بلایا جا سکتا ہے، مگر ایسے دوہرے صامتی نطق کے مصوتے (consonant modified v) کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ (دیکھو باب ترمیمی نطق)۔ البتہ مندرجہ ذیل حالتیں قابلِ توجہ ہیں:-

(۱) سسیاہٹی مصوتے (Buzzed Vowels) جبکہ زبان کی حالت (θ) یا (s) مصمتوں کی ہو، مثلاً ʃᶻ یا (iᶻ) اور ʃ§ یا (i§)۔

(۲) معکوس مصوتے (point modified, cacuminal, inverted, Retroflex) جبکہ اُن کے بعد کا معکوسہ مصمتہ اُن پر اثر انداز نہ ہو، مثلاً (ɑ:)۔ چونکہ (ɑ) نشانی خصوصاً بلند مصوتہ کی ہے اس لئے معکوس مصوتہ کو (ɑ˞:) یا (ɑ˞:)، (a˞)، (e˞)، (ɔ˞) وغیرہ کی طرز پر لکھا جاتا ہے۔ ایسے مصوتے کو ملون "ر" والا (r-coloured) بھی کہتے ہیں۔ ملوّن (Coloured) اُن مصوتوں کو کہا جاتا ہے جن چیزوں کی رنگینی الفاظ میں وزن کو نہ بڑھائیں، یعنی زائد رکن نہ بنائیں، مثلاً:-

معکوس:- far (fɑ˞:)	شبہ غنہ:- king (kiŋ g)
مخنونیہ:- ماں (mɑ̃:)	ضعف، لرزشی ہمزہ وغیرہ کی اعدد مثالیں
ہائیہ:- کُہر (kuhr)	تحت رکن تہجی ملاحظہ ہوں۔
مخنونیہ ہائیہ:- مُنہ (mũh)	

معکوس اِس لئے کہتے ہیں کیونکہ ادائیگی کے وقت نوک زبان مُڑی (curl) ہو جاتی ہے۔ [دیکھو دفعہ ۶۱ - ۸۶ (۲) (ii) (د) اور باب "تعریفات آواز"]۔

punjabiandpunjab.com

57

(۳) بعض مصوتوں میں زبان کی بغلی تنگی (lateral contraction) [دفعہ ۸۷ (۲) (ii) (د)]، بھی نمایاں حصہ لیتی ہے، مثلاً معکوس مصوتوں میں نوک زبان جب پیچھے کو مڑتی ہے تو اُس کے ساتھ ہی زبان میں بغلی تنگی بھی واقع ہوتی ہے۔ عام طور پر مصوتوں کی ادائیگی میں نوک زبان نچلے دانتوں کے ساتھ لگی رہتی ہے اور ادائیگی میں کچھ حصہ نہیں لیتی۔ مگر معکوس مصوتوں میں نوک زبان کو تالو کی طرف اٹھا کر بولتے ہیں۔ اس کی بجائے بعض لوگ زبان کے سارے جسم کو حلق کی طرف کھینچ کر ادا کرتے ہیں جب کہ نوک زبان نیچے ہی رہتی ہے مگر نچلے دانتوں سے ہٹ کر زبان میں بغلی تنگی (lateral contraction) ہو جانے سے اور ہی رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ مزید دیکھو دفعہ ۸۷ (۲) (ii) (ق)۔

(۴) اس کے علاوہ اگر تجزیہ کیا جائے تو کئی مصوتے دوہرے مصوتی نطق سے بھی دکھائے جا سکتے ہیں، مثلاً ($ø$ = e^{o})، ($œ$ = $ɛ^{ɔ}$)، (y = i^{u})، ($ʌ$ = $ɔ^{i}$)، ($ɯ$ = u^{a} یا u^{a})، ($ɤ$ = o^{a}) وغیرہ۔ ایسے مصوتوں کو قواعدی اصطلاح میں "اشمامی حرکات" کہتے ہیں، یعنی ایک حرکت کو دوسری حرکت کے ساتھ داخل کرنا، مثلاً مُنہ کی شکل ضمہ بنانا مگر ادا کرنا کسرہ کا۔ یہ حرکات ایسی ہوتی ہیں جن میں مشارکی عمل کے اُلٹ قسم کی حرکات ادا کی جاتی ہیں، مثلاً مقدم سادہ اور مؤخر مدور کی بجائے مقدم مدور اور مؤخر سادہ مصوتوں کی ادائیگی کی حالت یا عام مقدم بیرونی اور مؤخر بیرونی کے برعکس مقدم اندرونی، مخلوط اندرونی اور مؤخر بیرونی مصوتوں کی ادائیگی کی حالت۔ (دیکھو باب "ترمیمی نطق")۔

<u>نوٹ</u> :- دوہرے مرکب مصوتے وغیرہ۔ جن مصوتوں سے یہ مرکب ہوتے ہیں، آواز کی ترتیب سے بائیں سے دائیں طرف ان کو لکھا جاتا ہے اور چھوٹی قوس (slur) اوپر ڈال دی جاتی ہے، مثلاً (eî)، (ɔ̑ːu) وغیرہ۔ یہ چھوٹی قوس مصوتوں میں مرکب کے علاوہ مزدوج آوازوں کا تجزیہ بھی دکھاتی ہے، مثلاً نیم التصادمی آوازوں میں۔ سنجوگی حروف مزدوج آوازیں ہی دکھاتے ہیں، مثلاً ($a^{ɛ}$ = æ)، ($ɛ^{ə}$ = œ) وغیرہ۔

نوٹ :- پس ان تمام حالتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام ممکن مصوتوں کا نقشہ گروبندی دکھا تا عبث ہے۔ ممکن مصوتوں کا اندازہ مندرجہ ذیل حساب سے لگایا جا سکتا ہے:-

نقشہ کے مطابق مصوتوں کے ممکن خانے (دفعہ ۴۶)	۹۶	اندرونی کو قدرے بیرونی،	۱۱۵۲		۶۹۱۲
لمبے یا چھوٹے مصوتے }	۹۶	بیرونی کو قدرے اندرونی	۱۱۵۲	معکوس مصوتے (اندازاً)	۶۹۱۲
	۹۶		۲۳۰۴	دوہرے مرکب مصوتے (اندازاً)	۶۹۱۲
	۲۸۸	قدرے بلند زبان سے	۲۳۰۴	سسیاہٹی مصوتے (اندازاً)	۲۸۸
مدور کو قدرے مدور، سادہ کو قدرے سادہ	۲۸۸		۲۳۰۴	میزان :-	۲۱۰۲۴
	۵۷۶	قدرے پست زبان سے	۶۹۱۲		
تسریلی کو قدرے تشریری، تشریری کو قدرے تسریلی	۵۷۶				
	۱۱۵۲				

اسی طرح "قدرے" ترمیم کو گھٹا بڑھا کر یا گمک شامل کر کے مزید ۶۹۱۲ کی ضرب سے ممکن مصوتوں کی تعداد بڑھائی جا سکتی ہے۔

معیاری مصوتے

۱ے - مختلف زبانوں کے مصوتوں کو اچھی طرح جاننے کے لئے یہ ضروری معلوم ہوا کہ چند معیاری مصوتے (Cardinal Vowels) اس غرض کے لئے چن لئے جائیں تاکہ باقیماندہ تمام مصوتے ان کی نسبت سے آسانی سے متعین ہو سکیں۔ یہ تمام معیاری مصوتے بطور آواز کوئی ذاتی قدر نہیں رکھتے بلکہ محض نشان دہی کے لئے حدودی طور پر مقرر کئے گئے ہیں، کیونکہ یہ ایسی حدود ظاہر کرتے ہیں جن کی مدد سے ہم آسانی سے کسی زبان کے مصوتے بیان کر سکتے ہیں۔ ایسے تمام اہم معیاری مصوتے گراموفون ریکارڈوں میں بھرے ہوئے ملتے ہیں تاکہ ان کی اصواتی کیفیت واضح طور پر نمایا اور منضبط رہے۔

۲ے - ایسے معیاری مصوتے متواتر طور پر چن لئے گئے ہیں، اور تعداد میں کل سولہ (۱۶) ہیں، جن میں سے آٹھ ابتدائی (primary) کہلاتے ہیں جو کہ سب تشفیری ہیں، اور باقیماندہ آٹھ ثانوی (Secondary) کہلاتے ہیں اور سب تسریلی ہیں۔

۳ے - اس سے پہلے کہ ان معیاری مصوتوں کی تفصیل بیان کی جائے، یہ ضروری ہے کہ عام اصطلاح کے مطابق مصوتوں کو جس شجرہ میں بیان کیا جاتا ہے اُس کا ذکر کر دیا جائے۔

(۱) مندرجہ ذیل نقشہ میں ہر مشہور مصوتہ کو اُس جگہ پر دکھایا گیا ہے جہاں پر کہ زبان کا مخصوص حصہ اُس کی ادائیگی کے وقت ہوتا ہے۔ اِس میں اندرونی تکون مخلوط مصوتوں کی جگہ ظاہر کرتی ہے۔ اِس تکون کا بنچلا کونہ قدرے اُٹھا ہوا ہے کیونکہ مخلوط حالت میں زبان اِس سے نیچے نہیں جا سکتی، مگر مقدم یا مؤخر آوازوں میں اِس سے نیچے جانا ممکن ہے۔ اِس تکون سے لبوں کی طرف کا حصہ مقدم مصوتوں کے لئے ہے اور حلق کی طرف کا حصہ مؤخر مصوتوں کے لئے ہے۔

Punjabandpunjab.com

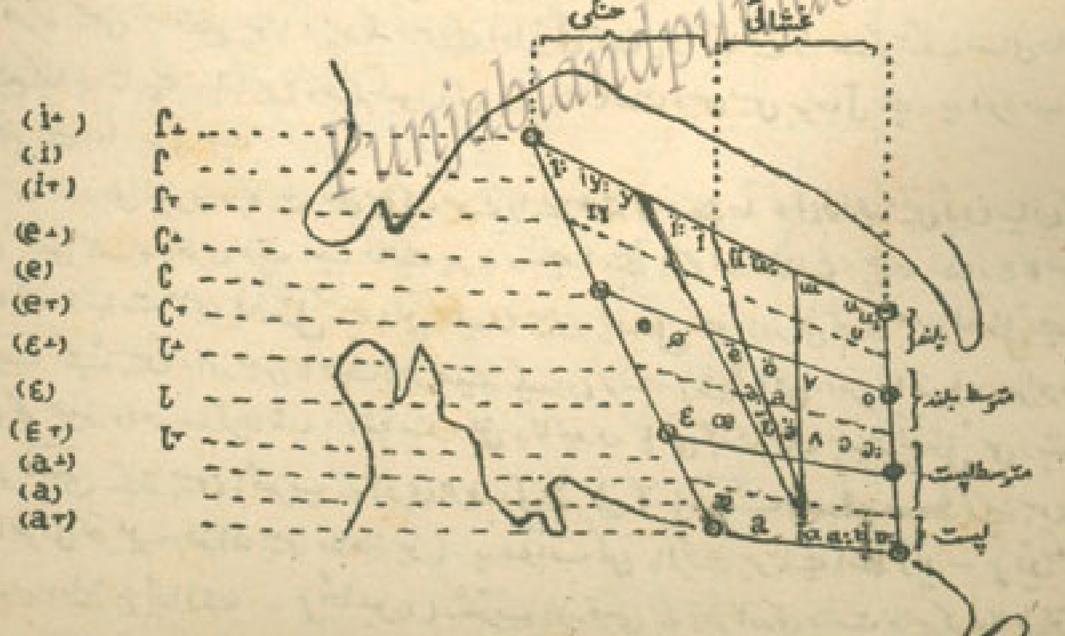

(۲) اکیس رے کی مدد سے زبان کے مقام کا تعین کیا جائے تو اصلیت میں شجرہ مندرجہ بالا شکل کا بنتا ہے، مگر سہولت کی غرض سے مندرجہ ذیل شکل کا شجرہ ہی عموماً استعمال ہوتا ہے۔ اسی شکل کی مناسبت سے مصوتوں کو یوں دکھانے کا رواج ہے:-

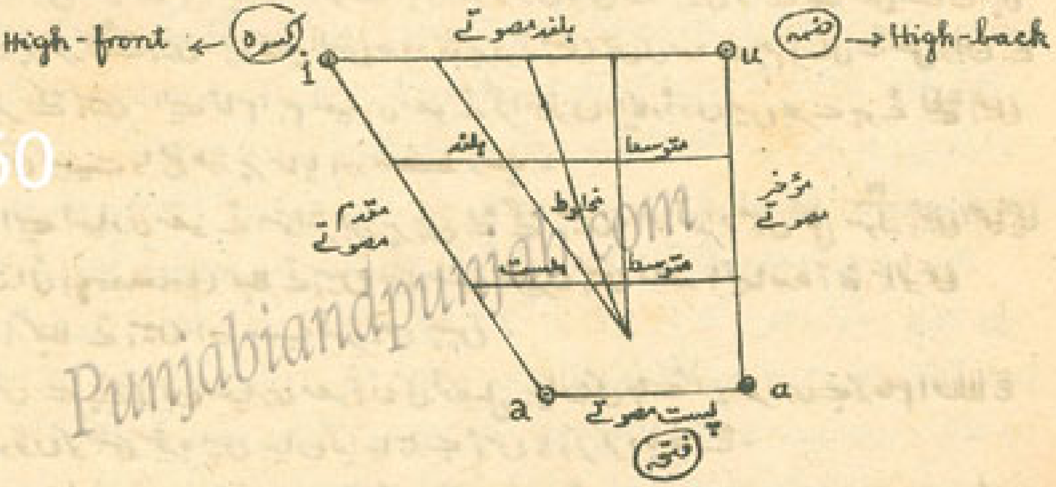

۴ ۔ اس شکل سے یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ عربی میں اعرابوں کو فتحہ، ضمہ اور کسرہ کیوں کہتے ہیں اور ان کا مخرج کیا ہے، یعنی:-

(۱) فتحہ بمعنی کھولنا، کیونکہ اس کی ادائیگی میں حلق اور لب دونوں ہوا کے راستہ کے لئے کھولنے پڑتے ہیں۔ یہ اعراب انفتاحِ فم سے ادا ہوتے ہیں۔

(۲) ضمہ بمعنی باہم اکٹھا کرنا، کیونکہ اس کی ادائیگی میں دونوں لبوں کو گول کرکے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ یہ اعراب انضمامِ شفتین فی الجملہ سے ادا ہوتے ہیں۔

(۳) کسرہ بمعنی منقطع ہونا، کیونکہ اس کی ادائیگی میں ہوا کے کھلے راستہ کو تنگ لسانی حالت سے منقطع کیا جاتا ہے، یا بایں وجہ کہ لبوں کی درز نما حالت اس میں ہو جاتی ہے۔ یہ اعراب انخفاضِ فم سے ادا ہوتی ہے۔

۵ ۔ ان تینوں حرکات سے متحرک ہونے والے کلمہ کو اصطلاحاً عربی قواعد میں یوں بیان کیا جاتا ہے: جس کلمہ کا آخری حرف ایک حالت پر نہ رہے (مثلاً اِسم اور مضارع، جیسے مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب اثبات میں یَفْعَلُ ہے، نفی تاکیدی میں یَفْعَلَ ہے، اور نفی جحدی میں یَفْعَلْ ہے) اُس کو مُعْرَب کہتے ہیں، اور جس کا حرف آخر ہمیشہ یکساں رہے (مثلاً ماضی، امر، حاضر یا دوسرا حرف، جیسے ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب، اثبات، نفی، تاکیدی یا نفی جحدی میں ہمیشہ یَفْعَلْ ہی رہتا ہے) اُس کو مَبْنِی کہتے ہیں۔ مُعرب کے آخری حرف کی تبدیلی کو اعراب ([illegible]) کہتے ہیں۔ (اعراب کی اصواتی تعریف دفعہ ۵ میں ملاحظہ ہو)۔ یہ اعراب کبھی بالحرکت ہوتا ہے (مثلاً زَیْدٌ - زَیْدٍ) اور کبھی بالحرف (مثلاً رَجُلَانِ - رَجُلَیْنِ)۔ مُعرب اور مَبنی کے آخر کلمہ کی حالت ظاہر کرنے کا طریق

عام طور پر ایک ہی ہے، مگر حرکات کے ناموں میں فرق ہے۔ یہ حرکات جب مبنی کے آخر کلمہ پر آئیں تو فتحہ، ضمہ، اور کسرہ (بنائی یعنی مبنی کے لئے) کہلاتی ہیں، اور ان سے متحرک ہونے والا آخری کلمہ علی الترتیب مفتوح، مضموم اور مکسور کہلاتا ہے، اور جب معرب کو آئیں تو نصب، رفع اور جر (اعرابی یعنی معرب کے لئے) کہلاتی ہیں، اور ان سے متحرک ہونے والا آخری کلمہ علی الترتیب منصوب، مرفوع اور مجرور کہلاتا ہے۔ اِن اعرابوں کو تنوین (Nunnation) کی ادائیگی میں دو زبر (ً) کو نصب، دو پیش (ٌ) کو رفع اور دو زیر (ٍ) کو جر کی تنوین کہتے ہیں، مثلاً نسلاً بعد نسل۔

۷۶ - اردو یا فارسی میں اِن اعراب کو زبر (َ)، پیش (ُ) اور زیر (ِ) کہتے ہیں، کیونکہ یہ الفاظ اعراب ڈالنے کی جگہ ظاہر کرتے ہیں۔ زبر کے معنی اُوپر اور زیر کے معنی نیچے کے ہیں، کیونکہ یہ اعراب ہیں (یعنی حرکات کی علامتیں) حروف کے اوپر اور نیچے ڈالی جاتی ہیں۔ لفظ پیش کے معنی آگے کے ہیں، کیونکہ یہ علامت اصل میں واؤ تھی جو کہ حرف کے آگے جوڑی جاتی تھی (مثلاً لہو)۔

۷۷ - دوہرے مرکب مصوتے چونکہ ایک مصوتی آواز سے دوسری مصوتی آواز کا رخ کر لیتے ہیں (دیکھو "رُکنی آوازیں")، اِس لئے اِن کو پہلی مصوتی آواز سے شروع کر کے دوسری مصوتی آواز تک دُم دار لکیر سے شجرہ میں دکھایا جاتا ہے، مثلاً انگریزی کے دوہرے مرکب مصوتے ملاحظہ ہوں:-

انگریزی دوہرے مرکب مصوتے

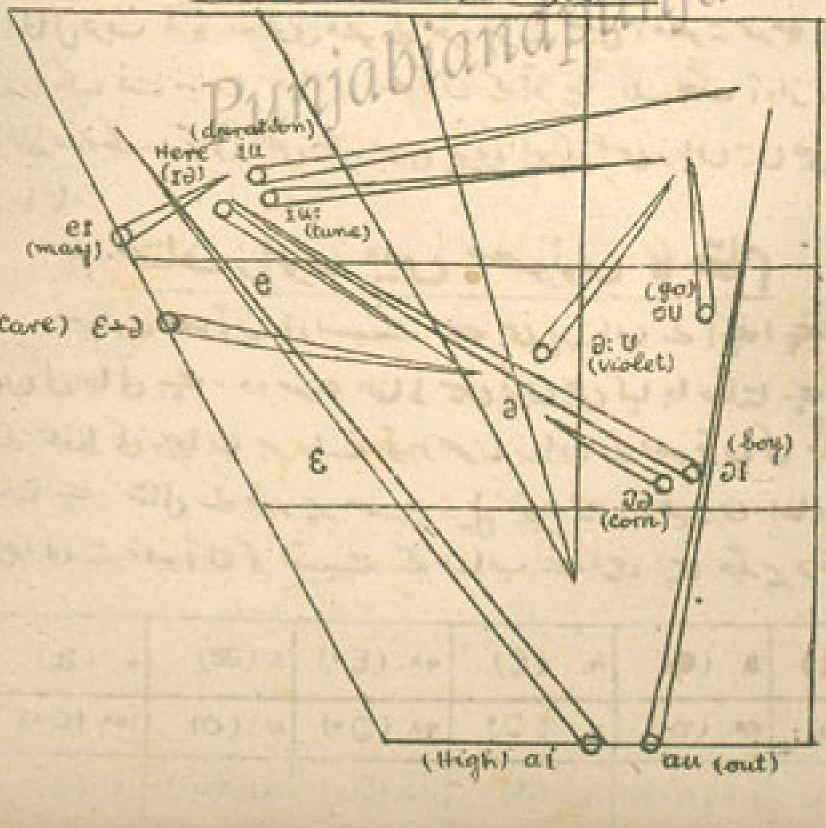

Punjabiandpunjab.com
61

۷۸- معیاری مصوتوں کی تفصیل اب بیان کی جاتی ہے۔ ان کی تعداد کل سولہ[۱۶] ہے اور مندرجہ ذیل قسموں کے ہیں:-

	مؤخر مدور	مؤخر سادہ	مقدم مدور	مقدم سادہ	میزان
۰۱- ابتدائی (سب تشیری)	3	1	-	4	8
۰۲- ثانوی (سب تسری)	1	3	4	-	8

۷۹- ان معیاری اعرابوں کو شجرہ میں مندرجہ ذیل طریقہ پر رکھا جائے گا۔ رومک علامات کے ساتھ ساتھ ترکیبی لکھائی کی علامات بھی دکھا دی گئی ہیں:-

شجرہ معیاری مصوتات

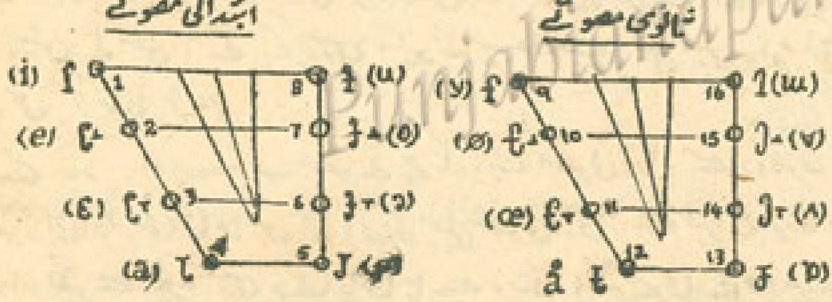

فی الحال صرف بارہ[۱۲] معیاری مصوتے مقرر ہوئے ہیں، مصوتہ نمبر ۱۳ (D)، ۱۴ (A) اور ۱۵ (V) کی رومک نشانیاں معیاری مصوتوں کے تقریباً لگ بھگ آواز رکھتی ہیں۔ مصوتہ نمبر ۱۲ کی علاوہ رومک نشانی ابھی مقرر نہیں ہوئی کیونکہ کسی زبان میں بھی یہ معیاری مصوتہ پایا نہیں جاتا۔

۸- مختلف زبانوں میں مصوتوں کا مقام

۸۰- معیاری مصوتوں کی نسبت سے ہی ہر زبان کے اپنے اپنے مصوتوں کی جگہ شجرہ میں متعین کی جاتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر ایک زبان کے مصوتوں کے تلفظ کی پہچان ہو جائے تو دوسری زبان کے مصوتوں کی جگہ دیکھ کر اس کا تلفظ ادا کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل شجرہ میں انگریزی، اطالوی، روسی، عربی، اردو اور پنجابی کے مصوتوں کو نسبت کے حساب سے اپنی اپنی جگہ پر رکھ کر دکھایا گیا ہے:-

1. (i:)	2. (ɪ)	3. (e)	4. (ɛ)	4A. (ɛ˔)	5. (æ)	6. (a)	7. (ɑ:)
7A. (ɑ)	8. (ɒ)	8A. (ɒ:)	9. (ɔ)	9A. (ɔ˔)	10. (o)	10A (o˔)	11. (ʊ)
12. (u:)	13. (ʌ)	13A. (ʌ˔)	14. (ə)	14A. (ə˔)	14B. (ə:)	15. (ɨ)	

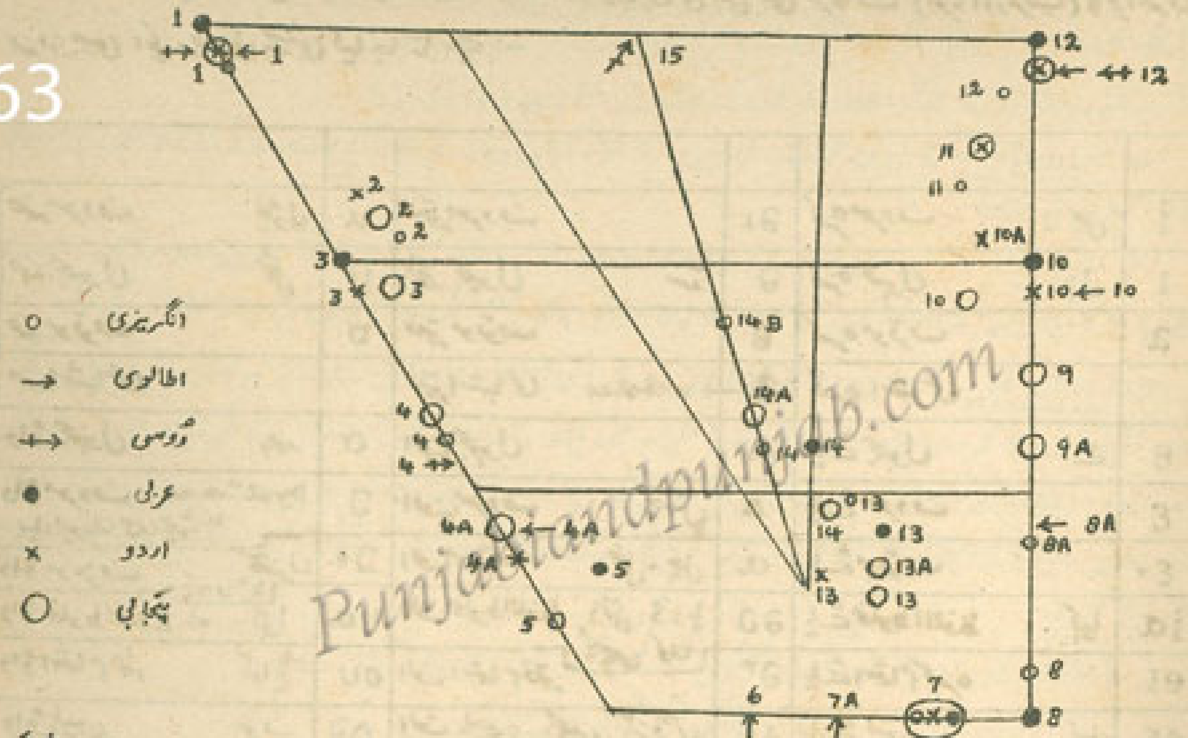

Punjabiandpunjab.com

۸۱ - مصوتوں کی شجرہ میں دی ہوئی نشانیوں کو اپنی اپنی زبان میں تسلیم شدہ قیمت مقرر کر لی جاتی ہے، مثلاً نمبر ۷ مصوتہ (a:) انگریزی، عربی، اردو اور پنجابی میں ایک جیسی آواز کا ہے، مگر نمبر ۱۳ مصوتہ (ʌ) انگریزی، عربی، اردو و پنجابی میں لکھا تو ایک ہی نشانی (ʌ) سے جاتا ہے، مگر ان چاروں زبانوں میں طرزِ ادائیگی میں مقابلتاً ترمیمی فرق ہے، مثلاً "ترمیم شدہ مصوتے" کے تحت (دفعہ ۶۸) اس مثال کو واضح کیا گیا ہے۔ انگریزی میں چونکہ مصوتہ نمبر ۹ (ɔ)، 9A وغیرہ نہیں پائے جاتے، اس لئے مصوتہ نمبر ۸ کی نشانی (ɒ) کی بجائے (ɔ) ہی ٹائپ کی سہولت کے لئے استعمال کر لی جاتی ہے۔

۸۲ - مندرجہ ذیل شجرہ میں معیاری انگریزی کے تمام مفرد مصوتے علاوہ طور پر دکھائے گئے ہیں:-

انگریزی مفرد مصوتے

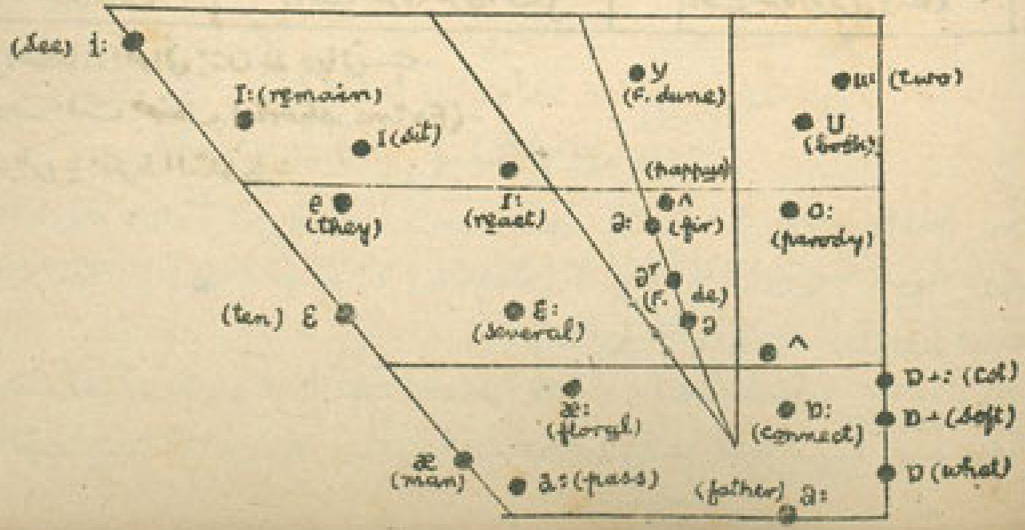

ناظرین کی ضیافتِ طبع کے لئے اردو اور پنجابی کی ملی جلی حرکات (مفرد اور مرکب) کا قواعدی انداز میں ایک جدول پیش کیا جاتا ہے:-

ضمہ معروف	بجُول	u	فتحہ معروف		ə˗	کسرہ معروف	بھی	i
ضمہ مجہول	گُل	U	فتحہ مجہول	سَدّ	ə	کسرہ مجہول	دِل	I
ضمہ موقوف		ɒ	فتحہ موقوف		ɐ	کسرہ موقوف		a
ضمہ اشباعی			فتحہ اشباعی	webster ←	ə̂	کسرہ اشباعی		
واؤ مجہول	چور	o	الف مجہول		ʌ˗	یائے مجہول	لے	e
واؤ معروف	Dyatumas بہاولپوری میں چھوٹا "u"	ɔ	الف معروف	چَسّ	ʌ	یائے معروف		ɛ
واؤ موقوف	کھُنوں [kʰunõ˗]	ɔ˗	الف موقوف	گَل - چَل	a	یائے موقوف		ɛ˗
واؤ مخلوط اللفظ[3]	کُوا	ua	الف مخلوط اللفظ	دہتی: ڈوپا پچھیں: کوں	əɔ	یائے مخلوط اللفظ	کیا	ia
واؤ اشمام ضمہ	کھا ڈُ	oU	الف اشمام فتحہ		ə˗	یائے اشمام کسرہ		eI
واؤ لین	خوف	ʌɔ	الف لین	جھنی: ڈنگر وُس ڈر وُل	ʌU	یائے لین	بیل	ʌɛ
واؤ خفیفہ مجہول			الف خفیفہ[2] مجہول			یائے خفیفہ مجہول		
واؤ خفیفہ معروف	شفلو کوڑ	ʌu	الف خفیفہ[2] معروف	تیاس دہتی: دِ دِے	ʌI	یائے خفیفہ معروف	گئی	ʌi
واؤ ممدودہ مجہول	بہسِو	Iu	الف ممدودہ مجہول	دریا	ea	یائے ممدودہ مجہول	نیولا بھیو	eo
واؤ ممدودہ معروف[1]	کھا ڈ	au	الف ممدودہ معروف	ناؤ	ao	یائے ممدودہ معروف	رائے	ae
واؤ مکسورہ معروف		ɔə	الف مکسورہ معروف		ɛə	یائے مکسورہ معروف		Iə
واؤ مکسورہ مجہول		au	الف مکسورہ مجہول		al	یائے مکسورہ مجہول		əI
اُخت ضمہ (= حرفی واؤ)			اُخت فتحہ (= حرفی الف)			اُخت کسرہ (= حرفی یائے)		

[1] یہ اصطلاح اصواتی نہیں بلکہ پنجابی ہے۔

[2] حروف علت خفیف (Extra short)۔

[3] مخلوطی یا مخلوط التلفظ۔

۹- مصمتوں کی گروہ بندی

۸۴- مصمتوں کی ادائیگی میں ترکیبی حالت کو دیکھا جائے تو اُن کی تشکیل میں تین چیزیں مد نظر رکھنی پڑتی ہیں، جو کہ اعضائے بول کی مختلف حالتیں دکھاتی ہیں :-

(۱) کیفیت آواز - جس کی مختلف قسمیں "ناطق آوازوں" کے تحت گروہ بندی" (دفعہ ۴۲) میں مفصلاً بیان کردی گئی ہیں۔

(۲) مخرج آواز - جس میں عام (Universal) مقام نطق مع خصوصی مقام نطق اور ترمیمی نطق کے دکھایا جاتا ہے، یعنی مقام تشکیل" یا (جائے برخاستگی) کو واضح طور پر متعین کیا جاتا ہے۔

(۳) انداز عضو - اس میں عضو کا انداز مع جزوی ثانوی انداز جس سے آواز کی صفت ممیزہ ظاہر ہوتی ہے۔ ایسی صفات کو صفات ذاتیہ، لازمہ یا متوجعہ بھی کہتے ہیں، مگر ایسی صفات جو کہ غیر ممیزہ ہوں بیان نہیں کی جاتیں - اُن کا ذکر "ذو مخرجی حروف" میں ضمناً آگیا ہے، کیونکہ صفات غیر ممیزہ سے مخرج میں یا انداز عضو میں خفیف فرق بھی ہو تو سماعتی کیفیت میں کوئی فرق نہیں آتا - "انداز عضو" کے بیان کو "انداز تشکیل" یا (نوعِ جنبش) بھی کہتے ہیں۔

نوٹ :- کیفیت آواز اور انداز تشکیل کے مجموعہ کو "صفت ممیزہ" کہتے ہیں۔

۱۰- غیر ترمیمی مصمتے

۸۵- سب سے پہلے غیر ترمیمی مصمتوں (TENUE) کی گروہ بندی کے لئے ان کے مقام تشکیل اور انداز تشکیل کی قسمیں بیان کی جاتی ہیں - "غیر ترمیمی مصمتہ" وہ صوت یا اُس کی ترکیبی کیفیت ہوتی ہے جس کے ساتھ دوہرا یا ترمیمی مقام نطق میں سے کوئی یا ترمیمی جزوی ثانوی انداز عضو کی کوئی صفت (چاہے بطور ابتدائی عبوری آواز on-glide یا اختتامی عبوری آواز off-glide) مطلق لگی ہوئی نہ ہو۔

Punjabiandpunjab.com

عموماً تین بڑے بڑے مخرج (مخارج کبریٰ) بیان کئے جاتے ہیں :-

(۱) حلقی مخرج : قمری منفی شفویہ
(۲) وسطی مخرج : شمسی۔
(۳) شفتی مخرج : جو کہ قمری میں شامل ہوتے ہیں، یعنی شفویہ۔

(۱) مقام تشکیل یا جائے برخاستگی

۸۶- (Organ or place of formation) جو کہ کل سترہ مقام نطق حسب ذیل ہیں:-

(۱)- لبی (شفویہ) (اوشٹھیہ) (Labials)- یہ وہ صامتی آوازیں ہیں جو لبوں کی مدد سے ادا ہوتی ہیں، ان کی دو قسمیں ہیں :-

(i)- دو لبی (Bilabials)- یہ آوازیں دونوں لبوں کے ملاپ سے پیدا ہوتی ہیں، مثلاً (p)، (b)، (m) وغیرہ- ان کو آسانی کی غرض سے محض "لبی" بھی کر دیتے ہیں- لبی پٹھانی مصوتوں

میں ہونٹوں کی تری استعمال ہوتی ہے، اس لئے ایسی آوازوں کو **تری** کہتے ہیں۔ لبی خفیہ میں ہونٹوں کی خشکی استعمال ہوتی ہے، اس لئے ان آوازوں کو **بری** کہتے ہیں۔ باقیماندہ لبی مصوتوں (رخوہ) میں دونوں ہونٹوں کے کچھ انضمام ناقص سے آواز نکلتی ہے، جیسے پھونک مارنے کے وقت ہوتا ہے۔ لبی مصمتے ترمیمی حالتوں میں [مثلاً مخرجی لبی (Labio - Velar) یا (lip - back) (m)، (W) اور مستقلیہ لبی (labio - palatal) (ɥ)] لب قدرے گولائی پر رہتے ہیں۔

(ii) لب دنتی (دنت اوشٹھیہ) (labio - dentals) (lip - teeth) - جس میں مصمتہ کو نچلے لب اور اوپر کے دانتوں کے ملاپ سے ادا کیا جاتا ہے، مثلاً (f)۔ پٹھانی آوازوں میں اگر دانتوں کی بناوٹ کی وجہ سے بندش ٹھیک نہ بیٹھے تو نچلے لب کو اُتنا اونچا بھی کرنا پڑ جاتا ہے کہ اوپر کے مسوڑھوں کے باہر کی طرف جا لگے۔

(۲) - سِنّیہ (نوکیلے) (dentals) (forward) (palato - dental) - ان میں آوازیں ظاہر زبان اور دنت قفلی کی مدد سے پیدا ہوتی ہیں۔ ایسی آوازوں کو صوتیاتی (phonologic) اصطلاح میں شمسی (Apical) کہتے ہیں، جس کے مقابل پر باقیماندہ تمام آوازیں قمری کہلاتی ہیں۔ عربی میں ان کی نشانی یہ ہے کہ شمسی آوازوں سے پہلے تعریفی "ال" (جیسے انگریزی میں اداۃ تعریف یا آلۂ تعریف — THE — ہوتا ہے) کے لام کی آواز اس میں مدغم ہو کر اس کو مشدد (مثل دوچند) کر دیتی ہے، مثلاً بالترتیب) مگر قمری حروف سے پہلے لام کی آواز باقاعدہ بلائی جاتی ہے [مثلاً عبدالباری]۔ سنیہ آوازوں کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے:-

(i) - دنتی (دنتیہ) (True dentals) (point teeth or dental) (denti - lingual) یا (linqua-dental) - ان میں نوک زبان اور اوپر کے دانتوں کی اندرونی جانب کی مدد سے آواز ادا ہوتی ہے، مثلاً (θ)، (ð) وغیرہ۔ شدت کی وجہ سے زبان کا کچھ حصہ گرہ دانت کو بھی لگ جاتا ہے، مگر اس "دنتی لثویہ" حالت سے بچنے کے لئے [جو کہ غیر شدیدہ ہونے کی وجہ سے (θ) اور (ð) وغیرہ میں واقع نہیں ہوتی — مگر انگریزی میں پھر بھی ہو جاتی ہے] عموماً یہ کیا جاتا ہے کہ سرِ زبان (blade) کو دانتوں سے لگا کر نوک زبان کو نیچا کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ نوک زبان بولنے میں ہلکی سی دانتوں کے درمیان سے نظر پڑے۔

(ii) - لسانیہ (Blade consonants) - ان کو "دنتی" کے مقابلہ پر (linguals) بھی کہہ دیتے ہیں۔ ان میں سرِ زبان اہم حصہ ہے، جو کہ دانتوں سے آگے نطع تک کام کرتی ہے۔ ایسے مصمتے مندرجہ ذیل ہیں:-

(ا) - لثاتی (Alveolars) - جن میں ظاہر زبان اور دنت قفلی (alveolar arch یا alveolars) استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:-

۱ - لثویہ (Coronal) (True alveolars) (point-alveolar) (point - gum) - ان میں

نوک زبان کو گرہ دانت (لِثّہ) (Alveolar ridge یا Alveoli) سے لگایا جاتا ہے۔ شدیدہ حالت میں تو ذولقِ زبان بھی دانت کے کناروں کے ساتھ چپکے رہتے ہیں تاکہ ہوا اُدھر سے خارج نہ ہو سکے۔ غنہ حالت میں کنٹھ کو نیچا کرکے ناک کے صوتی جوف کے لئے راستہ کھلا رکھا جاتا ہے، اور طرفیہ حالت میں دو بغلی ہونے میں ذولقِ اللسان دونوں طرف سے کھلے رہتے ہیں، مگر صرف بغلی میں ایک طرف کا حافیہ (یعنی کروٹ زبان) ڈاڑھ سے لگا رہتا ہے اور دُوسر ذَولق (یعنی کنارہ) زبان کا ہوا کے لئے کھلا رہتا ہے، مثلاً (l)، (D) وغیرہ۔

۲۔ اسلیہ (post-dental) (blade - alveolar)۔ ان میں نوک زبان کو گرہ دانت سے بالکل جوڑا نہیں جاتا بلکہ ذرا ہٹا کر اس کو سر زبان (اَسلہ) کی سیدھ میں کرکے چھوٹی سی (V) کی شکل کا سوراخ بنا دیا جاتا ہے تاکہ سر زبان اور اُوپر کے اگلے دانتوں کے پیچھے والے گرہ دانت کے درمیان ہوا کے نکلنے کا راستہ بن جائے، مثلاً (S)، (Z) وغیرہ۔

(ب)۔ نِطعیّہ (palato - alveolar) (point - blade alveolar) (linquopalatal) یا (Dorsal)۔ اس میں سر زبان کو گرہ دانت کے قریب اسلیہ مصمتوں سے ذرا اور پیچھے اُونچا کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی زبان کے سارے جسم کو پیچھے کھینچ کر مُنہ کی چھت کی طرف تالُو (یعنی حنک) کے اگلے لکیردار حصے (نِطع) کی طرف اُونچا کیا جاتا ہے۔ اس طرح کرنے سے گرہ دانت کے قریب راستہ زیادہ کھل جاتا ہے اور اس کے بالمقابل زبان کے اوپر چوڑائی اور اونچائی میں راستہ تنگ ہو جاتا ہے۔ مثلاً (ʃ)، (ʒ) وغیرہ۔

(ج)۔ مُخّی (مُوردھنیا) (Cerebral)۔ یہ وہ آوازیں ہیں جن میں نوک زبان یا تو تھوڑی سی پیچھے کو مُڑ جاتی ہے یا مُڑنے کی طرف رُخ کر لیتی ہے۔ زبان کا اس طرح اپنی نوک سے اُوپر کی طرف اِشارہ کرنے کو دماغ کی طرف اشارہ سمجھ کر اِن آوازوں کو مُوردھنیا (دماغی) کہا جاتا ہے۔ اِن کی دو قسمیں ہیں:-

۱۔ ملفُوفی (عقب لثویہ) (post - alveolar) (اُلٹاویں آوازیں)۔ اِن میں زبان مُڑتی نہیں بلکہ محض مُڑنے کی طرف رُخ کرتی ہے۔ ایسے مصمتے ادا کرنے میں نوک زبان کو گرہ دانت سے اُس جگہ پر لگایا جاتا ہے جو کہ نطعیہ مصمتوں کے بولنے میں نوک زبان کے بالمقابل ہوتا ہے، مثلاً (ٹ)، (ɽ)، (ḍ) وغیرہ۔ دیکھو غیر سالیشی رواں ۲ (۲ Coronal)۔ [مرہٹی ळ کی طرح پنجابی کے اُلٹاویں لام کے لئے مستشرقین نے گورمکھی میں حرف ਲ਼ وضع کیا، جس کا رواج نہ چلا]۔ پنجابی میں ل، ن، اور دنتی شدیدہ آوازوں سے پہلے حرف ر (ɾ) کی آواز مجہورہ عقب لثویہ سالیشی (ɹ) یعنی ڑ کی ہوتی ہے۔ پنجابی میں ڑ (ɽ) سے پہلے ر (ɾ) ہو تو ایسی ر (ɾ) کو بعض ڑ (ɹ) بولتے ہیں، جبکہ (ɽɽ) کی ملی جُلی آواز لمبی ڑ (ɽː) کی آواز کے مشابہ بھی ہو جاتی ہے، مثلاً الفاظ برڑا، گرڈ وغیرہ میں۔ عقب لثویہ سالیشی آواز (ɹ) کے لئے دیکھو تحت "زلقیہ" [دفعہ ۸۷ (۲) (ii) د]۔

۲۔ معکوسی (منحرفہ) (اُلٹی آواز) (Retroflex) (inverted) (Cacuminal)۔ اِن میں

Punjabiandpunjab.com

عقب لثویہ معیقتے کی جگہ پر نوک زبان ہلکی سی مڑ جاتی ہے۔ یعنی نوک زبان نرم اور سخت تالو کے جوڑ تک رخ
کر جاتی ہے، مثلاً (ٹ) میں۔ سنسکرت ष کی آواز (ʂ) ہوتی ہے۔ دیوناگری میں श عموماً ش
ہوتا ہے، مگر کبھی کبھار "س" کی آواز بھی دیتا ہے۔ ष کو "ش" کی بجائے عموماً "کھ" بھی بلاتے ہیں،
اور क्ष یا ख یا छ یعنی کھیترا کو عموماً کھ یا چھ بلاتے ہیں یا کبھی شاذ اس کو کش (क+ष)
بھی بولتے ہیں۔ بنگالی میں क्ष کی آواز (ʂ) ہے۔

نوٹ:۔ غیر منحرفہ آوازیں یعنی جو انحراف نہ کریں، اُن کو **ثابت** کہتے ہیں۔

(۳) سقفی یا پیشکامی (pre-palatal) (Front palatal?) ۔ اس میں نوک زبان نچلے دانتوں کے
ساتھ لگی رہتی ہے اور پیٹ زبان کو اُٹھا کر تالو کے اُس حصہ کے ساتھ جو دانتوں کے قریب ہے (نطع)،
لگایا جاتا ہے، اور ساتھ ہی سر زبان کا کچھ حصہ گرہ دانت سے لگ جاتا ہے۔ اس طرح زبان ایک طرح
کی سقف (چھت) سی بنا لیتی ہے، مثلاً (ɕ)، (ʑ) وغیرہ۔ پنجابی کے "ش" کی آواز (ɕ) ہے۔

(۴) حنکی (palatal) (tongue-front) (Front consonants) ۔ جو کہ پیٹ زبان اور سخت تالو
(حنک الاعلیٰ) کی مدد سے ادا ہوں، مثلاً (j)، (J) وغیرہ۔ عموماً تمام حنکی مصمتوں کے آخر پر (i) یا (j)
کی عبوری آواز معلوم ہوا کرتی ہے، جو کہ اصواتی کتابت میں لکھی نہیں جاتی۔

نوٹ:۔ نطعیہ، موردھنیا، سقفی اور حنکی مصوتوں کے مجموعہ کو **لثاری** یا **شجریہ**
(primary consonants) بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ آوازیں ٹھوڑی اور جبڑے کی درمیانی جگہ
(یعنی شجر الفم کے حصہ) میں تشکیل پاتی ہیں۔ اِن آوازوں کا منہ کے جوف میں تشکیل پانے سے
اِن کو **مصمورہ جوفیہ** بھی کہتے ہیں۔

(۵) حلقیہ (جیہوا ٹولیا) (Gutturals) ۔ جو کہ جڑ زبان کی مدد سے نرم تالو یا لہات یا
حلق کی پچھلی دیوار کی جگہوں میں سے تشکیل پکڑیں۔ اِن کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:۔

(i) غشائی حنکیہ (Gutturo-palatal) (anterior-palatal) (Velar-gutturals) ۔
اِن کا نطق نرم اور سخت تالو کے ملاپ کی جگہ پر ہے، جہاں پر جڑ زبان لگتی ہے، مثلاً (ḱ) یعنی
(k+) ۔

(ii) غشائی (Velars) (Tongue-back) ۔ اِن میں جڑ زبان اور نرم تالو [سقف الحنک،
جو کہ جھلی (غشایہ) کی طرح ہوتا ہے] کی مدد سے غشائی صمت (Guttural) کی آواز پیدا
ہوتی ہے، مثلاً (k)، (g) وغیرہ۔

(iii) غشائی لہاتیہ (Gutturo-uvular) ۔ اِن میں نرم تالو مع لہات کے کام آتا ہے،
مگر لہات حلق کی پچھلی دیوار کے ساتھ چپکا رہتا ہے۔ لہات کے ساتھ رگڑ کھانے سے سایشی آوازوں
میں لہاتی گھرچنی آواز (Uvular scrape) بھی ہلکی سی ہو جاتی ہے، مثلاً غشائی سایشی
آواز (x) (پنجابی خ) اِس گھرچنی آواز کے ساتھ مل کر غشائی لہاتیہ سایشی آواز (x+) (جرمنی غ)

Punjabiandpunjab.com

بن جاتی ہے - کبھی پنجابی "غ" (ɣ) کی ادائیگی میں نرم تالو کا اندرونی کنارہ (لہات) کام آنے سے ہلکا سا
ارتعاش مع گھرچنی آواز کے پیدا ہو جاتا ہے، اُس وقت ایسی پیدا شدہ آواز کو "غشائی لہاتیہ مرتعش سائیشی"
(ɣ̆) کہتے ہیں -

(iv) <u>لہاتیہ</u> <u>(ملازی)</u> (Uvular) - جو کہ جڑ زبان اور لہات (لُوزہ) کی مدد سے ادا ہوں،
مثلاً (ʁ) ، (G) وغیرہ - لہاتیہ سائیشی آوازوں میں گھرچنی آواز بھی پیدا ہو جاتی ہے - یہ لہاتی گھرچنی
آواز یا غرغرہ (rattle) ، جو کہ "گرا" (death rattle) کا خیال دلاتا ہے، اس لئے بھی ہو جاتا ہے کیونکہ
تھوک میں سے خارج ہوتی ہے جو کہ وہاں اکٹھا ہو جاتا ہے - رلین ہونے کی وجہ سے عربی "غ" (ɣ:) میں
یہ گھرچنی آواز نہیں ہوتی - لہاتیہ مکررہ آوازوں (R) یا (ʀ) کو ادا کرتے وقت گھرنے دار (Dalcal) شکل میں
لہات کا ارتعاش ہوتا ہے، اس لئے ان آوازوں کو ان کی شدید مکررہ (Hirriant) حالت ہونے سے
"غرغراہٹ" (Northumbrian burr) یا (Malmesbury bray) یا (Grasseye) کہتے ہیں -
غرانے کی طرح آواز پیدا ہونے سے ان کو (Dog's letter) یا (littera Canina) یعنی "کتّے کے غرانے کی شکل"
بھی کہہ دیتے ہیں - لہاتیہ مکررہ آوازوں (Uvular r) کو غشائی مکررہ آوازیں (Velar r) بھی کہہ
دیتے ہیں کیونکہ لہات بھی تو اصل میں نرم تالو کا ہی آخری کنارہ ہوتا ہے - لہاتی ارتعاش (Uvular roll)
کے ساتھ کبھی رگڑ (friction) بھی شامل ہو جاتی ہے، اس وقت یہ "لہاتیہ مرتعش سائیشی آواز
(ʀ̆) بن جاتی ہے -

(v) <u>غشائی قصبیہ</u> (Velar - pharyngeal) - ان میں جڑ زبان کے آخری کنارہ کو نرم تالو کے
اندرونی آخری کنارہ (لہات) اور حلق کی پچھلی دیوار کے ساتھ لگایا جاتا ہے - چونکہ دہنی آوازوں میں انفی
راستہ بند ہوتا ہے، اس لئے لہات بالکل حلق کی پچھلی دیوار کے ساتھ لگا رہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ قصبیہ
سائیشی آوازوں میں جڑ زبان کا آخری کنارہ، حلق کی پچھلی دیوار کے ساتھ ساتھ نرم تالو کے آخری کنارہ
(لہات) سے بھی لگ جاتا ہے، جبکہ ایسی آواز کو "غشائی قصبیہ" کہتے ہیں - ڈنمارکی (Danish r)
کی آواز غشائی قصبیہ مرتعش سائیشی (ʁ̆) ہوتی ہے -

(vi) <u>قصبیہ</u> (Bronchials) مزمّریہ (Pharyngeals) بلعومی (Faucal) - جو کہ
قصبۃ المری یعنی اقصی الحلق یا نرخرے کی نالیوں کی آواز کہلاتی ہے - حقیقت میں یہ نالیوں کی آواز
نہیں ہوتی ورنہ ڈاکٹر کا 999 بلانا بھی ایسی آواز کہلاتی - ان آوازوں میں جڑ زبان حلق کی
پچھلی دیوار سے لگائی جاتی ہے، مثلاً (ħ) ، (ʕ) وغیرہ - ان کو گہری نرخری آوازیں بھی کہا جاتا ہے
(Deep throat - sounds) - (ħ) کی آواز کو سٹیج سرگوشی (Stage whisper) یا ہنس کی پھونک
(Hiss of goose) کے مشابہ کہا جاتا ہے - (ʕ) کی آواز کو تند چرچراہٹ (Gruff creak) کہتے
ہیں، مگر عربی "ع" کی آواز رلین ہونے کی وجہ سے یہ چرچراہٹ (Creak) قدرے ہلکی ہوتی ہے -

(vii) <u>حلقیہ</u> <u>(کنٹھیہ)</u> (Glottals) (Laryngals) - ان میں آواز فم حلق سے ادا ہوتی ہے،

Punjabiandpunjab.com

مثلاً (h)، (?) وغیرہ - حلقیہ زلقیہ حروف جب مہموسہ ہوں تو فم حلق کی حالت عام مصوتوں اور مہموسہ مصمتوں کے مابین ہوتی ہے، اور مجہورہ ہوں تو اوتار صوت کافی کھلے رہتے ہیں تاکہ سانس عام مصوتوں کی ادائیگی سے زیادہ خارج ہو مگر اوتار صوت کا ارتعاش بھی بند نہ ہو - دونوں حالتوں میں فم حلق میں رگڑ برائے نام ہی ہوتی ہے - یہی وجہ ہے کہ انگریزی کے (h:) میں رگڑ کی وقعت نہیں ہوتی بلکہ نبرہ کی وقعت ہوتی ہے، اسی لئے انگریزی (h:) (English h) آواز کو جھٹکا (jerk) کہتے ہیں، اور مجہورہ (ɦ) کو جہری جھٹکا (jerk of voice) یا جہری ہائیت (Voice aspirate) کہتے ہیں - اخراجی حلقیہ پٹاخی آواز (ʕ) کو ترکیبی لکھائی میں (SI) لکھتے ہیں - یہ عموماً شدیدہ قسم کی غنائی آواز کے پٹاخہ میں پائی جاتی ہے اور غنہ کھوں (a disagreeable form of sniffing) کہلاتی ہے -

70

(ii) انداز تشکیل یا مقدار جنبش

۸۷ - (Form or manner of formation) جو کہ ترتیبی یا جزوی ثانوی انداز کو چھوڑ کر کل بارہ[۱۲] صفات ممیزہ حسب ذیل ہیں :-

Punjabiandpunjab.com

(۱) شدیدہ (Plosives) (close consonants) (stopped consonants) بند پٹاخی - ان میں سانس کے راستہ کو مکمل بند کرکے پھر رخنہ یا رخنہ کا کچھ حصہ یک لخت اس طرح کھولا جاتا ہے کہ پٹاخہ کی طرح آواز پیدا ہو، مثلاً (p)، (d) وغیرہ - اس پھٹنے کی آواز کو مسموعی آواز (plosion) کہتے ہیں - ایسے تمام مصمتوں کی ادائیگی میں تین حالتیں آتی ہیں، پہلے بندش (closure) یعنی تضییق (obstruction) (occlusion)، (applosion)، (Implosion)، پھر مسکن آواز (stop) یا (Implosion) یعنی بند فم حلق اور بندش کے درمیان ہوا کا دباؤ، اور آخر میں رہائی (release) یا (Detente) - بندش اور رہائی کے ملے جلے اثر کو پٹاخہ (biplosion) کہتے ہیں - یہ تینوں حالتیں شدیدہ آوازوں میں نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہیں - اسی لئے ان تینوں حالتوں کی پیچیدگیوں کو شدیدہ مصمتوں کا نظریہ (Theory of plosive consonants) کہتے ہیں - مہموسہ شدیدہ حروف سماعتی طور پر صرف عبوری بول ہی ہوتی ہیں (glide - sounds)، کیونکہ وہ کسی دوسری آواز کے بعد یا پہلے ہی بطور ابتدائی یا اختتامی عبوری آواز (on or off glide) کی طرح سنائی دیتی ہیں - یہی وجہ ہے کہ ان کو عبوری شدیدہ صوت (glide stops) کہا جاتا ہے - شدیدہ آوازوں کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں :-

(ا) انسدادی (Occlusives) - ان میں بندش کی رہائی میں کسی قسم کا ڈھیلا پن نہ پایا جائے - ان کی پھر مندرجہ ذیل قسمیں ہیں :-

(ل) - پٹاخی (Explosives)، (Explodent) - جس میں پٹاخہ باہر کی جانب واقع ہو - وہ پٹاخی آوازیں جن میں دہنی اور انفی دونوں راستے بند کر دئے جائیں، ان کو (Shut) یا (momentaneous) کہتے ہیں - مجہورہ پٹاخی (Voiced explosives) کو جرمنی میں (Blählaut) کہتے ہیں - ایسی آوازوں کی

پیچیدگی کو اگر دیکھا جائے تو بہت سی قسمیں بن جاتی ہیں جو مسلسل گفتگو یعنی "علم واردات" کے تحت دکھائی جائیں گی - ان میں سے مندرجہ ذیل دو بہت نمایاں حیثیت رکھتی ہیں :-

۱- <u>بندشی</u> (stops)، (mutes)، (checks) - جن میں آواز کے پھٹنے کی نوبت محسوس ہی نہیں ہوتی - ان کو عبوری بندشی مصمتے (glideless stops) بھی کہتے ہیں، مثلاً (k!)، (g!)- یہ کیفیت مہموسہ اور مجہورہ دونوں حالتوں میں ہوتی ہے، جیسے کہ مشرقی ایشیا کی زبانوں میں لفظ کے آخری حرف کی شدیدہ آوازیں عموماً بندشی حالت میں ہوتی ہے - پس یہ آوازیں ہوا کے راستہ کو مکمل طور پر بند کرکے اور اس طرح ہوا کے مجموعی دباؤ سے پیدا ہوتی ہیں - ان میں کہنے کو تو ہم (p)، (b) کو لبی بندشی (lip stops)، (t)، (d) کو لثویہ بندشی (true alveolar stops) یا نوک بندشی (tongue point stops) اور (k)، (g) کو غشائی بندشی (Velar stops) یا جڑ بندشی (tongue back stops) کر دیتے ہیں، مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہوا کا راستہ صرف انہی مقامات (یعنی نوک زبان اور جڑ زبان یا گرہ دانت یعنی لثہ اور نرم تالو کی جھلی یعنی غشایہ) پر ہی بند ہوتا ہے (کیونکہ نرم تالو یا حالت زبان یا دونوں مل کر بھی ساتھ ہی بندش کرتے ہیں)، بلکہ ایک خاص مقام کا نام (مثلاً نوک زبان یا لثہ) لے کر مصمتہ کا نام رکھنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ رہائی "سب سے پہلے اسی نام دہندہ مقام پر واقع ہوتی ہے، اور اس کے علاوہ یہی مقام اصلیت میں خصوصی فرق کو ظاہر کرتے ہیں - ایسے مصمتے "غیر ترمیمی مصمتوں" کی گروہ بندی میں کوئی علاحدہ مقام رکھتے ہوئے شمار نہیں ہوا کرتے، کیونکہ یہ کیفیت مسلسل گفتگو میں ہی پیش آتی ہے، اور اس لئے ان کو "پٹاخی سادہ آوازوں" کی وارداتی تبدیلیوں (sound modifications) میں شمار کرتے ہیں - بعض مجوزین اس کے الٹ "بندشی" کو سادہ آواز سمجھ کر "پٹاخی" کو مسلسل گفتگو میں ایک "وارداتی تبدیلی" سمجھتے ہیں، کیونکہ ان کے خیال میں بندش اور رہائی محض ابتدائی عبوری آواز (on-glide) اور اختتامی عبوری آواز (off-glide) والی "انتقالی آوازیں" — (Transition sounds) ہوتی ہیں، اور اصل چیز "مسکن آواز" ہوتا ہے - لہٰذا بندش اور رہائی کے بغیر مہموسہ بندشی [(p)، (t)، (k) وغیرہ] محض خاموش صوت (Silent Voice) رہ جانے میں بھی کوئی اچنبھے کی بات نہیں، کیونکہ دیگر اصوات کے ساتھ محض خاموش ہونا بھی بامعنی سماعتی اثر رکھتا ہے - اسی طرح مجہورہ بندشی صوت [(b)، (d)، (g) وغیرہ] بھی محض غیر واضح جہر (Voice murmurs) ہی ہوتے ہیں جن میں دہنی یا انفی راستہ بند ہونے کی وجہ سے ساتھ ساتھ گلے اور منہ کی دیواریں بھی مجہر سانس کی وجہ سے ذرا پھول جاتی ہیں اور اس طرح خاص سماعتی رنگ پیدا ہو جاتا ہے - اس مکتبۂ خیال والوں کے الٹ دلیل یہ دی جاتی ہے کہ حقیقت میں بندش اور رہائی ہر مصمتہ کا خاصہ ہوتا ہے، ورنہ پٹاخی آوازیں تو بغیر رہائی کے کچھ بھی نہ رہیں گی - شدیدہ حالت میں البتہ بندش اور رہائی نمایاں حیثیت رکھتی ہیں -

۲ - گرفتی (Catch) - اِس کی ایک نمایاں مثال ہمزہ کی ہے، جس کو عموماً حلقی گرفت (حلقی بندش) (Catch of the glottis یا Glottal -catch, -stop, -plosive) یا (Smooth breathing) یا (Soft breathing) کہتے ہیں - اِس آواز (ʔ) کی ادائیگی میں ہوتا یہ ہے کہ نم حلق کو بالکل بند کر دیا جاتا ہے (یعنی اوتار صوت کو آپس میں ملا دیا جاتا ہے) - اِس کی تشکیل سے صاف ظاہر ہے کہ آواز نہ مجہورہ ہوتی ہے اور نہ مہموسہ - یہ کوئی نئی چیز نہیں کیونکہ اگر آپ گھوڑے کو مہمیز دینے کے لئے ٹچکاری سی منہ سے بجائیں تو بھی ایسی چٹخاری مہموسہ آواز کا سانس برائے نام ہی پٹاخہ اندر بجانے کے لئے استعمال ہوتا ہے، اور جہر تو بالکل ہوتا ہی نہیں - اِس کی نمایاں شدیدہ مثال (ʔʰ) ہے، جو سنسکرت، ڈنمارکی اور ہٹو یا زبانوں میں پائی جاتی ہے، جس کو وِسرگہ (Visarga) یا ڈنمارکی Stödtone یا Stosston کہتے ہیں، جو کہ ہلکی کھانسی کی طرح ہوتی ہے، کیونکہ اوتار صوت پٹاخے سے کھل کر ہوا باہر خارج ہو جاتی ہے - اگر پٹاخہ کے کھلنے سے ہوا میں جہر بھی ہو تو یہ چنوک زبان کی (ʔʰ) آواز ہوتی ہے - اِس کی ایک کمزور طرز اخراجی (ʔ') بھی ہے - نمایاں شدیدہ آوازیں [(ʔʰ) اور (ʔʰ)] مابعد الہا ہوتی ہیں، مگر لکھنے میں اِن کی نشانی ہماری مخلوط الہا کی دی جاتی ہے، کیونکہ اِن کے مقابل ہماری مخلوط الہا آواز نہیں پائی جاتی - بعض لوگ یونانی گرامر کی اصطلاحیں بھی استعمال کرتے ہیں، یعنی حلقی گرفتی آواز (ʔ) کو (Soft breathing یا Spiritus lenis) اور وسرگہ کو (rough breathing یا Spiritus asper) کہتے ہیں - یونانی گرامر میں مبدوءہ مصوتہ پر جو Spiritus lenis کا نشان (ʼ) دیا جاتا ہے، اُس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مصوتہ سے پہلے آواز (h) نہیں ہے، مثلاً ἰδεῖν کو (ōĕnī) بولا - اِسی طرح Spiritus asper کے نشان کے لئے دفعہ ۲۴۸ (۱) ملاحظہ ہو۔

72

(ب) - "چٹاخی انسدادی" یا محض "چٹاخی" (Implosives) یا (Implodent) - جب پٹاخہ اندر کی جانب واقع ہو، جس کو خاص کر چٹاخہ (Implosion) کہا جاتا ہے - مسدودی آواز کی اِس دوسری قسم کی ترکیب میں چٹاخہ اندر کی جانب ہوا کھینچ کر پیدا کیا جاتا ہے، یعنی عام پٹاخہ کے عمل کو (Pressure Stop) کہتے ہیں جس میں اندرونی بندش (inner closure) کے مقام کے عضو کی حرکت اوپر کو ہو جانے سے جوف کی بند ہوا کی لہر باہر خارج ہوتی ہے، مگر چٹاخہ کے عمل کو — (Suction Stop) کہتے ہیں، جس میں اندرونی بندش (inner closure) کے مقام کے عضو کی حرکت نیچے یا پیچھے کرنے سے جو اُس جوف کی ہوا لطیف ہونے سے ہوا کی لہر باہر سے اندر داخل ہوتی ہے - جب چٹاخہ حلق میں ہو تو ایسی چٹاخی آواز کو کھٹکاری کہ دیتے ہیں، مثلاً (k̂) - اِس کے اُلٹ اگر چٹاخہ منہ میں ہو تو ایسی صامتی آواز کو خاص طور پر چٹخاری (Clicks) کہتے ہیں، مثلاً (p̂) - [دیکھو دفعہ ۲۸۴ (۷)] - تمام چٹاخی آوازیں عموماً وحشی اقوام میں پائی جاتی ہیں - یہ سارے کے سارے صرف شدیدہ آوازوں میں ہی ہوتے ہیں، مثلاً بوسہ کی نشانی [ʘ4] (p̂) اور بے قراری (tut) کی نشانی [ʇ4] (t̂) ہے -

Punjabiandpunjab.com

ایسی آوازوں میں (خصوصاً کشمیری میں فم حلق کی بندش (Glottal closure) خصوصاً مشارکی عمل کی طرح ہو جاتا ہے۔

(ii) نیم انسدادی (Semi - occlusive)۔ اِن میں پٹاخہ کی ادائیگی ڈھیلی ہوتی ہے۔ یہ ترکیبی لحاظ سے مفرد آوازیں ہوتی ہیں، کیونکہ اِن میں صرف پٹاخہ کی ادائیگی قدرے ڈھیلی ہوتی ہے چاہے وہ کسی "انداز" سے ہو، ورنہ کوئی دوسرا اندازِ تشکیل جزواً بھی ساتھ شامل نہیں ہوتا، اور پٹاخہ خود مفرد آواز کا جزو ہوتا ہے۔ اِن آوازوں کو صرف اسی وقت دوہرا مرکب کہا جائے گا جب واقعی دوسرا اندازِ تشکیل جزواً پٹاخہ کے وقت شامل ہو جائے۔ یہ اُس وقت واقع ہوتا ہے جب شدیدہ آوازوں کو **ڈھیلے اجزا کا نطق** (loose articulation) کر دیا جائے۔ ایسی حالت کو اصطلاحاً **اُدھورا مِلاپ** (sequence) کہتے ہیں، مثلاً (tʰ) سے (t-ʰ)، (pl) سے (p-l)، (dʒ) سے (d-ʒ) وغیرہ۔ ادھورے ملاپ کے لکھنے کی یہ نشانی خاص کر انفصالی آوازوں کے لئے مستعمل ہے، مثلاً انفصالی آوازوں کے ادھورے ملاپ میں پٹاخہ کے ڈھیلا پن میں سالیشی انداز جزواً شامل ہوتا ہے جیسے (t̠-ʃ)، (d̠-ʒ) وغیرہ میں۔ انفصالی آوازوں کے ادھورے ملاپ کو پٹاخی سالیشی (Explosive fricate) قسم [دیکھو دفعہ ۵۷ (۲) (vi)] کا مرکب دوہرا مصمتہ (Consonantal diphthong) کہیں گے۔ [ڈھیلا پن (looseness) کا حال دیکھو دفعہ ۸۷ (۲) (ii) (ج) (۱)]۔ اِن کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:-

(۱) - **انفصالی** (لمس جہری) (Affricates) (seconds)۔ اِن میں پٹاخی آوازوں کے رخنے کو کھولنے کا انداز قدرے ڈھیلا ہونے کی وجہ سے آخر پر پٹاخہ میں سالیشی سی آواز محسوس ہوتی ہے، جو کہ اُسی مقامِ تشکیل کی ہی سالیشی آواز کا رنگ ہوتا ہے، مثلاً (t̠-ʃ)، (d̠-ʒ) یا (dʒ) وغیرہ۔ اگر انفصالی آوازیں مرکب دوہری آوازوں کی طرح رنگ دکھا جائیں تو ایسے ادھورے ملاپ کو وَصلہ (hyphen) سے دکھایا جاتا ہے، مثلاً انگریزی کے الفاظ churches (tʃə:t̠-ʃiz)، judges (dʒʌd̠-ʒiz)، heraldry (hɛrəld-ri) وغیرہ۔ اگر آخر کی سالیشی سی آواز اُسی مقامِ نطق کی نہ ہو، تو وہ آواز انفصالی نہیں کہلائے گی بلکہ عام مرکب دوہری آواز ہی ہوگی، مثلاً (t̪r)، (t̪s)، (d̪ʒ) وغیرہ۔ مندرجہ ذیل مثالیں ملاحظہ ہوں:-

Sixth	(-t̪θ)	At the end	(-t̪ð-)	
Fifth	(-t̪θ)	Had them	(-d̪ð-)	
eighth	(-t̪θ)	Ladder like	(-dð-)	
Tred	(t̪r-)	Draw	(d ɹ -)	زیادہ تر انفصالی ہے
Better	(-t̪əd)	Drop		
Width	(-d̪θ)	True		
Nitrate	انفصالی	Tsetse	ادھورا ملاپ	
Tree	انفصالی		انفصالی (ts-)	

Punjabiandpunjab.com

(ب)۔ مُستطیلہ - جب انفصالی آوازوں میں آخر کی سالیشی سی آواز کی بجائے طرفیہ سالیشی سی آواز ہو، مثلاً (k-x) یا (kx) میں یا عبرانی "צ" کی آواز (ṭ) جس کو عموماً [ts] لکھ دیا جاتا ہے، مگر اصل میں اس کا نام "Tsadi" ہے اور آواز "ص" جیسی ہے۔ قرآنی "ض" حقیقت میں عبرانی "ص" کی مجہورہ حالت (ḍ) ہے، یعنی مجہورہ مطبقہ اسلیہ مستطیلہ۔ اس کی مشکل ادائیگی کی بنا پر ہی اہلِ عرب اپنے آپ کو فخریہ "ناطقین بالضاد" یعنی "ضاد کے ساتھ بولنے والے" کہتے ہیں۔ مصری "ض" مجہورہ مطبقہ اسلیہ پشاخی (ḍ) ہی بولا جاتا ہے۔ فارسی میں "ض" کو عربی دال کی طرح (ḏ) مجہورہ دنتی انفصالی انداز میں بلایا جاتا ہے۔

نوٹ:- غیر مستطیلہ آوازوں کو **قصیرہ** کہتے ہیں۔

(۲) رواں (Continuants) (Open Consonants) (Non-stops) (Unstopped consonants)۔

تمام شدیدہ مصمتوں میں رہائی چونکہ یک لخت ہوتی ہے، اس لئے ان کے علاوہ باقیماندہ تمام مصمتے یوں تقسیم کئے جاتے ہیں:-

Punjabiandpunjab.com

(ا) متوسط (بَینیّہ) (liquids) (Smooth flowing consonants) - یہ وہ آوازیں ہیں جو روانی میں شدیدہ اور رِخوہ کے بین بین ہوتی ہیں۔ ان کی پھر مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:-

(ا)- غُنّہ (مُغنّاۃ) (Nasals) - ان میں منہ کے جوف کو کسی جگہ پر بند کر دیا جاتا ہے تاکہ نرم تالو نیچا کر کے ہوا ناک کے راستہ سے خارج کی جائے، مثلاً غشائی غنہ (Guttro-nasal) (ŋ)، حنکی غنہ (palato-nasal) (ɲ)، لبی غنہ (labio-nasals) (m) وغیرہ۔ اردو الفاظ "ڈنکا، پھنکی، ننگا" میں صرف ایک آواز (ŋ) ہے (pʰʊŋki:)، اور اردو الفاظ "منکا، سنکی، بھنگا (ایک کیڑا)" میں دو آوازیں (nŋ) ہیں (maŋŋka) - یہ آوازیں دہنی کے مقابلہ پر **انفی** (Resonant sounds) یا (Nasal sounds) کی ایک قسم ہوتی ہے، باقیماندہ انفی آوازیں "خیشومی" (nasalised) کہلاتی ہیں، کیونکہ ان میں ناک کے راستہ کے علاوہ منہ کے جوف سے بھی آواز خارج ہوتی رہتی ہے۔ غنہ آواز کی جگہ اگر خیشومی ہمزہ [IS] (ʔ̃) کی عبوری آواز بلائی جائے اور ساتھ ہی پہلی حرکت کو خیشومی کر دیا جائے تو وہ انفی عبوری آواز (Nasal glide) کہلاتی ہے، مثلاً man [F L IS] (ʔ̃) (m æ̃) میں حرف [n] کو نُون غنہ کی قسم کا بُلاتے ہیں۔ علامت [IS] ترکیبی کتابت میں خالص خیشومی آواز مع ہمزہ ظاہر کرتی ہے، جس طرح نشانی [O] خالص سانس ظاہر کرتی ہے۔

نوٹ:- لثاتی غنہ اور دنتی غنہ آوازوں کو مجموعہ DENTI - NASAL آوازیں کہتے ہیں۔

(ب)- طرفیہ (Laterals) - ان میں منہ کے جوف کو کسی جگہ پر اس طرح بند کیا جاتا ہے کہ ہوا اس رخنہ کے ایک یا دونوں طرف سے ہو کر خارج ہوتی ہے، مگر رخنہ کی دونوں حالتوں میں

سماعتی رنگ میں کوئی فرق نہیں پڑتا - زبان کے دونوں کناروں (ذولق اللسان) سے ہوا خارج ہو تو "دو بغلی" یعنی (bilateral) کہتے ہیں، جس کی نشانی (l²) ہے - اگر زبان کے صرف ایک رخ پر ہوا نکلے (جو ادائیگی میں قدرے آسان ہوتی ہے) تو حرف "بغلی" یعنی (unilateral) کہلاتی ہے، جس کی نشانی (l¹) ہے - "بغلی" حالت میں حافیہ (یعنی کروٹ زبان) ڈاڑھ سے کروٹ کی طرح لگ جاتا ہے اور دوسرا ذولق (یعنی کنارۂ زبان) ہوا کے لئے کھلا رہتا ہے - طرفیہ آوازوں کا رخ (lateral manner)، دو بغلی (دُو بغلی) (bilateral) کی بجائے بغلی (unilateral) ہونا عام ہے - عربی کا عام لام مجہورہ دنتی طرفیہ (l) ہوتا ہے، خواہ وہ بغلی ہو یا دو بغلی - روایت ہے کہ حضرت عمرؓ اس کو دو بغلی بلایا کرتے تھے - مصری روزمرہ کا لام مہموسہ دنتی طرفیہ (l) ادا ہوتا ہے - عربی کے "پُر لام" کو مجہورہ مطبقہ لثویہ طرفیہ (Emphatic L) (ɫ) بلاتے ہیں -

نوٹ :- حروف مُذلقہ - پُرانے ماہرین تجوید (خصوصاً عرب مجودین) نے حروف کو اُن کی صفاتِ ذاتیہ کے حساب سے جہاں سترہؔ اقسام میں تقسیم کیا ہے[1]، وہاں دس صفات متضادہ میں سے دو صفات متضادہ ("اذلاق" اور "اصمات") ہیں، اور ایسی صفات رکھنے والے حروف مذلقہ اور مصمتہ کہلاتے ہیں - "ذلق" کنارہ کو کہتے ہیں، مثلاً "ذولق اللسان" بمعنی کنارۂ زبان ہیں - "اذلاق" تجوید میں وہ صفت ہے جس میں حروف، زبان یا ہونٹ کے کنارہ سے بہت سہولت کے ساتھ جلدی سے ادا ہوتے ہیں، کیونکہ "ذلاقت" لغت میں عبارت ہے فصاحت اور خفّتِ کلام سے، اور چونکہ یہ حروف شبکی اور سُرعت سے ادا ہوتے ہیں اس لئے اِن کو مذلقہ یا ذلاقہ، ذلقیہ یا ذولقیہ کہا جاتا ہے - ایسے چھؔ حروف بتائے گئے ہیں جن کا مجموعہ فَرَّ مِنْ لُبٍّ کہلاتا ہے - اِن میں سے شفویہ حروف (ف - م - ب) ہونٹ کے کنارہ سے ادا ہوتے بیان کئے گئے ہیں، علاوہ باقیماندہ لثویہ حروف (ر - ن - ل) زبان کے کنارہ سے - اِس تقسیم کا اگر موجودہ علم الاصوات کی روشنی میں تجزیہ کیا جائے تو یکسر غلط نکلے گا، کیونکہ سوائے حرف لام کے باقیماندہ پانچ حروف مطلقاً "مذلقہ" نہیں ہیں جیسا کہ ظاہر ہے کہ اِن میں سے کوئی بھی ہونٹ یا زبان کے کناروں کی مدد سے بلایا نہیں جاتا - البتہ امریکی چنوک زبان میں حرف میم ضرور کنارۂ لب سے ادا ہوتا ہے، جو کہ مجہورہ لبی طرفیہ (ml) آواز ہے - کسی زبان میں اِسی طرح حروف ف اور ب بھی لب دنتی طرفیہ سائیشی (fˡ) اور لبی حافیہ پٹاخی (bˡ) ہوں، مگر عربی میں کسی بھی شفویہ آواز کو طرفیہ یا حافیہ (جو کہ صفت طرفیہ کی ہی ترمیمی شکل ہوتی ہے - دیکھو حافیہ تحت "ترمیمی" انداز تشکیل) نہیں بلایا جاتا، بلکہ عربی میں یہ تینوں شفویہ آوازیں "مسموع لب دنتی سائیشی (f)"، قدرے کھلے لبوں سے خیشومی ختم ہونے والی لبی غنہ (mᵏ) اور "لبی پٹاخی" (b) ہیں - حروف ر اور ن میں بھی حرف

---

[1] تقسیم حسب ذیل ہے :- صفات متضادہ :- ۱-۲ (ہمس - جہر) ۳-۴ [شدت (توسط) رخوت] ۵-۶ (استعلاء - استفال) ۷-۸ (اطباق - انفتاح) ۹-۱۰ (اذلاق - اصمات)

صفات غیر متضادہ :- ۱۱- صفیر ۱۲- قلقلہ ۱۳- لین ۱۴- انحراف ۱۵- تکریر ۱۶- تفشی ۱۷- استطالت

Punjabiandpunjab.com

افریقی "ر" کو لثویہ طرفیہ سائیلشی (ل) بلاتے ہیں، مگر عربی میں ان دونوں حروف کی آوازیں لثویہ دو تھپکی (۲) اور لثویہ غنہ (n) ہیں۔ نہ ہی ہم دولبی، لب دنتی اور لثویہ حروف کے مجموعہ کو عربی آوازوں کے لئے مذلقہ کہہ سکتے ہیں، کیونکہ اس طرح عربی کی عام واؤ (W) اور لین واؤ (W:) بھی مذلقہ میں شامل ہو جائیں گی۔ نہ ہی کوئی ایسا جواز ملتا ہے کہ ہم ذولق کو صرف ذولق اللسان تک محدود رکھیں اور اس طرح طرفیہ رنگ کی آوازوں (یعنی طرفیہ سائیلشی، مستطیلہ اور حافیہ) کے مجموعہ کو اصواتیات کی نئی اصطلاح مذلقہ کہہ کر ان آوازوں کی نئی حدود مقرر کر دیں۔ مندرجہ بالا تمام بحث سے دکھانا یہ مقصود ہے کہ حروف مذلقہ کی اصطلاح علم الاصوات کی نہیں ہے بلکہ یہ علم صوتیات (Phonology) کی اصطلاح "تھپکی والے مصمتے" (Flap Consonants) کے لئے ہے، جس کی تفصیل "ذومخرجی آوازیں" کے تحت دی گئی ہے۔ مزید دیکھو نوٹ تحت دفعہ ۸۷ (۲) (۱) (ج) ۲۔ چونکہ لثویہ طرفیہ، لثویہ غنہ، دولبی، لب دنتی، منحرفہ، اور تھپکی دار ارتعاشی آوازوں میں یہ صامتی تھپکی خاص نمایاں ہوتی ہے، اس لئے عربی کے حروف (ف۔ر۔م۔ن۔ل۔ب) ہی اس ضمن میں آتے ہیں، باقیماندہ عربی ابجد کے تمام حروف "مصمتہ" کہلائیں گے۔

76

Punjabiandpunjab.com

(ج)۔ ارتعاشی (Vibratory)۔ ایسی آوازوں میں صوتی عضو میں ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ تھپکی دار (تھپک دار) (Flapped) (Semi-rolled)۔ ان میں ارتعاش صرف "ایک تھپکی" (tap) تک محدود رہتا ہے، یا دو تھپکیاں جیسا کہ عربی "ر" (ɾ) میں ہوتا ہے۔ لہاتیہ آوازیں (R) اور (ʀ) "مکررہ" کے علاوہ تھپکی دار بھی ہوتی ہیں۔ یہ سماعتی اور ترکیبی دونوں لحاظ سے خالص عبوری آوازیں بھی ہوتی ہیں، کیونکہ ان کا مخرج کوئی خاص ایک نقطہ نہیں ہوتا، اسی لئے انہیں عبوری صفت والے مصمتے (Glide Consonants) بھی کہہ دیتے ہیں (دیکھو "امتیازی ذومخرجی گروہ بندی" اور "عبوری آوازیں")، اور تھپکی رکھنے کی وجہ سے "عبوری صفت والے مصمتوں" کی خاص قسم "صامتی تھپکی دار حروف" (Flap Consonants) بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ مکررہ (Rolled)۔ ان میں منہ کی کوئی لچک دار چیز (مثلاً لب یا زبان یا لہات) کی لگاتار تھپکیاں (Trill) پیدا ہوتی ہیں۔ حلقیہ مکررہ آواز (Glottal ʀ) ایک طرح کا گھنگھورا یا کھانسی کی کھرکھری کی طرح ہوتی ہے، جو کہ آواز کی حالت ہوتے ہوئے فم حلق کے باری باری بند ہونے اور کھلنے سے مسلسل آواز میں مزاحمت کی شکل اختیار کر لیتی ہے، اور کبھی کبھی گفتگو میں سنی جاتی ہے۔ پنجابی میں مجہورہ لثویہ (ɾ) ایک تھپکی سے ہوتی ہے، مگر لفظ کے آخر پر ایک سے زیادہ تھپکیاں والی (r) ہو جاتی ہے۔ مجہورہ حلقیہ مکررہ (Glottal R) ایک ایسی آواز ہوتی ہے جو کہ اوتار صوت کو آواز کی حالت میں رکھ کر مکررہ فم حلق کی بندشوں سے پیدا ہوتی ہے، اور کبھی کبھی گفتگو میں سنائی دیتی ہے۔

نوٹ :- چونکہ منحرف مکررہ آواز (ݩ) کسی زبان میں بھی پائی نہیں جاتی، اس لئے یہ علامت منحرف تھپکی دار (سویڈن ڑ) (Sweedish L) (ڑ) کے لئے ہی استعمال کر لیتے ہیں۔

(ii) رِخوہ (Spirants) (Durative) - یہ وہ آوازیں ہوتی ہیں جن میں یقینی طور پر ذہنی راستہ میں کسی نہ کسی جگہ کچھ قدر سے رگڑ پائی جاتی ہے، یعنی مخرج میں ایسے ضعف کے ساتھ آواز ٹھہرے کہ وہ ساتھ ہی جاری بھی رہے۔ رگڑ کی وجہ سے مخرج میں جماؤ اور مضبوطی ہوتی ہے۔ چونکہ شدیدہ آوازوں میں جماؤ یعنی مسکن آواز کو لمبا نہیں کیا جا سکتا، اس لئے شدیدہ آوازیں بہ نسبت رِخوہ کے جماؤ کم اور مضبوطی زیادہ رکھتی ہیں۔ اس مضبوطی (firmness) کا حال دفعہ ۸۷ (۲) (ii) (ج) میں ملاحظہ ہو۔

نوٹ :- حروف مُصْمَتَہ - جیسا کہ دفعہ ۸۷ (۲) (i) (ب) کے تحت "نوٹ" میں حروف مذلقہ کے بیان میں بتایا گیا ہے کہ "صفت اذلاق" کی ضد "صفت اصمات" ہے، کیونکہ مصمتہ کے معنی منع کرنے کے ہیں یعنی ان حروف کو کنارۂ زبان اور کنارۂ لب میں نہ لاؤ۔ ایک یہ قول بھی ہے کہ صمت کے معنی چپ اور خاموش کے ہیں، اس لئے یہ حروف اس بات سے چپ ہیں یعنی منع کرتے ہیں کہ چار یا پانچ حروف والے الفاظ اصل میں اکیلے ان ہی حروف سے بنیں، بغیر اس کے کہ ان کے ساتھ حروف مذلقہ میں سے کوئی حرف ملے، (مثلاً عرب مجودین نے حکم کیا ہے کہ لفظ "عسجد" عجمی بولی کا لفظ ہے کیونکہ اس میں کوئی حرف مذلقہ شامل نہیں ہے)۔ ایک قول مناسب یہ بھی ہے کہ "مصمتہ" لغت میں بے خوف چیز کو کہتے ہیں، پس لامحالہ وہ ثقیل ہوگی، اسی لئے یہ حروف بہ نسبت مذلقہ کے ثقیل ہیں، یعنی ان کو ان کے مخرج میں مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔ لہٰذا چھ مذلقہ حروف کے علاوہ عربی ابجد کے تمام حروف مصمتہ کہلاتے ہیں۔ جیسا کہ دفعہ ۸۷ (۲) (i) (ب) کے تحت نوٹ میں حروف مذلقہ کے بیان میں کہا جا چکا ہے، یہ تقسیم اصواتیات کے لحاظ سے غلط ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ رِخوہ ہی آواز کی وہ قسم ہے جس میں رگڑ کی وجہ سے مخرج میں جماؤ اور مضبوطی دونوں ہوتی ہیں، اس لئے حروف مصمتہ محض رِخوہ کا ہی دوسرا نام رکھا جا سکتا ہے، مگر ایسا کرنے سے مذلقہ اور مصمتہ دو صفات متضادہ نہ رہیں گی، کیونکہ حروف "ء - ت - ج - د - ض - ق - ک" مصمتہ (رِخوہ) سے خارج ہو جائیں گے۔ بہرحال جیسا کہ بتایا جا چکا ہے، حروف مذلقہ حقیقت میں صوتیات کی اصطلاح "صامتی تھپکی دار حروف" کے لئے ہے، اسی طرح حروف مصمتہ بھی (شمسی اور قمری حروف کی اصطلاحوں کی طرح) عربی صوتیات کے تاریخی پہلو کو ظاہر کرنے کے لئے صوتیات کی اصطلاح ہے جو کہ حروف مذلقہ کے برخلاف "بغیر صامتی تھپکی کے حروف" کو ظاہر کرتی ہے۔ بذات خود مندرجہ بالا "عسجد" والی مثال (جو کہ صوتیات سے تعلق رکھتی ہے) سے بھی یہ حقیقت مترشح ہوتی ہے کہ مصمتہ اصلیت میں صوتیات ہی کی اصطلاح ہے۔ اگر ان دونوں اصطلاحوں کو علم الاصوات میں استعمال کرنا ہی ہو تو "طرفیہ رنگ کی آوازوں" اور "رِخوہ آوازوں" کے معنوں میں موزوں ہوں گی۔

Punjabiandpunjab.com

رخوہ آوازوں کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں :-

(أ) - طرفیہ سایشی (Lateral fricatives) (Mixed divided) - ان میں
طرفیہ حالت کے ساتھ ساتھ ہوا آسانی سے خارج نہیں ہوتی، بلکہ زبان کو ڈاڑھوں کی طرف پھیلاؤ
دے کر رگڑ سے سایشی رنگ میں طرفین سے ہوا خارج ہوتی ہے، مثلاً (ɬ) - (Dutch l)
مہموسہ اسلیہ طرفیہ سایشی لام (ɬ) عموماً ولندیزیوں کے ہاں پایا جاتا ہے جو کہ مہموسہ (l̥) کو
نمایاں رگڑ سے ادا کرنے سے بنتا ہے، مثلاً Llangollen (ɬangɔɬɛn) - پہلے دو لام
(ll) کی طرح بھی ملا کر بلائے جا سکتے ہیں مثلاً Lloyds میں۔

(ب) - سایشی (جھری) (Fricatives) (Mixed) - ان میں ہوا کے راستہ کو اتنا تنگ
کیا جاتا ہے کہ ہوا خارج ہوتے وقت رگڑ کے ساتھ زناٹے کی طرح نکلے، مثلاً (S)، (V) وغیرہ۔ یہ زناٹا
مہموسہ حروف میں سِسیاہٹ (hiss) اور مجہورہ میں بھِنّاہٹ (buzz) کہلاتی ہے۔ اسی
لئے مہموسہ سایشی آوازیں **سِسیاہٹی** اور مجہورہ سایشی آوازیں بھِنّاہٹی کہلاتی ہیں۔ بعض
اوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہوا اوپر کے دانتوں کے مابین سوراخوں میں سے خارج ہو جاتی ہے،
مثلاً ث (θ) اور ذ (ð) آوازوں میں۔ سایشی کی اسلیہ اور نطعیہ اقسام **سِسکاری**
(sibilate) یا (sibilants) کہلاتی ہیں، جن میں اسلیہ کو **صفیرہ (صفیریہ)** یعنی —
(Hissing sounds) اور نطعیہ کو **تفشی** (مُتَفَشِّیہ) (Hushing sounds) کہتے ہیں۔
بعض (ɕ) اور (ʑ) کو بھی تفشی کر دیتے ہیں۔ سِسکاری کی شدید قسم یعنی قوی سِسکاری آواز
(جو کہ پست نوک زبان نہ رکھنے سے ہوتا ہے) میں سیٹی زور سے بجتی ہے، مثلاً عربی کی پست
نوک زبان نہ رکھنے والی آوازیں (S) اور (Z) انگریزی کی (S!) اور (Z!) سے زیادہ سیٹی رکھتی
ہیں۔

نوٹ :- غیر سِسکاری آوازوں کو جبر سیم (Non-sibilants) کہتے ہیں۔

(ج) - لَینَہ (Lene) - سایشی آوازوں کی ادائیگی میں اگر سانس کم طاقت سے باہر
خارج ہو، یا ہوا کا راستہ قدرے کم تنگ ہو، یا دونوں حالتیں پائی جائیں، تو ایسی آوازوں کو
لین کہا جاتا ہے، مثلاً (ɭ)، (W:)، (j:) وغیرہ۔ لین کے معنی نرمی اور خشونت کے ہیں،
اسی وجہ سے غیر لین کو **رَجْ** کہتے ہیں۔ لینہ آوازوں کو سایشی آوازوں کی ہی قسم عام طور
پر سمجھا جاتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل چند خصوصیات سے بات زیادہ واضح ہو جائے گی :-

۱ - لین آوازوں کی طرح کی ادائیگی کو مصمتوں میں ڈھیلا پن کہتے ہیں، جیسا کہ مثلاً دفعہ
۸۷ (۱)(ii) میں نیم انسدادی آوازوں کے تحت ذکر آ چکا ہے۔ اس کے برعکس **مضبوطی**
(firmness) کہلاتی ہے، جیسا کہ دفعہ ۸۷ (۲)(ii) میں رخوہ آوازوں کے تحت مثلاً بندشی اور رخوہ
مصمتوں کی مضبوطی کا فرق بتایا گیا ہے۔ پشانی آوازوں کی ادائیگی میں ڈھیلے پن سے رخوہ آواز

Punjabandpunjab.com

بن جاتی ہے ، مثلاً د (ڈ) کی ڈھیلی ادائیگی ذ (ڈ) بنا دیتی ہے - چونکہ مضبوطی اور ڈھیلے ہونے سے صوتی جوف میں فرق پڑ جاتا ہے ، اِس لئے مصوتوں کی بلند اور پست حالتوں کے مقابل مصمتوں میں مضبوط اور ڈھیلی حالتیں ہوتی ہیں

۴ - سالیشی آوازوں کو اگر لینین سے بھی زیادہ کشادہ [ترکیبی کتابت کی نشانی (۲۷) برائے کشادہ لینہ مصمتہ] کر دیا جائے تو اُس کے مقابل کا مصوتہ پیدا ہو جاتا ہے ، مثلاً :-

α	∀	ɯ	ɛ	e	i	ɔ	o	u	ɛ°	e°	y					رومک	مصوتہ
J	[illegible]	1	ɩ	ɕ	ɪ	ɟ	ɜ	ɨ	ɛ	ɛ	f	ɪʰ				ترکیبی	
ɛ˧	ɛ	ɛ˫	ɱ˧	ɱ	ɱ˫	ɛ̊˧	ɛ̊	[illegible]	ɱ˫	ɱ	ɱ˫	(ω)	ω	S	ʓ	رومک	مصمتہ
ʢ	ɣ	ɣ	j	J	ʑ	Ωʷ	ɣʷ	[illegible]	jʷ	Jʷ	ʑʷ	ɺ	ð	z	ʒ	ترکیبی	

نوٹ :- جیسا کہ دفعہ ۴۹ اور ۵۰ میں بتایا گیا ہے ، مسبطہ مصوتوں کی طرح مسبطہ مصمتے بھی ہوتے ہیں - مسبطہ مصمتوں میں (کچھ) متوسط ، لینین اور زلقیہ آوازیں آ جاتی ہیں - اِن میں سے (کچھ) متوسط اور لینین کو ملا کر **مثل مصوت** (Vowel likes) کہتے ہیں ، گو زیادہ تر لینہ آوازوں کو ہی مثل مصوت کر دیتے ہیں - مسبطہ مصمتوں کی دوسری قسم زلقیہ آوازیں ہیں جن کو **نیم مصوت** (Semi-Vowels) کہتے ہیں -

(د) - <u>زلقیہ</u> (Gliding Consonants) <u>نیم مصوت</u> (Semi-Vowels) (Non-fricatives) -

یہ آوازیں ایک ایسی انتقالی آوازیں (Transition Sounds) (دیکھو تحت "لمرفات آواز") ہوتی ہیں جن کے شروع میں اعضائے صوت بلند مصوتے کی حالت کے قریب ہوتے ہیں ، مگر یک لخت کسی دوسرے مصوتے کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں (hiant یعنی "مصمتہ کی مصوتہ کی طرف انتقالی") ، مثلاً (w) - [انگریزی کی اصطلاح Gliding Consonants حقیقت میں "عبوری صفت والے مصمتوں" (Glide consonant) کی ایک قسم ہے ، جس کی تفصیل "ذو مخرجی حروف" کے تحت ملاحظہ ہو - اِس کے اُلٹ (Appetant یعنی "مصوتہ کا مصمتہ کی طرف انتقالی) جب مصوتوں سے مصمتے بنائے جاتے ہیں تو تسریلی مصوتہ سے اگر زلقیہ مصمتہ بنے گا تو اُسی کے مقابل تشیری مصوتہ سے سالیشی مصمتہ بنے گا ، مثلاً تسریلی مصوتہ [ʮ] یعنی (u) سے [ɰʷ] یعنی (ɥ) جو کہ فرانسیسی کا oui (French OUI) ہے ، کی زلقیہ آواز پیدا ہو جائے گی ، مگر مقابل کے تشیری مصوتہ [ʉ] یعنی (u) سے [ɰ̊ʷ] یعنی (ʍ) جو کہ انگریزی کا (w) ہے ، کی سالیشی آواز بنے گی - ویسے بھی مصمتے عموماً انگریزی میں تشیری اور فرانسیسی میں تسریلی ہوتے ہیں - غرضیکہ مصمتے بھی مصوتوں کی طرح تسریلی اور تشیری ہوتے ہیں ، مگر یہ فرق عموماً نظر انداز کر دیا جاتا ہے - یہ کہنا بھی غلط ہوگا کہ مصوتوں میں زبان کے کھنچاؤ (Tensity) (دیکھو دفعہ ۶۰) سے تسریلی اور تشیری ادائیگی مصمتوں میں

آکر علی الترتیب مسموع (بہہ) اور مختفی (ہٗ) ہو جاتی ہے، کیونکہ زبان کی کھٹن خالص مصوتوں کی سی صفت
ہے جس صفت کو علاحدہ کر کے بغیر کھٹن والے نہیں بنایا جا سکتا - اسی طرح مصمتوں کی ادائیگی میں
زبان کی بغلی کشادگی (lateral spreading) عام حالت ہوتی ہے، مگر بعض اوقات مصوتوں کی طرح
[دیکھو دفعہ ۶۹ (۳)] مصمتوں میں بھی زبان کی بغلی تنگی نمایاں حصہ لیتی ہے، مثلاً انگریزی کی
عقب لثویہ "ر" (ɹ) آواز ادا کرنے میں (جبکہ وہ معکوس مصوتہ نہیں بناتی) زبان کی نوک کو عقب
گرہ دانت کے ساتھ لگا کر جب سر زبان نیچا ہوتا ہے تو پیٹ زبان کو تالو کے مقابل مجوف رکھا جاتا
ہے، اور تمام کی تمام زبان بغلی تنگی میں ہوتی ہے، کنارے اوپر کو اٹھی ہوتی ہے، مگر دونوں جبڑوں
کی کشادگی کا کوئی اثر نہیں ہوتا، چاہے اوپر کے دانت زیادہ ہی کیوں نہ کھلے ہوں۔ چونکہ یہ
آوازیں مصوتوں کی طرح رکنی خاصیت بھی اختیار کر لیتی ہیں، اور اس کے علاوہ صوتی جوف کی
کشادگی مصوتوں کی ادائیگی کے قریب تر ہوتی ہے، اسی لئے ان کو نیم مصوت کہتے ہیں۔ زلقیہ
آوازوں میں رگڑ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے، اسی لئے ان کو بے ضغط (Frictionless) یا
بے ضغط رواں (Frictionless Continuants) کہتے ہیں۔ بعض اوقات سرکوزی مصوتوں
[دفعہ ۵۶ (۲) (ii)] کی طرح مصمتوں کی ادائیگی میں انتقال لسانی کی صفت بھی پائی جاتی ہے،
جس کی وجہ سے ان کو انتقال لسانی والے مصمتے کہا جاتا ہے۔ یہ صفت عموماً زائد ہوتی ہے۔ مگر
ان انتقال لسانی والے مصمتوں میں ایک قسم کے مصمتے ایسے بھی ہیں جو بلحاظ انداز عضو خالص یہی
صفت رکھتے ہیں اور زلقیہ کہلاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زلقیہ آوازیں کوئی مستقل صوت (phone)
نہیں ہوتیں بلکہ محض عبوری اصوات (glide sounds) ہوتی ہیں (ملاحظہ ہو دفعہ ۳۷)۔ مثلاً (دیکھو
۵ تلفظات آواز") انگریزی کی عقب لثویہ زلقیہ "ر" (ɹ) جس کو بے ضغط رواں "ر" (Cormal r)
یا (Frictionless Continuant R) کہتے ہیں۔ اس میں جہر (Voice) تو ہوتا ہے، مگر یہ
کوئی رگڑ (sound) نہیں رکھتی، اور یوں عبوری اصوات (Glide sounds) میں بھی شامل
کی جا سکتی ہے۔ اگر اس حالت میں زبان کو ایک جگہ قائم کر کے جہر کو امتداد دیا جائے تو
ترکیبی طور پر اپنے سے پہلے مصوتہ سے مل کر مخلوط مرکب دوہرا مصوتہ [دیکھو دفعہ ۵۶ (۳) (ii)]
بن جاتا ہے جس میں آخر کا جزو (ə) ہوتا ہے، مثلاً fear (fiə)، far (faə) وغیرہ۔
زلقیہ آوازوں کی دوسری مثال انگریزی کی معکوس زلقیہ "ر" (ɻ) ہے جس کو امریکی منحرفہ "ر"
(American retroflex R) کہتے ہیں۔ یہ بھی (ɹ) کی طرح کوئی مستقل صوت نہیں ہوتی۔
اگر اسی حالت میں زبان کو ایک جگہ قائم رکھ کر جہر کو امتداد دیا جائے تو ترکیبی طور سے پہلا مصوتہ
بدل کر "معکوس مصوتہ" [دفعہ ۶۹ (۲)] بن جاتا ہے۔ مثلاً بغیر نبرہ کے lord (lɔ:d) یا
perceive وغیرہ، نبرہ کے ساتھ bird (bɜd) یا hurt وغیرہ۔ امتداد سے ایسا اس
لئے ہوتا ہے، کیونکہ پھر زلقیہ حالت نہیں رہ سکتی، بلکہ مصوتی حالت ہو جائے گی، اور آواز جو

Punjabiandpunjab.com

کہ نہ ہونے کے برابر رگڑ رکھتے ہوئے حرف جہر ہی رکھتی ہے، پھر بالکل مصوتہ کی طرح بغیر رگڑ کے جہر ہی رہ جاتا ہے۔

نوٹ:- چونکہ عقب لثویہ زلقیہ "ر" اور منحرف زلقیہ "ر" کی نوعیت (خصوصاً شروع پر) بعینہ سائیشی جیسی رہ جاتی ہے، اس لئے (ڑ) اور (ﮌ) نشانیوں کی بجائے (ڑ) نشانی ہی کافی سمجھی جاتی ہے۔

۸۸ - غیر ترسیمی مصمتوں کی گروہ بندی ایک نقشہ میں دکھانے سے پہلے ایک اور قواعدی اصطلاح نرم اور ثقیل کا بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

مُقلقلہ (قلقلہ) :- مجہورہ پٹاخی آوازوں کو کہتے ہیں۔

نرم :- مجہورہ انفصالی اور مجہورہ سائیشی مع مقلقلہ آوازوں کو کہتے ہیں۔

ثِقیلہ :- مہموسہ پٹاخی آوازوں کو کہتے ہیں۔

ثقیل :- مہموسہ انفصالی اور مہموسہ سائیشی مع ثقیلہ آوازوں کو کہتے ہیں۔

عموماً مجہورہ پٹاخی کو (اور کبھی کبھی مجہورہ انفصالی اور مجہورہ سائیشی کو بھی) نرم (soft) اور اس کے مقابل مہموسہ کو ثقیل (hard) آوازیں کہتے ہیں۔ بعض بجاری مخلوط الباء اور مورد ھنیا کو بھی ثقیل کر دیتے ہیں، حالانکہ مورد ھنیا میں مجہورہ آوازیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ حرف س کو نکال کر ز اور ق کو بھی ثقیل میں شامل کرتے ہیں۔ انگریزی میں حروف [c] اور [g] کی مہموسہ پٹاخی آوازوں کو ثقیل کہتے ہیں (مثلاً critic, goal وغیرہ) اور ان کی مہموسہ و مجہورہ انفصالی (مثلاً ocean, gem وغیرہ) اور ان کی مہموسہ و مجہورہ سائیشی (مثلاً city, cello, since, rouge) آوازوں کو نرم کہتے ہیں، بلکہ بعض اوقات تو مہموسہ پٹاخی، مہموسہ انفصالی اور مہموسہ سائیشی کو ثقیل اور مجہورہ پٹاخی، مجہورہ انفصالی اور مجہورہ سائیشی کو نرم کر دیتے ہیں۔ بہر حال یہ صوتیات کی اصطلاحیں ہو سکتی ہیں، ورنہ اصواتیات میں ان آوازوں کے مخصوص گروہ بندی نام استعمال کرنے چاہئے۔

نوٹ:- عربی تجوید کی پرانی کتابوں میں حرف ط کی آواز کو مجہورہ میں شامل کرکے "مجہورہ مطبقہ اسلیہ پٹاخی (ڈ) مقلقلہ کہا گیا ہے، حالانکہ "ط" کی آواز "مہموسہ مطبقہ اسلیہ پٹاخی (ٹ) ہے۔ ہو سکتا ہے کہ قدیم عربی میں "ط" کی آواز مجہورہ (ڈ) ہو، مگر اس وقت تو یہ مجہورہ آواز معدوم ہی کی ہے۔ اسی طرح شاید قدیم عربی میں "ق" کی آواز مہموسہ کی بجائے مجہورہ ہو، جس کی وجہ سے پرانے مجودین نے "ق" کو مقلقلہ میں شامل کیا ہے۔

صفحات ۸۲ اور ۸۳ کا حاشیہ:-

۱ یا اسکاچی loch یا جرمن ach laut	۴ یا ج کلاسیکل عربی ادب	۷ یا Dutch R	۱۰ یا اُپدھمانیا یا on-breathing
۲ یا غ شمالی جرمنی	۵ یا بھٹواں لام (thick)	۸ یا "Swedish "l؟	۱۱ یا جرمن ich-laut
۳ یا ہسپانوی غ	۶ یا Mouille	۹ یا ڑ ولندیزی Dutch	۱۲ یا ہسپانوی

(iii) شجرہ غیر ترمیمی

(قہری) (حلقی)

قلعنیہ (جیہوا مُولیا)

گروہ بندی	کیفیت	حلقیہ	تصبیہ	غشائی تصبیہ	لہاتیہ	غشائی لہاتیہ	غشائی	غشائی جنکیہ
پٹاخی	مہموسہ				ق q		ک اردو k	ک روسی k̠ (= k+)
	گرفتی	ہمزہ ʔ						
	مجہورہ				ق [illegible] G		گ g	گ [illegible] g̠
	اخراجی	ʔ'					ک [illegible] k'	ک [illegible] k̠'
چٹاخی	مہموسہ						ʖ	
	مجہورہ							
انفصالی	مہموسہ						ک [illegible] k͡x	
	مجہورہ						g͡ɣ	
	مختلق							
	اخراجی							
مستطیل	مہموسہ							[illegible] k̠x̠'
	مجہورہ							
غنہ	مہموسہ						N̥	
	مجہورہ				غ [illegible] N		ن [illegible] ŋ	
	مختلق							
طرفیہ	مہموسہ						ɫ̥	
	مجہورہ						ل روسی ɫ	
[illegible]	مہموسہ				Also flapped Uvular R			
	مجہورہ							
[illegible]	مہموسہ				ر [illegible] ʀ̥			
	مجہورہ	Glottal R			ر [illegible] ʀ			
طرفیہ سایشی	مہموسہ						xˡ	x̠ˡ
	مجہورہ							
سایشی	مہموسہ	ہ h	ح [illegible] H	H̥	خ عربی اردو χ	خ جرمن X̥	خ [illegible] x	x̠
	مجہورہ	ɦ	ع [illegible] ʕ		غ [illegible] ʁ		غ [illegible] ɣ (= g)	
	مختلق				ʁ̥			
	مسموعہ							
	اخراجی							
لینہ	مہموسہ		ح H:					
	مجہورہ		ع ʕ:		غ ʁ:		غ [illegible] g	
زلقیہ	مہموسہ	ہ انگریزی h:						
	مجہورہ	ɦ:						

مصمتات

(قمری) (شفتی)		سقفیہ (شمسی) (وسطی)							
شفویہ		دنتیہ	لسانیہ			شجریہ			
			لثائی		نطعیہ	مورد ھنیا		سقفی	حنکی
دولبی	لب دنتی	دنتی	لثویہ	اسلیہ		عقب لثویہ	معوفہ		
p پ		ṭ ت اردو	t ت انگریزی	ṯ	ṭ ٹ	ṭ ٹ	ṭ ٹ تامل	c چ ہکیمو	c چ ہنگری
b ب	ب ہالینڈی DUTCH V	ḍ د اردو	d د انگریزی	d	d ڈ	ḍ ڈ	ḍ ڈ تامل	ɟ ج پنجابی	ɟ ج عربی
pʼ پ جورجی			tʼ ت جورجی						
ƥ پ یوسا		ɋ	ƭ ت ہوزا			ᶜ			
ɓ			ɗ						
pɸ پ افریقی		t̪θ ث عربی		ts ڈ افریقی	ʈʂ چ انگریزی	tʃ ٹ انگریزی		cç چ اردو	cç چ [illegible]
bβ پ افریقی		d̪ð د عربی فارسی		dz ج افریقی	ɖʐ ج انگریزی	dʒ ڈ انگریزی		ɟʝ ج اردو	
					ʤ				
				ts چ [illegible]	tʃʼ چ [illegible]				
m̥			n̥ ن آئسلینڈی						
m م	ɱ	n̪ ن [illegible] فرانسیسی	n ن			ṇ ن شبہ	ɳ ٹ [illegible]	ɲ ج شبہ	ŋ ن ادغمی
m̤ م شبہ			n̤						
		l̪ ل [illegible]	l̥ ل [illegible]						
mɬ [illegible]		ɬ ل عربی	l ل اردو [illegible]			ḷ ل [illegible]	ɭ ل [illegible]		ʎ ل [illegible]
			ɮ						
			ɾ ر اردو [illegible]			ɽ ڑ پنجابی ولندیزی	ɽ ڑ [illegible]		
			ɾ̥ [illegible]						
m² [illegible]			r ر پنجابی			ɽ اسکاچی	ɽ [illegible]		
	f¹			ɸ Dutch					
	v¹		ɭ افریقی	ɮ ل [illegible]					j¹
ɸ ف افریقی	f ف انگریزی	θ ث	ʋ [illegible]	s س	ʃ ش	ʂ	ʂ ش [illegible]	ç ش پنجابی	ç [illegible] پشتو
β و افریقی	v و اردو	ð ذ	ɹ	z ز	ʒ ژ	ʐ [illegible]	ʐ	ʑ	ʝ ی اردو
									ʝ ی عربی
	f̬ ف عربی			s̬ اسکیمو					
				sʼ س ہوسا					
	F ف پنجابی			s:					ʝʼ ی ہوسا
	ʋ و پنجابی	ð: [illegible]							hj
						ɽ: ڑ اردو			j: ی [illegible]

Punjabiandpunjab.com

۱۱- خصوصی مقام نطق

۹۰ - مقام تشکیل بیان کرتے وقت ایسے تمام مقام نطق چھوڑ دئے گئے تھے جو عام (Universal) نہیں بلکہ صرف چند مخصوص آوازوں میں ہی عملداری رکھتے ہیں اور اس طرح ان کا استعمال بہت محدود ہوتا ہے - اِن میں کچھ مقام نطق تو ایسے ہیں جو عام مقام تشکیل سے بالکل الگ اور خود مختار ہیں، مثلاً فی الشفو یا فی السّنان - کچھ ایسے ہیں جو عام مقام نطق کے مجموعہ کا نتیجہ ہیں، مثلاً دنتی لثویہ - بعض میں کوئی نہ کوئی عام مقام نطق زائد کیا جاتا ہے، مثلاً پھسکی، تُتلاہٹی، شُوکری - چند ایسے ہیں جن میں نطق کی ترمیم ایک نئے طریقہ سے ہوتی ہے، مثلاً طوالت لبی، طوالت لب زیریں، پست نوک زبان - یہ نیا طریقہ مرکب بھی ہو سکتا ہے، مثلاً پھسکی مع طوالت لبی - غرضیکہ ان تمام خصوصی مقام نطق میں کوئی بھی مقام تشکیل سب انداز تشکیل پر حاوی نہیں اور بیشتر مقام نطق تو محض گنتی کے مقام تشکیل سے ہی زائد جڑتے ہیں، یعنی ان کا دائرۂ عمل مخصوص حالتوں تک محدود ہوتا ہے اور عام (Universal) نہیں ہوتے - ایسے تمام خصوصی مقام نطق کی تفصیل یہاں دی جاتی ہے -

(۱) فی الشفو (Inter-lip) (labio - lingual) - اِن آوازوں میں نوک زبان آگے کو بڑھ کر دونوں لبوں کے درمیان آجاتی ہے، اور پھر دونوں لبوں کی بھینچ سے اس کو اندر کھینچ لیا جاتا ہے - اِس کا استعمال اخراجی آواز ظاہر کرتا ہے، مثلاً زبان کی نوک سے کوئی ہلکی سی چیز پھونک کی طرح اُڑائی ہو تو یُوں آواز [ʊ ɔ ɔ] ہوگی - ترکیبی کتابت میں اس کی نشانی منحرف آواز (جس میں زبان بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے کو معکوس ہوتی ہے) کی نشانی [c] کے اُلٹ (زبان کا پیچھے کھِنچنا [ɔ] ہوتی ہے - دنتی پٹاخی آوازوں یا منحرفہ "ر" کی بجائے اِن کو فی الشفو ادا کر سکتے ہیں، جیسا کہ بچہ آواز نکالتا ہے، مثلاً تبڑ تبڑ [ɔ ɔ ɔ ʊ] (ɔ ɔ ɔ)، دبڑ دبڑ [ɔ ɔ ɔ ʊ] (ɔ ɔ ɔ) -

(۲) طوالت لبی (lip - protrusion) - اِن آوازوں میں لبوں کو گول یعنی مدور (round) نہیں کیا جاتا بلکہ جیسے نمایاں مدور پن (over - rounding) میں طوالت لبی (lip-protrusion) کی جاتا ہے، اِسی طرح بغیر مدور پن کے لبوں کو آگے بڑھایا جاتا (طوالتِ لبی کیا جاتا) ہے - یہ عموماً بعض رواں آوازوں کی ادائیگی میں زائد نطق شامل کیا جاتا ہے، جیسے بعض لوگ اکثر "ر" کی ادائیگی میں طوالت لبی بھی کرتے ہیں - اِس کی نشانی (ɔ) ہے، مثلاً (ɔ ɾ)، (ɔ ʃ)، (ʒ ɪ) وغیرہ -

(۳) طوالت لب زیریں (lower lip outward from upper teeth) - بانتو زبان میں خصوصاً بعض آوازوں کی ادائیگی میں اُوپر کا لب تو دانتوں کے قریب ہی لگا رہتا ہے مگر نچلا لب باہر کی جانب کو کافی طوالت سے آگے بڑھا دیتے ہیں - طوالت لب زیریں کی ایک مثال تو با زبان کی "ف" ہے، جس میں لبوں کو سیٹی بجانے کی طرح بناتے ہیں، مگر اُن کو آگے نہیں بڑھاتے اور نہ ہی نچلے لب کو اُوپر کے دانتوں کے ساتھ دبا رہنے دیتے ہیں، اور پھر

Punjabiandpunjab.com

ہوا خارج کرکے لبوں کو تھپکی (flap) کی طرح علاوہ گرنے دیتے ہیں، مثلاً (f2)۔

(۴) بھُسکی (Divided)۔ اِن آوازوں میں لب دنتی مقام نطق بھی ساتھ ساتھ رکھا جاتا ہے۔ یہ عموماً بعض رواں آوازوں میں کیا جاسکتا ہے۔ جس طرح انداز تشکیل میں دوبغلی رنگ پیدا کرنے کے لئے "طرفیہ سائیشی" انداز ہوتا ہے، اسی طرح مقام تشکیل میں بھُسکی مقام رکھنے سے دوبغلی رنگ پیدا ہو جاتا ہے، مثلاً (s)، (z)، (ʃ) بلانے میں اوپر کے دانت نچلے لب کے ساتھ لگائے جائیں تو بھُسکی آوازیں (sᶠ)، (zᵛ)، (ʃᶠ) پیدا ہو جاتی ہیں۔ حقیقت میں لب دنتی آوازیں (f)، (v)، (ʃ) بذات خود دوبغلی رنگ رکھتی ہیں، کیونکہ نچلے لب اور اوپر کے دانتوں کے ملاپ کے دونوں اطراف سے ہوا خارج ہونے کا راستہ ہوتا ہے۔

(۵) فی السنان (Inter- dental)۔ جس طرح دنتی پٹاخی آوازوں کی بجائے فی اللثو نطق استعمال ہوتا ہے اسی طرح دنتی سائیشی آوازوں کی بجائے فی السنان نطق استعمال کر لیتے ہیں۔ اِن آوازوں میں زبان کو دونوں دانتوں کے درمیان رکھا جاتا ہے۔ اس کی نشانی (++) ہے۔ مثلاً عربی میں ث (θ) اور ذ (ð) آوازوں کو فی السنان (θ++) اور (ð++) بلاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عربی مجودین اِن دونوں آوازوں کو فراخ اصطلاح میں دنتیہ (یا "دنتی" ہی) کہ دیتے ہیں۔

(۶) دنتی لثویہ (Dento- alveolar)۔ چونکہ دنتی آوازوں (خصوصاً پٹاخی) میں زبان قدرے جڑ دانت کو بھی لگ جاتی ہے، اِس لئے ایسی کیفیت کا مقام نطق دنتی لثویہ کہلاتا ہے، مثلاً پنجابی میں دنتی لثویہ آوازیں ت (t+) اور د (d+) ہیں۔ شاید اسی پنجابی طرز کی بنا پر عربی مجودین نے عربی ت اور د کو "لثویہ" میں شمار کر لیا، بلکہ غلطی سے "نطعیہ" بھی کہ دیا، حالانکہ عربی ت اور د اصل میں دنتی انفصالی آوازیں (t̪) اور (d̪) ہیں۔ دنتی سائیشی آوازوں کی بھی دنتی لثویہ حالت ہو جاتی ہے، مثلاً لندنی انگریزی میں (θ+) اور (ð+) ہیں۔ لبنان کے دروز کی "ظ" کی آواز مطبقہ دنتی (ðˠ) میں بھی دنتی لثویہ حالت ہو جاتی ہے، جب کہ یہ مصری روزمرہ کی "ظ" کی آواز مطبقہ دنتی لثویہ (+ðˠ) بن جاتی ہے۔ عربی مجودین نے اِس مطبقہ دنتی لثویہ آواز کو بھی مطبقہ "لثویہ" میں شمار کر لیا ہے۔ اسی طرح عربی کی ث اور ذ کو فی السنان [(θ++) اور (ð++)] کی بجائے دنتی لثویہ کی طرف مائل ہوتے ہوئے [لندنی انگریزی کی طرز پر (θ+) اور (ð+)] دیکھ کر عرب مجودین نے "لثویہ تک بھی کہ دیا ہے۔

(۷) پست نوک زبان (Lowering of tongue tip)۔ جیسا کہ "دنتی" آوازوں کے تحت بیان کر دیا گیا ہے کہ دنتی لثویہ حالت سے مبرا رہنے کے لئے دنتی آوازوں کی ادائیگی میں یہ کیفیت رکھی جا سکتی ہے کہ نوک زبان کی بجائے سرزبان کو استعمال کیا جائے اور اس طرح

Punjabiandpunjab.com

نوک زبان کو نچلے دانتوں کے قریب نیچا کر دیا جائے۔ اِس کو پست نوک زبان کا نطق کہتے ہیں، جو کہ دنتی نطق کے ساتھ زائد کیا جاتا ہے اور خصوصاً پشاخی آوازوں یا کبھی کبھی سسکاری آوازوں کے لئے بہترین محتاطی تدبیر ہوتی ہے، مثلاً انگریزی کی "س" اور "ز" آوازیں پست نوک زبان والی (s!) اور (z!) ہی ہوتی ہیں۔ اردو کی "ت" (t̟) اور "د" (d̟) کی محتاطی ترکیب یا انگریزی کی "ث" (θ) اور "ذ" (ð) کی محتاطی ترکیبیں بھی پست نوک زبان سے ہی (t̟!), (d̟!), (θ!), (ð!) بنتی ہیں۔ سسکاری آوازوں [(s), (z), (ʃ), (ʒ)] میں پست نوک زبان کی حالت میں مقابلۃً عام حالت کے سسیاہٹ اور بھنبھناہٹ کم ہوتی ہے۔ عربی زبان میں چونکہ سسکاری آوازیں (اسلیہ اور نطعیہ) عام حالت میں ہی سر زبان کی بجائے نوک زبان سے ادا ہوتی ہیں اس لئے ان میں زناٹا بہت نمایاں ہوتا ہے۔

عربی میں س (s) اور ز (z) آوازوں میں چونکہ پست نوک زبان کی بجائے سر زبان کی حالت قدرے اوپر کے دانتوں کے قریب ہوتی ہے، اس لئے اِن آوازوں کو اسلیہ کی بجائے عربی مجودین "دنتی" ہی کہ دیتے ہیں، مگر جب ان آوازوں کو مطبقہ کر کے "ص" اور مصری "ظ" بنایا جائے تو چونکہ پست نوک زبان ساتھ ہوتا ہے، اس لئے ص (s̟!) اور مصری ظ (z̟!) کو عربی مجودین "مطبقہ اسلیہ" ہی کہ دیتے ہیں۔

(۸) پھسکی مع طوالت لبی (Divided with lip protrusion)۔ اِن آوازوں میں پھسکی اور طوالت لبی دونوں نطق زائد کئے جاتے ہیں، مثلاً افریقہ کی بانتو زبان کی شونا بولیوں میں (s) کا تلفظ نہ صرف پھسکی نطق سے ملایا جاتا ہے بلکہ طوالت لبی نطق بھی ساتھ ہی رکھا جاتا ہے یہ آواز ایسی حالت میں ($s^{ɬ}$) ہو جاتی ہے جو کہ مہموسہ صفیرہ پھسکی مع طوالت لبی ہوتی ہے (Breathed hissing divided with lip protrusion) اتنی مشکل مانی گئی ہے کہ کہا جاتا ہے کہ عام آدمی اس کو ادا نہیں کر سکتا جب تک کہ نچلے دو دانت اکھڑوا نہ لے، مگر حقیقت میں یہ مبالغہ ہے کیونکہ جب بغیر اوپر کے دانتوں کے ث (θ) اور ذ (ð) کی آوازیں بھی بعض اشخاص بخوبی نکال سکتے ہیں تو نچلے دو دانت اِس آواز کے لئے تڑوانے کیوں ضروری ہوں۔

(۹) تتلاہٹی (lisped)۔ اِن آوازوں میں دنتی مقام نطق کو ساتھ رکھا جاتا ہے۔ یہ کیفیت خصوصاً سسکاری آوازوں میں ہی

86
Punjabiandpunjab.com

نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ اس میں پست نوک زبان والی حالت بنانے کے وقت نوک زبان کو اوپر کے دانتوں کے ساتھ ہی لگا دیا جاتا ہے، یعنی ث θ یا ذ (ð) کی طرح آواز کو بلانا، مثلاً بچہ "ر" کو تتلاہٹ انداز میں ($ð^{r}$) بلاتا ہے۔ آواز (ʃ) کو تتلا کر (θ) کی طرح بلاتے ہیں، جیسے کہ بچہ لفظ "شورا" میں "ش" کو "س" کے انداز میں ... بلاتا ہے (θ)، وغیرہ۔

لندنی انگریزی میں (t) کو ($θ^{t}$) اور (d) کو ($ð^{d}$) تتلاہٹ کرکے بلاتے ہیں۔ مطبقہ اسلیہ مصری ظ (z̤) کو قدرے تتلا کر بولا جاتا ہے اور اسی طرح (z̤) کی تتلاہٹی حالت عربی ظ ($ð^{z}$) ہو جاتی ہے۔ گو لبنان کے دروز "ظ" کو بالکل مطبقہ دنتی (ð̤) ہی بلا لیتے ہیں۔ یعنی جس طرح مطبقہ پست نوک زبان "مطبقہ" ہی تصور ہوتا ہے، اسی طرح مطبقہ تتلاہٹ بھی "مطبقہ" ہی ہوتا ہے؟ عقب لثویہ میں زبان کی بغلی تنگی ضروری ہے؟

(۱۰) شوکری (Lingualized) - اس میں نطعیہ مقام نطق زائد جوڑا جاتا ہے، مثلاً (x) اور (ʃ) کی مرکب آواز (ɧ) بلائی جاتی ہے۔ اشمام بالحروف = مدور + تتلاہٹ + شوکری + پھسکی؟

88

شجرہ مصمتات

تشکیل / انداز عضو	مقام نطق / خصوص نطق (آواز ترجیم)	غشائی / شوکری	نطعیہ / تلاہٹی	نطعیہ / پست وک زبان	نطعیہ / طوالت لبی	اسلیہ / تسلاہٹی	اسلیہ / تسلاہٹی (مطبقہ)	اسلیہ / پیست وک زبان (مطبقہ)	اسلیہ / پیست وک زبان	اسلیہ / پھسکی / لوات لبی	اسلیہ / پھسکی
پشاخی	مہموسہ										
	مجہورہ										
غنہ	مجہورہ										
مکررہ	مجہورہ										
سالیشی	مہموسہ	ʃ	θʃ ش چنوک	ʃ! ش لنڈنی انگریزی	ʃ د	θs پنجابی یا چنوک		s̤!! ص	s! س انگریزی	s^{f} د س بانتو	s^{f} س جنوبی لنڈنی انگریزی
	مجہورہ		$ð^{ʒ}$ ظ	ʒ! ز لنڈنی انگریزی	ʒ د		$ð^{z}$ ظ عربی	z̤! ظ مصری	z! انگریزی		z^{v} ز جنوبی لنڈنی انگریزی

Punjabiandpunjab.com

خصوصی نطق

لثویہ			دنتیہ					لب دنتی	
ششلاہٹی	پھسکی	طوالت لبی	دنتی لثویہ		دنتی			طوالت لب زیریں	ششلاہٹی
				مطبقہ	پست نوک زبان	فی السنان	فی الشفو		
θᵗ ت لندنی انگریزی			t⊢ ت پنجابی		ṱ! ت اردو مغالطی ترکیب	t⊢⊢ ت بنگالی	t̃ ɔ ت بچے کی		
ðᵈ د لندنی انگریزی			d⊢ د پنجابی		ḓ! د اردو مغالطی ترکیب	d⊢⊢ د بنگالی	d̃ ɔ د بچے کی		
	ɦᵛ								
		ᵗɔ							
			θ⊢ ث لندنی انگریزی		θ! ث انگریزی مغالطی ترکیب	θ⊢⊢ ث عربی		f⊐ ف توبا	θᶠ ف بانتو
ðʳ ر بچے کی			ð⊢ ذ لندنی انگریزی	ð̰⊢ ض روزمرہ	ð! ذ انگریزی مغالطی ترکیب	ð⊢⊢ ذ عربی			ðᵛ و بانتو

Punjabiandpunjab.com

۱۲ ترمیمی نطق (بذریعہ کشادہ لینہ آواز مثل Glide Vowel) اور جزوی ثانوی انداز

۹۲ - مصمتوں میں کچھ مقام تشکیل ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے مقام نطق میں ایک ایسا زاید مقام شامل ہوتا ہے جو محض ثانوی رنگ ساتھ ساتھ رکھتا ہے، یعنی کہ وہ ثانوی مقام پورا استعمال نہیں ہوتا بلکہ اُس کی طرف مثل عبوری آواز کے اشارہ ہی ہوتا ہے اور ایسا اشارہ مثل مصوت کا رنگ رکھتا ہے۔ دوسرے معنوں یہ ترمیمی (modified) نطق کہلاتا ہے۔ جس طرح مصوتوں پر مصمتہ کی دوہری تشکیل سے دوہرے صامتی نطق کے مصوتے (دفعہ ۶۹) ہوتے ہیں، اُس انداز کے دوہرے مصوّتی نطق کے مصمتے (Vowel modified Consonants) نہیں ہوتے جو کہ مفرد آوازوں کے ضمن میں آسکیں، بلکہ مصمتہ کی ترمیم لینہ کی کشادہ حالت کا رنگ رکھتی ہے، جو کہ دوہرے مرکب مصوتوں میں کم نبرہ والے جزو کے عبوری صفت والے مصوتوں (Glide Vowels) کی طرح صامتی رنگ رکھتی ہے۔ اصواتی کتابت میں آسانی کی غرض سے ایسے مصمتوں پر مصوتہ کی باریک نشانی دی جاتی ہے، جو کہ حقیقت میں اُس مصوتہ کے مقابل کا کشادہ لینہ مصمتہ کا رنگ ہوتا ہے۔

۹۳ - اسی طرح ایسے مصمتوں میں ثانوی انداز تشکیل ہو تو وہ محض جزواً ہی استعمال ہوتا ہے، یعنی حرف شروع یا آخر پر ہی مل کر ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اُن زبانوں میں جہاں ایسے مصمتے صوتیوں میں شمار نہ ہوتے ہوں، وہاں یہ ثانوی انداز محض صفات محسنہ تحلیہ ہی کہلاتی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

Punjabiandpunjab.com

(أ) مقام تشکیل

(۱) مُدَوَّر (Labialised) (Lip modified) - اِن میں دولبی مقام کی طرف اشارہ ہوتا ہے، جب کہ لبوں کی گولائی (rounding) کام آتی ہے، اور یہ گولائی (w) کی ترمیم سے لکھی جاتی ہے، مثلاً (I^w)، جو کہ مصوتہ (ɔ:) کا مظہر ہے، یعنی (I^w) = ($I^{ɔ:}$)۔ مدور پن (lip rounding)(roundness) (Labialization) کی دیگر مثالیں حنکی مدور پن (Front labialization) ($ç^w$)، مدور غشائی (x^w)، مدور اسلیہ (s^w)، ([illegible]^w)، ([illegible])، (ʃ)، (ʒ)، (σ) وغیرہ ہیں۔

اگر یہ دکھانا مقصود ہو کہ مدور پن مطلق نہ ہو تو اُوپر کا لب ہلکا سا اُٹھا رہتا ہے۔ اگر بہت ہی ہلکا سا مدور پن کرنا ہو تو اُوپر کا لب ہلکا سا نیچا گرا دیتے ہیں، مثلاً (S)، (Z) میں مطلق مدور پن نہیں، مگر (S̤)، (Z̤) میں ہلکا سا مدور پن ہے۔

(۲) مُستَحلیہ (Elevated) (Palatalised) (Front modified) (Fronted) - اِن میں اِشارہ حنکی مقام کی طرف ہوتا ہے، یعنی پیٹھ زبان کو اُٹھا کر سخت تالو کی طرف

کیا جاتا ہے اور مصمتہ (j) کام کرتا ہے، جو کہ مصوتہ (i) کا مظہر ہے۔ لبی مقام نطق کو مستحلیہ کیا
جائے تو مدور مصوتہ (y) لبوں کی قدرے گولائی کی وجہ سے عمل میں آتا ہے، مثلاً مصمتہ (ɥ)
(French oui) میں۔ مسلسل گفتگو میں جج ہنگری (c) کا تلفظ مستحلیہ ہو جایا کرتا ہے،
کیونکہ اس کا نطق ایسے مقام پر ہے کہ اس کے بعد کوئی حرکت ادا نہیں ہو سکتی جب تک کہ
(j) کی عبوری آواز سے نہ گزرا جائے۔ مستحلیہ لام (lʲ) یعنی (ʎ) کی آواز کو روشن یعنی رقیق
لام (l) کے مقابلہ پر قدرے تاریک (darker) کہلاتی ہے۔ دیگر مثالیں (nʲ)، (ʃʲ) وغیرہ
ہیں، یا انگریزی tune (-tʲ)، duty (-dʲ)، onion (-nʲ-) میں۔ (دیکھو تحت حذف)۔
نوٹ:- غیر مستحلیہ کو مُستَفِلہ یا مُنخَفِضَہ (Lowered) (Non-palatalized)

کہتے ہیں۔
(۳) مُفخَّمہ (Dignified) (Velarised) ۔ ان آوازوں میں اشارہ غشائی مقام کی
طرف ہوتا ہے، یعنی جڑھ زبان نرم تالو کی طرف اٹھتی ہے اور مصوتہ (ɯ) کام آتا ہے۔ لبی مقام
نطق کو مفخم کیا جائے تو مدور مصوتہ (u) لبوں کی قدرے گولائی کی وجہ سے عمل میں آتا ہے،
مفخم لبی سالیقی آواز (w) اس کی ایک مثال ہے جس کو (lip-back) (labio-velar)
(labio-guttural) بھی کہتے ہیں۔ دیگر مثالیں (nˠ)، (zˠ) وغیرہ ہیں۔ مفخم لام (lˠ)
(Velar L) کی آواز تاریک (dark) کہلاتی ہے۔ تفخیم کی شدید قسم "پُر" لام کہلاتی
ہے، جو کہ حقیقت میں مطبقہ حالت ہو جاتی ہے، مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر وہ آواز جو مفخم
بن سکے اُس کو مطبقہ بھی بنایا جا سکتا ہے، مثلاً (nˠ) یا (ʃˠ) کے مقابل مطبقہ آواز
نہیں ہے۔
نوٹ:- غیر مفخم کو رقیق (مُرَقَّقہ) (Non-velarised) (Delicate) کہتے ہیں۔
عربی مجودین مفخم کو مستحلیہ کہتے ہیں، حالانکہ عربی میں مستحلیہ آواز کوئی بھی نہیں ہے، بلکہ
اپنی "مستحلیہ" کی اصطلاح میں اصلی مفخم آوازیں (مثلاً عربی واؤ اور واؤ لین) رکھتے ہی نہیں،
سوائے اس کے کہ تفخیم صوت [Velarisation یعنی inclining of a-phoneme towards back
دیکھو "امالہ"] کو حرف "پُر" پڑھنے کے لئے استعمال کرتے ہیں، مثلاً لام" اور "رے" کی پُر آوازیں
(ɫ)، (rˠ)، ان کی روشن آوازوں کا استفہام کہلاتی ہیں، جو فی الحقیقت مطبقہ آوازیں ہوتی ہیں۔
چونکہ مطبقہ آوازوں کے بعد مفخم عبوری آواز (ɯ) کا آنا لازمی ہے [جیسا کہ دفعہ ۹۳ (۴) میں دکھایا
گیا ہے]۔ اس لئے عربی مجودین نے مطبقہ آوازوں کو مفخم سمجھ کر ان کو اپنی "مستحلیہ" کی اصطلاح میں
شامل کر لیا ہے، اور مزید برآں اس اصطلاح میں باقیہ آوازوں کو بھی ملا لیا ہے۔
(۴) مُطبقہ (Emphatics) (Fan) (Spread) (Pharyngealised) ۔ ان میں ہلکا سا مدور پن
اور زبان کی بغلی کشادگی (lateral spreading) (جو کہ مفخم حالت تک پہنچ جاتی ہے) کام کرتی

ہے، یعنی ان کی ادائیگی میں ظاہر زبان کا دباؤ تو قدرے زبان کی کشش سے رہتا ہے مگر حافتِ زبان کو پھیلایا جاتا ہے اور اسی طرح سانس کی رگڑ صرف ظاہر زبان کی مدد تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ حافتِ زبان اور ڈاڑھوں کے درمیان بھی یہ رگڑ محسوس ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی ادائیگی میں لہجہ بھی نیچا ہوتا ہے (falling intonation) (less pitch) اور غنی آواز (dull timbre) کا رنگ ہوتا ہے۔ اس بغلی کشادگی (lateral spreading) کی وجہ سے غشائی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور اسی قدر چوڑائی میں جڑِ زبان نرم تالو کی طرف اٹھتی ہے کہ سارے کا سارا منہ زبان سے بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اسی لئے مطبقہ آواز کے بعد ہمیشہ مفخمہ عبوری آواز (ɯ) پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ مطبقہ آوازوں کی ادائیگی میں اوپر کا لب صفیرہ آوازوں [(s)، (z)] کی طرح قدرے اوپر اٹھنے کی بجائے نیچے گرا رہتا ہے، اس لئے ہلکا سا مدور پن ہونے کی وجہ سے مفخمہ عبوری آواز (ɯ) ہو جاتی ہے، مثلاً (ظِ) یا (ضٓ)۔ پشاخی آوازوں میں بھی رباعی کے وقت یہی غنی آواز نمایاں ہوتی ہے، جیسے کہ آئرلینڈ میں انگریزی کی آوازوں (θ) اور (ð) کو (تِ) اور (دِ) کی طرح ادا کیا جاتا ہے۔ معرّبی "ض" (ضِ) ادا کرنے میں سارے کے سارے حافتِ زبان کو تالو اور کرسی دانت سے لگا کر اوپر کی ڈاڑھوں کی جڑ سے آواز نکالنی پڑتی ہے۔ اس میں چاہے دائیں طرف کی ڈاڑھیں استعمال ہوں چاہے بائیں طرف کی، مگر بائیں طرف سے آسانی ہوتی ہے۔

Punjabiandpunjab.com

عبوری آواز [مثلاً طین (tˠi:n) میں] کو شامل کر کے اس آواز کو مطبقہ استفعام (Emphatic Velarisation) کہتے ہیں۔ اس عبوری آواز کا اثر اگلے مصوتہ پر بھی ہوتا ہے، مثلاً (a) کو (ɒ) بنا دیتا ہے۔

نوٹ :- تمام وہ آوازیں جو مطبقہ ہو سکتی ہیں، مفخمہ بھی ہو سکتی ہیں، مگر اس کے اُلٹ تمام وہ آوازیں جو مفخمہ ہو سکیں، ضروری نہیں کہ مطبقہ بھی ادا ہو سکیں۔ (lˠ ، lˁ)؟ غیر مطبقہ آوازوں کو **مُنفتحہ** (Non- emphatics) کہتے ہیں۔

(ii) انواز تشکیل

-۹۴

(۱) مخلوط الہا (مہاپران) (ہائیہ) (ہائیت) (مشترک تنفیس) (سہکار) (Aspirates)۔

شدیدہ مصمتوں کے نظریہ [دفعہ ۸۷ (۱)] کے تحت یہ واضح ہو جاتا ہے کہ "رہائی" تب ہی ممکن ہو سکتی ہے جب مسلسل گفتگو میں شدیدہ مصمتہ کے بعد کوئی نہ کوئی مصمتہ یا مصوتہ ہو، ورنہ "رہائی" بغیر کسی مخلوط بول کے ممکن نہیں ہو سکتی۔ یہ مخلوط صَوت کسی خفیف سے مصوتہ سے بھی بنایا جا سکتا ہے، مثلاً egg (ɛg:ᵊ) میں۔ مخلوط صَوت بنانے کی دوسری طرف (h) کی آواز سے ہوتی ہے، مثلاً (ɛg:ʰ) لاک (la:kʰ) وغیرہ میں۔ ایسی آوازیں جن میں

پشاخ (h) کی آواز سے مخلوط ہو کر گھلی، مخلوط الہا آوازیں کہلاتی ہیں۔

مخلوط الہا صوت کے خفیف مصوتہ کی آواز تو محض ایک عبوری آواز ہی تصور کی جاتی ہے (کیونکہ یہ حقیقت میں پشاخی آواز کو بندشی طرز میں ادا کر کے بعد میں بطور عبوری آواز نکالی جاتی ہے) اس لئے نظر انداز کر دی جاتی ہے، مگر مخلوط الہا صوت کی (h) کی آواز جسے کہ تشدیدہ عبوری آواز (stress glide) ہی کہلاتی ہے (stress اِس لئے کہ تنگ راستہ سے ہوا خارج ہوتی ہے)، مگر اصلیت میں یہ پشاخ کا جزو ہوتی ہے اور اِس لئے مزد آواز کا جزو کہلاتی ہے۔ البتہ ہائیہ مرکب دوہرے مصمتوں (ماڈرن مخلوط الہا) (aspirata) میں (h) کی آواز مزد آواز کا جزو نہیں ہوتی، کیونکہ اُس وقت (h) کی آواز اپنے سے پہلے مصمتہ کے ساتھ اختلاط کر کے مرکب دوہری آواز بناتی ہے، مثلاً اردو "ڈھ" (d^h) یا (d̄h) کی ادائیگی انگریزی (mad house) میں "dh" کی طرح ہوتی ہے۔ سنسکرت میں بھ۔ دھ۔ ڈھ۔ گھ کی آوازیں "ماڈرن مخلوط الہا" نہیں بلکہ مالجد الہا آوازیں ہیں۔ یہ علاوہ بات ہے کہ آج کل کی ہندی زبانوں میں سنسکرت کے اِن حروف کی قیمتیں ماڈرن مخلوط الہا کی بنا دی گئی ہیں۔

93

نوٹ:- مہاپران کا اُلٹ الپ پران کہلاتا ہے۔

مخلوط الہا کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:-

(i) مالجد الہا (منفوس) یا (لفسی) (post aspiration)۔ اِن میں (h) کی آواز محض عبوری کی طرح ہی ہوتی ہے [مثلاً (a^o) یعنی (k^h)]، جس میں وہ طاقت نہیں ہوتی جو کہ بندشی طرز کے بعد (h) کی عبوری آواز ملانے کے وقت [مثلاً ($k!^h$) یا (K̄h) میں] ہوتی ہے۔ عام طور پر مہموسہ بندشی آوازوں میں یہ کیفیت بہت نمایاں ہوتی ہے، خصوصاً جب کہ اِن مصمتوں کے بعد مصوتہ ہو یا یہ خود آیاتی ٹکڑے (breath group) [دیکھو "آیاتی اور مفہومی ٹکڑے"] کے آخر پر واقع ہوں، مثلاً (p^hit^h)۔ بعض زبانوں میں (مثلاً آئرلینڈ میں) تو مجہورہ پشاخی کو بھی مالجد الہا بنا کر عموماً بولا جاتا ہے۔ قوی قسم کے مالجد الہا میں تو (h) کی آواز قدرے (S) کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ اسی لئے مہموسہ پشاخی کے قوی مالجد الہا جن میں (S) کی عبوری آواز ہوتی ہے "سسیاہٹی مالجد الہا" کہلاتے ہیں، اور مجہورہ پشاخی کے قوی مالجد الہا جن میں (Z) کی عبوری آواز ہوتی ہے، "بھنّاہٹی مالجد الہا" کہلاتے ہیں، مثلاً (t^s)، (d^z)۔

انفصالی آوازوں میں ڈھیلا پشاخ ہونے کی وجہ سے پشاخی آوازوں کے مالجد الہا سے کم طاقت ہوتی ہے، مثلاً ($t^ʃ$) اور ($d^ʒ$) میں۔ بعض اوقات کم طاقت والا "ادھورے ملاپ" کی شکل اختیار کر لیتا ہے (دیکھو "گمک والی پنجابی")۔

جن زبانوں میں مالجد الہا آوازیں علاوہ صوتیہ نہ ہوں، اُن میں (h) کی آواز عموماً شنوائی میں نظر انداز ہی ہو جاتی ہے، مثلاً انگریزی میں جہاں آواز (h) بطور صوت صرف مصوتہ یا

(m) اور (j) سے پہلے مبدوء حالت میں ہی واضح شکل میں ہوتی ہے (مثلاً what, high why)، وہاں ہر مصمتہ کو بے دھڑک بغیر کسی مغالطے کے مابعد الہا بلایا جا سکتا ہے۔

رواں حروف میں بھی مابعد الہا ہو جاتا ہے، مگر چونکہ ان میں پٹاخہ کی آواز ناپید ہوتی ہے اس لئے ان کا مابعد الہا بہت کمزور ہوتا ہے، مگر بعض اوقات نمایاں بھی ہوتا ہے، مثلاً آئرش انگریزی میں (Sir) جیسے لفظ میں (S') مابعد الہا کافی نمایاں ہوتا ہے یا پنجابی میں لفظ "سنگھنا" सङ्घना (SAN'ŋa) میں (N') کافی نمایاں ہوتا ہے۔ الفاظ تمہیں، انہیں وغیرہ تو ہائے مخلوط التلفظ یا ہائے مخلوطی کا تلفظ ماڈرن مخلوط الہا کا ہے، مگر ان کو مابعد الہا بھی بلایا جاتا ہے۔

(ii) بھاری مخلوط الہا (ہکار) (Hard aspirates) - بعض اوقات پٹاخی آوازوں کے پٹاخہ میں مخلوط الہا مکمل ہوتا ہے، جو کہ صرف مہموسہ حالت میں ہی ہوتا ہے، مثلاً سنسکرت زبان یا دیگر پاک و ہند کی زبانوں میں ایسی کھ - ٹھ - تھ - پھ [(kʰ), (ṭʰ), (t̪ʰ), (pʰ)] آوازیں ملتی ہیں - ایسی آوازوں میں پٹاخی آواز کی طاقت بدستور (h) کی شدیدہ عبوری آواز (stress glide) میں بھی موجود ہوتی ہے، مثلاً [ɑº] یعنی کھ (kʰ) کی آواز [ɑc] یعنی (kx) جیسی ہو جاتی ہے جو کہ عربی "ک" ہے - انفعالی آوازوں میں مخلوط الہا آواز ڈھیلا پٹاخہ ہونے کی وجہ سے قدرے کمزور ہوتی ہے، مثلاً اردو "چھ" (ɛɕʰ) میں۔

Punjabiandpunjab.com

(۲) غنائی (Pharyngonasal) - اِن میں ناک کا راستہ بھی جزواً استعمال ہوتا ہے یعنی پٹاخہ کو دہنی کی بجائے زبان کو نُون کی حالت میں رکھ کر انفی بنا دیا جاتا ہے - چونکہ یہ حالت صرف پٹاخی آوازوں میں ہوتی ہے اس لئے اِن آوازوں کو (Nasal plosives) یا (Faucal plosives) کہتے ہیں - یہ مہموسہ اور مجہورہ دونوں شکلوں میں ہو سکتی ہے، مثلاً (t̪), (k̪), (g̪) وغیرہ - انگریزی کے لفظ cotton میں (t) کی آواز غنائی پٹاخی (t̪) ہے۔

(۳) حافیہ (laterally) - اِن آوازوں پٹاخہ بغلی یا دو بغلی کر کے خارج کیا جاتا ہے، جو کہ مہموسہ اور مجہورہ دونوں حالتوں میں ہو سکتا ہے - پٹاخی آواز کو اِس طرح ادا کیا جائے اس کو حافیہ پٹاخی (laterally explosive) کہتے ہیں، اور ایسی چٹاخی آواز کو حافیہ چٹاخی (laterally implosive) کہتے ہیں - پٹاخی حالتوں میں پٹاخہ کے وقت زبان کو لام کی حالت میں رکھ کر ہوا خارج کی جاتی ہے، مگر چٹاخی حالتوں میں زبان کی بندش کو سامنے سے ہٹاتے نہیں، صرف زبان کی بغلوں کو ہوا کے لئے کھول دیا جاتا ہے، مثلاً انگریزی کے لفظ people میں پ کی آواز حافیہ پٹاخی (pˡ) ہے - یہاں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ طرفیہ سایشی (laterally fricatives) کو حافیہ سایشی (lateral fricatives) نہیں کہ

سکتے، کیونکہ ایک طرف تو حاقیہ حالت حرف النداری آوازوں کی ہو سکتی ہے (حاقیہ سالیشی نہیں) اور دوسری طرف یہ کہ طرفیہ سالیشی میں دو انداز تشکیل (طرفیہ اور سالیشی) تمام آواز میں یکساں ساتھ ساتھ کام کرتے ہیں، مگر حاقیہ پٹاخی میں "طرفیہ" انداز جزواً (حرف آخر پر پٹاخہ کے وقت) کام کرتا ہے، مثلاً لفظ battle میں (tˡ) آواز۔ دیکھو ہمزۃ القطع کی غنائی آواز [S]۔

(۴) مُرتعش (Vibrant)۔ اِن آوازوں میں ہلکا سا ارتعاش ہوتا ہے جو کہ باقاعدہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ارتعاشی انداز تشکیل ان میں لگاتار ساتھ ساتھ تمام آواز میں نہیں ہوتا، مثلاً غشائی لہاتیہ مرتعش سالیشی (Uvular R)، (جرمن غ) (ʀ)، اور غشائی قصبیہ مرتعش سالیشی (Danish WOA)، (ڈنمارک کی ر) (ʁ̌) کی آوازوں میں۔ سالیشی تکرار

(Fricative trill) مجہورہ لثویہ مرتعش سالیشی آواز کو (ɼ) یا (ř) لکھتے ہیں۔

(۵) گھُٹو۔ یں (Choked) (Choke stops) (Choked plosive) (اصطلاح ٹرنر Recursive (Throat stop modified)۔ اِن میں پٹاخی آوازوں کی خاص صفت "گرفتی" کو آواز کے شروع پر جزواً استعمال کیا جاتا ہے۔ اِسی لئے اِن کو گھُٹو۔ یں آواز کہا جاتا ہے۔ ترکیبی لحاظ سے تو گھُٹو۔ یں آوازیں ہر آواز کی ترمیم کے طور پر بن سکتی ہیں، مگر سماعتی طور پر ان کا احساس حرف مجہورہ آوازوں میں ہی نمایاں ہوتا ہے، اور وہ بھی حرف پٹاخی انداز سے۔ یہ ایسی پٹاخی آوازیں ہوتی ہیں کہ ان کے مسکن اور رہائی میں تو کوئی فرق نہیں ہوتا، مگر بندش کے وقت اوتار صوت کو بند رکھا جاتا ہے، اِسی لئے اِن کو گھُٹو۔ یں پٹاخی کہا جاتا ہے۔ [ایسی آواز کو اور زیادہ نمایاں کرنے کے لئے تو افریقہ کی وحشی قوموں میں چٹاخی رنگ سے اوتار صوت کو (حلق گرفت میں) بند کیا جاتا ہے]۔ نتیجہ یہ کہ گھُٹو۔ یں آوازوں میں بندش کے وقت چٹخاری آواز کی طرح فم حلق کو یک لخت ساتھ ہی بند کر دیا جاتا ہے، اور ہونٹوں کی حرکت سے فم حلق کو ڈاٹ کی طرح اونچا کیا جاتا ہے تاکہ منہ اور فم حلق کی درمیانی ہوا کا دباؤ پڑے۔ یہ حرکت کوئی آواز پیدا نہیں کرتی جب تک کہ مسکن آواز قائم رکھتے ہیں، مگر رہائی کے وقت یہ ایک خاص انداز کی عبوری جیسی آواز پیدا کر دیتی ہے، جس کو گھُٹو۔ یں عبوری آواز (Choking glide) بھی کہہ دیتے ہیں، مثلاً (ˀg)، (ˀj)، (ˀb)۔ مُلتانی الفاظ جن کے شروع پر گھُٹو۔ یں آواز ہوتی ہے اُن کی مختصر فہرست ملاحظہ ہو:— (کچھ الفاظ میں ایسے حروف آخری حالتوں میں بھی ملیں گے)۔

بابا	بُھٹنا	بلانیں	بُور
باگھی	بُجھنا	بھنڈا	بہاتتا
بالھی	بُڈّنا	بھجنا	بئی سجھاں
ببری	برموٹی	بھتّی	بیٹ
ببھیا	بُلارا	بُوٹا	بیڑی

Punjabiandpunjab.com

جاپنا	دکھوترا	ڈکار	ڈیہو
جاری	دلِدھر	ڈسکنا	گاٹا
جال	دلّنا	ڈکھنا	گاچا
جام	دتّہ	ڈلّی	گاڑھا
جانگھل	دوپہر	ڈنبھرا	گالنا
جاننا	دُوجھا	ڈنڈ	گاوا
جٹ	دوہترا	ڈنڈا	گبھرو
جڑھ	دہلکا	ڈنڈل بمعنی (ڈنٹھل)	گُت
جلم	دلیس	ڈِنگ	گٹ
جُھلنا	دِلیا	ڈنگر	گٹّا
جھُول	ڈاٹ	ڈنگنا	گُٹکنا
جمانا	ڈاٹھا	ڈنگوری	گُٹھ
جمُوں	ڈاچی	ڈنگھان	گِٹھ
جناں	ڈاڈھا	ڈوڈا	گُجھا
جنڈ	ڈار	ڈور	گچھّا
جنگھ	ڈال	ڈوری	گربھی
جننا	ڈانگ	ڈُوس	گلتی
جیٹھ	ڈاہرا	ڈوکا	گُندھنا
جیٹھا	ڈائن	ڈول	گوڑھا
جَیغل	ڈب	ڈُول	گِھنی
دادا	ڈبّا	ڈولا	گیٹی
دائِہ	ڈھن	ڈومنی	
دتّھا	ڈِٹّھا	ڈولی	
ددھر	ڈِڈّھ	ڈیڈھا	
دِرالی	ڈُڈرِیں	ڈیک	
دسانا	ڈِڈھ	ڈیلھا	
دِساور	ڈِرنا	ڈینبھوں	
دِکھالا	ڈُسکنا	ڈیڈھی بمعنی (ڈیوڑھی)	
دکھانا	ڈُک	ڈیوٹ	

96
Punjabiandpunjab.com

گھوشی شدیدہ آوازیں آرمینی (Armenian) اور سیکسن جرمن (Saxon - German) زبانوں میں بھی پائی جاتی ہیں - پنجابی زبان کی ملتانی بولی میں سندھی زبان کی طرح "ب - ج - د - گ" کی عام شدیدہ آوازوں کو گھوشی کر دینے سے یہ نئی آوازیں پیدا ہو جاتی ہیں، بلکہ ایک اور آواز گھوشی ڈ (ڈ) کی ہے جو کہ سماعتی لحاظ سے گھوشی د (ڈ) کے قریب ہے (اگر ترکیبی لحاظ سے مختلف ہے) - اِس لئے اِن دونوں آوازوں میں مستشرقین نے عام طور پر فرق نہیں کیا - یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے (ڈ) آواز کے لئے کوئی علاوہ حرف نہیں تراشا، حالانکہ (ڈ) کے لئے [ڈ] اور (ڈ) کے لئے [ڈ] ہونا چاہئے -

یہ آوازیں سندھی زبان کے حروف "ٻ - ڄ - ڏ - ڳ" کی آوازوں کے مشابہ ہوتی ہیں - مستشرقین نے جس طرح گورمکھی میں پنجابی گمک دکھانے کے لئے (یا اُلٹا دین لام) کے لئے نئے حروف وضع کئے تھے [دیکھو دفعہ ۸۲ (۴) (ii) (ج) ا اور تحت "گمک"] مگر وہ رواج نہ پا سکے، اِسی طرح اُنہوں نے پنجابی رسم الخط میں بھی گھوشی آوازوں کے مندرجہ ذیل حروف بنائے تھے، مگر وہ رواج نہ پا سکے :-

ٻ - ڄ - (ڏ) - ڏ - ڳ -

Punjabiandpunjab.com

ملتانی بولی میں گرام گمک کی بجائے ما بعد الہا کا ادھوری ملاپ استعمال ہوتا ہے (دیکھو تحت "گمک") : اور ایسے ادھوری ملاپ میں گھوشی آواز پائی جاتی ہے، وہاں بغیر گھوشی کے عام آواز سے بھی اکثر بولا جاتا ہے -

دیگر جگہوں پر بھی اگر ان مخصوص گھوشی آوازوں کی بجائے عام آواز سے بلایا جائے تو معنوں میں کوئی فرق نہیں پڑتا - یہاں تک کہ بعض الفاظ تو دونوں طرح کی آوازوں سے ایک ہی معنوں میں عام بول چال میں ملتے ہیں، مثلاً الفاظ "ڈا - ڈاکی - ڈوڈر - دھوں - ڈھواں" وغیرہ میں شروع کے حروف دونوں طرح بولے جاتے ہیں - چند ایک مثالیں ضرور ایسی پائی جاتی ہیں جن میں ایک لفظ کے ایک سے زیادہ معنی ہوں تو عام آواز میں ایک معنی مختص کر دئے گئے ہیں اور گھوشی آواز سے دوسرے معنی، مثلاً "ڈولا" میں شروع کی عام آواز سے معنی "ایک قسم مچھلی" کے ہیں، اور گھوشی آواز سے اِس کے معنی "بازو کی مچھلی کا پٹھہ" ہوتے ہیں - اِسی طرح لفظ "ڈورا" میں شروع کی عام آواز سے تو "رسی" کے معنوں میں ہے، مگر گھوشی آواز سے "کھیس کی گوٹ" کو کہتے ہیں - مگر یہ مستثنیٰ مثالیں محض سندھی کی عاریتاً معنوں والے الفاظ ہیں اور دخیل ہونے کی وجہ سے کوئی وزن نہیں رکھتیں - غرضیکہ ملتانی بولی میں گھوشی آواز کوئی صوتیہ نہیں -

لہٰذا ملتانی میں گھوشی آوازیں زبان کا کوئی اہم جزو نہیں ہیں، کیونکہ اِن سے معانی میں کوئی فرق نہیں پڑتا - نہ ہی ایسی مخصوص آوازیں کسی صوتیاتی تاریخی تبدیلی کا نتیجہ ہیں، بلکہ یہ محض ملتانی بولی کا ایک علاوہ لہجہ ہے جیسا کہ دفعہ ۸ (۵) میں بیان کیا گیا ہے - یہ تجصوتیات (phonemics) سے تعلق رکھتا ہے کہ وہ ملتانی بولی کے ایسے اصول بیان کریں جن کے تحت ملتانی میں بغیر گمک کے عام مجہورہ شدیدہ آوازوں کا ایک مخصوص لہجہ گھوشی آوازوں

میں ڈھونڈھ لیا گیا ہے۔ مگر ملتانی میں گھگھوئی آوازوں کے لئے آپ کو کسی کتاب میں اصول نہیں ملیں گے، کیونکہ واضعین نے ایسے اصول اخذ کرنے کی طرف توجہ ہی نہیں دی، بلکہ اِس کے برعکس ایسی آوازوں کی آڑ لے کر اور ملتانی کا علاوہ ذخیرۂ الفاظ لے کر مع وہ قواعدی رنگ شامل کرکے جو لہندی کا خاصہ ہیں، ملتانی کو پنجابی کی ایک بولی قرار دینے کی بجائے رسم الخط میں مستشرقین کے نئے تراشیدہ حروف شامل کرکے اِس کو ایک علاوہ زبان کا تصور دینے میں اپنی توانائیاں صرف کر رہے ہیں۔ یہ تصور ایک سیاسی رنگ تو پا سکتا ہے، مگر علم الہجاء سے اِس کا دُور کا بھی واسطہ نہیں۔

ایسے اصولوں کے موٹے موٹے خدوخال کا سرسری خاکہ یہاں دیا جاتا ہے تاکہ قارئین اِس سے مزید چھان بین کر سکیں:۔

(i) یہ مخصوص آوازیں شاذ ہی مخلوط الہا رنگ میں ادا ہوتی ہیں۔ لے دے کر چند ایک الفاظ (مثلاً ڈھارا۔ ڈھبا۔ بھان۔ وغیرہ کے شروع) میں جہاں یہ پائی جاتی ہیں اُن کو بغیر گھگھوئیں کے بھی عام گفتگو میں بولا جاتا ہے۔

(ii) اِن کا جوڑ میل زیادہ تر شمسی حروف کے ساتھ ہوتا ہے۔ قمری حروف (خصوصاً وہ جو تالو اور حلق سے متعلق ہوں، اِن کا ربط نہ ہونے کے برابر ہے۔

(iii) یہ آوازیں زیادہ تر ممدودہ حرکات سے میل کھاتی ہیں، مقصورہ سے نہیں۔

(iv) مشدد حروف سے بھی اِن کا میل بہت کم ہے۔ مثلاً الفاظ "اجّ۔ لگّن"۔ حقیقت میں سندھی زبان میں بغیر تشدید کے ہیں، مگر ملتانی میں مشدد ہیں۔

(v) ممدودہ حالت میں یا لفظ کے آخر پر (حرکت سے پہلے یا حرکت کے بغیر) یہ آوازیں آتی ہیں، مثلاً "دادا۔ دانیر۔ ڈب۔ ڈبّا"۔ "اجوگہ، اجوگتا" (بمعنی غیرموزوں اور غیرمناسب فعل) سندھی الفاظ ہیں۔

سندھی زبان میں گھگھوئی آوازیں البتہ زبان کا جزو ہیں۔ کئی الفاظ آپ کو سندھی میں ایسے ملیں گے جن میں گھگھوئیں کی بجائے اگر دوسرا سیدھا تلفظ کیا جائے تو معنوں میں صریحاً تبدیلی ہو جائے گی، مثلاً:۔

لفظ	گھگھوئی آواز سے معنی	عام آواز سے معنی
دادی	دادی اماں	بہن
جاری	جال	جاری
گچ	زیادہ	گچ
بابو	چاچا	باپ

سندھی زبان میں یہ مخصوص آوازیں کہاں سے آئیں؟ ہو سکتا ہے کہ یہ عرب فاتحین

Punjabiandpunjab.com
98

کی زبان کے ہمزۃ القطع کا اثر ہو، یا وادیٔ سندھ کے قدیم باشندے جو کہ ہڑپّہ اور موہنجودارو میں آباد تھے اور جن کو غلط فہمی سے دراوڑ کہا جاتا ہے، اُنہی کی زبان کا اثر ہو، حالانکہ جنوبی برصغیر میں بولی جانے والی دراوڑی زبانوں میں ایسی کوئی آواز کا سراغ نہیں ملتا۔

بہرحال سندھی کی اِنہی آوازوں کا اثر ابھی تک ملتانی پر چل رہا ہے، اور یہ آوازیں پنجابی میں کوئی قیمت نہ رکھنے کے باوجود بھی ملتانی بولی میں تبرکاً چلی آرہی ہیں۔ ملتانی بولی میں اِس کا اثر اِس لئے گہرا ہے، کیونکہ پنجابی میں تو گمک زبان کا اہم جزو ہے، جس کا ردبدل ملتانی میں ادھورے ملاپ سے ڈھونڈ لیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ بغیر گمک کے مجہورہ شدیدہ آوازوں کا ایک مخصوص لہجہ سندھی کی طرح اختیار کر لیا گیا، کیونکہ یہ ایک قدرتی خاصہ چلا آرہا ہے کہ جن زبانوں کے تلفظ میں ہمزۃ القطع کا اثر نمایاں ہوتا ہے وہاں گمک عموماً غائب ہوتی ہے، مگر ملتانی میں ہمزۃ القطع کا اثر نہ ہونے کے باوجود پشاوری پنجابی کی طرح گمک کو نہ نبھا سکنے کی وجہ سے اردو کی مخلوط الہا آوازوں کی نقل کرنے کی بجائے مابعد الہا کا ادھورا ملاپ رکھ کر سندھی کے اثر سے اپنے لہجہ میں یہ مخصوص آوازیں شامل کر لیں۔ یقیناً پشاوری پنجابی کے علاقہ کی طرح ملتانی بولی کے علاقہ میں بھی پنجابی کی گمک اپنائی نہ جا سکی۔

Punjabiandpunjab.com

(٦) قاطع (Glottalized) - افریقہ کی وحشی زبانوں میں مہموسہ آواز کے آخر پر گرفتی رنگ بھی ہوتا ہے، یعنی کہ فم حلق بند کر دیا جاتا ہے - اِن کو قاطع آوازیں کہتے ہیں، مثلاً (ʔp)، (ʔt)، (x̆)، (ʕ)، (ʔ) - اِن آوازوں میں فم حلق کا بند ہونا محض مشارکی عمل نہیں ہوتا جیسا کہ "اخراجی" اور "چٹاخی" آوازوں میں پایا جاتا ہے۔

اگلے صفحہ کے "شجرہ" کا حاشیہ :-

آواز (i) = French Mouille یا "Fille" جہاں ll = ly جیسے لفظ "million" میں۔

مخرج / صفات			حلقیہ	تصبیہ	غشائی تصبیہ	باتیہ	غشائی باتیہ	غشائی	غشائی	حنکی	حنکی	سقفی	عقب لثویہ	نطعیہ	نطعیہ	نطعیہ	نطعیہ	
مخارج نفس / حبس نفس	جزوی ثانوی انداز	ادا / طرز نفس							مجرور	مجرور	مستعلیہ			مجرور	منفتحہ	مستعلیہ		
انفجاری		مہموسہ																
		مجہورہ						gʷ گ لاپتہ			ʒɪ							
	مالبدانیا	مہموسہ		pʰ پھرگ				kɪ										
		مجہورہ		bʱ بھرگ				gɪ گ سنسکرت					dʰ ڈھ سنسکرت					
	بہاری مخلوطیا	مہموسہ						kʰ کھ					ʈʰ ٹھ					
	کھشرن	مجہورہ						ʔg گ (ب)				ʔj ج	ʔd					
	غشائی	مہموسہ		ک غشائی جرہ		q غنہ گوں		kⱼ										
		مجہورہ						gⱼ										
		مہموسہ										cɪ چھیا						
		مجہورہ						gɪ										
	بہاری مخلوطہ	مہموسہ																
	قاطع	مہموسہ																
حافیہ		مہموسہ						kf										
انفجاری صفیری		مہموسہ													ج انفری			
		مجہورہ																قی
	مالبدانیا	مہموسہ																
		مجہورہ																
	قاطع	مہموسہ																
	بہاری مخلوطہ	مہموسہ										ɛɕʰ						
مسلسل		مہموسہ																
		مجہورہ																
غنہ		مجہورہ																
	مالبدانیا	مجہورہ				Nɪ		ɲɪ										
انفی		مہموسہ																
		مجہورہ																
		مجہورہ																
	مالبدانیا	مجہورہ																
صفیری		مہموسہ						xʷ		çʷ				ش ɕ	ش ʃu	ɕ		
		مجہورہ						ɣʷ						ژ	مغنیہ مثلاً شی میں	ز		
		مسرہ																
	مالبدانیا	مہموسہ																
	مرتعش	مجہورہ			ǯ ذ تاری	ǩ خ جرمنی		ɣ̌										
	قاطع	مہموسہ						x̌										
لینی		مجہورہ																
		مہموسہ																
		مجہورہ																

مصمتات ترمیمی

اسلیہ	لثویہ	دندانیہ	لبی
معروف، مخفی، مستطیلہ، مطبقہ (تعاملی / لسیع زبان)	معروف، مطبقہ، مخفی، مستطیلہ	مطبقہ، معروف، مطبقہ (دندانی لثویہ)	مخفی، مستطیلہ
ṭ ط / ḍ ض مصری یا قدیم عربی ط	ṭ (tune), ḍ (duty); ṭ, ḍ	ṭ آسٹریلیائی ٹ / ḍ آسٹریلیائی ڈ	kp سوڈانی پ
	tˤ, dˤ	dˤ سنسکرت دھ; tʰ تھ; ḍ ڈ (ڈ)	pˤ; bˤ سنسکرت بھ; pʰ پھ; ʔb ب
	t, d, tʲ	L = tʲ; ɬ = dʲ; Lʰ = tʰʲ	pʲ
	t̚		p̚
ts ج بنگالی; dz ج بنگالی			
tˤ ص عربی; dˤ ض	nʲ (onion), nᵘ, n̪		
	lᵘ; l̪; ɫ تعقیلی (alien); lᵘ تاریکی; ɫ ل عربی; lʷ		
	ɾʲ		
s, z; sʲ ص, zʲ ظ مصری; z ذ عربی; zˤ ظ عربی; ʃ س بنگالی; zᵘ ظ مصری روزمرہ; sʷ ش شونا, zʷ ژ شونا	j, ʒ, ɹʷ	ð ظ لبنان کے دروز; ð ذ بانتو; ðˤ ض روزمرہ; θ ث بانتو	m و انگریزی
sˤ; s̚	ɾ ر سالیش تکرار		ɸ̚
			w: و لبنان عربی; ɥ ف ویلش; ɥ و فرانسیسی; w و عربی

Punjabiandpunjab.com

101

(Double articulation) ذو مخرجی مصمتے -۱۳

(صفات لازمہ غیر ممیزہ)

۹۶- بعض اوقات ایک ہی آواز کو ترکیبی طور پر دو طرح کے مخرجوں (of two articulation) سے علیٰحدہ علیٰحدہ ادا کیا جاتا ہے، مگر سماعتی طور پر آواز دونوں حالتوں میں ایک ہی رہتی ہے - ایسی آوازوں کو ذو مخرجی کہا جاتا ہے - ذو مخرجی مصمتوں کی صفات کا فرق آپس میں صفات لازمہ غیر ممیزہ کہلاتی ہے - ایسے دو مخرجوں میں سے جونسا کوئی مناسب سمجھے استعمال میں لا سکتا ہے - ذو مخرجی مصمتوں کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں - [مزید دیکھو دفعہ ۶۹ (۳) اور ۸۷ (۲) (ا) (د) برائے "زبان کی بغلی تنگی"]:-

(۱) طرفیہ، جانبیہ، مستطیلہ، لب دنتی، پھسکی، تتلاہٹی وغیرہ آوازوں میں جہاں زبان یا لب یا زبان اور ڈاڑھوں کے ملاپ کے دونوں اطراف سے ہوا خارج ہوتی ہو، وہاں سماعتی طور پر کوئی فرق نہیں پڑتا اگر دو بغلی (lateral) کی بجائے صرف بغلی (unilateral) رنگ ہی استعمال کیا جائے - یہ بغل عموماً بائیں طرف کی ہوتی ہے، کیونکہ وہ قدرے آسان ہوتی ہے، مثلاً (ɫ) کی آواز یا قرآنی "ض" کی آواز، وغیرہ

Punjabiandpunjab.com

(۲) غشائی اور لہاتی مکررہ آوازیں (جو کہ تھپکی دار بھی بولی ہیں) آپس میں کوئی خاص سماعتی فرق نہیں رکھتیں، کیونکہ ان سب میں مخصوص گھرچنی آواز پیدا ہوتی ہے -

(۳) دنتی سالیشی آوازوں [(θ) اور (ð)] میں ہوا رگڑ سے زبان اور دانتوں کے درمیان سے نکلنے کی بجائے دانتوں کے سوراخوں میں سے بھی نکل جائے تو سماعتی کیفیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا، بلکہ ان آوازوں کو فی الاسنان ادا کرنا بھی عربوں کی خصوصیت ہے جو کہ سماعتی کیفیت میں فرق نہیں آتا -

(۴) دنتی، اسلیہ اور نطعیہ آوازوں میں "پست نوک زبان" کا خصوصی نطق زائد کر دیا جائے تو آواز کی ادائیگی بڑا مختلف رنگ پیدا کر دیتی ہے، ورنہ اس کے بغیر بھی سماعتی رنگ میں فرق نہیں آتا، مثلاً س (S) اور ز (Z) ادا کرنے میں اسلیہ سالیشی ہیں، جن میں سر زبان کو کرسی دانت کے قریب لاتے ہیں اور نوک زبان کو قدرے نیچا کر کے نچلے دانتوں کے قریب لاتے ہیں (پست نوک زبان کا نطق) [(S!), (Z!)]، مگر بعض سر زبان کو کرسی دانت کے قریب چسپاں کر دیتے ہیں اور نوک زبان کو قدرے سر زبان کی سیدھ میں کھینچ کر (V) کی شکل (sulcal position) بنا دیا جاتا ہے، اور اس طرح قدرے دنتی شکل بھی بن جاتی ہے جو عربوں کے ہاں مشہور رہا ہے [(S), (Z)] [دفعہ ۸۷ (۲) (ا) (ب)]، اور سوائے زیادہ سیٹی رکھنے کے سماعتی طور پر کوئی فرق نہیں ہوتا - نطعیہ آوازیں [(ʃ), (ʒ)] اور [(ʃ!) اور (ʒ!)] بھی اسی طرح کے ذو مخرجی مصوتے ہیں -

(۵) نوعیت کے لحاظ سے (l) اور (l̪) میں کوئی فرق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان آوازوں کے ترتیبی نطق [مثلاً (lʲ)، (lʷ) وغیرہ] صرف (l) کے تحت دکھائے جاتے ہیں اور (l̪) کے ہاں نہیں دکھاتے۔

امتیازی ذو مخرجی گروہ بندی

۹۷ - جس طرح بعض مصمتوں کی ادائیگی میں نطق کی کچھ کیفیت آواز کا لامحالہ جزو ہوتی ہے، چاہے وہ مشارکی عمل ہی کیوں نہ ہو (مثلاً مطبقہ میں پست نوک زبان یا آواز کا تالاہٹی ہونا، یا عقب لثویہ میں زبان کی بغلی تنگی یا سسکاری میں سیٹی کی آواز، وغیرہ)، اسی طرح بعض مصمتوں میں نطق کی کچھ کیفیت ایسی نمایاں ہو جاتی ہے کہ منجملہ ایسی صفت رکھنے والے مصمتے ایک ہی گروہ میں شامل کر کے ان کو امتیازی نام دے دیا جاتا ہے، مثلاً:-

(۱) صامتی تھپکی دار حروف (Flap Consonants) - مصمتوں کی ادائیگی میں آخر پر زبان تھپکی سے نیچے گرا کرتی ہے، مثلاً لفظ "گُل" کے آخر (l) میں۔ اس کو صامتی تھپکی (Consonantal flap) کہتے ہیں۔ جن مصمتوں میں یہ صامتی تھپکی نمایاں طور پر انداز تشکیل کا جزو ہوتی ہے وہ صامتی تھپکی دار حروف (Flap consonants) کہلاتے ہیں۔ یہ تھپکی سماعتی اور ترکیبی دونوں لحاظ سے خالص عبوری آواز ہوتی ہے، کیونکہ اس کا مخرج کوئی خاص ایک نقطہ نہیں ہوتا۔ صامتی تھپکی مندرجہ ذیل میں نمایاں ہوتی ہے:-

(i) تھپکی دار ارتعاشی - مثلاً (ایک تھپکی "ر") single tap r - عربی کی "دو تھپکی ر" (double tap r) بھی اِن میں شامل ہے، یا مثلاً سویڈش "ڑ" جس کو ——— "East Norwegian & Swedish thick l" کہتے ہیں، جیسے کہ لفظ (Olaf = ola) میں [ola = ˎ(o ɭ) - (+ ʒ ˋ)] یعنی thick l (ɭ) یا [(o ɭ ˋ)]۔

(ii) منحرفہ "ر" جس کے آخر پر "ملوّن "ر" (r- colouring) ہو، مثلاً لفظ better میں (t) کے بعد منحرفہ زلقیہ "ر" (ɹ)۔

(iii) لب دنتی سائیشی آوازوں کی لبی جھٹک (labial flips of fricatives)۔ اس کی مثال بانتو زبان میں طوالت لب زیریں (lower lip outward from upper teeth)

---

level tone = [ˉ] ؎ تھپکی دار = [ˋ]
rising tone = [ˋ] retroflex = [c]

کی وجہ سے لبوں کی جھٹک میں ملتی ہے ، مثلاً تُوبا کی "ف" (fa) - آواز (f) خصوصاً عربی کی مسموع ف (f) میں بھی نچلے لب کی جھٹک ہے -

(iv) بعض دولبی حروف میں بھی لبوں کی جھٹک ہوتی ہے ، مثلاً (b) کی آواز میں یا عربی کی میم (mᵇ) میں جو کہ سنسکرت کی میم کی طرح نہیں کہ لبوں کو بند رکھ کر خالص غنہ حالت رکھی جائے ، بلکہ قدرے خیشومی ہوتی ہے جس میں لب کھول دئے جاتے ہیں -

(v) غنہ آوازیں جب کہ وہ لثویہ ہوں ، مثلاً (n) -

(vi) طرفیہ آوازوں میں جب کہ وہ لثویہ ہوں ، مثلاً آواز (l) -

نوٹ :- علم صوتیات (Phonology) میں ایسے مصمتے جو نمایاں صامتی تھپکی رکھتے ہوں ، عربی میں خاص وقعت رکھتے ہیں ، اور اُن کو مُذلقہ کہتے ہیں - باقیماندہ کو مُصمتہ کہتے ہیں - دیکھو نوٹ تحت دفعہ ۸۷ (۲) (i) (ب) اور ۸۷ (۲) (iii) -

(۲) عبوری صفت والے مصمتے (Glide Consonants) - اپنی تشکیل کے اعتبار سے تو زلقیہ آوازیں "عبوری صفت والے مصمتوں" میں شمار ہوتی ہیں ، مگر اُن کی یہی صفت (یعنی اعضائے صوت کا تشکیلِ آواز کے وقت ایک حالت سے دوسری حالت بدلنا) بعض دوسری آوازوں میں بھی زائد طور پر پائی جاتی ہے - یہی زلقیہ صفت جب "صامتی تھپکی" کی شکل اختیار کر لے تو اُن آوازوں کو "عبوری صفت والے مصمتوں" کی خاص قسم "تھپکی دار صامت" کہتے ہیں - لہٰذا وسیع معنوں میں "عبوری صفت والے مصمتے" مندرجہ ذیل ہیں :-

104
Punjabiandpunjab.com

(i) زلقیہ آوازیں (Gliding Consonants) -

(ii) چند تھپکی دار مصمتے (Flap consonants) ، مثلاً دفعہ ۹۷ (۱) (i) تا (iii) میں بیان شدہ مصمتے -

(iii) شدیدہ عبوری آواز (Glide stops) -

(iv) انفی عبوری آواز (Nasal glides) ، جسکا بیان دفعہ ۸۷ (۲) (i) (ج) میں دیا گیا ہے -

Nasal Sounds or Resonant Sounds
& Nasalised (خیشومی) or Nasalization معنونہ

۱۴- انفی آوازیں اور خیشومی حالت

۹۸ - دہنی (Oral) آوازوں کے مقابل وہ تمام آوازیں جن میں ناک کا صوتی راستہ (انفی جوف) اکیلا ہی یا مع دہنی راستہ کے کام میں آئے، انفی آوازیں (Resonant sounds) کہلاتی ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ اگر دہنی راستہ تقریباً بند کر دیا جائے اور صرف انفی راستہ ہی استعمال ہو تو ایسی آوازوں کو غنہ (Nasals) کہتے ہیں۔ غنہ آوازوں کی ایک قواعدی قسم "شبہ غنہ" کہلاتی ہے، جو اُس غنہ آواز کو کہتے ہیں جس کا اپنا علاوہ استعمال نہ ہو بلکہ اُس کے بعد ساتھ مل کر اُسی تطابق کے سپرش کا مصمتہ کام آئے، مثلاً پھُنکی (pʰʊ̃ŋki:)، منکا (mʌ̃ŋka)، وغیرہ۔ انگریزی کے لفظ Coming (kʌmɪŋ) میں (ŋ) کو شبہ غنہ نہیں کہیں گے کیونکہ اس کے بعد اُسی سپرش کا مصمتہ (مثلاً g) موجود نہیں، (kʌmɪŋg) جیسا کہ لفظ sing (sɪŋg) میں موجود ہے۔ انسوار اسی شبہ غنہ آواز کی خیشومی حالت ہوتی ہے۔ غنہ آوازوں کی ایک اور قسم اُنناسک ہے، جو کہ غنہ آواز کی مختلف شکل ہوتی ہے۔

۹۹ - انفی آوازوں کی دوسری قسم خیشومی (مغنونہ) (Nasalised) (Nasalization) کہلاتی ہے، جس میں دہنی اور انفی دونوں راستے کھلے ہوتے ہیں، اور اس طرح گنگناپن پیدا ہو جاتا ہے۔ کمزور طاقت سے خیشومی مصمتے (Semi-nasals) اور مضبوط حالت سے خیشومی مصوتے (orinasal) بنتے ہیں۔ شجرہ حسب ذیل ہے:-

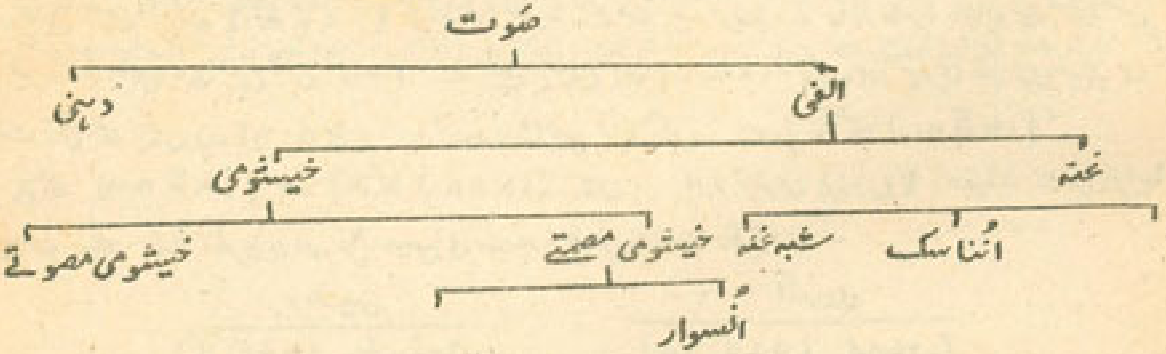

ملاحظہ ہوں دفعہ ۲۶(۳)، ۳۱، ۴۸(۲)، ۸۷(۲)(i)(ل)۔

۱۰۰ - خیشومی حالتوں میں کنٹھ کو نیچا کر کے ناک کے راستہ سے ہوا خارج کی جاتی ہے، مگر دہنی راستہ بھی برابر کھلا چھوڑا جاتا ہے۔ خیشومی حالت کی جھنکار (resonance) کے مختلف درجے ہوتے ہیں، مگر ہر درجہ کی ادائیگی کا طریقہ ابھی تک متعین نہیں ہو سکا - پھر

بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ کنٹھ کو حلق کی پچھلی دیوار سے خفیف سا ہٹانے میں کمزور خیشومی حالت پیدا ہوتی ہے، اور اگر کنٹھ کو مکمل طور پر نیچا کر دیا جائے تو مضبوط خیشومی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۰۱ ۔ تمام مصوتے اور بہت سے مصمتے خیشومی بنائے جا سکتے ہیں۔ چونکہ مصمتوں میں کمزور خیشومی حالت ہی ہوتی ہے، اس لئے ایسی آواز کو نیم خیشومی (demi-nasals) کہتے ہیں، اور مصوتوں میں مضبوط خیشومی حالت ہونے کی وجہ سے ایسی آوازوں کو دہنی غنہ (orinasal) کہتے ہیں۔

۱۰۲ ۔ اگر اُن حالتوں کو چھوڑ دیا جائے جہاں خیشومی اور دہنی مصوتے علاوہ علاوہ قیمتیں رکھتے ہیں، تو دیگر موقعوں پر بعض اشخاص محض غنہ مصمتہ کی قربت کے باعث اُس سے پہلے مصوتہ کو خیشومی کر دیتے ہیں، مثلاً "Aren't you coming?" ('a:nt ju:'kʌmɪŋ) کو ('ãɪnt ʃə kãmɪn) کر دیتے ہیں۔ اگرچہ ہر دہنی بولنے والا شخص بھی غنہ مصمتہ کی موجودگی میں اپنے مصوتوں کو خفیف سا خیشومی بنا دیتا ہے، گو ایسی ہلکی خیشومی حالت کو لکھنے میں دکھانے کی ضرورت نہیں ہوتی، مثلاً "morning" (mɔ̃:nɪŋ) میں (ɔ:) اور (ɪ) کے مصوتے قدرے خیشومی ہو جاتے ہیں یا مثلاً الفاظ "جانا۔ کھانا۔ سنترہ۔ حیران۔ حرام۔ ہندی" وغیرہ میں "غنہ" سے پہلے کی حرکت ہلکی خیشومی حالت اختیار کر لیتی ہے۔

۱۰۳ ۔ اعراب کے بعد غنہ حرف کا تعلق چند مثالوں سے واضح ہو جائے گا۔ لفظ "کانٹا" کو یا تو خالصتاً نون غنہ آواز سے ظاہر کیا جائے گا جس کو گورمکھی خط میں عموماً بِندی (ਂ) سے لکھتے ہیں (kã:ʈa)۔ یا خیشومی مصوتہ کے بعد غنہ حرف کے زائد ماترا سے بولتے ہیں جس کو عموماً گورمکھی خط میں ٹِپّی (ੰ) سے لکھتے ہیں (kã:ɳʈa)۔ ایک اور تیسری طرز میں خیشومی حرکت آتی ہی نہیں (ka:ɳʈa)۔ یہ تینوں مثالیں لفظ "کن" میں [(kə̃n:) ਕੰਨ]، [(kən:) ਕੰਨ] اور [(kə̃nn) ਕੰਨ] ہیں۔ ان تینوں طرزوں کا احتیاط سے فرق کر لینا ضروری ہے، مثلاً انگریزی اور فرانسیسی کی مندرجہ ذیل طرزیں ملاحظہ ہوں:۔

انگریزی	فرانسیسی
Grand (gɹa:ŋd)	Grande (grã:d)
Bomb (bɔ̃:mb)	Bombe (bɔ̃:b)
Long (lɔ̃:ŋg)	Longue (lɔ̃:g)

یعنی فرانسیسی طرز میں خیشومی اعراب ادا کرنے میں اُس کے بعد غنہ حرف کی عبوری آواز نہیں سنائی جاتی (اور خالصتاً نون غنہ ہے جس کو ہندی سے لکھ سکتے ہیں) مگر انگریزی طرز میں ایک

Punjabiandpunjab.com

ماترہ کی زیادتی سے بولتے ہیں (جس کو ٹِپّی سے لکھ سکتے ہیں)۔ فرانسیسی الفاظ کو انگریزی کی طرح بلانے سے فرانسیسی پر انگریزی کا رنگ چڑھ جائے گا۔ [دیکھو نمبر(۵) تحت "خارجی آوازیں"]

۱۰۴۔ مصوتوں کو خیشومی بناتے وقت لسانی مقام ہمیشہ دہنی حالت کی طرح ہی نہیں رہتا بلکہ کنٹھ کے ساتھ زبان بھی مشارکی عمل کی وجہ سے قدرے اصلی مقام سے فرق کر لیتی ہے۔ پست اعرابوں کو خیشومی بنانا آسان ہوتا ہے، مگر بلند اعرابوں کو خیشومی بنانے میں مشکل پیش آتی ہے۔

مصوتوں کے علاوہ مصمتے بھی غنہ آواز کی موجودگی میں اثر انداز ہو جاتے ہیں، مثلاً سنسکرت کی اصطلاح "یاما" (YAMAS) اس کی ایک نمایاں مثال ہے۔ یاما ایسی خیشومی آوازیں ہوتی ہیں جو کہ بندشی اور غنہ آوازوں کے درمیان حائل ہوتی ہیں، مثلاً:-

پدما (pʌᵈdᵐma) رُکما (ruᵏkᵐma) سَوپنا (svʌᵖpᵐma)

ان میں اگر بندشی آواز کو دیکھا جائے تو شروع پر مسدودی آواز کے لئے ہلکی سی گھٹی ہوئی (choked) حالت بن جاتی ہے، مگر آخر پر مسدودی آواز کے ساتھ ہی ایک مبہم غنہ آواز پیدا ہوتی ہے، جس کی خاصیت بعینہٖ اس سے اگلے غنہ مصمتہ کی تطابق (مشبہ غنہ) ہوتی ہے، یا دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ مسدودی آواز اپنے سے اگلے غنہ مصمتہ کی تطابق سے خیشومی ہو جاتی ہے۔ [دیکھو نمبر(۵) تحت "خارجی آوازیں"]۔

۱۰۵۔ ایک گنگنا یا جان بوجھ کر خیشومی طرز میں بولنے والا جب بولتا ہے تو تمام فقرے کا فقرہ ہی خیشومی آوازوں کا مجموعہ معلوم ہوتا ہے، مثلاً لندن میں ایک ایسے اخبار فروش کی آواز یوں معلوم ہوگی جیسے وہ "Evening paper!" کو [ĩ:(v)nĩŋ p̃aĩp̃ə̃] کہہ رہا ہو یا اردو میں "پانی پیؤ" کی آواز (p̃ãnĩ p̃ĩ:ə̃) ہو جاتی ہے۔ یہاں پر مصمتہ (p) کی آواز قابل غور ہے کہ کس طرح اس کو (m) کی طرح مگر بہت ہلکی دہنی مسدودی آواز (weak oral explosion) (pᵖᵐ) سے ادا کیا جاتا ہے جو کہ کمزور خیشومی حالت ہوتی ہے۔ مزید دیکھو تحت "اضافی حروف"۔

Punjabiandpunjab.com

۱۵- شجرہ اصطلاحات گروہ بندی

۱۰۶- مصمتوں کی گروہ بندی میں کافی مقدار میں ایسی اصطلاحیں آگئی ہیں جو کہ ترمیمی حالات میں ہوں تو اُن کا مختلف نام ہو جاتا ہے، اور ترمیمی نام کی ضد یا خود اصلی اصطلاح کی ضد کا علٰحدہ نام ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسی اصطلاحوں کو محض سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل شجرہ میں مع ترمیم اور ضد کے رکھ دیا گیا ہے:-

اصل	ترمیم	ضد	اصل	ترمیم	ضد
Loudness		چُپکی	مہموسہ (ہمس)	مختفی (اخفا)	
Expired		معکوس	مجہورہ (جہر)	مسموع (اسماع)	
دہنی		انفی	چٹاخی		اخراجی
غنہ (غنات)	خیشومی / غنائی		لبی	طوالت لبی	
			لب دنتی	پھسلی	
ارتعاشی	مُرتعش		دنتی	تُتلاہٹ	
تھپکی دار	مکررہ (تکریر)		نطعیہ	شوکری	
شدیدہ (شدت)	رخوہ (رخاوت)		منحرفہ (انحراف)	ثابت	
لینہ (لین)	سیخ		لبی غشائی	مدور	
گرفتی	قاطع / گھٹوبی		حنکی	مُستعلیہ (استعلا)	مُستفلہ (استفال) / مُنخفضہ (انخفاض)
کھٹکاری		چٹخاری			
طرفیہ	حافیہ / مستطیلہ (استطالت)	قصیرہ	غشائی	مفخمہ (انفخام)	ترقیق (رقیق) (مرققہ)
			قصبیہ	مطبقہ (اطباق)	منفتحہ (انفتاح)

Punjabiandpunjab.com
108

۱۶- شجرہ اصطلاحات گروہ بندی

برائے خاص موقف

۱۰۷- مصمتوں کی بعض صفات کی خاص موقف کے لئے گروہ بندی کر دی جاتی ہے۔ ایسی صفات مع اُن کے مقابل صفات کی گروہ بندی کی اصطلاحات کو مندرجہ ذیل شجرہ میں آسانی کی غرض سے دے دیا گیا ہے:-

صفت	کیفیت		صفت	کیفیت
سسکاہٹی	مہموسہ سالیشی		بھنناہٹی	مجہورہ سالیشی
سسکاہٹی مابعد الہا	مہموسہ پشاخی کے قوی مابعد الہا جو (S) کی عبوری آواز سے نہیں		بھنناہٹی مابعد الہا	مجہورہ پشاخی کے قوی مابعد الہا جو (Z) کی عبوری آواز سے بنیں
سسکاری	صفیرہ + تفشی		جرسیہ	غیر سسکاری
صفیرہ (صفیری) (صفارت)	اسلیہ سالیشی		تفشی (مستفشیہ)	نطعیہ سالیشی
مذلقہ	تھپکی دار مصمتے		مصمتہ	غیر مذلقہ (جن کی تھپکی نمایاں نہ ہو)
Tenuis	مجہورہ سالیشی		Mediae	مختنق سالیشی
مقلقلہ (قلقلہ)	مجہورہ پشاخی		ثعتیلہ	مہموسہ پشاخی
نرم	مجہورہ سالیشی + مجہورہ انفعالی + مقلقلہ		ثقیل	مہموسہ سالیشی + مہموسہ انفعالی
بحری	لبی پشاخی ہونٹوں کی تری سے	مکمل انضمام	انضمام ناقص	لبی رخوہ
بری	لبی متوسط ہونٹوں کی خشکی سے			
شمسی	وسطی مخرج کبریٰ والے		قمری	شفتی اور حلقی مخارج کبریٰ والے
مثل معرت	متوسط + لینہ		اشتقال لسانی والے مصمتے	زلقیہ + چند تھپکی دار صامت (مذلق) + مہموسہ شدیدہ + Nasal glides +

Punjabiandpunjab.com

۱۸ - مجموعی شجرہ مصوتات و مصمتات

۱۰۹- مصوتوں کو جب نقشہ گروہ بندی میں مصمتوں کے ساتھ اکٹھا ہی دکھانا مقصود ہو تو مقام تشکیل کے لحاظ سے مصوتوں کو حنکی (یعنی مقدم آوازیں) اور غشائی (یعنی مؤخر آوازیں) کہ کر انہیں دو مقاموں کے تحت درج کر دیا جاتا ہے۔ انداز تشکیل کے لحاظ سے چونکہ مصوتوں میں رگڑ کوئی نہیں ہوتی، اس لئے "بلند، متوسط، اور پست" حالتیں ہی انداز تشکیل کہلاتی ہیں۔

ایسے شجرہ میں سہولت یہ ہوگی کہ مصوتوں کا دوہرا مقام نطق (جو کہ حرف اُن کا مدور پن ہوتا ہے) بھی "لبی" مقام کے تحت دکھایا جا سکتا ہے۔ پس مصوتوں اور مصمتوں کو اکٹھا کر کے جو مندرجہ ذیل شجرہ بنے گا اُس میں مصوتوں اور مصمتوں کا دوہرا مقام نطق بھی قوسین میں دکھا دیا گیا ہے۔ معیاری مصوتوں کو نشان (•) سے دکھایا گیا ہے، اور جو لکیریں ان کو گھیرے ہوئے ہیں وہ اُن کا اپنا علاقہ کہلاتا ہے جس حلقہ میں وہ معیاری مصوتے مختلف ترمیموں سے ادا ہوتے ہیں۔

مصمتے:-

مقام تشکیل / انداز	لبی	لب دنتی	لثاتی	نطعیہ	منوفہ	سقفی	حنکی	غشائی	لہاتیہ	قصبیہ	حلقیہ
پٹاخی	p b		t d		ʈ ɖ		c ɟ	k g	q ɢ		ʔ
غنہ	m	ɱ	n		ɳ		ɲ	ŋ	ɴ		
طرفیہ			l		ɭ		ʎ	(ɫ)			
تھپکی دار			ɾ		ɽ				R		
مکررہ			r						ʀ		
طرفیہ سائیشی			ɬ ɮ								
سائیشی	ɸ β ʍ (σ)(ɕ)		f θ s ɹ v ð z	ʃ ʒ	ʂ ʐ	ɕ ʑ	ç ʝ	x (ʍ) ɣ	χ ʁ	ħ ʕ	h ɦ
لینیہ/زلقیہ	w ɥ		ʋ ɹ				j (ɥ)	(w)	ʁ		

مصوتے:-

	لبی						حنکی	غشائی			
بلند	(y ʉ u) (ʏ ɯ)						i y ɨ	ʉ ɯ u			
متوسط بلند	(ø o ɵ)						e ø ë	ɵ ɤ o			
متوسط پست	(œ ɔ ɞ)						ɛ œ	ɜ ɞ ʌ ɔ			
پست	(ɒ)						a	ɶ ɑ ɒ			

۱۱۰- اگلے صفحہ پر تمام مصمتوں کو ایک نقشہ میں دکھایا گیا ہے۔

۱۹- مکمل شجرہ مصمتات

لسانیہ							قلغیہ										صفات ممیزہ / گروہ بندی
ذطحیہ							حنکی				عشائی				حلقی		
ṭ		ṭ	t	ɛ	c		k̫ (k̫h)	k		q							
															ʔ		
ḍ		ḍ	d	ɟ	ɟ	ɟ'	g̫	g	gʷ	G							
							k̫'	k'							ʔ'		
		dʰ, ṭʰ		ʔɟ				kʰ, gʰ, kʰ, ʔg, k̫, g̫, gʰ		q					ph, ph		
				ɛ'													
		c						s									
	ṭṣ	ṭp, ḍẓ		ɛç, ɟẓ	cç			k̫x, kx, gɣ									
				ɛçʰ													
		ṇ'	ṇ	n	ɲ			ŋ̫, ŋ		N, N'							
								ŋ', l									
		ḷ	ḷ	ʎ													
		ɭ	ɭ							ʀ, R							
										ʀ, R							
							x̫'	x'									
					ç'												
ʃ, ʃ̤, ʃ̣, θʃ, ʃ, ʃʷ, ʃ		ʐ̣, ʂ, ɕ			ç	ɕʷ	x̫	x	ɦ	xʷ	x'	ʁ	H'	H	h		
ʒ, ʒ̤, ʒ̣, ʁʒ, ʒ, ʒ		ʑ, ʐ, ʑ			J			ɣ (=g)		ɣʷ		ʁ		ʢ	ɦ		
					ɟ, J'							ʁ̫					
								ɣ̫, x̫				ʁ̫	ʢ'				
					hj, J:			g				ʁ:		H:, ʢ:			
		ɟ:	ʄ		J										h:, R:		

also flapped under "r"

Punjabiandpunjab.com

شفویہ			دنتیہ				لسانیہ / لثاتی				
دولبی	لب دنتی		دنتی		دنتی لثویہ		لثویہ			اسلیہ	
p	kp		t̪ʒ tʀ t̪ t̪! t̪	tʀ	t		θᶻ ṫ t̪	t̪		t̪	
b	ɡb ʌ		d̪ʒ dʀ d̪ d̪! d̪	dʀ	d		ðᶻ ḋ d̪	d̪		d̪	
pʼ					tʼ						
pʰ bʰ pʰ b			d̪ʰ d̪ʰ d̪		tʰ dʰ						
pʲ bʲ ɸ β			t̪ʲ d̪ʲ t̪ʰʲ ʔ		tʲ dʲ tʼ ʈ ɖ tɹ						
p͡ɸ b͡β			t͡θ d͡ð					ʒ z sʰ		t͡s d͡z	
										t͡ʃ d͡ʒ	
m̥ m m̪	ɱ		n̪		n̥ n n̪		nᵛ n nᵘ	ɲ			
mᵻ					l l̥ ɬ ɮ ɾ ɾ̥ ɾʲ r		l lᵘ l̪ lʷ				
mʳ					r ɹ				ɬ ɮ		
ɸ	ʍ f θᶠ fɾ		θʀ θ θ! σ θʀ		ɹ				s sᶠ sʒ s! s̪! s̪	θˢ ṡ	sʷ
β	v ðᵛ		ðʀ ð ð! ð̪ ɕ ðʀ ð̪		ɹ		ðᶻ ż	ʃᵛ	z zᵛ z! z̪! z̪ ðᶻ	z zᵘ	zʷ
	f̪						ʒ̪		ʂ ʂʲ s̬		
					ɣ(ɹ)						
ɸ̃	F v̪ w:		ð:						s̬ s:		
ʋ w					ɹ:						

113

damiehy woa

Punjabiandpunjab.com

Synthetic Part

Sounds in flow of speech

III - امتزاجی حصہ
یعنی صفات محلیہ

۱۱۱- اب تک صرف منفرد الفاظ میں اصوات کا ذکر ہوتا رہا ہے، تاکہ تشکیل اصوات میں اُن کے اجزائے ترکیبی اور سماعتی کیفیتوں کا جائزہ لیا جا سکے۔ مگر منفرد الفاظ ہی مسلسل گفتگو پیدا نہیں کر سکتے۔ بعینہٖ جس طرح محض ذخیرۂ الفاظ سے ادبی مواد نہیں پیدا ہو سکتا۔ مسلسل گفتگو میں الفاظ ہمیشہ جڑتے چلے جاتے فقروں کے اجزاء کے طور پر ہوتے ہیں۔ چونکہ گفتگو کی روانی میں الفاظ ایک دوسرے پر اکثر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے جن جن ترکیبوں سے یہ امتزاجی اثرات اپنا اصواتی رنگ پیدا کرتے ہیں، اُن کا بیان اس امتزاجی حصہ میں کیا جائے گا۔

Sound attributes

1 - علم احوال اصوات
(اصواتی خصوصیات - تاکید)

Syllabic Prominence (Accent) (Dynamic)

۱۱۲- علم الاصوات کے تحلیلی حصہ میں آوازوں کی وہ خصوصیات بیان کی جاتی ہیں جو کہ مسلسل گفتگو میں نہیں بلکہ ذاتی بجنسہٖ مجرد آوازوں میں پائی جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے آوازوں کے تلفظ یعنی تشکیل اصوات اور ان کی گروہ بندی تک ہی یہ حصہ محدود رہتا ہے۔ اس سے آگے بڑھ کر امتزاجی حصہ میں مسلسل گفتگو میں آوازوں کی صفات محلیہ یا عارضیہ سے بحث ہوتی ہے۔ اس حصہ کی چار شاخوں میں سے سب سے پہلی شاخ علم احوال حروف یعنی اصواتی خصوصیات (جن کو منجملہ "تاکید" کہا جاتا ہے) سے تعلق رکھتی ہے۔

گفتگو میں کسی آواز، لفظ یا سارے کے سارے فقرہ کو وزنی کرنے کے لئے مختلف ترکیبیں استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ تمام ترکیبیں مندرجہ ذیل کیفیتیں رکھتی ہیں جن کا تفصیلی ذکر یہاں آگے چل کر بیان کیا جائے گا:-

۱- امتداد　۲- نبرہ　۳- گمک　۴- لہجہ

۵- تاکید لفظی　۶- گونج　۷- کیفیت آواز

انگریزی میں چونکہ تاکید کا انحصار زیادہ تر نبرہ پر ہی ہوتا ہے، اس لئے انگریزی میں تاکید اور نبرہ مترادف الفاظ ہی سمجھے جاتے ہیں۔ عربی، اردو وغیرہ میں تاکید فی الحقیقت لہجہ ہی سے ظاہر ہوتی ہے، لہٰذا تاکید کو لہجہ ہی سمجھ لیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تلفظ (لب) اور تاکید (لہجہ) کے ملے جلے اثر کو "لب و لہجہ" کہہ دیتے ہیں (دیکھو دفعہ ۸)-

(أ) امتداد (کشش)

نوٹ:۔ صفحہ ۱۱۳ کا حاشیہ صفحہ ۱۳۹ پر ملاحظہ ہو۔

۱۱۳۔ اکثر ناطق آوازیں امتداد کے ساتھ لمبی یا چھوٹی وسعت (Quantity) یا (Length) سے ادا ہو سکتی ہیں، سوائے شدیدہ آوازوں کی مسدودی آواز کے۔ چونکہ مسدودی آواز لمبی نہیں ہو سکتی اس لئے شدیدہ آوازوں کو لمبا کرنے کے لئے مسکن آواز کو ہی لمبا کرنا پڑتا ہے۔ البتہ باقیماندہ آوازوں میں تمام کی تمام آواز لمبی کی جا سکتی ہے۔ مہموسہ پٹاخی آواز چونکہ صرف عبوری بول (glide - sound) یعنی شدیدہ عبوری آواز (stress glide) ہی ہوتی ہے، اس لئے سماعتی لحاظ سے وہ لمبی ہو ہی نہیں سکتی مجہورہ پٹاخی آواز میں چونکہ مجہورہ سانس کو تنگ راستہ سے خارج کرنا پڑتا ہے، اس لئے یہ حالت بھی لمبی نہیں رکھی جا سکتی۔

۱۱۴۔ اس سے پہلے کہ امتداد کا ذکر کیا جائے، یہ واضح ہو جانا چاہئیے کہ آواز کو لمبا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کو دو چند (double) کر دیا جائے، مثلاً اردو لفظ "دھو" (dɦo:) کی (o:) آواز کو دو چند کر کے "دھوؤ" (dɦo:o:) بولا جاتا ہے، یعنی دونوں آوازوں کو ادھورے ملاپ کی طرح بغیر کسی دوسری آواز کو درمیان میں لائے ادا کیا جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر لکھنے میں آواز کی نشانی کو دو مرتبہ لکھا جاتا ہے۔ پنجابی لفظ "سدّا" (sʌḍḍa) میں دال کی آواز (ḍ) دو چند ہے، مگر بعض لوگ ان دونوں دالوں کے درمیان مبہم آواز (ə) داخل کر کے اس کو (sʌḍəḍa) بھی بولتے ہیں، جس وقت اس کو دو چند آواز نہیں کہیں گے۔ خصوصاً لاطینی زبان میں عام لمبائی کے مصمتہ کو دو چند کیا جائے (جس سے پہلے کا مصوتہ عموماً چھوٹا ہو جاتا ہے) تو اس کو (Gemination) کہتے ہیں، مثلاً litera سے littera۔ انگریزی میں دو چند مصمتہ (double consonant) کی مثال (huge yoke) (hiuj jok) میں آواز (j) کی ہے، یا cat tail میں (t)، red dear میں (d) وغیرہ کی ہیں۔ آج کل لکھائی میں دو دفعہ لکھے حروف کی آواز عموماً مفرد ہی ہوتی ہے، مثلاً added میں ایک (d) کی آواز ہوتی ہے۔ دو چند آوازیں الفاظ میں عموماً قواعدی ترکیب (مثلاً night time) یا صرفی نحوی اضافوں (مثلاً solely یا getting) کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ یونانی میں واحد حروف کو دوگنا کر دیا جاتا ہے، مثلاً toses سے tosses۔ ایسا دوگنا کرنے کو (diplasiasmus) کہتے ہیں۔

۱۱۵۔ سنسکرت میں عام چھوٹی آواز کو گُن गुण اور لمبی کو ورِدھی वृद्धि کہتے ہیں۔ عربی میں اعرابوں (فتحہ کسرہ ضمہ) کو لمبا کرنا **اشباع** کہلاتا ہے، مثلاً "سکوں" میں واؤ اشباعی ہے۔ لفظ "ترتیب" میں یائے اشباعی ہے۔ اشباع کے معنی ہیں "پیٹ بھر دینا"۔ چونکہ اشباعی حالت میں بھر آواز یعنی پوری اور بھری آواز نکلتی ہے اس لئے اسے یہ نام دیا گیا۔ عربی میں جہاں فتح کی آواز کو فتحہ سے بڑھانا اور الف اشباعی کے مشابہ کرنا مقصود ہوتا ہے، وہاں فتحہ کی بجائے فتحہ اشباعی کی علامت لکھتے ہیں (مثلاً اسمٰعیل)، اسی طرح کسرۂ اشباعی (مثلاً لغسبہٖ) اور ضمۂ اشباعی (مثلاً داوٗد)۔

علم الاصوات میں صحیح معنوں میں مصوتوں کا اشباع ہر آواز کے لئے علٰحدہ علٰحدہ ہوتا ہے، یہ نہیں کہ چند

Punjabiandpunjab.com

قریب المخرج مصوتوں کی اشباعی آواز ایک ہی ہو۔ مثلاً لفظ "ناخُن" کی پیش (ʊ) کا اشباع لفظ "ناخُون" کی پیش (u:) میں کہنا غلط ہوگا۔ کیونکہ آواز (ʊ) [جو کہ آواز (u) کے قریب المخرج ہے] کا اشباع (ʊ:) ہے نہ کہ (u:)۔ اسی طرح ناگری ابجد میں چھوٹے اور لمبے مصوتوں کے لئے الگ الگ حرکاتی حروف کے جوڑے ہیں (مثلاً اَ - آ ' اِ - اِی ' اُ - اُو ' اے - اَئی ' او - اَو)۔ مگر ایسے تمام جوڑے بھی صحیح اشباعی حالتیں ظاہر نہیں کرتے۔ بلکہ بعض جوڑے تو ایسے ہیں کہ اُن میں سے ایک مفرد مصوتہ ہے تو دُوسرا دوہرا مرکب مصوتہ ہے۔ صحیح اشباع ہمیشہ متحد الجنس آواز ہوتی ہے نہ کہ مختلف الجنس۔

(ا)- اشباع

۱۱۶ - عربی: جہاں تک اعرابوں کے اشباع کو یا اُن کے لمبے مصوتوں کو اشباعی اعرابوں یا حروف مدّہ یعنی ہواشیہ کی مدد سے دکھانے کا تعلق ہے، اِس کی ایجاد کا سہرا صرف عربوں کے سر پر ہے۔ جنہوں نے "ا - و - ی" کو حروف علت بنا کر اِس غرض کے لئے استعمال کیا۔ پہلے پہل تو "چھوٹا الف، چھوٹی واؤ، چھوٹی یاء" کا استعمال بطور اشباع شروع ہوا۔ مثلاً وَقَصٗ، اُمّتِیٖ، رَدّٗہٗ وغیرہ۔ بعد میں اشباعی اعراب (کھڑی زبر، اُلٹی پیش، کھڑی زیر) اور ساتھ ہی حروف مدّہ استعمال ہونے شروع ہو گئے۔ اشباعی اعراب (فتحۂ اشباعی، کسرۂ اشباعی، ضمۂ اشباعی) اور حروف مدّہ (ا - و - ی) میں فرق یہ ہوتا ہے کہ ہر وہ آواز جو لمبی ہو اور مقصورہ حالت نہ رکھتی ہو، اُس کو صرف حرف مدّہ سے لکھیں گے، اشباعی اعراب سے نہیں لکھتے، مگر جس مصوتہ کا استعمال مقصورہ اور اشباعی دونوں رنگ میں ہو اُس کا اشباع اصولاً اشباعی اعراب سے لکھا جانا چاہئے، مگر حرف مدہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً کلاسیکل عربی میں اعراب فتحہ کی تین قسم کی مقصورہ آوازیں (ʌ)، (ɒ) اور (æ) ہیں، جن میں صرف آخری دو آوازوں کا اشباع (ɒ:) اور (æ:) ہو سکتا ہے، ایک چھوٹی مقصورہ آواز (a) عربی میں صرف اشباعی رنگ (a:) میں مستعمل ہے۔ لہٰذا (ɒ:) اور (æ:) کو تو اشباعی اعراب یا حرف مدہ سے (اسمٰعیل یا ربٰو یا ربا) لکھ سکتے ہیں، مگر (a:) کو حرف حرف مدہ سے (باط، نار، وغیرہ) لکھیں گے۔

کلاسیکل عربی میں حروف [ص - ض - ط - ظ - ل (مطبق لٗ)] کو (Strongly modifying Consonants) سخت ترمیمی مصمتے کہتے ہیں، اور حروف [خ - ر (rolled ر) - غ - ق] کو نرم ترمیمی مصمتے (slightly modifying consonants) کہتے ہیں۔ باقیماندہ تمام حروف (non-modifying) کہلاتے ہیں، کیونکہ باقیماندہ حروف کے ساتھ تو عربی کی عام فتحہ کی آواز (æ) یا (æ:) ہو جاتی ہے، مثلاً قَلَّ (æ) - قَالَ (æ:) - اللّٰہ (æ - æ:) وغیرہ۔ گو سخت ترمیمی حروف سے قبل فتحہ کی مقصورہ آواز تو (ɒ) ہی ہوتی ہے، مگر ممدودہ آواز (a:) ہو جاتی ہے، مثلاً فضل (ɒ)، ناط (a:) وغیرہ۔ اور نرم ترمیمی حروف سے قبل فتحہ کی مقصورہ آواز (ʌ) ہو جاتی ہے، مثلاً شَقّ (ʌ)، اور ممدودہ آواز

Punjabiandpunjab.com

(ɒ:) ہی ہوتی ہے، مثلاً باغ (ɒ:)۔ حرف مقلقلہ "ب" کے بعد (جب یہ بند رکن کے آخر پر ہوتی) ایک مدخل اعراب (ə) داخل کی جاتی ہے تاکہ اپنی مجہر کیفیت نہ کھو جائے، مثلاً سُبحان [سُب ə حان] یَحبُبِہٖ (یَحب ə بِہٖ)۔ دیکھو تحت "مجہوری آوازیں"۔

کسرہ (i) کا اشباع حرف مدہ (ی) (i:) سے دکھاتے ہیں، مگر کسرہ (ɪ)، مثلاً لفظ "بِاللہ" میں کسرہ (ɪ) کی اشباعی حالت (ɪ:) عربی میں مستعمل نہیں۔ لفظ "مجرِیھا" میں حرف "ر" کی امالہ زیر کی آواز "امالہ" کے تحت ملاحظہ ہو۔

ضمہ (u) کا اشباع حرف مدہ (و) (u:) سے دکھاتے ہیں، مگر ضمہ (ʊ) کی اشباعی حالت (ʊ:) عربی میں مستعمل نہیں۔

۱۱۷ - فارسی: اسی عربی ابجد سے جب فارسی خط بنا تو چونکہ ایران میں مدتوں مجہول آوازیں رہیں اس لئے عربی کے حروف مدہ سے زیر یا پیش لگا کر تو معروف آوازیں لکھنے لگ گئے اور بغیر زیر یا پیش لگائے مجہول آوازیں سمجھی جانے لگیں، مثلاً مُوش (-u:-)، بِشیر (-i:-) سے معروف لمبی آوازیں، اور ہوش (-o:-)، شیر (-e:-) سے مجہول لمبی آوازیں لکھنے لگ گئے۔ غالباً قاچاریہ کے بہت بعد سے رفتہ رفتہ یہ مجہول آوازیں جو کہ پہلوی زبان میں بھی برابر ملتی رہیں، ایسی بالکل ختم کر دی گئی ہیں، مثلاً اب "شیر" (بمعنی دودھ) اور شیر (ضیغم درندہ) دونوں میں بلا تخصیص یائے معروف آواز (i:) بولی جاتی ہے۔ فارسی میں اعرابوں یعنی مقصورہ آوازوں کی قدریں عربی سے مختلف ہیں، مثلاً فارسی میں زبر (a) یا (ɑ) کی آواز رکھتی ہے۔ زیر کی آواز (i) یا (ɪ) کی بجائے (e) ہوتی ہے، مثلاً الفاظ پِسر (pesar)، دانش (da:neʃ)، رِضوی (reḍ ð avi:) میں۔ پیش کی آواز (u) یا (ʊ) کی بجائے (o) ہوتی ہے، مثلاً گُل (gol)، محمد (moham: ad) میں۔

فارسی، اردو وغیرہ میں زبر کا اشباع مثل عربی کی فتحہ کی آوازوں (ɒ) اور (æ) کے نہیں ہوتا کیونکہ نہ تو ان زبانوں میں یہ آوازیں موجود ہیں اور نہ ان کی اشباعی آوازیں استعمال ہوتی ہیں۔ البتہ جدید فارسی میں الف مدہ کی آواز (å:) ہوتی ہے، مثلاً لفظ بجائے کو بَجُوئی کی طرح ادا کیا جاتا ہے۔ اہل فارس تو پہلے ہی نون کے ماقبل الف مدہ کو (å:) پڑھتے تھے، مثلاً:-

خانہ (خونہ) - مانند (مُوند) - نان (نُون)۔

فارسی میں دو بڑے مرکب مصوتوں (au) اور (ai) کو واؤ اور یاء کی رعایت سے (ou) یا (ow) اور (ei) یا (eɪ) بولتے ہیں، مثلاً رَوشن (rowʃan)، کَوکب (kowkab)، مَئے (meɪ)، شَئے (ʃeɪ) [دیکھو "لرزشی سکتہ" دفعہ ۱۳۲]۔ بلکہ اب تو ان آوازوں میں (w) کے جزو کو خارج کر کے مثلاً "فردوسی" کو (ferḍosi:) بولنے کا رجحان قوی ہے۔ جدید فارسی میں نون غنہ مطلق استعمال نہیں ہوتا، مثلاً "این" کو "این" کہیں گے۔ الخ

Punjabiandpunjab.com

چنڈ - خاوندن، وغیرہ میں نُون سخبہ غنہ ہوتا ہے نہ کہ "نُون غنہ"-

۱۱۸ - اردو : اِسی ابجد سے جب اردو اور پنجابی خط بنے تو فارسی کی پُرانی مجہول لمبی آوازیں بدستور قائم رہیں، بلکہ کئی جگہ پر و اور ے کے اُوپر ہمزہ لکھے بغیر ہی (o:) اور (e:) کی آوازیں پڑھی جاتی ہیں - لفظ کے آخر پر چونکہ گول (چھوٹی) اور لمبی (بڑی) یاء کی تخصیص کی جا سکتی ہے اِس لئے بغیر زیر دئے یائے حروف کی لمبی آواز پڑھی جاتی ہے، مثلاً کی - کے - کو - کَو - الفاظ میں سوائے آخر کے لفظ پر کسی اعراب کی ضرورت نہیں - اِسی طرح دوہرے مرکب مصوتوں کی آواز (au) اور (ai) پُرانی فارسی کی طرح (مثلاً کَو - کَے) کی ہی رہیں -

چونکہ فارسی، اردو وغیرہ میں ہمزہ (ʔ) کی آواز نہیں ہوتی اور نہ ہی انگریزی کی طرح مجردہ حالت میں مصوتی آواز اکیلی لکھنے کی کوئی رسم ہے، اِس لئے مصوتہ کو مجردہ حالت میں لکھتے وقت الف یا ہمزہ کو محض اعراب لگانے یا حرفانی حرف سے پہلے مِلانے کے لئے بطور الف زائد یا ہمزہ زائد استعمال کرتے ہیں، مثلاً اُس، اوم، اوشیاں وغیرہ۔

مزید برآں اردو کے الفاظ چھوٹی حرکت پر ختم نہیں ہوتے، یہی وجہ ہے کہ بچوں کو پڑھاتے وقت عموماً "اُ" کے ہجاء "الف پیش اُو" بولے جاتے ہیں، نہ کہ "الف پیش اُ" - دیکھو "اردو" تحت "اصواتی صلاحیت"-

۱۱۹ - انگریزی : انگریزی میں لمبی اور چھوٹی حرکات کو شروع شروع میں ایک ہی حرف سے دکھایا جاتا تھا، مگر بعد میں یہ حالت نہ رہی اور Chaucer کے وقت سے لے کر ہجاء تو وہی رہے مگر آواز کی نوعیت (Quality) میں فرق پڑتا چلا گیا اور آج حروف کی آوازوں کی قیمتیں بدل کر یوں ہو گئیں :-

حرف	Chaucer کے وقت حقیقی		آجکل رسمی	
	چھوٹی آواز	لمبی آواز	چھوٹی آواز	لمبی آواز
a	hat (a)	hate (a:)	bad (æ)	bane (eɪ)
e	(e)	(e:)	bet (ɛ)	be (i)
i	(i)	(i:)	bid (ɪ)	bite (ai)
o	(o)	(o:)	bog (ɒ)	bone (o)
u	(u)	(u:)	but (ʌ)	bugle (Iu)

یعنی حروف کے نام تو وہی چھوٹی a (short) اور لمبی a (long) وغیرہ رہے، مگر آجکل تو ان کو محض رسماً چھوٹی a اور لمبی a وغیرہ کہہ دیتے ہیں، کیونکہ حقیقی آوازیں (a) اور (a:) وغیرہ سے بدل کر اب (æ) اور (eɪ) وغیرہ ہو گئی ہیں، مثلاً اب رسماً لمبا a (fate میں)

Punjabiandpunjab.com

رسماً چھوٹے a (bad میں) سے یقیناً چھوٹی آواز رکھتا ہے۔ اسی طرح الفاظ ale اور bat کا حال ہے۔ آج کل تو حقیقی چھوٹی اور لمبی حرکات حرف a کی مثال سے مندرجہ ذیل دی جاتی ہیں:-

چھوٹی آواز	لمبی آواز	
artistic (a)	art (a:)	→ broad "a"
accede (æ)	hand (æ:)	→ flat "a"
chaotic (e) یا (eɪ)	chaos (e:) یا (eɪ:)	

119

۱۲۰ - جہاں تک لمبی آوازوں کی تعریف کا تعلق ہے، ہم کہہ سکتے ہیں کہ لمبے حروف صرف وہ ہوتے ہیں جن میں اعضائے گفتار شروع سے آخر تک وہی ایک ہی کیفیت رکھیں، مثلاً انگریزی لفظ dimmed (dɪm·d) میں (m) کی آواز آدھی لمبی (half long) ہے، جو آواز کے ایک چھوٹا سا نقطہ لگا کر (m·) لکھتے ہیں، مثلاً پنجابی لفظ "بُندا" (بُننا سے بمعنی کپڑا وغیرہ بُنتا) (bun·da) میں (n) کی آواز آدھی لمبی ہے، مگر پنجابی لفظ "دِن دا" (بمعنی دن کا) چونکہ دو علیحدہ علیحدہ لفظوں سے مرکب ہے (ḍɪn ḍa) اس لئے (n) کی آدھی لمبی آواز کو بغیر نقطہ کے ہی (ḍɪn ḍa) لکھیں گے۔

Punjabiandpunjab.com

۱۲۱ - مگر دو چند آواز [مثلاً انگریزی لفظ homemade (hoummeɪd) میں] مندرجہ ذیل خصوصیات رکھتی ہے:-

(۱) دو دو مختلف رکن تہجی میں کام دیتی ہے۔

(۲) اس کے دوسرے رکن تہجی کی ادائیگی کے شروع میں نئی ہوائی لہر (chest pulse) اکثر پیدا ہوتی ہے جب کہ اس دوچند آواز کا مخرج ابھی بدستور ویسا ہی چل رہا ہو، بلکہ یہ لہر اس آواز کے اعضائے گفتار میں بھی بطور ضرب (stroke) محسوس ہوتی ہے۔

(۳) اس آواز کے درمیان نئی ہوائی لہر پیدا ہونے سے درمیانی گمک بھی کم ہو جاتی ہے، جس سے اندرونی سکتہ (Internal hiatus) پیدا ہو جاتا ہے، اور اس طرح دو آوازیں واضح علیحدہ معلوم ہوتی ہیں۔

۱۲۲ - ایسی دوچند آوازوں میں چونکہ عام محسوس ہونے میں (دیکھو "زور" دفعہ ۱۳۹) ہمیشہ ہوائی لہر اور ضرب پیدا نہیں ہوتی اس لئے بعض دیکھنے کو دوچند آوازیں حقیقت میں لمبی آوازیں ہی ہوتی ہیں، جن کی بندش اور رہائی میں لمبائی کی وجہ سے فرق پڑ جانے سے علیحدہ علیحدہ دو آوازیں معلوم ہونے لگتی ہیں۔ ایسی آوازیں عملاً تو دوچند ہونگی مگر اصواتی لحاظ سے مفرد اور لمبی، جیسا کہ R.H. Stetson نے لکھا ہے "Functionally double-but phonetically single & long"۔ ایسی لمبی آوازوں کو "مثل دوچند" کہیں گے، اور دوچند آوازوں کی طرح اصواتی لکھائی میں دو علامتوں

سے لکھیں گے، مثلاً عربی لفظ "حواسُّنا" (H: a w a: ssu n a:) میں (-ss-) کی آواز، جوکہ دو رُکن ہجی میں نہیں رہتی، بلکہ (حوا + سُّنا) کی طرح ہوتی ہے۔

۱۲۳۔ اسی طرح بعض آوازیں ایسی ہوتی ہیں کہ اُن کی ادائیگی میں اتنی ٹھہرتی (دیکھو رفتار دفعہ ۱۲۹) ہوتی ہے کہ اعضائے گفتار شروع سے آخر تک ایک ہی کیفیت رکھتے ہیں۔ اس بنا پر وہ دیکھنے میں تو لمبی لگتی ہیں مگر حقیقت میں دو چند ہوتی ہیں، جیسا کہ R.H. Stetson نے لکھا ہے "Functionally single & long, but phonetically double"۔ ایسی دو چند آوازوں کو "مثل لمبی" کہا جاتا ہے اور اصواتی لکھائی میں لمبی آوازوں کی طرح ایک ہی علامت سے لکھا جاتا ہے، مثلاً انگریزی لفظ copy میں (-p:-) کی آواز یا پنجابی لفظ "سدّا" (s ə ḍ: a) میں (-ḍ:-) کی آواز، یا عربی لفظ "إنَّما" میں ایک رُکن ہجی میں نہیں رہتی بلکہ (إن + نَما) کی طرح ہوتی ہے۔

۱۲۴۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ عربی میں حروفِ صحیح کا تعلق اُس سے پہلی حرکت کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ اُس سے اگلی حرکت کے ساتھ ہوتا ہے (دیکھو تحت "رکن ہجی") مگر انگریزی میں [سوائے (i)، (I) اور (ə) کے باقی] تمام چھوٹے مصوتے تقریباً ہر موقع پر اپنے سے اگلے مصمتہ سے تعلق کر لیتے ہیں، مثلاً development, increment, benevolent, unto وغیرہ۔ عربی لفظ "إنّما" اصل میں إنّ اور مَا کا مرکب ہے، اس لئے اس (ʔIn: nma:) میں (n:) کی آواز مثل لمبی ہے۔ البتہ "حواسُّنا" (H: a w a: ssu n a:) میں (-ss-) کی آواز مثل دو چند ہے۔

۱۲۵۔ لمبی اور دو چند آوازوں کی وسعت میں خاصہ فرق نہیں ہوتا، البتہ حرفِ مسکن آواز کو لیا جائے تو لمبی آوازیں دو چند آوازوں سے مسکن آواز میں ہمیشہ کم ہوں گی۔

۱۲۶۔ لمبے، مثل لمبے اور مثل دو چند (مع اردو کے دو چند) مصمتوں کو مجموعی طور پر مشدّد (hardened) آوازیں بھی کہتے ہیں۔ عربی میں لفظ کے آخر پر مصمتہ کا لمبا یا مثل دو چند کرنا عموماً کم ہے، مثلاً لفظ "صَفّ" کو "صَفّ" بولنا یا رباؤ سے "مُضارّہ" میں حرف "ر" کی آواز ادا کرنا۔

۱۲۷۔ پنجابی میں لمبائی کی قدروں کو آپس میں بدل دیا جائے تو معنوں میں فرق پڑ جاتا ہے، مثلاً:-

(ا): with the man (mɪð ðə 'mæn) - with a man (mɪð· ə mæn)

جِنّدی ہے۔ جِند دی ہے۔ جِنّد دی ہے۔ جِنّد ای ہے۔

جَدّی ہے۔ جد دی ہے۔ جدّ دی ہے۔ جدّ ای ہے۔

(1): چل لا (بمعنی جاؤ لاؤ)۔ چلّا (بمعنی جانے لگا)۔

(b): سب بو (بمعنی تمام بدبو)۔ سبّو (بمعنی گٹھیم)۔

(ز): بلی - بھیشی

(ɔ): دھو - دھوئی -

۱۲۸- مختلف لمبائیوں کی چند مثالیں یہاں پیش کی جاتی ہیں:-

چھوٹے:	بَندہ (bənḍa) جاندا (بمعنی جاتا) (janḍa) جان دا (بمعنی جان کا) (ja:n ḍa)	بُندہ (bunḍa) (-d-) added	ڈِندا (بمعنی دیتا) (ḍInḍa) ہُندا (بمعنی ہوتا) (hunḍa)
آدھے لمبے:	بَندا (بمعنی بنایا جاتا) (bʌnḍa) ڈِن دا (بمعنی دن کا) (ḍIn ḍa)	بُندا (بمعنی بُنتی کرتا) (bunḍa) (-Iu-) attitudinize	ہُن دا (بمعنی اب کا) (hun ḍa) جاندا (بمعنی جانتا) (ja:nḍa) with a man (mIð ə mæn)
لمبے:	بَنھدا (بمعنی باندھتا) (bʌ̂n:ḍa) (-Iu:-) attitude دُرّ	کنّ (kən:) (ਕੰਨ) کنّ (kə̃n:) (ਕੰਨ) فمّ	کانا (بمعنی سرکنڈا) (ka n:a) (-v:-) Never
(دوچند) مثل لمبے یعنی دوہری یا مشدّد آوازیں (مخصوصاً مصمتے)	جدّی (بمعنی وراثت) (jəḍ:i) سدّا (بمعنی بلاوا) (səḍ:a) اِمّا (ʔIn:ɒma:) عبداللطیف	سُنّا (sun:a) [illegible] محلِّ نظر	جِھڈّی (بمعنی جھنجھلانے والا) (jIḍ:i) (-p:-) Copy خاصّہ
دو چند:	جَدّی (بمعنی ضد کی) (jəḍ ḍi) (Announ) Unknown جِھڈدی (بمعنی جھنجھلاتی) (jIḍ ḍi)	سُننا (sunna) [illegible] چھڈدی (مثل چھڈنا بمعنی چھوڑتے)	سدّدا (بمعنی بلاتا) (sʌḍ:a) (hoummeId) homemade with the man (mIð ðə mæ..)
(لمبے) مثل دوچند	حواشّنا (Hawa:ssuna:)	مُضارِّ	دابّہ

۱۲۹- اِستداد میں پھرتی کی مقدار (degree of rapidity) دکھانا ہو تو رفتار (tempo) یعنی (rapidly) کے لئے ترکیبی کتابت میں [ɒ↑] لکھتے ہیں اور زور (forcibly) کے لئے [ˋɒ] لکھتے ہیں، مثلاً کہنا ہو تو come up:-

رفتار Rapidly :- [ɒ↑ :ɑʒʌ̃ˈʌ̃D]

زور Forcibly :- [ˋɒ :ɑʒʌ̃ˈʌ̃D]

121

۱۳۰- وسعت میں بہت چھوٹی آواز بھی پیدا کی جاتی ہے، مثلاً اردو لفظ "آیا" (aěa) میں (ě) کی آواز معمول سے بہت چھوٹی ہے، جیسے انگریزی میں Why کو بے احتیاطی سے بولنے میں (ŏaĕ) کہا جائے تو پہلی اور آخری آوازیں بہت چھوٹی ہو جاتی ہیں۔

چھوٹی آواز کے مفرد مصمتے بھی مختلف لمبائی رکھتے ہیں، مثلاً:-

dam میں (m) لمبا ہے بہ نسبت damp کے

tackle میں (l) لمبا ہے بہ نسبت click کے

Punjabianpunjab.com

tin میں (n) لمبا ہے بہ نسبت snow کے

yes میں (s) لمبا ہے بہ نسبت duty کی (t) سے

البتہ مصوتے لمبائی میں کافی معیاری ہوتے ہیں، مثلاً

بہت چھوٹا مصوتہ = ۱۰/۱۰۰ سیکنڈ چھوٹا مصوتہ = ۲۰/۱۰۰ سیکنڈ تک

عام لمبائی کا مصوتہ = ۲۵/۱۰۰ سیکنڈ

آدھا لمبا مصوتہ = ۳۰/۱۰۰ سیکنڈ لمبا مصوتہ = ۴۰/۱۰۰ سیکنڈ تک

چونکہ لمبائی کو ناپنے کے لئے سیکنڈ کو ۱۰۰ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، اس لئے اسی اندازہ سے چند مثالیں مصمتہ (n) اور (ḍ) کی لمبائی کی درج ذیل ہیں :-

n (janḍa) = ۱۱/۱۰۰ سیکنڈ n (janḍa) = ۱۶/۱۰۰ سیکنڈ

n (bunḍa) = ۱۶/۱۰۰ سیکنڈ n (bunḍa) = ۱۸/۱۰۰ سیکنڈ

ḍ (jɪḍ:i) = ۲۱/۱۰۰ سیکنڈ ḍḍ (jɪḍḍi) = ۲۹/۱۰۰ سیکنڈ

۱۳۱- وضاحت کے لحاظ سے مختلف لمبائیوں کو یوں لکھا جاتا ہے :-

نمبر	نام		نشانی	وقت	روپ	کیفیت
۰۱	مبہم مصوتہ	obscure			(ə)	
۰۲	خفیف (بہت چھوٹا)	Extra short	(˘)	۱/۴ - ۱/۳	(ă)	
۰۳	چھوٹا یعنی عام لمبائی کا	Short (Normal length)	(♪) Mora	۱ - ۲/۳ ماترہ	(a)	عموماً بغیر نشانی کے
۰۴	آدھا لمبا	Half long	(♪.)	۱ - ۱/۲	(a·)	
۰۵	لمبا	Long	(♩)	۲	(a:)	ادھورے قلم والی مد (چھوٹی مد) (باریک مد) (~) یا اردو کی مد (~)
۰۶			(♩.)	۲۰۲	(a:)	
۰۷	پورا لمبا	Fully (or full strength) long vowel	(𝅗𝅥)	۲۰۴	(a:)	〃
۰۸			(𝅗𝅥.)	۲۰۶	(a:)	
۰۹			(𝅝)	۲۰۸	(a:)	
۱۰	بہت لمبا	over - long	(♩‿♪)	۳	(a:·)	پورے قلم والی مد (بڑی مد) (~)
۱۱			(𝅗𝅥‿♩)	۴۰۴	(a::)	

۱۳۲- مختلف اعراب (دیکھو تحت "خارجی آوازیں") میں اگر اعراب کو چھوٹا کرکے پڑھنا ہو (نہ کہ عام لمبائی کا)، یعنی اُس کو جھپٹ کر پڑھنا یا حرکت کو ضعیف کرکے ادا کرنا ہو، تو اُس کو قواعدی اصطلاح میں **اختلاس** کہتے ہیں، اور ایسی حرکت کو **حرکتِ مختلسہ** یا **اختلاس الحرکت** کہتے ہیں۔ ایسے اعراب کی لمبائی صرف ۱/۳ ثابت رہتی ہے۔ اختلاس عام چیز ہے اور ہر حرکت کے

ساتھ ہر جگہ ہو سکتا ہے ' یعنی چاہے وہ لفظ کے اول ہو ' درمیان ہو یا آخر پر ہو۔

مگر حرف ضمہ (رفع) اور کسرہ (جر) کو لفظ کے آخر پر رہاؤ کے وقت بہت چھوٹا (یعنی خفیف کر کے) جب پڑھا جائے ' تو اُس کو قواعدی اصطلاح میں رَوْم کہتے ہیں - اس کی لمبائی حرف ۱/۳ ثابت رہتی ہے ' اور یہ حرف ضمہ اور کسرہ کے لئے واضح رنگ رکھتا ہے -

اردو ' پنجابی وغیرہ میں کسی حرف صحیح کی آواز کی تسہیل کر کے اگر اُس سے قبل خفیف مصوتہ بلانا ہو ' تو اُس کو قواعدی اصطلاح میں مخلوط التلفظ یا محض مخلوطی یا لطفی کہتے ہیں ' مثلاً مخلوطی یاء کا استعمال حرف الف یا واؤ سے قبل ملاحظہ ہو :-

گیا (gija) کیا (kiːja) کیوں - بیاہ - پیار - دِھیان -

اِن مثالوں میں تو خفیف مصوتہ (ĭ) یاء سے پہلے حرف کی زیر (I) میں مدغم ہو جاتا ہے ' مگر مندرجہ ذیل مثالوں میں یہ خفیف مصوتہ نمایاں ہوتا ہے :-

آیا (aːĭja) تُویا (ṭuːĭja) رویا (roĭja) مایا -

اِس کے علاوہ مخلوط اللفظ یا محض مخلوط وہ ہوتا ہے جس میں وہ حرف ' لفظ میں مدغم ہو کر وزن کو زیادہ نہیں کرتا ' مثلاً ہائے مخلوط اللفظ "تھ" - "کھ" وغیرہ میں۔

واؤ مخلوط التلفظ بھی ہوتا ہے ' مثلاً سوانگ کو (saːŋ) کی بجائے (suwaːŋ) پڑھنا جبکہ (wŭ) کی (ŭ) مدغم ہو جاتی ہے -

اصواتی طرز پر ان کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے :-

۱- حرف صحیح کے بعد مقصورہ اعراب ہو (مثلاً فَ ضَحِ - وَ - مَحِ) تو (♩) یعنی عام لمبائی -

۲- حرف صحیح کے بعد ممدودہ اعراب ہو تو یا بند رکن ہو (مثلاً مَا - اَن) تو (♩)

۳- نمبر ۲ کے بعد ہمزہ ہو :-

(i) مگر دوسرے لفظ کے شروع پر ہو (مثلاً لَا اَذْہَب) تو (♩.)

(ii) مگر لفظ کے اندر ہو (مثلاً جَاءَ) تو (𝅗𝅥)

۴- ممدودہ اعراب کے بعد لمبا حرف صحیح لفظ کے اندر ہو (مثلاً حَاشّتُم) تو (𝅗𝅥.)

۵- ممدودہ اعراب کے بعد لمبا حرف صحیح لفظ کے آخر ہو (مثلاً اَلضَّآلّ) تو (𝅝)

عام قواعدی اصولوں پر مَدّ کی تشریح مندرجہ ذیل ہے :-

<u>بڑی مد (~) :</u>

(۱) جس مد والے حرف کے بعد الف اشباعی ہو اور پھر اُس کے اگلے حرف پر تشدید ہو ' تو اُس مَد کو سات الف کے برابر بڑھانا ہوگا ' مثلاً وَلَا الضَّآلِّیْنَ -

(۲) جس مد والے حرف کے بعد الف اشباعی ہو اور پھر اُس کے آگے ہمزہ ہو ' تو اُس مد کو چار الف کے برابر بڑھانا ہوگا ' مثلاً وَجَآءَ -

Punjabiandpunjab.com

باریک مد (۳):

(۳) ہر پیش والا یا زیر والا ممدود حرف جس کے بعد اشباعی واؤ یا یاء ہو، اور پھر اُس کے آگے متحرک ہمزہ ہو، تو اُس مد کو تین واؤ یا تین یاء کے برابر بڑھانا ہوگا، مثلاً یَزِ صُوْٓءٍ - وَ جِیْٓءَ -

(۴) اشباعی حرف سے پہلے مد والا حرف ہو، تو مد تین گنا بڑھتی ہے، مثلاً یٰٓا - آٰدَمُ -

مزید تفصیل کے لئے "عربی مد" ملاحظہ ہو-

نشانی (ˇ) اگر اصواتی لکھائی میں علامت کے آگے ہو [مثلاً (aˇ)]، تو یہ لرزش (Quaver) کو ظاہر کرتا ہے، مثلاً رَفِیْعٌ بِس - تکیٰنی میں لرزشی ہمزہ کا استعمال یا الفاظ قُرْءٌ ، شَیْءٌ ، شَیْءٍ میں (دیکھو دفعہ ۱۱۸)- (hiatus) علاوہ چیز ہے جس کا ذکر "آیاتی اور معنوی ٹکڑے" کے تحت کیا گیا ہے - اس لرزشی سکتہ (Quaver rest) کی آواز کا ہمزہ کی اصل آواز (ʔ) سے کوئی تعلق نہیں - ہمزہ سے لکھنا محض خط کی ایک رسم ہے -

۱۳۳ - مندرجہ بالا تمام اقسام کی لمبایاں عربی کی قراءت میں سننے میں آتی ہیں، ورنہ عام طور پر (ă)، (a) اور (a:) پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے - جو بہت چھوٹی لمبائی (ă) ہوتی ہے وہ تقریباً عبوری آواز کے برابر ہوتی ہے، جیسے Intrusive vowel وغیرہ میں عربی الفاظ کی مثال سے قراءت میں مصوتوں کی مختلف لمبایاں دکھائی جاتی ہیں:-

♩.. ♫ ♩ 𝅗𝅥 ♪ 𝅗𝅥 ♪

la: ila· ha:: ʔula:: ʔi wala: ʔila:

لَآ إِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰی

𝅗𝅥 ♩ 𝅝

ha:: ʔula::ʔ (قرآن ۴/۱۳۳)

هٰٓؤُلَآءِ

♪ ♩ 𝅗𝅥♩ ♩♪

walɒ‿ḍ ḍɒ:: lli::n

وَلَا الضَّالِّیْنَ

♪ 𝅗𝅥. ♪ ♩

H:awassuna:

حوَاسُّنَا

علامت (‿) حذف (elision) کی نشانی ہے، یعنی "وَلَا الضَّالِّیْنَ" میں دو الف حذف ہو گئے (لام ضاد میں مدغم ہو گیا)- اسی طرح "بِسْمِ اللّٰہِ" اصل میں "بِ + اِسْم + اَللّٰہ" ہے - اس میں دو جگہ الف کا حذف یُوں ہوتا ہے:-

[bi‿smi‿lːa:hi]

Punjabiandpunjab.com

(ب)- مصوتوں کی اضافی امتداد

۱۳۴- یہاں پر انگریزی الفاظ کے جوڑوں میں مصوتوں کی اضافی امتداد، جیسا کہ آلات سے پائی گئی ہے، دی جاتی ہے، تاکہ تناسبی طریقے سے مقابلہ ہو سکے :-

	لمبے	چھوٹے			لمبے	چھوٹے	
seat see	i·	ɪ	sit bit	note	ou·	ɒ	not
				loud house	au:	ɒ·	nod
gate hate	eɪ·	ɛ	get bet	hide	aɪ:	ɪ·	hid
hurt	ə·	ʌ	hut cut	void boy	ɔɪ:	ɛ·	led
wooed	u:	ʊ·	wood pull	caught all	ɔ·	ʌ	cut

Punjabiandpunjab.com

۱۳۵- امتداد کی مندرجہ بالا اضافی پیمائشیں صرف اسی حالت میں ہیں جب کہ مصوتہ کے لحہ کی آواز، نبرہ، لہجہ وغیرہ کی تبدیلیاں جوڑوں میں فرق نہ کریں، ورنہ عام اصول مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) ایک ہی طاقت کے نبرہ والا مفرد یا مرکب مصوتہ جب لفظ کے آخر پر ہو یا مجہورہ مصمتہ سے قبل ہو تو بہ نسبت اُس کے جو مہموسہ مصمتہ سے قبل ہو، زیادہ امتداد رکھتا ہے، مثلاً :-

	لمبے	چھوٹے			لمبے	چھوٹے	
ray raid	eɪ:	eɪ·	rate	cod	ɒ· یا ɑ·	ɒ یا a	cot
bed	ɛ·	ɛ	bet	show showed	ou:	ou·	shoat
tug	ʌ·	ʌ	tuck				
shoe shoed	u:	u·	shoot	should	ʊ·	ʊ	foot
thaw thawed	ɔ:	ɔ·	thought	see sees	i:	i·	cease
purr purred	ə:	ə·	purse	lived	ɪ·	ɪ	lift
				bad	æ:	æ·	bat

(۲) ایک ہی نبرہ کی طاقت والا مفرد یا مرکب مصوتہ جب اُس کے بعد (l)، (m)، (n) (ŋ) میں سے کوئی مصمتہ ہو اور پھر اُس کے بعد کوئی مجہورہ مصمتہ ہو تو بہ نسبت اس کے جب انہی آوازوں کے بعد مہموسہ مصمتہ ہو، زیادہ امتداد رکھتا ہے، مثلاً :-

	لمبے	چھوٹے			لمبے	چھوٹے	
falls	ɔ:	ɔ·	false	feigned	eɪ:	eɪ·	faint
man's	æ:	æ·	manse	found	aʊ:	aʊ·	fount
sings	ɪ·	ɪ	sink	thumbs	ʌ·	ʌ	thump
learned	ə̄:	ə̄·	learnt	build	ɪ·	ɪ	built

(۳) ایک ہی طاقت کے نبرہ والا مفرد یا مرکب مصوتہ لفظ کے آخر پر یا آخر کے مصمتہ سے قبل زیادہ امتداد رکھتا ہے بہ نسبت اُس کے جب اس کے بعد غیر نبرہ والا رکن بھی ہو، مثلاً :-

Punjabiandpunjab.com

	لمبے	چھوٹے			لمبے	چھوٹے	
lade	eɪ:	eɪ·	lading	sit	ɪ·	ɪ	sitting
hate	eɪ·	e	®hated	bid	ɪ·	ɪ	bidding
bed	ɛ·	ɛ	bedding	would	ʊ·	ʊ	wouldn't
slow	oʊ:	oʊ·	slowly	purse	ə̄·	ə̄	person
float	oʊ·	o	®floated	pay	eɪ:	e·ɪ	®paying

® بلکہ بعض اوقات تو مرکب مصوتہ A (eɪ:) یا O (oʊ:) جب ایسا مخفف ہو، اور اس کے بعد مصوتہ آجائے (مثلاً pay-ing) یا مہموسہ مصمتہ آجائے (مثلاً hated) تو اُس مرکب مصوتہ کا دوسرا جزو بھی تلفظ میں اُڑ جاتا ہے۔

(۴) ایک ہی مفرد یا مرکب مصوتہ، نبرہ کی کمی یا زیادتی کی وجہ سے کم یا زیادہ امتداد رکھتا ہے، مثلاً :-

	لمبے	چھوٹے			لمبے	چھوٹے	
high	aɪ:	aɪ	diámeter	moan	oʊ:	oʊ·	teléphone
fórtify	aɪ·					o	phonátion
Úniverse	ə̄·	ə̄	universálity			o	fóllow
revérse	ə̄:	ə̄	conversátion				

(۵) لمبے مصمتہ سے پہلے مصوتہ کی لمبائی عموماً زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت چھوٹے مصمتہ سے پہلے ہونے کے ۔ مثلاً پنجابی لفظ "بِکّ" (بمعنی چھال) (bIk:ə) میں (I) بہ نسبت "بِک" (بمعنی بِکنا) (bIk) کی (I) سے چھوٹی ہے ۔ واضح اصول یُوں ہے :۔

اُن زبانوں میں جن میں لمبے مُصمتے پائے جاتے ہیں، عام قاعدہ یہ ہے کہ مصمتوں کے گروپ سے پہلی مصوتی آواز یُوں ہوتی ہے :۔

127

(i) پُوری لمبی جب کہ رُکن تہجی ایک مصمتہ پر بند ہو جائے ، مثلاً بِک ۔

(ii) اِس سے کچھ کم لمبی جب کہ رُکن تہجی کُھلا ہو ، مثلاً بِکا ۔

(iii) اِس سے بھی کم لمبی جب کہ رُکن تہجی لمبے مصمتہ (یا مصمتوں کا ایسا گروپ جو کہ لمبے مصمتہ کی طرح کا ہو) پر بند ہو جائے ، مثلاً بِکّ ۔

(ج) ۔ سنجوگی حروف اور ادھک

۱۳۶ ۔ سنسکرت میں بند رُکن تہجی دو طرح پر ہوتے تھے ۔ ایک وہ جو حرف ایک مصمتہ پر ختم ہوں ، اور دوسرے وہ جو مصمتوں کے گروپ میں سے ایک یا اُس سے زیادہ مصمتہ پر ختم ہوں، اور اس گروپ کے باقیماندہ مصمتے اگلے رکن تہجی کا جزو بنتے ہوں ۔

Punjabianapunjab.com

(۲) جہاں تک قدیم ہندی زبانوں کا تعلق ہے اِن میں مصمتوں کے جوڑوں کے استعمال کے واضح اصول دکھائی دیتے ہیں ، مثلاً :۔

(i) مصوتہ کے بعد کے شدیدہ مصمتہ (جن میں غنہ بھی شامل تھے) کے جوڑے میں پہلا شدیدہ مصمتہ بغیر پٹاخہ کے ہوتا تھا

(ii) مگر مصوتہ کے بعد شدیدہ اور دُوسرے مصمتہ کا جوڑا ہو تو شدیدہ مصمتہ کا ہلکا سا پٹاخہ ضروری موجود ہوتا تھا

(iii) البتہ لفظ کے شروع پر شدیدہ مصمتہ بغیر پٹاخہ کے ناممکن تھا

(iv) مصوتہ کے بعد مصمتوں کے اِکٹھ میں ایک شدیدہ مصمتہ ہمیشہ دوہرا ہوتا تھا ۔

(۳) یہ اصول تھے جن پر اُٹھی ہوئی عمارت نے صوتیاتی اصولوں کی چکّی میں پس کر یہ اثر دکھایا کہ اشوکا کے زمانہ تک اِن قدیم ہندی الفاظ میں دوہرے مصمتوں (یعنی دوچند مثل لجے) کا استعمال آزادانہ طور پر عام ہو چکا تھا ۔

(۴) اس کے مقابلہ پر جہاں تک ابجدی لکھائی کا تعلق ہے، اِس برصغیر میں دسویں صدی ق م سے پہلے لکھائی کا کوئی رواج نہیں تھا ۔ ساتویں یا آٹھویں صدی ق م میں دراوڑی تاجر براہمی خط کی جنوبی شاخ لائے یا بقول بعض یہ کسی اور سامی خط کی شاخ تھی ، کیونکہ براہمی خط صرف ہند کی ہندی زبانوں کے لئے تھا ۔ ہند باختری گروپ کا خروشتی خط (جس میں چولیکا پیشاچی اور دُوسری شمال مغربی برصغیر کے علاقہ کی بولیاں تیسری صدی ق م سے لے کر دُوسری صدی عیسوی تک لکھی جاتی

رہیں) بھی عروج پر رہا۔ اِس کے علاوہ آریہ لوگ براہمی خط کی شمالی شاخ ۳۵۰ ق م میں لائے، جس کی مختلف شاخیں بارھویں صدی عیسوی تک آتی رہیں یا ترقی کرتی رہیں، جن میں دیوناگری بھی شامل ہے۔

(۵) باوجود ابجدی لکھائی کی اتنی طویل تاریخ کے، اشوکا کے زمانہ سے، جب سے دوہرے مصمتے کھلم کھلا رواج پا گئے، آج تک کسی نے دیوناگری میں تشدید کی طرح کی کوئی علاحدہ نشانی رائج کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی یا توجہ ہی نہیں دی۔ وُہی پُرانی رسم دو چند آوازوں کے لکھنے کی جن میں پہلی آواز ساکن ہوتی ہے، دوہرے مصمتوں کے لئے بھی رائج رہی۔ مگر گورمکھی والوں نے بڑے عمدہ انداز میں سنجوگی حروف سے حتی الوسع جان چھڑا کر تشدید کے طریقہ پر اَدّھک کا رواج اپنے خط میں مناسب سمجھا، گو اَدّھک (بِندی اور ٹِپّی) کے استعمال میں خامیاں موجود ہیں۔ حضور صاحب کی گورمکھی میں بِندی بغیر ماترہ کے اور ٹِپّی ایک ماترہ سے استعمال کرنے کا پختہ اصول نہیں ہے، مثلاً گورمکھی لکھائی میں کانّشا اور کانشا، کمّ (kʌmː) اور کنّم (kʌnːm)، کنّ (kʌnː) اور کنّن (kəːn) جیسے الفاظ کا فرق دکھانا مشتبہ ہو جاتا ہے، کیونکہ گورمکھی لکھائی میں غنہ حروف کو مشدد دکھانا ہو تو اُن سے پہلے اَدّھک کے علاوہ بِندی اور ٹِپّی بھی وہی کام دیتے ہیں۔ اِبتدا اصول یُوں رکھا گیا ہے کہ:-

(i) سوائے چند الفاظ کے [مثلاً ਇੱਕਾ (اِکّا)، ਉੱਨਾ (اُنّا)، ਉੱਚੇ (اُچّے)، ਮੁਕੰਮਲ (مکمّل) وغیرہ] ٹِپّی ہی کے جوڑ مناسب سمجھے جاتے ہیں [مثلاً ਜੰਮ (جمّ)، ਕੰਮ (کمّ)، ਅੰਗ (انّگ)، ਅੰਗਣਾ (انّگنا) وغیرہ]۔ مگر سہاری والے اعلاء دار حرف بلا (ਿ) کے بعد مُکتا لگ کے ساتھ ٹِپّی کی بجائے بِندی بھی ٹھیک ہی سمجھی جاتی ہے [مثلاً ਵਿਹੰਦਾ (وہِنّدا)، ਕਹਿੰਦਾ (کہِنّدا)، ਬਹਿੰਦਾ (بہِنّدا) وغیرہ]۔

(ii) لمبی حرکات کے ساتھ اَدّھک کا استعمال بہت کم کیا جاتا ہے [مثلاً ਮਾਮਾ (ماماّ) کی بجائے ਮਾਮਾ (ماما) ہی لکھنے پر اکتفا کر لیا جاتا ہے]، مگر پھر بھی ਬੋਲੀ (بولی بمعنی کانوں سے بہری) اور ਬੋੱਲੀ (بولّی بمعنی بھاشا)، یا ਲਾਲੀ (لالی بمعنی لالہ کی عورت) اور ਲਾੱਲੀ (لالّی بمعنی سُرخی) یا الفاظ (چوٹی - چوٹّی)، (پُجّھا - پُجھا)، (جبولا - جبولّا) جیسے جوڑوں میں فرق دکھانے کے لئے اَدّھک کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے، گو ਕਾਣਾ (کانا بمعنی یک چشم) اور ਕਾੱਣਾ (کانّا بمعنی سرکنڈا) میں چونکہ ਣ اور ਨ کا فرق ہے، اِس لئے ਕਾੱਣਾ کی بجائے ਕਾਣਾ ہی لکھ دیتے ہیں۔[1]

(iii) مزید برآں گورمکھی لکھائی میں حروف ਹ (ہ)، ਯ (ی) اور ੜ (ڑ) پر تشدید نہیں آ سکتی، مثلاً ਦਿਖਾਵੱਯਾ (دِکھوَیّا) شاذ ہی لکھا جاتا ہے، اِس کی بجائے ਦਿਖਾਵੈਯਾ (دِکھوَیّا) یا ਦਿਖਾਵਣਵਾਲਾ (دِکھوَئیّا) لکھتے ہیں۔ اِسی طرح لفظ "دَڑّہک" [جو کہ پوٹھوہاری میں ڈاڑھ (بمعنی کڑی انار) یا دَڑّتا یا داہڑک] کے معنوں میں بولا جاتا ہے، گورمکھی میں ਦੜਹੱਕ (دڑہّک یا دَڑہ بَک) لکھتے ہیں۔

---

[1] مختصر الفاظ میں ابھی تک عام اصول یہی ہے کہ اگر تشدید کے بغیر کوئی دوسرا لفظ نہ بنتا ہو تو حتی الوسع اَدّھک نہ لکھو، مثلاً سچّ، بچّہ وغیرہ میں اَدّھک نہیں لکھتے۔

(د) - تشدید

۱۲۷ - جس طرح مصوتہ کی امتداد دکھانے کے لئے عربی میں مد استعمال ہوتی ہے، اسی طرح اکہرے مصمتہ کی آواز کو امتداد دینے کے لئے شد کا استعمال رائج سمجھا جاتا ہے - آواز کو لمبا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مصمتہ (یا مصوتہ) کو وسعت دینے کے لئے اُسے دو چند کر دیا جائے، یعنی آواز کو درمیان میں سانس کی نئی لہر سے ادا کیا جائے اور اس طرح لکھنے میں اسے عموماً مکرر لکھ دیا جائے، مثلاً سُنتا، گِنتا، (دھوؤ) وغیرہ - لہٰذا دو چند آوازوں کے لئے تشدید کا استعمال نہیں کیا جاتا، مگر آجکل اردو میں دو چند آوازوں کے لئے بھی کئی جگہ تشدید استعمال ہونے لگ گئی ہے، یعنی روزمرہ میں دو چند آوازوں کو کئی الفاظ میں محض لمبا کرنے پر اکتفا کر لیا گیا ہے، مثلاً الفاظ بُننا، پِننا، بھُننا، ٹھُننا، دُھننا وغیرہ کو بُنّا، پِنّا، بھُنّا، ٹھُنّا، دُھنّا وغیرہ لکھنا عام ہے - بہرحال یہاں پر ایسی تشدید پر بحث نہیں، کیونکہ یہ صوتیات کے دائرہ میں آتا ہے - یہاں تو تشدید اصواتی رنگ میں وہی تصور کی جاتی ہے جس سے ایک ہی آواز کی امتداد (یعنی طویل آواز تنفس کی نئی لہر کے بغیر) کا اظہار مقصود ہو، مثلاً پنجابی کے لفظ "کنّ" (بمعنی کان) میں نون کی طویل آواز ہے یا انگریزی کے لفظ "never" کو فقرہ میں زور دینے کے لئے اس کے بین الحرکاتی (intervocalic) حرف "v" کو طویل کر دیا جاتا ہے -

۱۲۸ - اردو میں شد کا استعمال دیکھنے سے پہلے عربی زبان کی طرف دیکھنا ہوگا، جہاں اصول یہ مانا گیا ہے کہ ہر تشدید والے حرف کی خروج آواز کو ساکن سمجھا جاتا ہے - اسی لئے تشدید کو ادغام کہتے ہیں (مزید دیکھو "عربی میں قوانین ادغام")، اور اس ادغام کے باقاعدہ اصول ہیں، یہاں تک کہ جو عربی میں مختلف اوزان یا صرفی تبدیلیاں تشدید کے ساتھ آتی ہیں، وہ بھی حقیقت میں دو چند حروف ہوتے ہیں جو کہ ادغام کی وجہ سے دونوں آوازوں کے جوڑ کے وقت سانس کی نئی لہر نہیں رکھتے، اور اس طرح طویل آوازیں (جو کہ ایک ہی رکن تہجی میں کام کریں) نہیں ہوتیں، بلکہ "دو چند مثل لمبی" یعنی دوہری آوازیں ہوتی ہیں، جن کا پہلا حصہ علاحدہ رکن تہجی بناتا ہے، اور دوسرا حصہ دوسرا رکن تہجی بناتا ہے، مگر ادغام ہو جانے کی وجہ سے اس حرف کو مکرر نہیں لکھا جاتا، بلکہ ایک ہی حرف پر تشدید ڈال کر لکھنے کی رسم ہے تاکہ ایسی دوہری آواز کو دو چند آواز سے فرق کرکے دکھایا جا سکے - غرضیکہ عربی میں تشدید فی الحقیقت ادغام کی علامت ہے، اور اس طرح عربی میں تشدید کو "آزاد صوتیہ" شمار نہیں کرتے، یعنی عربی میں کسی مصمتہ کو لمبا نہیں سمجھا جاتا بلکہ دوہری آواز سمجھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ انگریزوں کو عربی کے مشدد حروف پڑھاتے وقت یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ مشدد حروف کی آواز کے درمیان سانس کی ایک ہلکی سی نئی لہر پیدا کرو تاکہ صحیح تلفظ ادا ہو سکے - عربی میں باوجود اس اصول کے کہ مشدد حروف کی شروع آواز کو ساکن سمجھا جائے، کچھ ایسی مستثنےٰ حالتیں بھی ہیں جہاں شروع آواز کو ساکن ہوتی ہے، مگر وہ مشدد آواز دو رکن تہجی میں کام نہیں کرتی، فلہٰذا

دوہری آواز نہیں ہوتی ۔ ایسی آواز دو طرح پر واقع ہوتی ہے :-

(۱) ایک شکل تو یہ ہے جب لفظ کے آخر پر رباڈ کی طرح آتی ہے ، مثلاً الفاظ بَتَّ ۔ اَضَلَّ ۔ مُضَارٌّ " میں مشدد حروف " ت ۔ ل ۔ ر " خاص لمبی آوازیں ظاہر کرتے ہیں ۔ [دیکھو " مدحرفی متقل " ۔ " مدکلمی متقل " یعنی دفعہ ۱۲۷ (۱۲) اور (۱۴) اور " رباڈ "]

(۲) دوسری شکل میں لمبے مصوتے کے بعد رکن تہجی کے شروع پر مشدد آواز آتی ہے ، مثلاً حَوَاسُّنَا یا مُضَارٌّ میں حرف س یا حرف ر کی آواز یا مدکلمی متقل کے بعد تشدید والا حرف جیسے کہ لفظ دَابَّةٍ میں حرف ب کی آواز ، یا

مدحرفی متقل والے حرف سے ملنے والے کی مشدد آواز ، جیسے کہ الٓمّٓ میں حرف میم کی شروع کی آواز جو کہ حافظ عثمانی خط میں تو تشدید کے ساتھ لکھی جاتی ہے مگر ہمارے خط میں ایسے موقع پر تشدید کا رواج نہیں ۔

۱۳۹ ۔ ان دوسری شکل کی آوازوں میں پہلا ساکن حصہ موقوف کی حیثیت رکھتا ہے ، مگر اس سے پہلے مد ہونے کی وجہ سے دو عمل واقع ہوتے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ موقوف حصہ پچھلے رکن تہجی کا جزو نہیں بنتا بلکہ حرکت پکڑ کر طویل آواز ساری کی ساری ممدود حالت میں آجاتی ہے ، یعنی اگلے رکن تہجی کی شروع کی آواز بن جاتی ہے اور اس وجہ سے لمبی آواز کہلاتی ہے ۔ دوسرے یہ کہ یہ طویل آواز آہستہ سے بلائے جانے کی وجہ سے دو چند معلوم ہوتی ہے ، اور اسی لئے ان دونوں ملے جلے اثر کی وجہ سے اصطلاحاً ان آوازوں کو " لمبی مثل دو چند " آوازیں کہا جاتا ہے ، جس طرح دو چند آوازوں کو پھرتی سے بلانے کی وجہ سے وہ ایک ہی لمبی آواز معلوم ہونے لگتی ہے ، اور اسی وجہ سے " لمبی مثل دو چند " آوازیں کہلاتی ہیں ۔

۱۴۰ ۔ جہاں تک مندرجہ بالا دونوں قسموں کے عربی الفاظ کا اردو میں استعمال ہونے کا تعلق ہے ، ہمیں نہ تو الفاظ کے آخر پر مشدد حرف ملتا ہے اور نہ ہی عربی کی مد ملتی ہے جس کی وجہ سے ممدودہ مصوتے کے بعد تشدید والا حرف پایا جا سکے ، یعنی عربی کے قسم اول والے الفاظ اردو میں اپنی اکیلی حالت میں بغیر تشدید کے مستعمل نہیں ، مثلاً لفظ سَمّ (بمعنی زہر) وغیرہ الفاظ اردو میں تشدید نہیں رکھتے ، جیسا کہ مرکب حالت سے ظاہر ہے جب کہ تشدید کا استعمال عود کر آتا ہے ، مثلاً شدّ و مد ۔ مدّ و جزر ۔ بے حدّ و حساب ۔ بِضدّم بِضدّی ۔ سمّ الفار ۔ محلّ وقوع ۔ جدّ امجد ، وغیرہ ۔ دوسری قسم کی شکلیں اردو میں بظاہر تو رائج معلوم ہوتی ہیں ، مثلاً مادّہ (بمعنی مؤنث) ، خاصّہ (بمعنی خاصا یعنی ایک قسم کا سوتی کپڑا) ، یادّاشت وغیرہ ۔ مگر عربی کی مد کا استعمال اردو میں نہ ہونے کی وجہ سے ایسا مشدد حرف نہ تو ایک رکن تہجی میں کام کرتا ہے اور نہ ہی آہستہ رفتار سے بلانے کی وجہ سے مثل دو چند بنتا ہے ، بلکہ دو رکن تہجی میں آواز کا کام آتی ہے ، مثلاً (یادّاشت = یاد + داشت) وغیرہ ، اور اسی وجہ سے دوہرا مصوتہ کہلاتا ہے ، یعنی اردو میں ایسے جو الفاظ بھی عربی سے آتے ہیں ،

اُن میں کہیں بھی خالص لمبا یا لمبا مثل دو چند مصمتہ استعمال نہیں ہوتا، بلکہ ہر جگہ "دو چند مثل لمبا" مصمتہ ہوگا، مثلاً جدّی، عزّت، مرغّن، سقّہ، وغیرہ۔

۱۴۱ - اِس کے علاوہ خود اردو کے الفاظ میں بھی لمبے یا مثل دو چند مصمتے استعمال نہیں ہوتے بلکہ مثل لمبے مصمتے ہی مستعمل ہیں، مثلاً گنّا - بنّا - جھنّاتا - وغیرہ - بلکہ دیوناگری رسم الخط میں اسی وجہ سے تشدید برائے لمبا مصمتہ یا مثل دو چند مصمتہ کے لئے کوئی نشانی ہی نہیں - لے دے کر لکھائی میں جو سنجوگی حروف ہیں، وہ دو چند مصمتے ہی ظاہر کرتے ہیں، جن کا پہلا حصہ ساکن ہوتا ہے، مثلاً چُننی (بمعنی ایک ایک کرکے اکٹھی کرنا) اور چُنّی (بمعنی سُرخ چھوٹا نگ) کا ایک ہی رسم الخط "چُننی" کی طرز پر ہے۔ اِس کے برعکس گورمکھی میں "چُننی" کو دیوناگری کے دراما کی طرح الگ رہت کی نشانی استعمال کرکے علاوہ طرز پر لکھ سکتے ہیں، اور "چُنّی" کو ٹپّی (یا بندی اور عموماً ادّھک) کی نشانی سے علاوہ طرز پر لکھ سکتے ہیں۔ گورمکھی کی ادّھک (یا بعض حالتوں میں بندی یا ٹپّی) اور اردو کی تشدید حقیقت میں ایک جیسی دو آوازوں کو پھرتی سے پڑھنے کی نشانی ہے تاکہ "دو چند مثل لمبی" آواز کی طرح بولی جائیں۔ ایسی پھرتی دکھانے کی نشانی علم الاصوات میں بھی ترکیبی اصواتی کتابت میں اصواتی نشانیوں کے ساتھ ساتھ علاوہ ظاہر کی جاتی ہے۔ اگر ابجدی لکھائی میں اس کے مقابل کوئی ایسی نشانی استعمال ہوگی تو وہ آزاد صوتیہ نہیں ظاہر کرے گی، بلکہ فوق الآزاد صوتیہ کی تعریف میں آجائے گی۔

۱۴۲ - ماحصل یہ کہ اردو میں لمبے مصمتہ کے لئے تشدید استعمال نہیں ہوتی لہٰذا تشدید، جو کہ لمبے مصمتہ کی نشانی سمجھی جاتی ہے، اردو میں کوئی آزاد صوتیہ نہیں۔

بلکہ تشدید (بمعنی لمبی آواز کا مصمتہ) اور دوہرا مصمتہ (بمعنی دو چند مثل لمبا مصمتہ) کو ہمصوتیہ کہنا تو ایک طرف رہا، ایک کی جگہ دوسرے کو ایک لفظ میں بدل دینے سے اُس لفظ کے معنی نہ بدلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، مثلاً الفاظ "چک کا (نمبر کیا ہے)" میں دو چند مصمتہ (kk) کی بجائے "چکا" یعنی چھوٹی آواز کا اکہرا مصمتہ (k) بولنے سے تو معنی کا فرق ہو جائے گا، اور اِسی طرح "چکّا" یعنی دو چند مثل لمبا (k:) بولنے سے بھی معنی میں فرق پڑ جائے گا، مگر پنجابی طرز پر "چکّ آ" میں کاف کو لمبا پڑھنے سے یا "چکّا" میں مثل لمبا "ک" پڑھنے سے اردو میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ اِسی طرح لفظ "بنّا" کے نون کو دوہرا مصمتہ پڑھو یا پنجابی طرز پر بطور لمبا مصمتہ پڑھو، اردو میں معنوں میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ چونکہ اردو میں (تشدید سے) لمبا مصمتہ ادا ہی نہیں ہوتا، اِس لئے اردو میں لمبے مصمتہ اور مثل لمبے مصمتہ کو ہمصوتیہ کہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

تشدید کا استعمال اردو میں محض فوق الآزاد صوتیہ کی طرح ہے تاکہ دو چند آوازوں کو مثل لمبا پڑھا جا سکے، بلکہ بعض اوقات تو تشدید کو محض اِس لئے اب استعمال کیا جانے لگا ہے کہ دو چند حروف دو بار لکھنے کی بجائے اختصار کے طور پر ایک دفعہ لکھا جائے، اور یہ اِس اختصار کی ایک رسم ہوتی جا رہی ہے۔

Punjabiandpunjab.com

۱۴۳- اس بحث میں اقلی جوڑے یا مماثل جوڑے (Minimal pair or Analogous pair) پیش کرتے وقت بڑی احتیاط برتنی ضروری ہے، کیونکہ مغالطہ یہیں سے پڑتا ہے، مثلاً مندرجہ ذیل اقلی جوڑے پیش کر کے تشدید کو لمبا مصمتہ کہنا غلط ہوگا:-

(۱) بنا - بنّا   چُنی - چُنّی   گھُرا - گھُرّا

خاصہ - خاصّہ   دِلی - دِلّی   کھرا - کھرّا

کیونکہ ان جوڑوں میں پہلا تو چھوٹا مصمتہ ہے اور دوسرا لمبا مصمتہ نہیں بلکہ مثل لمبا مصمتہ ہے۔

(۲) بننا بنّا   چُننی - چُنّی   سُننا - سُنّا

کیونکہ ان جوڑوں میں پہلا تو دو چند مصمتہ ہے، اور دوسرا لمبا مصمتہ نہیں بلکہ مثل لمبا مصمتہ ہے۔

۱۴۴- لمبے مصمتوں کے علاوہ اگر لمبے مصوتوں پر غور کیا جائے، تو ہر زبان میں بہت کم الفاظ ایسے ہوتے ہیں جہاں مصوتوں کا اشباع معنوں میں کچھ فرق پیدا کرتا ہے، مثلاً عربی میں الفاظ

132

اُدْعُ - اُدْعُوا

اِرْمِ - اِرْمِی

کے اقلی جوڑوں میں اشباع سے فرق پڑ گیا ہے۔

Panjabiandpunjab.com

۱۴۵- مصری عربی روزمرہ میں یہ عام اصول ہے کہ گفتگو میں اگر "بند رکن تہجی" آخر پر نہ ہو، تو اس میں لمبا مصوتہ نہیں آیا کرتا، مثلاً لفظ "کتاب" (kitạ:b) میں آخر "بند رکن تہجی" میں تو لمبا مصوتہ (a:) آ گیا ہے، مگر گفتگو میں اگر ملا کر پڑھنے میں یہ آخری رکن نہ رہے اور اس طرح دو حروف صحیح درمیان میں اکٹھے ہو جائیں، تو یہ لمبا مصوتہ تبدیل ہو کر چھوٹا بن جاتا ہے، مثلاً:-

کتاب (kitạ:b)	کتاب کبیر (kitab kibi:r)
قوم (ʔu:m)	قومت (ʔumṭ)
ایہ (ʔe:h)	ایہذا (ʔehða)

البتہ کلاسیکل عربی میں گفتگو کے درمیان میں بھی مثل دو چند مصمتوں سے پہلے لمبا مصوتہ آ سکتا ہے، مثلاً حاسّا (H:a:ssa)۔

مصری روزمرہ میں جو طفیلی اعراب (دیکھو بحث "خارجی آوازیں") بہت چھوٹی قسم کے (مثلاً ــِ ــُ) استعمال ہوتے ہیں، وہ کلاسیکل عربی میں مستعمل نہیں بلکہ اُن کی بجائے محض چھوٹے اعراب (مثلاً ـِ) مستعمل ہیں۔

۱۴۶- اردو میں "چڑھا" (ماضی) اور "چڑھا" (امر) اقلی جوڑے نہیں ہو سکتے، کیونکہ "چڑھا" (ماضی) میں اونچا لہجہ نہیں ہے اور "چڑھا" (امر) میں دوسرے رکن تہجی پر اونچا لہجہ ہے۔ ایسے اونچا لہجہ کے فرق کو فوق الآزاد صوتیوں میں شمار کرنا ہوگا (دیکھو نمبر ۱۲۸ "اردو مد")۔ ان تفاصیل سے ضمناً یہ بھی عیاں ہو گیا ہو گا کہ موسیقی میں مصوتوں یا مصمتوں کی امتداد میں کیسی آزادی سے کام لیا جاتا ہے۔

(۵)- عربی مد

۱۴۷- عربی قراءت میں آوازوں کو لمبا کرنے کا ایک مکمل نظام ہے، جس کو اصطلاحاً اشباع، تشدید اور مد سے ابجدی لکھائی میں دکھایا جاتا ہے - اشباع اور تشدید کا حال تو پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے - اب مد کی قسموں کا ایک شجرہ دے کر ان کی تفصیل بیان کی جائے گی :-

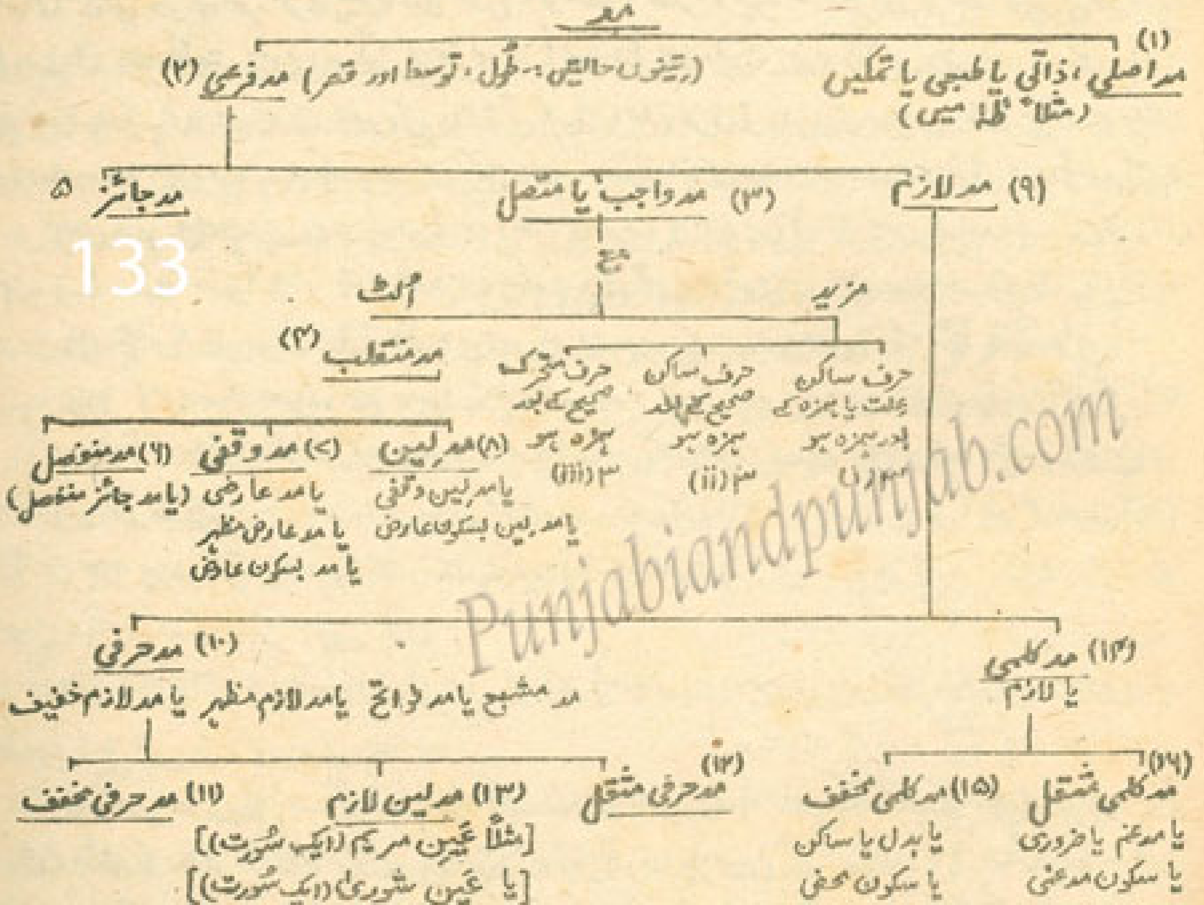

133
Punjabiandpunjab.com

(۱) مدِّ اصلی :- لفظوں کی بناوٹ میں جو آوازوں کی ذاتی لمبائی ہوتی ہے، وہ ابجدی لکھائی میں مصمتوں کے لئے تشدید سے اور مصوتوں کے لئے اشباعی حروف سے دکھائی جاتی ہے، مثلاً قَالَ- صحیح معنوں میں مصوتوں کے لئے یہی اشباعی حروف اصل میں مد دکھاتے ہیں جو کہ عربی میں لفظ کا حقیقی جزو ہوتے ہیں - انہی اشباعی حروف کو اصلی مد کا قائم مقام سمجھا جاتا ہے، اور اسی لئے اشباعی حروف کو حروفِ مدّہ بھی کہتے ہیں-

(۲) مدِّ فرعی :- اس کے علاوہ اگر کسی لمبے مصوتہ کو اور زیادہ لمبا کرنا ہو، تو وہ زائد امتداد لفظ کا ذاتی جزو نہیں ہوتی، بلکہ عربی میں وہ فالتو لمبائی اس لئے دی جاتی ہے تاکہ کسی کمزور لمبی حرکت کا تلفظ میں دب جانے (suppressed) کا احتمال نہ رہے، کیونکہ پھر اس طرح زائد امتداد سے کمزور لمبی حرکت کو طاقت پہنچ جاتی ہے اور تلفظ نکھر کر سامنے آجاتا ہے - یہی وجہ ہے کہ ایسی مد

کو مدفرعی کہتے ہیں اور باقاعدہ مد کی نشانی سے لکھی جاتی ہے۔

عربی میں مدفرعی کے استعمال کی مثالیں عموماً ہمزہ کی موجودگی میں ہوتی ہیں تاکہ کوئی حرکت بولنے میں نہ دب جائے، یا دو ساکن حروف (یعنی پہلا ساکن اور دوسرا موقوف) اکٹھے ہوں تو مد کو استعمال کیا جاتا ہے تاکہ حرفوں کا سکون صاف صاف سنائی دے سکے۔ قاری لوگ مدفرعی کی لمبائی کے کئی درجے مقرر کرتے ہیں، مثلاً طُول، توسط، قصر، وغیرہ۔ قصر اور توسط کو چھوٹی مد (~) کی نشانی سے لکھتے ہیں اور طُول کو بڑی مد (~) سے لکھتے ہیں (دیکھو دفعہ ۱۳۱)۔ مگر یہاں پر ان باریکیوں سے بحث نہیں کی جائے گی کیونکہ اصلی غرض تو تلفظ کو نمایاں رکھنا ہوتا ہے۔ اسی لئے امادیہ خط میں صرف باریک مد ہی لکھتے ہیں۔ مدفرعی کی عربی میں مندرجہ ذیل قواعدی قسمیں ہیں:-

(۳) **مد واجب**:- یہ مد اُس اشباعی حرف یا ہمزہ پر آتی ہے جس کے بعد ایک ہی لفظ میں ہمزہ آئے۔ مثلاً سَوَآءٌ۔ بعض مجودین مندرجہ ذیل تین موقعوں پر بھی مد واجب کو جائز بتاتے ہیں:-

(i) اُس ساکن حرف علت یا ہمزہ پر جس کے بعد ہمزہ ایک ہی لفظ میں آئے، مثلاً هُوٓ بُرُدَءًا۔

(ii) اُس ساکن حرف صحیح (سوائے ہمزہ) پر جس کے بعد ہمزہ ایک ہی لفظ میں آئے، مثلاً قُرْآن۔

(iii) اُس متحرک حرف صحیح (سوائے ہمزہ) پر جس کے بعد ہمزہ ایک ہی لفظ میں آئے، مثلاً سَآ دِی۔

(۴) **مد منقلب**:- مد واجب سے اُلٹ جب ایک ہی لفظ میں ہمزہ کے بعد اشباعی حرف آئے، تو اُس ہمزہ پر مد آتی ہے، جو کہ مد منقلب کہلاتی ہے، مثلاً آمَنَ۔ اِیمَان۔ وغیرہ۔ بہت کم مجودین ایسی مد کو جائز سمجھتے ہیں۔

(۵) **مد جائز**:- اس کو جائز اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں مد اور قصر دونوں جائز ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل تین طرح کی ہوتی ہے:-

(۶) **مد منفصل**:- اگر حرف مدہ ایک لفظ کے آخر پر آئے، اور اگلے لفظ کے شروع پر ہمزہ ہو تو دونوں لفظوں کو ملا کر پڑھتے وقت پہلے لفظ کے آخر پر مد پڑھیں گے، مثلاً اِنَّآ اَعْطَيْنَا۔ اگر ایسے دو لفظوں کے درمیان میں وقف کی نشانی لکھی ہوئی ہو، تو مد منفصل کو لکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی، مثلاً قَالُوْٓا ۝ اَلَّذِیْ، سُبْحٰنَهٗ ط اِذَا، وغیرہ۔ امادیہ خط میں البتہ ہر وقف کی نشانی پر نہیں بلکہ صرف آیت کی نشانی پر مد نہیں لکھتے، مثلاً سُبْحٰنَهٗ ط اِذَا، وغیرہ۔

(۷) **مد وقفی**:- ایک ہی لفظ میں اگر حرف مدہ کے بعد حرف صحیح (سوائے ہمزہ کے) ساکن ہو جس کا سکون اصلی نہ ہو، یعنی وقف کرنے کی وجہ سے سکون ہو گیا ہو، تو اُس وقت ایسے حرف مدہ پر مد پڑھی جائے گی، اور مد وقفی کہلائے گی، مثلاً رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اسی طرح اگر لِصِیْبَ / بِرَحْمَتِنَا، الرَّحِیْمِ / طَلَبِ، وغیرہ الفاظ کے درمیان وقف کرنا ہو تو مد وقفی بولنے میں آئے گی۔ الفاظ مَحْیَایَ، وَالّٰئِیْ، وغیرہ پڑھتے وقت اگر وقف کر کے آخری یاء کو ساکن بناؤ گے تو مد بولنی پڑے گی۔

(۸) **مد لین** :- جس طرح حروف مدہ کے لئے مد وقفی ہوتی ہے، اسی طرح اگر ایسے حرف مدہ کی جگہ حرف لین ہو، تو اُس حرف لین پر جو مد ہوتی ہے وہ مد لین کہلاتی ہے، مثلاً خَوْف -

نوٹ :- مد وقفی اور مد لین لکھنے میں نہیں آتیں، صرف بولنے میں آتی ہیں، وہ بھی اُس وقت جب آخر کے حرف کا سکون خالص سکون یا اشمام سے بُلایا جائے، رَوم کے ساتھ بلانا ہو تو پھر مد نہیں آئے گی -

135

(۹) **مد لازم** :- اگر حرف مدہ یا حرف لین کے بعد ایک ہی لفظ میں ساکن حرف صحیح ہو، جس کا سکون اصلی ہو (یعنی وہ سکون جو وصل اور وقف ہر حالت میں قائم رہے) تو ایسے حرف مدہ پر مد آتی ہے، جو کہ مد لازم کہلاتی ہے - ایسے سکون کے لازم ہونے کی وجہ سے ہی اس کو مد لازم کہتے ہیں، کیونکہ یہ سکون حرف کی ذات کے ساتھ لگا رہتا ہے اور علاوہ نہیں ہو سکتا - مد لازم کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں :-

(۱۰) **مد حرفی** :- مد لازم جب حروف مقطعات پر آئے، تو اُس کو مد حرفی کہتے ہیں - یہی وجہ ہے کہ حروف مقطعات میں الف، ہاء، یاء، (کیونکہ ہاء، یاء وغیرہ میں ہمزہ کا سکون بعینہٖ مانند وقف ہوتا ہے) وغیرہ حروف پر مد نہیں ہوتی - اسی طرح الفاظ الٓمّٓ ۝ اللّٰہُ کو ملا کر الٓمَّ پڑھنا ہو تو "میمْ مَلِفْ" پڑھنے کی وجہ سے حرف میم پر مد نہیں پڑھی جائے گی - (ہمارے خط میں اس موقع پر میم پر تشدید اور زبر نہیں ڈالتے - مثلاً الٓمّٓ ۝ اللّٰہُ) - مد حرفی کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں :-

Punjabiandpunjab.com

(۱۱) **مد حرفی مخفف** :- جب مد حرفی غیر مشدد حرف (جس کے بلانے میں حرف لین نہ ہو) پر آئے، مثلاً قٓ ، نٓ ، وغیرہ -

(۱۲) **مد حرفی مثقل** :- جب مد حرفی مشدد حرف پر آئے، مثلاً الٓمّٓ میں میم بُلاتے وقت لام کی آخری میم سے مل کر "مّیم" میں "لمبی مثل دو چند" آواز ہو جاتی ہے، جس کو حافظ عثمانی خط میں تشدید سے لکھتے ہیں، مگر ہمارے خط میں تشدید ڈالنے کی رسم نہیں ہے، مثلاً الٓمّٓ - اسی طرح طٰسٓمّٓ میں بھی "سین" کا نون "میم" کے شروع میں مدغم ہو کر دو چند مثل لمبا (:m) ہو جاتا ہے - بہر حال ایسی مد کو مد حرفی مثقل کہتے ہیں -

(۱۳) **مد لین لازم** :- وہ مد حرفی جو حرف کا نام بلانے میں حرف لین پر آئے، مثلاً کٓھٰیٰعٓصٓ میں "عَین" بُلانے میں مد لین لازم ہے -

(۱۴) **مد کلمی** :- مقطعات کے علاوہ جب دوسرے لفظوں میں مد لازم آئے، تو اس کو مد کلمی کہتے ہیں - اس کی دو قسمیں ہیں :-

(۱۵) **مد کلمی مخفف** :- وہ مد کلمی جو غیر مشدد حرف سے پہلے آئے، مثلاً آلْـٰٔنَ -

اصل میں یہ لفظ اَاُشّن تھا - ایک الف لین بن گیا تو آشّن بننے سے اس کے اوپر مد آگئی - اسی وجہ سے لکھائی میں دوسرا الف نہیں لکھتے ، مگر عثمانی خط میں اگر "ا" کی بجائے "ءا" لکھنا ہو تو دوسرا الف بھی لکھ دیتے ہیں ، مثلاً ءآ الظّن -

(۱۶) مد کلمی مثقل :- وہ مد قلمی جو مشدد حرف سے پہلے آئے ، مثلاً دَآبَّۃٍ ، آاللّٰہ (ءآ اللّٰہ) -

136

(و) - اُردُو مَد

۱۴۸ - اردو ، پنجابی وغیرہ زبانوں میں حقیقت میں مد کوئی نہیں ہوتی ، کیونکہ عربی کی طرح ان زبانوں میں حرکات کا کوئی اشباع نہیں ہوتا ، جس کے بعد ان اشباعی حروف پر امتداد کی نشانی مد دے کر مزید لمبا کرنا ہو - لے دے کر ہم ان زبانوں میں حرکاتی حروف کی آوازوں کو لمبی آواز کر سکتے ہیں ، کسی چھوٹی آواز کا اشباع نہیں کر سکتے جس کا امتداد مد سے دکھانا ہو - ان زبانوں میں جو مد کی نشانی (~) کہلاتی ہے وہ حقیقت میں حرکاتی الف کی اعرابی نشانی مد نہیں بلکہ کھڑی زبر یا چھوٹا الف ہے ، مثلاً "ہمزہ زبر الف ءَا" کو اعرابی نشانی سے "ہمزہ زبر چھوٹا الف ءٰا" یا "ہمزہ کھڑی زبر ءٰ" یا "الف کھڑی زبر اٰ" لکھیں گے - اردو پنجابی میں لفظ (آ) کو (الف مدآ) یا (الف الف آ) بلائیں گے -

عربی کی چھوٹی مد (~) کو اردو ، پنجابی ، وغیرہ میں استعمال نہیں کیا جاتا ، البتہ بڑی مد (~~) کو حرکاتی حروف پر اونچا لہجہ دکھانے کے لئے کبھی کبھی استعمال کیا جاتا ہے ، مثلاً پنجابی میں امر کا صیغہ دکھانے کے لئے ، جیسے چڑھا (ماضی) سے چڑھآ (امر) - (دیکھو دفعہ ۱۴۲) -

(ز) - پنجابی میں امتداد

۱۴۹ - عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ پنجابی زبان میں پراکرت کی ممدودہ حرکات کو مقصورہ شکل دے دی گئی ہے ، مثلاً اردو "پھول" کو پنجابی میں "پھُل" کہتے ہیں - مزاحیہ انداز میں یوں سمجھیئے کہ پنجابی نے پراکرت کے منہ پر تھپڑ مار کر تلفظ کو بعجلت سمٹا دیا - مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سمٹانے والی بیماری پنجابی نے پیدا نہیں کی کیونکہ سنسکرت میں الفاظ مقصورہ ہی بولے جاتے ہیں ، بلکہ اردو نے پراکرت کی طرح الفاظ کو کھینچ تان کر ممدودہ بنا دیا - مزاحیہ انداز میں یوں سمجھیئے کہ اردو نے سنسکرت کو ربڑ کی طرح کھینچنے کی بیماری پیدا کی - چند مثالیں مندرجہ ذیل دی جاتی ہیں :- (نشان ⓧ والی اُلٹ مثالیں ہیں) -

سنسکرت	پنجابی	اردو	سنسکرت	پنجابی	اردو	سنسکرت	پنجابی	اردو
اگنی	اگ	آگ	بھنڈ	بھنڈ	بھانڈ	چھج	چھج	چھاج
پھُل	پھُل	پھول	مرتکا	مٹی	ماٹی	پگ	پگ	پاگ
رکش	رِچھ	رِیچھ	ⓧ پھالگن	پھگن	پھاگن	ہست	ہتھ	ہاتھ
ⓧ وارد	بدّل	بادل	ⓧ ونج	وانیا	بنیا	کرم	کم	کام

۱۵۰ - بعینہٖ اسی قسم کا الزام پنجابی پر یہ لگایا جاتا ہے کہ اس میں پراکرت کی واؤ کو حرف بادے

بدل دیا گیا ہے، مثلاً بِکنا سے وِکنا وغیرہ۔ حقیقت یہ ہے کہ پنجابی نے سنسکرت کی واؤ کو برقرار رکھا ہے، اور اس کے اُلٹ پراکرت نے واؤ کو حرفِ باء سے بدل دیا ہے۔ مغالطہ اِس بات سے پڑتا ہے کہ ہم خواہ مخواہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ پنجابی کی بناوٹ پراکرت سے ہوئی ہے، حالانکہ پنجابی نے براہِ راست الفاظ اپنی سان پر چڑھائے ہیں۔ حروف واؤ اور باء کی چند مثالیں مندرجہ ذیل دی جاتی ہیں، جن میں پنجابی نے سنسکرت کی واؤ برقرار رکھی ہے:۔

سنسکرت	پنجابی	اردو	سنسکرت	پنجابی	اردو	سنسکرت	پنجابی	اردو
وِکری	ویچنا	بیچنا	ورش	ورھنا	برسنا	ونسپتی	وناسپتی	بناسپتی
وَگ	وَس	بس	وکر	وِکنا	بِکنا	ولگا	واگ	باگ
ود	واجا	باجا	وِکر	وکھیڑا	بکھیڑا	وس	وسیرا	بسیرا

۱۵۱۔ اردو کے اثر سے مشرقی پنجابی میں واؤ کی بجائے عام طور پر باء بولتے ہیں، مگر پھر بھی اگر مشرقی پنجابی میں "بدھی" بولا جاتا ہے تو مغربی پنجابی میں "ودھی" ہی بولتے ہیں۔ البتہ بعض الفاظ بدستور تمام پنجابی میں اصلی واؤ کی بجائے باء سے ہی بولتے ہیں، مثلاً بگلا، بگھیاڑ، بہیڑا، بچّ، بانگ، باندر، وغیرہ۔ ممکن ہے مغربی پنجابی میں یہ الفاظ مشرقی پنجابی سے ہی مستعار لئے گئے ہوں۔

۱۵۲۔ جہاں تک حقیقت معلوم ہوتی ہے، سوائے شمال مغربی پراکرتوں کے باقیماندہ پراکرتوں میں حروفِ صحیح کے گروپ سے قبل کی لمبی حرکت عام طور پر چھوٹی کر دی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ سنسکرت ڈکشنریوں میں ایک ہی لفظ لمبی حرکت کے علاوہ چھوٹی حرکت سے بھی بعض وقت مل جاتا ہے، خصوصاً "اُودر" کی آواز والے الفاظ "اُر" سے بھی پائے جاتے ہیں، بعینہٖ اسی طرح مور دھنیا یا جیھوا مولیا کی آواز ورِدھی یعنی امتداد سے بھی بعض الفاظ میں ہے، مثلاً سنسکرت مُوردھا سے مُرڈھ، سنسکرت رُوکشا یا رُکشا سے رُکھا۔

۱۵۳۔ بعد میں اپبھرنشا سے آجکل کی زبانیں پیدا ہوئیں تو انہی چھوٹی حرکات کو لمبا کرنے کا رجحان پیدا ہو گیا۔ مگر اِس دفعہ حرکات کے بعد کا حرفِ صحیح لمبائی میں کم ہو گیا، مثلاً واردَل (بمعنی بادل) سے حرکت کو چھوٹا کر کے "بَدّل" بنا اور پھر واپس حرکت کو کھینچا تو حرف صحیح کا امتداد کم ہو گیا اور اس طرح "بادل" لفظ بنا۔ پنجابی میں "بَدّل" ایسے الفاظ خاص کر وہی ہیں جن میں حروف صحیح کے گروپ کا پہلا حرف "ر" ہو۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب شمال مغربی پراکرتوں میں (جن میں سے پنجابی زبان نے بھی الفاظ لئے) ایسی حرکات چھوٹی ہوئیں ہی نہیں تو پھر "بَدّل" ایسے الفاظ پنجابی میں کہاں سے آ گئے۔ لامحالہ ایسی چھوٹی حرکات والے الفاظ پنجابی نے دوسری پراکرتوں سے مستعار لے کر جزوِ زبان بنائے۔ دیگر مثالیں یُوں ہیں:۔ بادل (بَدّل)۔ مانگنا (منگنا)۔ کاتک (کتّک)۔ اُون (اُنّ)۔ گُودنا (گُدّنا)۔ دُوب (دُبّ)۔ مُول (مُلّ)۔

۱۵۴۔ یہ تو ایک بے ربط سی بات معلوم ہوتی ہے کہ پراکرت نے پنجابی سے یہ الفاظ مستعار لئے ہیں، کیونکہ پنجابی کا دَور تو پراکرتوں کے بعد آتا ہے۔ اِس کے اُلٹ الفاظ "اگّ، بھنڈ، چھج، پُھل، مٹّی، کمّ، بگّ، رِچھ" وغیرہ پنجابی میں ہیں جو اصل مقصورہ آوازیں رکھتے ہیں۔ البتہ دیگر ہندی زبانوں میں یہی الفاظ براہِ راست ان کی اپنی اپبھرنشاؤں سے لمبے اعراب بن کر آئے ہیں، مثلاً آگ، بھانڈ، چھاج، پھول، ماٹی، کام، باگ، ریچھ وغیرہ۔

Punjabandpunjab.com

(۱۱) نبرہ

۱۵۵- ایک ہی سانس کی لہر (impulse) میں جو ہوا کا دباؤ ہوتا ہے اُس کو شدت (force) کہتے ہیں۔ اِس شدت کو جب مختلف رکن تہجی میں مقابلتاً دکھانا ہو تو نبرہ یا بل یا تکیہ یا تلفظ کی توانائی (Stress) کہلاتا ہے، جس کو نبرہ کی تاکید (Stress accent) یا انگریزی میں تاکید اور نبرہ ایک ہی ہونے کی وجہ سے اس کو (Emphatic accent)، (Dynamic accent)، (Expiratory accent) بھی کہتے ہیں۔ یعنی سانس کی جس شدت سے کسی رکن تہجی کو ادا کیا جائے اُس کو نبرہ کہتے ہیں۔ یہ شدت خصوصاً پھیپھڑوں کے دباؤ سے پیدا ہوتی ہے، اگر اس کے ساتھ دیگر اعضاء بھی اثر انداز ہوتے ہیں اور کبھی کبھی سر اور ہاتھوں کی حرکت بھی شامل ہوتی ہے۔ پس ہر رکن تہجی پر نبرہ ہوتا ہے۔ جسے ہم بغیر نبرہ کے (Unstressed) کہتے ہیں وہ حقیقت میں کمزور نبرہ والا (Weakly stressed) رکن ہوتا ہے جس میں بعض اوقات بغیر نبرہ والا مصوتہ کی حالت مبہم، غیر یقینی یا تبدیل ہو جانے والی (Indeterminate) ہوتی ہے، مثلاً Charity میں (i) یا offend میں (ə)۔ اِس کے برخلاف سخت نبرہ والا (زور دار) (بل دار) (Strongly Stressed) ہوتا ہے۔ اگر نبرہ مستقل نہ ہو بلکہ بدلتا رہے تو اُس آواز کو آزاد (Free) کہتے ہیں۔ نبرہ کی سماعی کیفیت بلندیٔ آواز (loudness) کہلاتی ہے۔

نبرہ کی قسمیں

۱۵۶- صوتیات والے عموماً (گو ہمیشہ نہیں) نبرہ کے درجات کو بلندیٔ آواز کے درجوں پر منحصر کرتے ہیں، مثلاً اگر سخت ترین نبرہ کو ایک نمبر دیا جائے تو لفظ Opportunity میں نبروں کے درجات یوں شمار ہوں گے (ɔ̀ p ə̀ ˈt j ú: n ì t ì)۔ مگر عام طور پر اتنی باریک بینی نہیں کی جاتی۔

(۱) لفظ میں عموماً ایک (سخت) نبرہ کو (Primary Stress) بھی کہتے ہیں اور نشانی (ˈX) سے لکھتے ہیں۔

(۲) باقیماندہ آوازیں کمزور نبرہ والی ہوتی ہیں اور بغیر نشانی کے ہوتی ہیں، جن کو بغیر نبرہ والے (Unstressed) بھی کہتے ہیں۔

(۳) ایسا نبرہ جو کہ ان کے بیچ بیچ ہوتا ہے "میانہ نبرہ" (Medium Stress) یا (Secondary Stress) کہلاتا ہے اور نشانی (ˌX) سے لکھا جاتا ہے، مثلاً responsibility (rɪsˌpɒnsəˈbɪlɪtɪ)۔

(۴) بعض اوقات (زیادہ) سخت نبرہ (قوی نبرہ کا جزو) (Extra Strong Stress)، جس کی نشانی (ˈˈX) ہوتی ہے، بھی دکھایا جاتا ہے۔

(۵) کمزور نبرہ سے سخت (ضعیف نبرہ کا جزو) (Stronger than Weak) نبرہ معمولی شدت کا ہوتا ہے۔

(۶) کھلا نبرہ (Open Stress) کمزور ترین ہوتا ہے، یعنی ضعیف التلفظ۔

(۷) بند نبرہ (Close Stress) اور آزاد نبرہ (Open Stress) کے لئے "رکن تہجی" کے تحت دیکھئے۔

(۸) کئی زبانوں میں لفظ کے مندرجہ بالا سارے نبرے فقرہ میں استعمال ہو کر بھی نہیں بدلتے، مگر انگریزی وغیرہ زبانوں میں ایسا نہیں بلکہ نبرہ بدل سکتا ہے۔ ایسے کو تبدیل شدہ نبرہ (Shifted Stress) کہتے ہیں، مثلاً

لفظ fifteen :-

'fif 'ti:n .... :- اکیلا بولنے میں

'fifti:n 'mɛn .... :- fifteen men میں

'dʒʌst fif 'ti:n .... :- just fifteen میں

مگر اردو میں عموماً ایسا نہیں، مثلاً چڑھا (ماضی) اور چڑھا[2] (امر) یا سُننا (ماضی) اور سُنا (امر) فقرہ میں بھی استعمال ہو کر تبدیل نہیں ہوتا۔

۱۵۷- الفاظ میں نبرہ والی جگہوں کو "لفظی نبرہ" (Word Stress)، یا انگریزی میں نبرہ اور تاکید ایک ہی ہونے کی وجہ سے (Word accent) کہتے ہیں۔ فقرہ میں الفاظ کو موزوں مناسبت سے نبرہ کے مختلف درجے دینے کو فقرے کا نبرہ یا جُملیاتی نبرہ [sentence stress (accent)] یا مفہومی نبرہ (Sense- Stress) یا عوام (emphasis) کہتے ہیں۔

۱۵۸- اصواتی کتابت میں عموماً لفظی نبرہ کے ساتھ ساتھ فقرے کا نبرہ نہیں دکھایا جاتا، یا تو صرف لفظی نبرہ دکھایا جائے گا یا صرف فقرے کا نبرہ، مثلاً فقرہ "What have you done with that book?" کا نبرہ یُوں ہو گا:-

'hwɔt əvju dʌn wið ðæt buk

hwɔt əw j'u dʌn wið ðæt buk یا hwɔt əvju dʌn wið ðæt buk

۱۵۹- نبرہ کی اہمیت رکھنے والی زبانوں میں لفظ میں رکن تہجی پر کا نبرہ (لفظی نبرہ) لفظ کا اُتنا ہی اہم جزو ہوتا ہے جتنا کہ اُس لفظ کے مختلف اہم رکن تہجی اہم ہوتے ہیں۔ کسی لفظ کی شناخت کے لئے اُس کا لفظی نبرہ ایک ضروری چیز ہے۔ بعینہٖ اسی طرح لفظوں کا وہ مجموعہ جو مل کر مفہوم پیدا کرے، اُس پر مفہومی نبرہ کی قسم (جملیاتی نبرہ) کا ہونا معنوی (لغوی) شناخت کے لحاظ سے اہم اور ضروری ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ رواج کی پابندی سے، معنوں پر اثر انداز ہوئے بغیر، کچھ الفاظ میں لفظی نبرہ اپنی جگہ بدل لے، یا بعض فقروں میں مفہومی نبرہ بھی تبدیل ہو جائے، مگر اُن کے نبرہ کو دکھانے کے لئے کوئی مانوس رسم کا مقرر ہو جانا ضروری امر ہے تاکہ کثیر الہجائی (کئی رکن تہجی سے مل کر بنے ہوئے) لفظوں یا فقروں کی معنوی پہچان قائم رکھی جا سکے۔

۱۶۰- عام معنوں میں لفظ نبرہ (stress) صرف لفظ کے اندر مختلف رکن تہجی کی شدت کے لئے استعمال ہوتا ہے، اور فقرہ کے اندر مختلف لفظوں کی شدت کے لئے لفظ "تاکید لفظی" (emphasis) مستعمل ہے۔ مگر اصواتیات میں چونکہ الفاظ کی تقسیم نہیں بلکہ رکن تہجی کی تقسیم دیکھی جاتی ہے؛ اس لئے تمام اقسام شدت "نبرے" (stress) ہی کہلاتے ہیں۔ اس لئے عام معنوں میں تاکید لفظی (emphasis) کا مطلب مفہومی نبرہ (Sense - Stress) ہی ہے۔

حاشیہ بر صفحہ ۱۱۲:-	اخر = اخراجی	مج = مجہورہ	مسہ = مسموع	گھشوس = Ch.
گر = گرفتی	مالجہ = مالجرالہا	مخ = مختفی	مہ = مہموسہ	بھاری مخلوط الہا = H.A.

Emphasis

(iii) تاکید لفظی

۱۴۱ - جیسا کہ پچھلے صفحہ پر بتایا گیا ہے کہ عام معنوں میں "تاکید لفظی" مفہومی نبرہ کو ہی کہتے ہیں، مگر اصطلاحی طور پر تاکید لفظی (emphasis) اُس خاص نبرہ کو کہتے ہیں جو کہ کبھی کبھی مفہوم کے کسی خاص جزو کو اہم کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ لفظی نبرہ اور مفہومی نبرہ کا انحصار تو ادائیگی کی "شدت" پر ہوتا ہے، مگر تاکید لفظی کا انحصار "بلندیٔ آواز" پر ہوتا ہے۔ اسی لئے آواز کی اُس طاقت یا زور جس سے بلندیٔ آواز پیدا ہوتی ہے، سختی (Intensity) کہلاتی ہے۔ بہرحال اصل حقیقت ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ تاکید لفظی کو لفظی نبرہ اور مفہومی نبرہ سے فرق کرنے کے لئے یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ لفظی نبرہ پر ایک مفہوم کی لفظوں میں عام ادائیگی کے لئے استعمال ہوتا ہے، اور مفہومی نبرہ میں مفہوم کے تمام الفاظ کو نبرہ کے لحاظ سے آپس میں ایک خاص تناسب ہوتا ہے، مگر ان دونوں کے برعکس تاکید لفظی کی عملداری مفہوم کے محض چند الفاظ پر ہی اثر انداز ہوتی ہے، مثلاً فقرہ :-

He was here, but has 'gone. میں اگر was کو اہم کرنا ہو تو اسے یوں ادا کیا جائے گا

He was 'here, but has 'gone. یہاں was کے نبرہ کو تاکید لفظی کہیں گے۔

Punjabianpunjab.com

۱۴۲ - تاکید لفظی دو قسم کی ہوتی ہے :-

(۱) امتیازی تاکید لفظی (emphasis of intensity) : یہ وہاں استعمال ہوتی ہے جہاں لفظ کے محض ایک خاص مفہوم پر زور دینا ہو، مثلاً It was "terrible". میں terrible پر امتیازی تاکید لفظی ہے۔ لکھنے میں اس کی خاص نشانی یا تو ترچھی لکھائی (italics) ہوتی ہے یا لفظ کو واوین (inverted comas) کے اندر کر دیا جاتا ہے۔

(۲) تقابلی تاکید لفظی (Emphasis of prominence or Contrast) : یہ قسم وہاں استعمال ہوتی ہے، جہاں ایک چیز دوسری کے مقابلتاً ہو یا اُن میں سے کم از کم ایک ظاہر کی گئی ہو، مثلاً :-

He didn't 'ride, he 'walked.

At any rate, she's 'good-'looking.

اس لئے لکھنے میں کسی خاص نشانی کی ضرورت نہیں، کیونکہ لفظوں کی ترتیب خود مفہوم کو واضح کر دیتی ہے۔

Intonation لہجہ (iv)

۱۶۳ - فقرہ میں آواز کے زیر و بم (سُر لَے) (pitch) کو اگر بتدریج دیکھا جائے تو وہ لہجہ یا آہنگ (sentence intonation) یا (Intonation) یعنی (pitch accent) یا (musical accent) یا (speech tune) یا (speech melody) کہلاتا ہے۔ اِس کو بھی کہتے ہیں۔ گفتگو میں لہجہ کی بتدریج ہموار تبدیلی کو تدریجاً ہموار متبدل حالت یعنی پھسلائی حالت (slide) کہتے ہیں۔ یہ تبدیلی یعنی سُر لَے کی اصواتی سطحیں (pitch levels) مندرجہ ذیل قسموں کی ہوتی ہیں:-

(۱) تدریجاً بڑھتا یا اُونچا لہجہ (Crescendo) (increasing) (rising): جب آواز بتدریج اُونچی ہو۔ اِس کی نشانی ⟋ ہے۔

(۲) تدریجاً گھٹتا یا نیچا لہجہ (Diminuendo) (diminishing) (falling): جب آواز بتدریج نیچی ہو۔ اِس کی نشانی ⟍ ہے۔

(۳) یکساں یا ہموار لہجہ (double) (equal) (even) (level): جب ایک ہی جگہ آواز قائم رہے۔ نشانی ـ ہے۔

Punjabiandpunjab.com

۱۶۴ - کسی زبان کے لہجہ کے نظام (Intonation pattern) کی خصوصیات کا خاکہ تو "اسلوبِ بیان اور لب و لہجہ" (دفعہ ۸) کے تحت بیان کر دیا گیا ہے، جو کہ ایک وسیع دائرہ رکھتے ہوئے بذاتِ خود ایک اہم مستقل موضوع ہے، مگر علم الاصوات میں صرف اُس کے اصواتی منظر پیش کئے جاتے ہیں جن کو اصطلاحاً لہجہ کہتے ہیں۔ ایسے لہجہ کا بیان علم الاصوات میں اپنا خاص مقام رکھتا ہے، مگر جیسا کہ باقیماندہ علم الاصوات کا خاصہ ہے، اُس کے برعکس یہ پہلو لغت نویسی سے کوئی بنیادی تعلق نہیں رکھتا۔ یہی وہ لہجہ ہوتا ہے جس میں ہر اجنبی زبان کو عموماً اپنی مادری زبان کے لہجہ میں ادا کرنا قدرتی امر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک بنگالی، یا اردو دان، یا پنجابی بولنے والا، وغیرہ انگریزی یا کسی دوسری اجنبی زبان کو اپنے مادری لہجہ میں ادا کر دیتا ہے۔ ایک انگریز مسلمان جب قرآن کی قراءت کرے گا تو اُس کا اپنا انگریزی لہجہ اُس میں جھلک رہا ہوگا۔

۱۶۵ - لہجہ کا انحصار چونکہ براہِ راست سُر لَے پر ہوتا ہے: اِس لئے مختلف آوازوں کا سُر لَے بیان کر دینے سے بات زیادہ واضح ہو جائے گی۔ مصوتوں کا سُر لَے پُوری طرح قائم نہیں ہو سکا، مگر Bell کے حساب سے اِن کا اندازہ یُوں ہے:-

<u>انگریزی مصوتے</u>:- سب سے کم سُر لَے والا پہلے اور سب سے زیادہ سُر لَے والا ۱۴ آخر پر ہے۔ چھوٹی قوسیں میں مساوی سُر لَے والے مصوتے ہیں۔

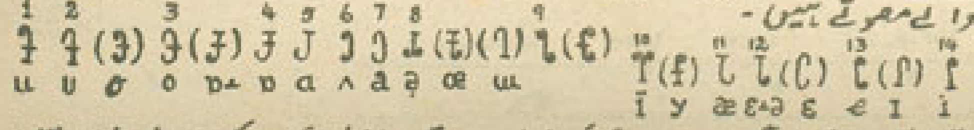

یہی وجہ ہے کہ سماعتی طور پر تو بیتاً مساوی سُر لَے والے مصوتوں کا لہجہ بھی ایک جیسا معلوم ہوتا ہے۔

غیر انگریزی مصوتوں کا تقریباً ایک جیسا لہجہ مندرجہ ذیل دکھایا گیا ہے :-

{ɛ (f)} {f (T)} {ɛ (l) / ø ë} {ɛ (d) / a° ā} {Y}

یعنی بلند مؤخر مدور سے پست مؤخر مدور اور پھر پست مؤخر سادہ سے بلند مؤخر سادہ .... پھر پست مخلوط سادہ سے بلند مخلوط سادہ .... پھر بلند مقدم مدور سے پست مقدم مدور .... پھر پست مقدم سادہ سے بلند مقدم سادہ .... یہ ہے جس طرح سُر لَر کے بڑھنے سے لہجہ بھی بڑھتا جاتا ہے -

۱۶۶ - اسی طرح مصمتوں میں [ʔ] (u) کے مقابل پھر [ŋ] (m) کا سُر لَر سب سے کم ہے اور [ʔ] (i) کی طرح [∩] (ç) کا سُر لَر سب سے زیادہ ہے - ہر ایک مصمتہ کی اندرونی (in) حالت میں سُر لَر بہ نسبت بیرونی (outer) حالت کے کم ہوتی ہے ، مثلاً [∩ʰ] (x̥) سے [∩] (ç) میں زیادہ سُر لَر ہے اور سب سے زیادہ سُر لَر [∩ʰ] (ç) میں ہے ، جو کہ عین [ʔ] (i) کے برابر ہے - مہموسہ آوازوں کی گمک کوئی نہیں ہوتی -

۱۶۷ - لگاتار بولنے میں لہجہ کا اُتار چڑھاؤ بھی لگاتار ہوتا رہتا ہے - گو مہموسہ آوازوں کا سُر لَر کوئی نہیں ہوتا ، مگر عملاً ہماری زبانوں کے مصوتی نظام (Consonantism) میں صرف تقریباً ۱۷ فی صد مہموس آوازیں ہوتی ہیں ، اس لئے بولنے میں ہم لہجہ کو لگاتار ہی کہ سکتے ہیں ، یعنی لہجہ کی لہر (Intonation contour) یکساں رہتی ہے -

۱۶۸ - لہجہ کے درجات بہت ہیں ، مثلاً مردانہ آواز (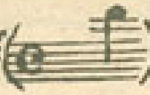) F تک اُونچی چلی جاتی ہے ، بلکہ اِس سے بھی اُونچی ، اور نیچے سے نیچے اِتنی چلی جاتی ہے کہ پتہ بھی نہیں چلتا - زنانہ آواز D ( ) تک اُونچی اور G ( ) تک نیچی جاتی ہے - اُونچی سُر لَر (pitch) کو (ˉx) اور نیچی سُر لَر کو (ˍx) کی طرح لکھتے ہیں -

لہجہ سے ہی گفتگو میں باقاعدہ زیر و بم (Rhythm) پیدا ہوتا ہے ، اور بعض اوقات باقاعدہ Rhythmical accent الفاظ میں بھی ملتا ہے -

۱۶۹ - لہجہ کی اصواتی کتابت میں دو لکیروں کے اندر لہجہ کی لہر (Intonation contour) بنا کر لکھتے ہیں ، جس میں اونچی جگہ اونچی سُر لَر والی آواز کے لئے اور نیچی جگہ نیچی سُر لَر والی آواز کے لئے ہوتی ہے - یکساں لہجہ کو نقطہ سے ظاہر کیا جاتا ہے ، جس کو اگر موٹے نقطہ (یا لکیر) سے لکھیں تو نبرہ بھی ظاہر ہوتا ہے ، اور باریک نقطہ (یا لکیر) سے لکھیں تو کم نبرہ کو دکھانا مقصود ہوتا ہے ، مثلاً :-

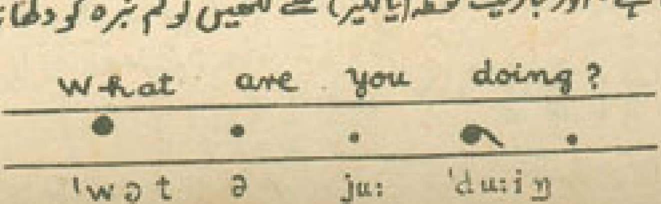

Punjabianapunjab.com

۱۷۵ - اُونچے لہجہ میں پھیپھڑوں کے بڑھتے ہوئے دباؤ سے سانس کی زیادہ مقدار خارج ہوتی ہے۔ جذباتی لہجہ چونکہ حسب موقعہ ہوتا ہے، اِس لئے اُس میں کوئی ترتیب نہیں پائی جاتی، جس کی وجہ سے اُس کے لئے اصواتیات کے کوئی اصول مقرر نہیں ہوتے۔ البتہ جب بھی ایسا لہجہ پایا جائے، تو اُس میں گمک بھی کم یا زیادہ ہو جاتی ہے، جیسا کہ حقارتی انداز میں انگریزی میں جب "I don't think so" کہا جاتا ہے۔

۱۷۶ - مصری روزمرہ میں اُونچا لہجہ لفظ کے آخری رُکن پر اُس وقت پڑ سکتا ہے جب آخری رکن دو حروف صحیح پر ختم ہو [مثلاً ضَرَبْتْ (d̤ɒˈrɒbt̤)] یا جب آخر میں لمبا مصوتہ ہو اور ایک حرف صحیح پر ختم ہو [مثلاً بَرْدان (barˈd̤a:n)]۔ ورنہ باقی حالتوں میں آخری سے پہلے رکن پر اونچا لہجہ ہوتا ہے [مثلاً مدرسہ (mad̤ˈrɒsə)]۔ آخری رکن سے پہلے رکن سے بھی پہلے رکن (antepenultimate) پر یا تو بالائی مصر میں اونچا لہجہ ہوتا ہے، یا اُس وقت جب آخری رکن پر قاعدہ کے مطابق لہجہ نہ آسکے اور آخری سے پہلا رکن (penultimate) چھوٹا ہو [مثلاً ضَرَبُ (ˈd̤ɒrabu) ضَرَبِتْ (ˈd̤ɒrɒbit̤)]۔ لفظ کے آخر پر اعراب ہو تو لہجہ نہیں آسکتا۔ اگر آخری رکن میں چھوٹا مصوتہ ہو اور ایک حرف صحیح پر ختم ہو، تو بھی لہجہ نہیں آسکتا جب تک اِس مصوتہ کو لمبا نہ کیا جائے، یا آخری حرف صحیح مشدد نہ کیا جائے، مثلاً :-

قُمْ (ˈʔum) ⟵ (ˈʔu:m)

أَبْ (ˈʔab) ⟵ (ˈʔabb)

کلاسیکل عربی میں بھی تقریباً یہی اصول ہیں، مگر antepenultimate پر اونچا لہجہ دینے کا رجحان زیادہ ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایسا رکن (long by nature or position) بھی ہو تو بھی اس کو اونچے لہجے والا بنا دیا جاتا ہے، مثلاً :-

ضَرَبْتُهُم :- { روزمرہ میں (d̤ɒrabˈt̤uhum)
کلاسیکل میں (d̤ɒˈrɒbt̤uhum) }

آخر سے چوتھے رکن پر بھی لہجہ آجاتا ہے جو کہ روزمرہ میں نہیں آتا، مثلاً اَلْحَرَكَةُ (alˈharɒkat̤u) یا ضَرَبَتَكْ (ˈd̤abɒbat̤ak) مگر روزمرہ میں ضَرَبِتَكْ (ˈd̤ɒrɒˈbit̤k)۔

۱۷۷ - مصری روزمرہ میں مندرجہ ذیل حالتوں میں لہجہ کا بدل جانا ایک خاصہ ہو گیا ہے:-

(۱) جب enclitic ضمیر جو حرف صحیح سے شروع ہو، ساتھ جوڑی جائے، اُس وقت لفظ کے آخری رکن پر اونچا لہجہ آکر اُس مصوتہ کو اُس کی اصل لمبائی مل جائے گی اور اُس سے قبل کا مصوتہ چھوٹا ہو جائے گا، مثلاً شَافُونِی (ʃaˈfu:ni)۔

(۲) حرف نہی لگانے سے بھی آخری رکن پر اونچا لہجہ آکر اُس مصوتہ پر سارا زور آنے سے پہلے سارے مصوتے چھوٹے ہو جائیں گے، مثلاً مَا يُقَابِلُونِيش (ma: juqɒ:bilu:ni:ʃ) سے مَا يِقَابِلُونِيش (ma jiʔablu'ni:ʃ)۔

نوٹ :- اردو، پنجابی میں (ٹھہرا - ٹھہرآ)، (چڑھا - چڑھآ)، (بنا - بنآ) جوڑوں میں مصوتہ کا امتداد نہیں ہے بلکہ ...

143
Punjabiandpunjab.com

Tone گمک (۷)

۱۷۳- مسلسل گفتگو میں بتدریج سُر لَے (pitch) سے لہجے کی پھسلویں حالت (glide) سے مختلف اقسام کے لہجے پیدا ہوتے ہیں، وہاں لفظ کے اندر بعض آوازوں کو pitch کے خاص اُتار چڑھاؤ سے ادا کیا جاتا ہے۔ سُر لَے کی ایسی تبدیلی کو (Voice leap) یا (Inflection) کہتے ہیں۔ ایسے مختلف قسم کے اتار چڑھاؤ کو گمک (tone) کہتے ہیں۔ مثلاً چینی زبان میں ایک ہی لفظ "فان" Fan کو مختلف گمکوں سے ادا کر کے مختلف معانی پیدا ہو جاتے ہیں۔ گمک کی بنا پر الفاظ میں معانی کا فرق ہونے کی وجہ سے گمک کو عموماً معنوی (Inherent یا Semantic) گمک کہتے ہیں۔ گمک دار زبانوں (Tone languages) کے علاوہ دوسری زبانوں میں گمک نہیں ہوتی۔ یہ گمک دار زبانیں بعض مرکب امتزاجی (agglutinative) اور تقریباً ساری یک رکنی (monosyllabic) ہوتی ہیں۔ ترکیبی (synthetic) اور تحلیلی (analytic) زبانوں میں گمک نہیں ہوتی۔ مثلاً اردو میں گمک نہیں، مگر پنجابی میں چند قسموں کی گمک پائی جاتی ہے۔ زیر و بم رکھنے والی زبانوں (pitch languages) میں قواعدی فرق (مثلاً صیغہ واحد، جمع وغیرہ) گمک سے ہی ظاہر کیا جاتا ہے۔ یعنی کسی آواز، لفظ یا فقرہ کی وہ غنائی pitch یا لہجہ جو الفاظ کا معنوی یا قواعدی فرق دکھانے کے لئے استعمال ہو، گمک کہلاتا ہے۔

۱۷۴- گمک کی مندرجہ ذیل نو مستعمل قسمیں ہیں:

Upper Series:-

Lower Series:-

Middle:-

اگر گمک والا کوئی یک رکنی لفظ بطور فقرہ استعمال ہو تو لہجے کی اصواتی لکھائی میں ان تمام گمک کو مندرجہ ذیل انداز سے لکھیں گے:-

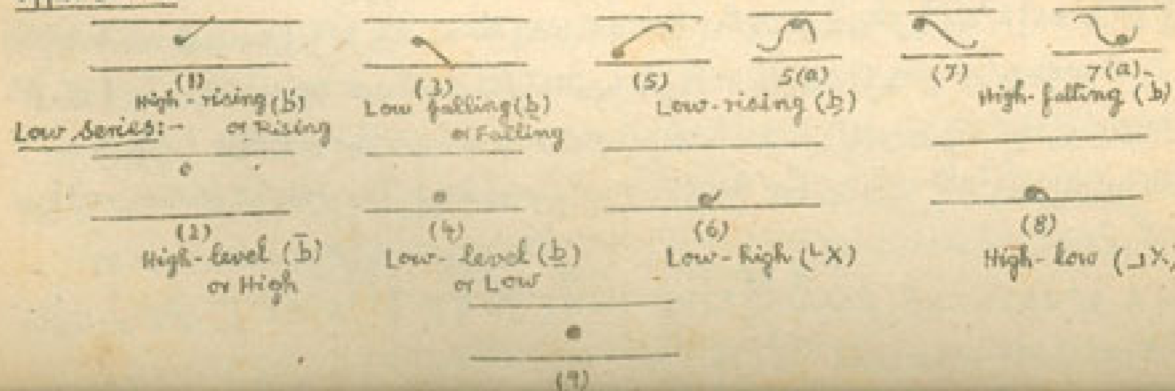

Punjabiandpunjab.com

گمک نمبر (۵) اور (۷) میں عموماً اور شکلیں بھی بن جاتی ہیں اِس لیے دونوں طرزیں لکھ دی گئی ہیں۔

۱۷۵- بعض اوقات گمک کو خاص نشانیوں سے بھی لکھ دیا جاتا ہے، مثلاً:-

(1)	á	(2)	ā	ȁ	Middle high to normal
(3)	a̗	(4)	a̲	a̋	Normal to middle High
(5)	a̖	(6)	ā	â	High to middle high
(7)	à	(8)	a̩	ǎ	Middle high to high

۱۷۶- گمک کی گروہ بندی مع نام مندرجہ ذیل ہیں:-

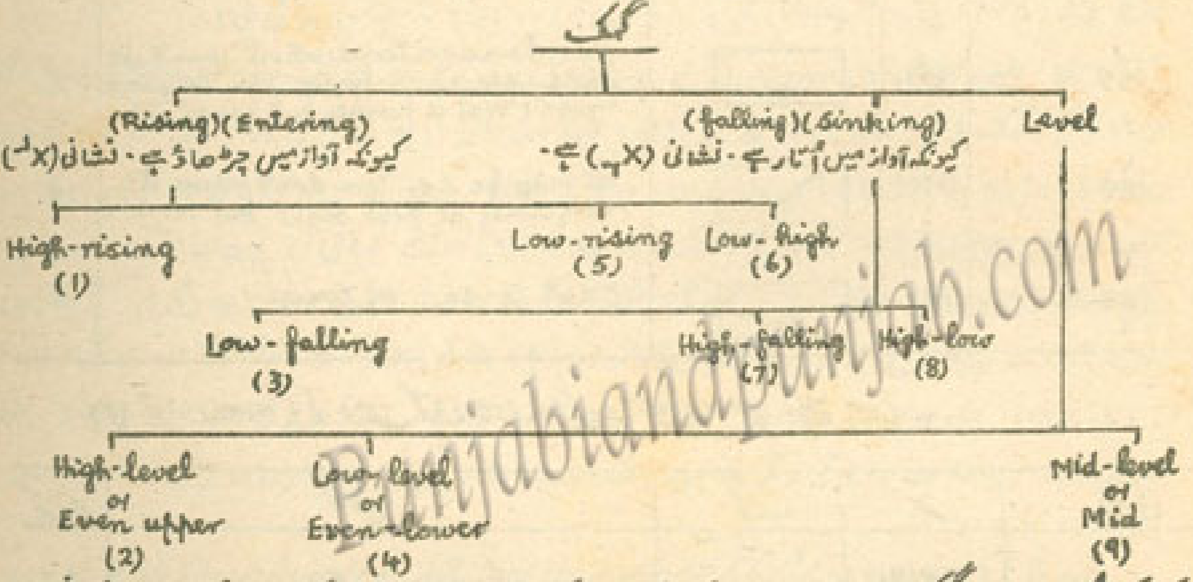

Punjabiandpunjab.com

۱۷۷- گمک میں یہ ضروری نہیں کہ آواز کسی خاص pitch سُر سے شروع ہو، بلکہ مثالوں میں دئے ہوئے سُروں سے کہیں بھی اونچا نیچا ہو، مگر گمک کے شروع اور آخر کے سُروں کا درمیانی فاصلہ ایک ہی رہنا چاہئے، اور اسی مناسبت سے مختلف گمک کا زیادہ تر انحصار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُتار اور چڑھاؤ کے فاصلوں کو تبدیل کرنے سے گمک کی کئی مزید قسمیں بن سکتی ہیں، مثلاً گمک نمبر (۱) میں گمک نمبر (۵) سے نسبتاً تھوڑا فاصلہ ہے۔ گمک نمبر (۳) کا فاصلہ گمک نمبر (۷) سے تھوڑا ہے۔

۱۷۸- اِن تمام مفرد گمک کے علاوہ مرکب قسمیں بھی بن جاتی ہیں، مثلاً:-

(۱) Rising - falling - اِس کی نشانی (^) ہے۔

(۲) Falling - rising - اِس کی نشانی (v) ہے۔

۱۷۹- اب ایک دو مثالیں اُن رکنی الفاظ کی دی جاتی ہیں، جو بطور فقرہ استعمال ہوتے ہیں:-

(۱) لفظ yes مختلف گمک سے یوں مختلف معنی دیتا ہے :-

نشانی	نمبر	گمک	معنی	نمبر شمار
jés	(1)		Is it really so? Is that so?	-۱
je̗s	(3)		Of course it is so. That is my opinion	-۲
je̗s	5(a)		Most certainly. I am sure of it.	-۳
jés	(6)		Yes, I understand what you have said; please continue. The telephone "yes". (That is possible, but I doubt it)	-۴
jès	7(a)		It may be so. You don't mean it! Certainly, at first sight, but	-۵
je̥s	(8)		That is so. Of course.	-۶

Punjabiandpunjab.com

(۲) آواز (m̥ m) کو مختلف گمک میں ادا کرنے سے یوں معنی نکلتے ہیں :-

نشانی	نمبر	گمک	معنی	نمبر شمار
	(3) + (9)		Yes	-۱
	(1)		I beg your pardon یعنی حیرانی ظاہر کرتا ہے	-۲
	(1) + (3)		ایک قسم کا چیلنج ظاہر کرتا ہے -	-۳
	(2)		Disapproval	-۴

146

(ل) - گمک والی پنجابی

۱۸۰ - پنجابی میں مختلف گمک کا منجملہ اصطلاحی نام مخلوطی (Blends) ہے۔ ان کو ابجدی لکھائی میں عموماً دو چشمی ھ سے لکھتے ہیں، مثلاً :-

(۱) لفظ کے شروع میں (سابقہ کو چھوڑ کر) دو چشمی ھ سے پہلے حرف کی مجہورہ آواز کو مہموسہ کرکے اگلی حرکت کو گرام گمک سے بلایا جاتا ہے، مثلاً الفاظ بھے، دھے، ڈھے، گھے کے تلفظ میں مجہورہ حروف "ب۔ د۔ ڈ۔ گ" کو مہموسہ "پ۔ ت۔ ٹ۔ ک" سے بدل کر اگلی حرکت "اے" (e) کو گرام گمک نمبر 7(a) سے (p'e, t̪'e, ṭ'e, k'e) بولتے ہیں، مثلاً نڈھال (nəṭ'a:l)-

جھگا (c' ɪ g:a) - کجھالا (kʌc'ala) جبکہ پہلے حرف کو بھی مہموس کر دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجابی بچے عموماً اردو کی ماڈرن مخلوط الہا آوازوں (بھ، دھ، ڈھ، گھ) کو صحیح طور پر نہیں بلا سکتے، بلکہ اس کی بجائے دوچشمی ھ کو غیر ملفوظ کر کے اگلی حرکت کو اُتار دیں گمک سے بلاتے ہیں، مثلاً (ḍ'a:k) نہ کہ (dha:k)۔

(۲) لفظ کے آخر پر مخلوطی آواز آئے تو اس سے پہلی حرکت کو ٹیپ گمک سے ادا کرتے ہیں اور مجہورہ آواز کو نہیں بدلتے، مثلاً بَنھ (bʌ̂n:) - کڈھ (kʌ̂ḍ:) - باگھ (bâ:g) - ہاڑھ (ɦâɣ) - سنجھ (sʌ̂n ʃʊ̃) یہاں تک کہ لفظ کی آخری غیر ملفوظی "ہ" یا آخر پر ماقبل لاحقہ غیر ملفوظی "ہ" ہو تو اس سے پہلی حرکت کو بھی ٹیپ گمک [نمبر 5(a)] والی کر دیتے ہیں، مثلاً راہ (râ)، چاہ (ʧ̃â)، کھوہ (kʰô:)، ایہ (ê) ڈیہنا (ḍæ̂na)

(۳) ایسی مخلوطی آواز جب ہجوں کے درمیان آئے تو اُس وقت مجہورہ آواز کو تبدیل کئے بغیر اگلی حرکت کو گرام گمک [نمبر 7(a)] سے بلاتے ہیں، مثلاً مدھانی (məḍ'a:ɳi)، بُڈھو (buḍ'u:)، پربھات (pərb'a:t̪)، پردھان (pərḍ'a:n)، بگھیاڑ (bəgɛ̆'a:ɣ) یا (bəg'ea:ɣ)۔ ایسے موقع پر غیر ملفوظی "ہ" کو بھی گرام گمک سے بلاتے ہیں، مثلاً کہانی (k'aɳi)، لُہار (lu'a:r)، یا اماادار زبر کے بعد غیر ملفوظی "ہ" کو بھی گرام گمک دیتے ہیں، مثلاً احمق (æ̂mək)۔ مگر ایسی مخلوط آواز کے پہلے لمبی حرکت ہو تو مخلوطی آواز نمبر (۲) بلاتے ہیں، مثلاً آڑھت (-âɣ)، مادھو (-mâḍ)، چودھری (-âuḍ) [مگر چودھرانی (-ḍ'ə-)]۔ لفظ کے اندر غیر ملفوظی "ہ" ہو تو مخلوطی آواز نمبر (۲) سے بلانے کی دیگر مثالیں بہکنا (bʌ̂ɛkna)، پہنچنا (pʌ̂ə̃ʧ̃na)، وغیرہ ہیں۔

(۴) اگر کوئی لفظ ایسا ہو کہ اُس کے شروع پر نمبر (۱) مخلوطی آواز ہو اور ساتھ ہی مل کر آخر پر نمبر (۲) مخلوطی آواز ہو، تو مرکب گمک بن جاتی ہے، مثلاً گھاہ (k'â)، وغیرہ۔

(۵) مجہورہ ح (ɦ) کے بعد کی حرکت کو عموماً گرام گمک نمبر 7(a) میں بلاتے ہیں، مثلاً حق (ɦ'ʌk)، حیران (ɦ'əra:n)، ہتھ (ɦ'ʌt̪ʰ)۔

(۶) لفظ کی پہلی مہموسہ "ہ" (h) آواز حذف ہو، تو اگلے حرف کے بعد کی حرکت کو گرام گمک سے بلاتے ہیں، مثلاً حکیم (k'i:m)، ہسا (ʌs'a)۔

(۷) دو حرکتیں اکٹھی ہوں، تو اکثر ایک حرکت کو گرام گمک میں ادا کرتے ہیں، مثلاً بیہوش (be'oʃ)، دِہاڑا (ḍɪ'aɽa)، لاہا (lâa)، لوہا (lôa)۔

(۸) دیگر مثالیں جہاں گمک جگہ بدل لیتی ہے:- ڈیوڑھا (ḍêoɽa) - ایدھر (êḍ:ər)۔

۱۸۱- بعض مستشرقین نے تو گورمکھی میں پنجابی کی گمک دکھانے کے لئے مندرجہ ذیل نئے حروف

بھی وضع کئے، مگر اُن کا رواج نہ چل سکا:-

مثال	آواز		گورمکھی حروف	مثال	آواز		گورمکھی حروف
وھانا-	(v')	وھ	ਵ੍ਹ	نھالا - نھارا - انھیرا	(n')	نھ	ਨ੍ਹ
ਤੇਰ੍ਹਵਾਂ تیرھواں	(h')	ہھ	ਹ	سھالا	(s')	سھ	ਸ੍ਹ
ڈُنگھائی	(ŋ')	نگھ	ਙ੍ਹ	مھاڑا - مھانا (عبدالرحمٰن)	(m')	مھ	ਮ੍ਹ
پُنجھائی	(ñ')	نجھ	ਞ੍ਹ	ملھپ	(l')	لھ	ਲ੍ਹ
ਤਮਿਆਰਾ عھانا (رمضان)	('a)	ھا	ਅ੍ਹਾ	چڑھانا	(ṛ')	ڑھ	ੜ੍ਹ
اِھیں اِھیں	('i)	ھی	ਇ੍ਹ	یھلا	(y')	یھ	ਯ੍ਹ
اُھوں اُھوں	('u)	ھُو	ਉ੍ਹ	مرھاج	(r')	رھ	ਰ੍ਹ

Punjabiandpunjab.com

گورمکھی میں اردو کی ماڈرن مخلوط الہا آوازوں کے لئے حسبِ ذیل حروف بنائے، مگر رواج نہ پائے:-

ਘ (بھ) ਝ (جھ) ਧ (دھ) ਢ (ڈھ) ਗ (گھ)

۱۸۲- گمک والی زبان کا علاقہ پنجابی میں مشرق کی طرف دریائے جمنا تک پایا جاتا ہے، جس میں ضلع انبالہ (کرنال، رہتک، حصار اور بیکانیر کے ضلعوں کے کچھ حصے)، فیروزپور، شیخوپورہ، لاہور، لائلپور، گوجرانوالہ، گجرات، جہلم، راولپنڈی کے تمام اضلاع، ڈوگری زبان کا علاقہ، (ایبٹ آباد ہزارہ اور شملہ کے کچھ حصے) اور ان کا تمام درمیانی علاقہ شامل ہے۔ کچھ پہاڑی بولیوں اور شاید شینا زبان میں بھی گمک پائی جاتی ہے۔

(ب)- بے گمک والی پنجابی

۱۸۳- پنجابی کے غیر گمک والے علاقوں (مثلاً پشاوری پنجابی، مُلتانی وغیرہ) کو دیکھا جائے تو پشاوری وغیرہ پنجابی میں تو اردو کی مخلوط الہا کی نقل ہو جاتی ہے، مگر ملتانی بولیوں میں جمہورہ مخلوط الہا کو اردو کی طرح ماڈرن مخلوط الہا قطعاً نہیں بلایا جاتا بلکہ اُن کا ماڈرن مخلوط الہا بھی اِتنا ڈھیلا (loose) ہوتا ہے کہ حقیقت میں ھ (h) علاوہ آواز دیتا ہے اور علاوہ حرکت رکھتا ہے [مثلاً رمضدھی لفظ بُہاری (یعنی جھاڑو)] جو کہ مالبد الہا کا ادھورا ملاپ ہوتا ہے، مثلاً جمہورہ پنجابی آوازوں کی گرام گمک میں اُن کے ہاں کی مخصوص گھٹوئیں آوازیں بھی جگہ نہیں لیتیں [دیکھو دفعہ ۹۴ (۵)] بلکہ محض عام آوازوں سے مالبد الہا کا ادھورا ملاپ [دیکھو دفعہ ۷۸ (ii)(i) اور ۹۴(۱)(i)] کر دیا جاتا ہے، مثلاً ڈاڈھا، ڈیڈھی (یعنی ڈیوڑھی)، ڈڈھ، ڈیڈھا، ڈُونگھا، باگھی، جانگھیل، گھرو، سوائے الفاظ ڈھارا، ڈھبا، بھاں [یعنی (۱) بازو (باتھ) اور (۲) کھیت میں عارضی جھونپڑی (کُٹیا)]، وغیرہ میں، جہاں گھٹوئیں آوازیں بھی جگہ لے سکتی ہیں۔

(ج)- ناگری خط میں گمک

۱۸۴- مخلوط الہا حروف کو ناگری برن مالا میں خاص جگہ دی گئی ہے، یعنی بھاری مخلوط الہا

"پھ - تھ - ٹھ - کھ" کے لئے علاحدہ حروف ہیں۔ سنسکرت میں مجہورہ ماقبلہ الہا آوازوں "بھ - دھ - ڈھ - گھ" کے لئے بھی علاحدہ حروف ہیں، جو کہ ناگری میں آکر ماڈرن مخلوط الہا بن گئے۔ لہٰذا اب ناگری میں ادھورے ملاپ والے ماقبلہ الہا کے لئے اصول یہی ہے کہ حرف کے ساتھ "ہ" کا سنجوگ کرکے ایسی آواز بنادی جاتی ہے، مثلاً "رھ - ڑھ - لھ - مھ - نھ"۔ اِس کے علاوہ وسرگ کی آواز ایک خاص قسم کی ماقبلہ الہا آواز ہے جو کہ مہموسہ ماقبلہ الہا حلقیہ پشاخی (ɦ) کہلاتی ہے، اور خاص اصولوں کے تحت استعمال ہوتی ہے [دیکھو دفعہ ۱۴۸(۱)]۔

(د) - اردو خط میں گمک

۱۸۵- اردو رسم الخط میں کبھی یہ آج تک سوچا ہی نہیں گیا کہ مخلوط الہا آوازیں [دیکھو دفعہ ۱۹۴(۱)(ا)] کتنی قسموں کی ہیں، بلکہ اندھا دھند دوچشمی "ھ" لگانے کا اصول مخلوط الہا کے لئے مقرر کرلیا گیا ہے، اور اِس پرطرہ یہ کہ ایسی "ھ" کو ان مختلف قسموں کے مخلوط الہا کے لئے استعمال کرنے کے اصول بھی کبھی نے آج تک وضع کرنے کی کوشش نہیں کی۔ لہٰذا اردو میں دوچشمی "ھ" اور آویزہ دار "ہ" سے مرکب پانے والی آوازوں کا خاکہ یہاں دیا جاتا ہے:-

(۱) مہموسہ پشاخی حروف کے ساتھ دوچشمی "ھ" سے مخلوط التلفظ (دیکھو دفعہ ۱۳۲) ہوکر جاری مخلوط الہا آواز بنتی ہے، مثلاً پھ - تھ - ٹھ - کھ۔

(۲) مجہورہ پشاخی حروف کے ساتھ دوچشمی "ھ" سے ماڈرن مخلوط الہا آواز بنتی ہے، مثلاً بھ - دھ - ڈھ - گھ۔

(۳) باقیماندہ مجہورہ آوازوں میں سے چند حروف کے ساتھ ماقبلہ الہا کے ادھورے ملاپ کی آواز ہوتی ہے، مثلاً رھ (گیارھواں)۔ ڑھ (پڑھنا - بڑھنا) - لھ (چُولھا)۔ مھ (کُمھار - مھارا - تمھیں)۔ نھ (ننھا)۔ اور عوامی بول چال میں یھ (یھاں) - وھ (وھاں) - زھ (مذھب) میں ماقبلہ الہا آوازیں ہیں (دیکھو اصول ع۸)۔

(۴) لفظ کے آخر کا مجہورہ مخلوط الہا حرف عموماً غیرمسموع ہوتا ہے، مثلاً دُودھ کو دُود (dʊ:d) بولتے ہیں۔ اگر ایسی حالت میں یہ حرف کہیں غیرمسموع نہ بھی ہو، تو وہاں ماقبلہ الہا تلفظ ہوتا ہے، مثلاً ماگھ (ma:gʱ)، مگر انتہا ہے کہ بعض ادیب "ہاتھ" کو لکھنے میں بھی بات لگ گئے ہیں، جو کہ صریحاً اِس اصول سے ناواقفیت کا مظاہرہ ہے۔

(۵) اردو میں اصول ع۲ کے علاوہ اور بھی کئی جگہ ماقبلہ الہا آوازیں آتی ہیں جن کو عموماً آویزہ دار "ہ" سے لکھا جاتا ہے، مثلاً الفاظ تُمہیں، انہیں، تمہارا، سرہانا، اکہتر، اُنہتر وغیرہ۔ مگر آجکل اِن الفاظ کو بھی باقاعدہ دوچشمی "ھ" سے لکھنے کا رواج ہوگیا ہے، مثلاً تمھیں، تمھارا، سرھانا، اکھتر، اُنھتر، وغیرہ۔ الفاظ "یہاں - وہاں" کو بھی بعض صاحبان نے عوامی بول چال میں "یھاں - وھاں" لکھنا شروع کیا، مگر جن لوگوں نے اِس تصرف کو پسند نہ کیا اُنہوں نے دوچشمی "ھ"

Punjabiandpunjab.com

کو بالکل حذف کرکے الفاظ "یاں - واں" استعمال کئے - البتہ بعض الفاظ جو ما بعد الہا بولے جاتے ہیں، ابھی تک دو چشمی "ھ" سے لکھے جانے کا رواج نہیں پا سکے، مثلاً لفظ "کہنا" میں کاف مابعد الہا بولا جاتا ہے، مگر ابھی اس کو "کھنا" نہیں لکھا جانے لگا! البتہ لفظ "اِکٹّھا" کو "اِکھٹّا" لکھنا شروع کر دیا گیا ہے - بعینہٖ اسی طرح لفظ "بہروپیا" کو اگر کوئی "بھروپیا" لکھ دے تو یہ جدت طرازی نہیں کہلائے گی، بلکہ اسی بیماری کی حقیقت پسندانہ تولید ہوگی، اور اگر اس کو گوارہ نہیں کیا جا سکتا تو فنِ املاء کے اُستاد الفاظ "انھیں، تمھیں وغیرہ" کو بھی دو چشمی "ھ" سے لکھنا قطعی بند کر دیں -

(۶) اردو میں اصول نمبر ۳ کے علاوہ اور بھی کئی جگہ ادھورے ملاپ والی مابعد الہا آوازیں ہوتی ہیں، مثلاً ٹھہرنا - چدھر، وغیرہ میں ٹھ اور دھ کی آوازیں بھاری مخلوط الہا / ماڈرن مخلوط الہا نہیں بلکہ ادھورے ملاپ والی مابعد الہا آوازیں (ٹ-ہ) اور (ڈ-ہ) عام بول چال میں رائج ہیں، جن میں "ھ" کی آواز سالیشی کی بجائے زلقیہ ہوتی ہے - لہٰذا اِن الفاظ کو اگر کوئی "ٹہرنا اور جدہر" لکھ دے تو کوئی عجوبہ نہیں، کیونکہ حرف "ہ" کی آواز سالیشی کی بجائے زلقیہ بھی ہو تو اردو میں آویزہ دار "ہ" سے ہی لکھنے کا رواج ہے - لفظ "ٹھہرنا" میں تو آویزہ دار "ہ" زائد سمجھ کر پہلے ہی بعض اشخاص نے اِس کو حذف کرکے "ٹھیرنا" لکھنا شروع کر دیا ہے -

(۷) کتابت کا ایک اور اصول بھی ہے کہ مقصورہ حرکت والے حرفِ صحیح کے بعد نُونِ غنہ کے ساتھ موقوف "ھ" ہو تو اُس کو دو چشمی لکھتے ہیں، مثلاً مُنھ - مَنھدی - وغیرہ - [مگر "مُونہہ - مَینہدی" وغیرہ میں ممدودہ حرکت ہونے کی وجہ سے آویزہ دار "ہ" ہوگی]- لہٰذا مندرجہ بالا بے ترتیبیوں کو رفع کرنے کے لئے اصول یہ ہونا چاہئے کہ زبان فقط پر جو بھاری اور ماڈرن مخلوط الہا آوازیں ہوں، صرف وہی دو چشمی "ھ" سے لکھی جائیں، سوائے چند استثناء حالتوں میں (مثلاً اصول ۲ یا ۴) - اِس طرح ایک طرف تو "بہروپیا" ایسے الفاظ کی املا ٹھیک رہے گی اور دوسری طرف "ٹہرنا" ایسے الفاظ ٹھیک طرح لکھے جایا کریں گے، ورنہ "انھیں، تمھیں" وغیرہ ایسے الفاظ کی املاء خود ہی رائج کرکے اب اساتذۂ فن "بھروپیا، ٹھرنا" وغیرہ الفاظ کی املاء پر قدغن نہیں لگا سکتے -

نوٹ :- الفاظ "مُونہہ - کہہ" وغیرہ میں دو آویزہ دار "ہ" کی کیفیت علیٰحدہ بیان کی جائے گی -

Punjabiandpunjab.com

گُونج - (Vi)

Sonority

۱۸۶- گُونج (Sonority) سے مراد آواز کا نسبتی احساس (perceptibility) ہے- آوازوں کی ذاتی گونج سے مراد اُن کا وہ نسبتی احساس ہے جب کہ اُن کو ایک ہی نبرہ، امتداد اور لہجہ سے ادا کیا جائے اور سُننے والا ایک ہی معیاری کان کی طاقت سے سُنے، یعنی جھنکار کی زیادتی پر گونج کا انحصار ہوتا ہے، یعنی سانس کے زور میں کمی ہونے سے آوازوں کی گونج میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے، مثلاً impetuosity (impetjuositi) میں (u) اور (ɔ) کا درمیانی فرق محض سانس کے دباؤ میں یک لخت فرق ہو جانے سے ہے-

۱۸۷- جب ہوا کا دباؤ ایک جیسا رکھ کر آوازیں ادا کی جائیں تو مصوتے ہمیشہ مصمتوں سے زیادہ گونج دار ہوتے ہیں، یعنی مصوتے سب سے زیادہ گونج دار ہوتے ہیں، خصوصاً پست مصوتے جو کہ بلند مصوتوں سے زیادہ گونج رکھتے ہیں- اور مؤخر مصوتے اُسی بلندی کے مقدم مصوتوں سے نسبتاً زیادہ گونج دار ہوتے ہیں- گونج میں مصوتوں کے بعد جن کا نمبر آتا ہے وہ ترتیب میں یوں ہیں :-

۱- زلقیہ آوازیں
۲- رواں آوازیں
۳- مجہورہ سائشی آوازیں
۴- مجہورہ پٹاخی آوازیں
۵- مہموسہ سائشی آوازیں
۶- مہموسہ پٹاخی آوازیں (جن کی گونج سوائے بندش اور رہائی کے دیگر تمام پر ہوتی ہی نہیں)-

نوٹ :- مجہورہ قسم کی غنہ اور طرفیہ آوازیں دوسری مجہورہ آوازوں سے پُر آواز ہوتی ہیں اور یہی باقیماندہ مجہورہ آوازیں تمام مہموسہ آوازوں سے زیادہ گونج رکھتی ہیں-

۱۸۸- گفتگو میں چونکہ امتداد، نبرہ اور لہجہ لگاتار بدلتے رہتے ہیں، اِس لئے ناطق آوازیں بھی استعمال میں مندرجہ بالا ترتیب سے کافی فرق کر جاتی ہیں- عموماً تاکیدی مصوتے زیادہ لمبے اور گونج دار ہوتے ہیں اور یہی مصوتے جب کم تاکیدی ہوں تو کم لمبے اور کم گونج والے ہوتے ہیں، مثلاً catalogueize میں (-ize) لمبا اور گونج والا رکن ہے جس کو بغیر تھوڑی بہت تاکید کے ادا کرنا قدرے مشکل ہے-

۱۸۹- گونج (Sonority) کی اصطلاح کا دُوسرا پہلو بھی بیان کیا جاتا ہے- غنہ آوازوں (Nasals) کو حقیقت میں جھنکاری غنہ (Resonant nasals) کہتے ہیں، کیونکہ اِن کی رہائی کے جوف میں کسی قسم کی رگڑ نہیں ہوتی خصوصاً نرم تالو کا وہ حصہ جو انفی جوف کی طرف ہوتا ہے (دیکھو دفعہ ۱۴۱)، اُس میں بھی رگڑ (Velic friction) نہیں ہوتی- جھنکاری آوازوں میں تمام جھنکاری دہنی آوازیں (چاہے وہ طرفیہ ہوں یا وسطی انداز کی ہوں) اور سب جھنکاری غنہ آوازیں شامل ہوتی ہیں- تمام مہموسہ جھنکاری آوازوں کو گونج دار آوازیں (Sonorants) کہا جاتا ہے، جن میں طرفیہ جھنکاری دہنی اور جھنکاری غنہ آوازیں شامل ہوتی ہیں-

چونکہ جھنکاری غنہ آوازوں میں رگڑ (Velic friction) نہیں ہوتی، اِس لئے اِن کے مقابل تمام رگڑ والی غنہ آوازیں Fricative (Nasals) کہلاتی ہیں-

Punjabiandpunjab.com

Timbre or Character or Quality of sounds — کیفیتِ آواز -(vii)

190 - آواز کی کیفیت (Quality) کا اثر (جو کہ سُر، لَے اور سختی سے علاوہ ہوتا ہے) تاکید کے ہے مشکوک ہے، مگر پھر بھی بعض مصوتے ایسے ہیں کہ ان کی کیفیتِ آواز بغیر تاکید کے ادا ہونا ذرا مشکل ہے؛ مثلاً estimate کو اگر (Estimet') بلایا جائے تو لامحالہ (e) پر تاکید آجاتی ہے۔

191 - کیفیت آواز (Voice quality) کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) کُھلی آواز (clear) - جب کہ منہ کو کافی کھولا جائے اور اس کے کنارے پھیلائے جائیں۔ ترکیبی کتابت میں اس کی علامت [OVII] ہے۔ کھلی آواز کی نمایاں شدید حالت کو چلاہٹ (Screaming character) کہتے ہیں۔

(۲) غبی آواز (dull) - جب کہ جبڑوں کو ہلکا سا علاوہ کیا جائے اور لبوں کی بے رنگ حالت رکھی جائے۔ ترکیبی کتابت میں اس کی علامت [OΛ] ہوتی ہے۔ غبی آواز کی نمایاں شدید حالت کو دبی آواز (Muffled character) کہتے ہیں، جس کا ہلکا لہجہ مُرئیل آواز (Sepulchral tone) کہلاتی ہے۔ غبی حالت میں چونکہ سانس کا راستہ منہ سے تنگ ہوتا ہے، اس لئے ہوا ناک کے راستہ خارج ہونے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غبی کیفیت میں گُنگُنی آواز (غناشیت) عام ہو جاتی ہے، جیسا کہ انگریزی کا خاصہ ہے۔

(۳) خرخراہٹی آواز (Wheezy character) یا (Pig's whistle) - جس میں قصبیہ راستہ تنگ ہوتا ہے۔ اس حالت کو اگر اونچے لہجہ سے ادا کیا جائے تو درشت آواز (Harsh character) بن جاتی ہے۔

(۴) گھگی آواز (Gutturality) - یہ حالت غیر معمولی لمبی زبان ہونے کی وجہ سے بھی ہو جاتی ہے۔

دیگر مثالیں کرخت آواز، بیٹھوئیں آواز، بھرائی ہوئی آواز، بھاری آواز، پھٹی ہوئی آواز، گلوگرفتہ آواز، وغیرہ کی ہیں۔

192 - کیفیت آواز (Timbre) کی اصطلاح ایک اور معنوں میں بھی آتی ہے۔ وہ اعضائے گفتار جو کچھ نہ کچھ آزادی سے ہلائے جا سکتے ہیں Articulators کہلاتے ہیں، خصوصاً صوت پیدا کرتے وقت اعضائے گفتار کے جو اعضاء درز (stricture) پیدا کریں وہ articulators بن جاتے ہیں۔ اگر وہ ایسی درز بنائیں کہ اس درز کے جوف کی دیواریں اندرون جوف حرکت کرکے اس جوف کو تنگ یا کھلا بناتی رہیں تو وہ اعضاء ہوائی لہر کے لئے Initiator بن جاتے ہیں۔ اس کے اُلٹ درز کی دیواریں بندش کو عین کھولنے یا بند کرنے کے وقت percussors کہلاتی ہیں بشرطیکہ دیواروں سے ایسے وقت میں جوف کے متعلق کوئی کمی بیشی نہ ہونے پائے۔ جوف کو کھلا یا تنگ بنانے میں دو طرح کی حرکات ہو سکتی ہیں جیسا کہ دفعہ ۴۲(ج) میں بتایا گیا ہے۔ ایک کو "حلقی بند ہوا کی لہر باہر خارج کرنا" egressive کہتے ہیں اور دوسری کو "حلق ہوا لطیف ہونے کی وجہ سے باہر کی ہوائی لہر داخل ہونا" Ingressives کہتے ہیں۔ پہلی تا لع حالت کی آوازیں (Glottalized timbre رکھتی ہیں، یعنی جب مزمار صوت ہوا کو بالکل بند کردیں اور اس کے ساتھ ہی زبان یا لبوں کی بھی بندش ہو تو اس کا نتیجہ ہوا باہر خارج کرنے سے قاطع آواز ہوتی ہے۔ اس کے اُلٹ دوسری چٹاخی حالت کی آوازیں Implosive timbre رکھتی ہیں۔ یہ دو قسم کی کیفیت آواز تو مزمار صوت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل حالتیں بھی ہیں:- حلقی ہوا کے علاوہ دہنی ہوا سے (Ingressive) click timbre اور Egressive click timbre بنتے ہیں۔ اگر اندرونی بندش زبان اور مزتالو کے درمیان ہو تو Velaric timbre ہوتا ہے۔ عین اپنی بندش اور رہائی کے وقت Percussors پیدا کرکے Percussive timbre بنتا ہے۔ آوازوں کے علاوہ جب اندرونی بندش پھیپھڑوں کی تہ میں ہو تو Pulmonic timbre کہلاتا ہے۔ یہ سب Non-pulmonic آوازیں ہیں۔ حلقی طریق کار سے بھی پھیپھڑوں کے طریق کار کی متعدد آوازیں پیدا کی جا سکتی ہیں جبکہ وہ Belch timbre سے ترمیم پاتی ہیں۔

Punjabiandpunjab.com

اصواتی ٹکڑوں کی گروہ بندی

۱۹۳- مسلسل گفتگو میں آوازوں کی گروہ بندی کے اس علم میں گفتگو کے مختلف اصواتی حصے بنا کر دکھائے جاتے ہیں - آوازوں کے گروپ کو الفاظ میں تقسیم کرنا صرف منطقی ہے، اصواتی نہیں کیونکہ جب تک ہمیں معانی کا علم نہ ہو ہم بول چال کو علاوہ علاوہ الفاظ میں تقسیم نہیں کر سکتے - پڑھنے یا لغت نویسی کی آسانی کے لئے ہم لکھائی میں اس بات کے عادی ہیں کہ اپنے فقرے کو مختلف الفاظ میں علاوہ علاوہ کر دیتے ہیں، مگر بولنے میں ایسی علیحدگی کوئی نہیں ہوتی بلکہ آواز کو لگاتار رواں رکھنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ ہم ایک ہی سانس میں ایک خیال کم از کم ادا کر دیں (آیاتی ٹکڑا) یا بغیر سانس توڑے معانی کو واضح کرنے کے لئے ٹھہر جائیں (مفہومی ٹکڑا) - خود الفاظ میں بھی اصواتی اجزاء ہوتے ہیں جو کہ رکن تہجی کہلاتے ہیں اور بسیط آواز (element) یا بسیط آوازوں سے مرکب ہوتے ہیں -

لہٰذا مسلسل گفتگو میں اصواتی گروہ بندی یا تو الفاظ کے اصواتی اجزاء (رکن تہجی) کی ہوتی ہے یا مفہومی اور آیاتی ٹکڑوں سے ہوتی ہیں - ان دونوں حالتوں کا بیان آئندہ دو ابواب میں بیان کیا جائے گا -

Sound Units

(ا) آوازوں کی اکائیاں

۱۹۴- اصواتی ٹکڑوں کی گروہ بندی میں مختلف اصوات علاوہ علاوہ یا مل جل کر جو چھوٹی سے چھوٹی اکائی بناتی ہیں اُن کا حال اس باب میں بیان کیا جائے گا - اس سے پہلے دفعات ۴۷، ۴۹ اور ۵۰ میں رکنی اور غیر رکنی آوازوں کا ذکر کیا جا چکا ہے، جہاں پر دفعات ۹۴(۲) اور ۹۴(۳) کی بیان کردہ غنائی اور حافیہ آوازوں کو رکنی آوازوں میں شامل ہوتے بھی دکھایا گیا ہے -

syllabic sounds

(ا) - رکنی آوازیں

۱۹۵- رکنی تقسیم کا احساس محض اس بنا پر ہوتا ہے کہ بعض گونج دار آوازیں دوسری قسم کی کم پُر آواز ہونے کی وجہ سے آپس میں علاوہ فرق دکھا جاتی ہیں - دفعات ۱۸۶ سے ۱۸۹ میں گونج کا تفصیلی بیان ہو چکا ہے، جس میں دکھایا جا چکا ہے کہ کس طرح بعض آوازیں دوسری آوازوں سے کم گونج دار ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حرف مصوتی آواز ہی رکنی نہیں ہوتی بلکہ صامتی آواز بھی رکنی ہوتی ہے، مثلاً چیک زبان کے مندرجہ ذیل فقرہ میں بغیر کسی مصوتہ کے صرف حرف (R) ہی بحیثیت رکنی ہونے کے رکن تہجی بنتا گیا ہے:- strtʃ prst srʒ krk - غنائی آوازیں بھی علاوہ رکنی ہو سکتی ہیں، مثلاً (tn) کو غنائی (tn) بلانے کی بجائے رکنی (tn̩) بھی بلاتے ہیں - اسی طرح حافیہ آوازوں کو بھی علاوہ رکنی بول سکتے ہیں، مثلاً (pl) کو حافیہ (pl) بولنے کی بجائے رکنی (pl̩) بول سکتے ہیں -

شنوائی میں جو رکن کانوں سے پہچانے جا سکتے ہیں، اُن کو Real syllables کہتے ہیں - اس کے علاوہ ڈھونڈنے والا جب کسی خاص وقت کوئی رکن کی نشاندہی کر پائے تو اُس کو perceptual syllables کہتے ہیں - جو رکن کہ صرف آلات کی مدد سے ہی پہچانے جا سکتے ہیں اُن کو Instrumental syllables کہتے ہیں -

۱۹۶- لہٰذا مقابلۃً زیادہ گونج دار مصوتوں (یا مثل اس کے) کو رکنی (Syllable-formers) یا (Syllabic) کہتے ہیں، جس کی نشانی ترکیبی کتابت میں [X̩] ہے۔ اسی طرح مقابلۃً کم گونج دار مصوتوں (یا مثل اس کے) کو غیر رکنی (Non-Syllabics) کہا جاتا ہے، جس کی نشانی ترکیبی کتابت میں [X̯] ہے۔

۱۹۷- مرکب دوہرے مصوتوں میں ایک مصوتی آواز غیر رکنی بن جاتی ہے، اسی لئے ترکیبی کتابت میں اس "غیر رکنی مصوتی آواز" کو مصمتہ کی لمبائی جتنا چھوٹا لکھا جاتا ہے، کیونکہ رکنی نقطۂ نگاہ سے یہ مصمتہ کی قسم کا مصوتہ ہوتا ہے، مثلاً (ia) [ɪ̯ə] جو کہ (i̯a) [ʊv] کے قریب ہے اور بڑھتے ہوئے نبرہ سے بولا جاتا ہے۔ اسی طرح (ai̯) [ʌɪ̯] گھٹتی ہوئی طاقت سے بولا جاتا ہے۔ غرضیکہ رکن تہجی میں سب سے زیادہ نمایاں آواز کو رکنی کہا جاتا ہے۔

ایسی غیر رکنی مصوتی آواز میں ہمیں اس کی عبوری صفت (glide vowel یا consonantal vowel) کو اتنا نہیں دیکھنا ہوتا جتنا کہ نبرہ کے بڑھاؤ گھٹاؤ کا خیال رکھنا ہوتا ہے، کیونکہ (ai:) [ʌɪ̯] میں گو عبوری حالت (i:) [ɪ̯] لمبا کرنے میں عبوری نہ رہی، مگر جب تک (i:) [ɪ̯] کو بغیر نبرہ کے رکھا جائے تب تک (ai:) [ʌɪ̯] مرکب دوہری آواز ہی رہے گی۔ یعنی مرکب دوہرے مصوتوں کا نمایاں حصہ رکنی ہوتا ہے۔

اسی طرح مرکب دوہرے مصمتوں کی آوازیں تصور کر لینی چاہئیں۔

Punjabiandpunjab.com

۱۹۸- بعض مصمتے (مثلاً l - ŋ - n - m) خاص کر گونج دار ہوتے ہیں، کیونکہ ان کی ادائیگی میں ہوا کا راستہ کافی کھلا ہونے کے باعث مصوتوں کی مانند ہو جاتے ہیں (تب ہی ان کو "رواں" کہا جاتا ہے)۔ اسی وجہ سے ایسے مصمتے بھی رکنی ہو جاتے ہیں، مثلاً written کو اگر (ˈritn̩) بلایا جائے تو یک رکنی لفظ ہوگا، مگر (n̩) کو رکنی بلا کر یہ لفظ (ˈritn̩) دو رکنی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح people کو (pipl) اور (pipl̩) اور cotton کو (kɔtn̩) اور (kɔt,) بولتے ہیں۔ جن اشخاص کی زبان میں ایسے رکنی مصمتے نہیں پائے جاتے وہ عموماً یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے کان ایسے مصمتوں سے پہلے (ə) یا (ʌ) آواز سنتے ہیں۔ پس ایک فرانسیسی (prizm̩) سن کر اس کو (prizəm) سمجھے گا۔ اسی طرح الفاظ (pa:sn̩idʒ) parsonage, (beikn̩) bacon, (viʒn̩) vision وغیرہ ہیں۔

۱۹۹- بعض اوقات رکنی آواز ایسی حالت میں ہوتی ہے کہ اس کی امتداد ہی نمایاں رکنی حیثیت پیدا کر دیتی ہے ورنہ گونج میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہوتا، مثلاً لفظ coddling کو (kɔdliŋ) اور (kɔdl̩iŋ) دونوں طرح بلایا جا سکتا ہے، مگر (l̩) بہ نسبت (l) کے لمبا ہے حالانکہ (i), (l) اور (ŋ) تینوں آوازوں کی گونج میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔

جاپانی زبان میں رکنی غنہ آواز (ŋ̍) کی علامت (ŋ) مانی گئی ہے۔

(ب)- رکن تہجی

Syllable

۲۰۰- رکن تہجی (Syllable) کی جامع تعریف ابھی تک ایسی نہیں ہو سکی کہ جس میں تمام

نکات آجائیں - عموماً اُس ایک یا ایک سے زیادہ ناطق آوازوں کے مجموعہ کو جو بغیر کسی روک کے "بول" کا ایک جزو ہو سکے، رکن تہجی یا مقطع یا جُز، (مثلاً یک جُزا، دو جُزا، سہ جُزا وغیرہ) کہلاتا ہے - اصواتی نقطۂ نگاہ سے اِس کو ایک قسم کی اِکائی سمجھا جاتا ہے جو کہ بسیط آواز کی اکائی سے دوسرے درجہ پر ہوتی ہے - رکن تہجی کا معیار عام طور پر گُونج (sonority) پر رکھا جاتا ہے جو کہ بہر حال نامکمل تسلی بخش ہے - غرضیکہ جتنی رکنی آوازیں ہوتی ہیں اُتنے ہی رکن تہجی ہوتے ہیں - رکن تہجی ایک متحرک اکائی ہوتی ہے، جس میں حرکتی رفتار کی "بندشی چوٹی" (crest) صرف ایک ہوتی ہے، یعنی ہر رکن تہجی بنیادی طور پر ایک ایسی پیچیدہ حرکت ہوتی ہے جس کی تہ میں حرکت کا غالب پہلو "سانس کی دھڑکن" (breath pulse) ہوتی ہے - سُبک رفتاری میں جب بھی حرکتی رفتار یک لخت کم ہو جائے یعنی time bulge واقعہ ہو جائے، جس کے فوراً بعد حرکتی رفتار پھر آغاز کرتی ہو، تو وہ دو رکنوں کی درمیانی "کشادگی چوٹی" (trough) اور حد فاصل کہلاتی ہے (دیکھو دفعہ ۵۷)-

۲۰۱ - عام طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ زبان کے الفاظ کی شنوائی اُن کی مصوتی آوازوں پر منحصر ہوتی ہے - سماعتی طور پر صامتی آوازیں محض مصوتی آوازوں کو متعین یا ترمیم کرنے والی کہلاتی ہیں - پس شنوائی کو غائت درجہ تک صرف اُسی حالت میں پہنچایا جا سکتا ہے جب کہ ہر دو مصوتوں کے درمیان ایک مصمتہ ہو - یہی وجہ ہے کہ کان "آوائی لہروں" کو مختلف مصوتی اجزاء (جو کہ مصمتوں سے ٹکرائے ہوئے ہوں) میں تقسیم کرتا ہے - ایسے اجزاء کو رکن تہجی کہا جاتا ہے -

Punjabiandpunjab.com

۲۰۲ - ایسے مصوتی اجزاء یا مثل اس کے) عموماً گونج دار آوازوں سے ہی نمایاں معلوم ہوتے ہیں، گو بعض اوقات امتداد یا نبرہ بھی آواز کو زیادہ نمایاں کر دیتا ہے اور کئی دفعہ سانس کا زور یک لخت کم ہو جانے کی وجہ سے جو آوازوں کی گونج میں کمی واقع ہو جاتی ہے، اُس سے نئے رکن تہجی کا فرق نمایاں ہو جاتا ہے، مثلاً Impetuosity (im petjuəsiti) میں (u) اور (ə) کا درمیانی فرق محض سانس کے دباؤ کے فرق (یعنی سکتہ hiatus - دیکھو دفعہ ۲۱۳) سے ہے -

۲۰۳ - بہر حال جتنی گونج دار آوازیں نمایاں معلوم دیں، اُتنے ہی رکن تہجی ہوتے ہیں - گونج کی بنا پر ہی بعض رکن تہجی کی تعریف "گونجی رکن" (sonority syllable) کرتے ہیں - بعض اس کو نبرہ پر منحصر کر کے "لہری رکن" (Expiratory or pressure syllable) کہتے ہیں - پہلے مکتبۂ خیال کو "مسئلہ گونج" (Sonority theory) کہتے ہیں اور دوسرے کو "مسئلہ نبرہ یا لہر" (Accent or Expiratory theory) کہا جاتا ہے - حقیقت میں پہلا خیال زیادہ تر رکن تہجی کے مرکزی ضروری مقام پر زیادہ نظر رکھتا ہے اور دوسرا خیال رکن تہجی کے دونوں اطراف پر زور دیتا ہے -

۲۰۴ - گو عموماً رکن تہجی کو گننا آسان ہوتا ہے، مگر اکثر یہ معلوم کرنا کہ ٹھیک طور پر رکن تہجی آواز کے کون سے مقام سے شروع ہوا ہے اور کون سے مقام پر ختم ہوا ہے، مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہو جاتا ہے - یہی وجہ ہے کہ لکھائی میں جو رکن تہجی علاحدہ کر کے دکھائے جائیں تو ضروری نہیں کہ بولنے میں بھی عین وہیں شروع یا ختم ہوں -

۲۰۵ - رکن تہجی کو علاوہ کرنے کی پہچان عموماً مندرجہ ذیل باتوں سے ہوجاتی ہے:-

(۱) اکثر رکنی آوازوں کے درمیان ایک یا ایک سے زیادہ مصمتہ آجاتا ہے، مثلاً defence (di'fens) میں (i) اور (e) کے درمیان (f) آگیا ہے۔

(۲) کبھی زوردار یا درمیانہ درجہ کا نبرہ رکن تہجی کے آغاز کو نمایاں کردیتا ہے، مثلاً create (kri:'eit) bee-eater ('bi:ˌi:tə) میں نبرہ نے رکنی تقسیم کردی۔

(۳) کبھی ایک نمایاں آواز کو دوسری نمایاں آواز سے محض عبوری آواز یعنی سکتہ یا لرزش (hiatus) علاوہ کردیتا ہے، مثلاً seeing (si:iŋ) میں (i:) اور (i) کی درمیانی عبوری آواز، کیونکہ یہاں سانس کے دباؤ کا فرق پڑگیا ہے۔

(۴) رکنی مصمتوں کی آوازیں بھی علاوہ رکن تہجی دکھا دیتی ہیں، مثلاً people (pi:pḷ) میں (ḷ) بذات خود رکن تہجی دکھا دیتا ہے۔

(۵) گونج یکساں ہونے کے باوجود بعض اوقات رکنی مصمتہ ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ اُس کی لمبائی ہی اصل میں اُس کو علاوہ رکن تہجی دکھانے میں مدد دیتی ہے، مثلاً coddling کو ('kɔd ḷ iŋ) بولنے سے تین رکن تہجی ہوجاتے ہیں، ورنہ (kɔd liŋ) بولنے میں صرف دو رکن تہجی، اور (ḷ) اس علاوہ رکن تہجی کو نمایاں کرتا ہے۔

۲۰۶ - وہ اہل زبان جن کی مادری زبان میں عموماً مصمتوں کے بعد مصوتے جوڑے جانے کا رُجحان ہو (دیکھو دفعہ ۱۲۴)، وہ اگر ایسی زبان کے زباندان بننے کے طالب ہوں جس میں عموماً مصوتوں کے بعد مصمتوں کو جوڑنے کا رواج ہو، وہ شروع شروع میں اس دوسری زبان کے رکن تہجی کو غلط جوڑنے کی طرف راغب ہو جاتے ہیں، مثلاً اردو اہل زبان والا انگریزی diminutive (di-'min-u:-tiv) کو غلط طور پر (di'mi-nu:-tiv) کردیگا۔ اس عقدہ کو زیادہ واضح کرنے کے لئے رکن تہجی کی اقسام کا ذکر تفصیلاً کیا جاتا ہے:-

(۱) کھلا رکن تہجی (Open or unchecked syllable) - جو رکن تہجی مصوتی آواز پر ختم ہو۔ اِن میں ہوائی لہر کا اخراج پھیپھڑوں کے منبع سے بند ہوتا ہے۔ کھلے رکن تہجی کا مصوتہ کھلا مصوتہ (free) کہلاتا ہے۔

(۲) بند رکن تہجی (Closed or checked syllable)- جو رکن تہجی صامتی آواز پر ختم ہو۔ اِن میں ہوائی لہر کا اخراج صامتی آواز کی وجہ سے بند یا کم ہوتا ہے۔ بند رکن تہجی کا اعراب بند مصوتہ (checked) یا (stopped vowel) کہلاتا ہے۔

انگریزی میں مصمتہ سے پہلے پُورا لمبا مصوتہ (fully - long vowels) عموماً کُھلا مصوتہ (free) ہوتے ہیں، خصوصاً جب اُن کے بعد عبوری صفت والا مصوتہ (glide vowel) ہو، مثلاً we, far, go وغیرہ - ایسی حالت میں چھوٹے مصوتے (short vowels) یا تو کھلا مصوتہ (free)

Punjabiandpunjab.com

ہوتے ہیں، (مثلاً divide میں)، یا بند مصوتہ (checked) ہوتے ہیں (مثلاً bit میں)۔
مصمتہ سے پہلے مصوتہ کی حالت کو ملاپ (Contact) کہتے ہیں۔ اگر ایسے مصوتہ کا نبرہ کم نہ ہو، تو بند ملاپ یا نبرہ (close contact or stress) یا (Checked accent) کہلاتا ہے، مثلاً (big), (bit), (accept), (begin)۔ اگر اس مصوتہ کا نبرہ کم ہو جائے تو کھلا ملاپ یا نبرہ (Open contact or stress) یا (free accent) کہتے ہیں۔ [دیکھو دفعہ ۱۵۶ (<)] مثلاً (divide), (begin), (both), (big inn)۔

بند نبرہ اور کھلا نبرہ کا فرق بھی رکنی بنا پر کیا گیا ہے، مثلاً:۔

<u>Open stress:-</u>

S. German :- ^ɔ[ʊ'] ɯs (pɛ̂tᵈər)

Welsh :- ^ɑ°] ʊ' ½ Cadw (kˆâ tᵈu)

نوٹ:۔ سنسکرت میں بند رکن تہجی دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک وہ جس میں رکن تہجی ایک مصمتہ پر ختم ہوں، دوسرے وہ جس میں ایک ہی "ڈلی" کے ایک یا اس سے زیادہ مصمتوں پر ختم ہوں، جب کہ باقیماندہ مصمتہ (اسی لفظ کے) آگے کے دوسرے رکن تہجی کو شروع کریں، مثلاً مہمل لفظ मार्ल्वा (مارلوا) میں ایک ہی ڈلی کے حروف "ر-ل-و" ہیں، جن میں سے پہلا رکن "مارل" اور دوسرا "وا" ہے۔ اول قسم کے رکن تہجی ہمیشہ لفظ کے آخر پر وقفہ کے سہارا میں (in pausa) ہوتے ہیں اور دوسری قسم، الفاظ کے اندر ہی پائی جاتی ہے۔

(۳) لمبا رکن یا طویل المقطع (Heavy syllables) یا (long syllables) اُن کو کہتے ہیں جن میں:۔

(i) لمبا مصمتہ ہو یا دوہرا مرکب مصوتہ ہو، یا

(ii) چھوٹا مصوتہ ہو مگر اس کے بعد دو مصمتے ہوں [سوائے پٹاخی مصمتہ اور اس کے بعد (۱) یا (۲) کے] یا اس کے بعد دوہرا مصمتہ (double consonant) [یا (X) یا (Z)] ہو۔ اس دوسری قسم کو "لمبی حالت والا رکن" (long by nature) یا (long by position) بھی کہتے ہیں حالانکہ اس میں مصوتہ چھوٹا ہوتا ہے۔

(۴) چھوٹا رکن (short syllables) یا (Light syllables) میں چھوٹا مصوتہ ہوتا ہے اور اس کے بعد:۔

(i) ایک اور مصوتہ ہو، یا

(ii) اکہرا مصمتہ [سوائے (X) یا (Z) کے] ہو، یا

(iii) پٹاخی مصمتہ اور اس کے بعد (۱) یا (۲) ہو۔

۲۰ے- اردو میں "ع - لرزشی ہمزہ - نون غنہ - شبہ غنہ" آوازیں بعینہٖ ا-و-ی کی طرح

Punjabiandpunjab.com

دو حروف صحیح کو ملاتے ہیں [دیکھو "ملوّن مصوتے" دفعہ ۱۶۹ (۲)]، اور ان سے "دوہرا مرکب مصمتہ" بننے کے بغیر ایک رکن بھی بنتا ہے، یعنی ایسی آوازوں کے بعد کے مصمتہ کو قواعدی اصول سے تو موقوف کہتے ہیں، مگر حقیقتاً وہ محض ساکن ہوتا ہے، کیونکہ اصواتی لحاظ سے "ا-و-ی" آوازیں تو مصوتے ہونے کی وجہ سے ساکن نہیں کہلا سکتیں، اور باقیماندہ آوازیں اردو میں بطور مصمتہ استعمال نہیں ہوتیں۔ لہٰذا مندرجہ ذیل مثالوں میں ان مصمتوں کے ساکن ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ وہ اگلے مصمتہ سے مل کر دوہرا مرکب مصمتہ بنائیں :-

ضُعف - فِیئبَس - سانْس - جَنْگ -

۲۰۸- یہی وجہ ہے کہ عربی کے اماریہ خط میں صحیح طور پر جزم (Aorist)، دو حروف صحیح کی آوازوں کو جوڑنے کے کام آتی ہے، مگر عثمانی خط میں جزم کوئی سے دو حروف (سوائے الف بے ضغط کے، مثلاً مَا) کو جوڑتی ہے، مثلاً قِیْل - یَقُوْلُ - وغیرہ -
البتہ لمبی مثل دو چند آواز میں جو تشدید ہوتی ہے، وہ عربی کی عام تشدید (جس میں شروع کی آواز ہمیشہ ساکن سمجھی جاتی ہے) کے الٹ جزم کا حصہ نہیں دکھاتی، بلکہ لمبا مثل دوچند کی نشانی ہوتی ہے، مثلاً دَابّۃ -
یعنی اماریہ خط میں جزم کا استعمال اصواتیات کے مطابق ساکن حرف صحیح کو دکھانے کے لئے ہے، نہ کہ عثمانی خط کی طرح، جس میں جزم قواعدی اصول پر حرف علت (و-ی) پر بھی آتی ہے - بہرحال قواعدی موقوف کو "اجتماع ساکنین علیٰ حدہٖ" کہتے ہیں، مثلاً مَالْ - آلُشْنْ - وغیرہ -

۲۰۹- اردو خط میں جزم کا استعمال تو اماریہ خط کے مطابق ہوتا ہے، مگر ساکن کی تعریف قواعدی رنگ سے کرتے ہیں - یہاں تک کہ حرکت کی نشانی بنانے والے الف کو بھی متحرک حرف سمجھتے ہیں، اور لرزشی ہمزہ، نون غنہ اور شبہ غنہ آوازیں بھی ساکن یا موقوف میں گنتی کرتے ہیں، مثلاً آم - اور - مُنھ - اَنگ - شئے ، وغیرہ الفاظ میں آخر کا حرف موقوف کہلاتا ہے -

Breath Groups & Sense Groups (ii)- آیاتی اور مفہومی ٹکڑے

۲۱۰- جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، بولنے میں آواز کو لگاتار رواں رکھنا پڑتا ہے یہاں تک کہ ہم ایک ہی سانس میں ایک خیال کم از کم ادا کر دیں - ایسی متواتر ادائیگی کو آیاتی ٹکڑہ (Breath Group) کہتے ہیں - اس کے اختتام پر عموماً سانس لیا جاتا ہے - اس کی نشانی (۱۱) ہے - انگریزی لکھائی میں آیاتی ٹکڑوں کو عموماً فل سٹاپ (.) سے دکھاتے ہیں - لکھائی میں جو ہر لفظ کے بعد جگہ (Space) چھوڑی جاتی ہے وہ محض پڑھنے میں بینائی کو مدد دینے کے لئے الفاظ کی علیحدگی دکھائی جاتی ہے - ورنہ ایسا فصل، اصواتیات میں کوئی معنی

نہیں رکھتا، کیونکہ دو آہنگی ٹکڑوں کے درمیان جس طرح کسی لفظ کے ارکان تہجی کے درمیان سانس کا وقفہ نہیں ہوتا اسی طرح الفاظ کے درمیان بھی ایسا کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔

۲۱۱ - اس کے علاوہ آہنگی ٹکڑے کے اندر بھی دیگر جگہوں پر خیال کی ادائیگی میں "نقص" ڈالے بغیر یا معانی کو زیادہ واضح کرنے کے لئے ٹھہر سکتے ہیں۔ ایسے جوڑ مفہومی ٹکڑے (sense groups) کہلاتے ہیں، جن کی نشانی (।) ہے۔ انگریزی میں مفہومی ٹکڑوں کو عموماً کوما (,) سے دکھاتے ہیں، مگر یہ ضروری نہیں، کیونکہ اکثر کوما ایسی جگہ آجاتا ہے جہاں بولنے میں کوئی وقفہ (pause) نہیں ہوتا، اور یہ بھی ضروری نہیں کہ کوما مفہومی ٹکڑوں کی تقسیم ظاہر کرے۔

۲۱۲ - لہجہ کو سیکھنے کے لئے ہمیں ایسے ٹکڑوں (Groups) کا جاننا ضروری ہے، بلکہ کسی نئی زبان کو سیکھنے کے لئے ایسے ٹکڑے مدنظر رکھنے ضروری ہوتے ہیں، کیونکہ شاید ہی کسی نے کوئی نئی زبان محض ذخیرۂ الفاظ یا لغت سے سیکھی ہو۔

۲۱۳ - سکتہ (Hiatus) ایک خاص قسم کا صوتی توقف یا ٹھہراؤ ہوتا ہے جو کہ دو مصوتوں کی آواز (یا دو متواتر مقاطع میں حرکتوں کے اجتماع) کو بغیر استقاط (Contraction) یا حذف (elision) کے علاوہ دکھانے کے لئے ہوتا ہے۔ سکتہ کے بعد کے حرف کو وقفی (mute) بلانا پڑتا ہے یعنی خفیف عرصہ کے لئے سانس کی نالی کی مکمل بندش کے بعد ادا کیا جاتا ہے۔ مثلاً:-

مَنْ سکتہ رَاقٍ ($\frac{۲۷}{۷۵}$) میں "یرملون" کے قاعدہ سے اعراض برتنے کے لئے سکتہ ضروری ہے۔

بَلْ سکتہ رَانَ ($\frac{۸۳}{۱۴}$) میں بھی سکتہ اسی لئے ہے کہ یرملون کا قاعدہ نہ کہیں استعمال ہو جائے۔

عِوَجًاۜ سکتہ قَيِّمًا ($\frac{۱۸}{۱}$) کے الف پر سکتہ لطیف ہے۔

مَّرْقَدِنَاۜ سکتہ هٰذَا ($\frac{۳۶}{۵۲}$) کے الف پر بھی یہی سکتہ ہے۔

159

اگر ایسا سکتہ لفظ کے اندر ہی ہو تو اسے اندرونی سکتہ (Internal hiatus) کہتے ہیں، مثلاً Coöperate میں دونوں "o" کے درمیان۔ اگر دو لفظوں کے درمیان ہو تو بیرونی سکتہ (External hiatus) یا عوامی طور پر جوڑ یا اتصال (Juncture) کہلاتا ہے، مثلاً to eat میں "e" اور "o" کے درمیان۔ (دیکھو دفعہ ۱۳۲ اور ۲۰۲)۔ اس اتصال کو (+) کی نشانی سے ظاہر کر سکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں فرق ملاحظہ ہو:-

night rates	nitrates
من کا	منکا
رو لے	رولے

۲۱۴ - عروض میں مختلف علامتیں یوں ہیں:-

Syllables:-

Short	(˘) (♪)
Long	(¯) (♩)
Two of one mora	♫
Two of 1½ mora	♪. ♩.
Irrational Syllable	(>)

Pause:-

One mora	(^)
Two mora	(^̂)
Triseme	(⊔)
Tetraseme	(⊔)
Anacrusis	(⁝)

Division

between feet	(।)
Caesura	(॥)
Diaeresis	ǂǂ

Ictus or accent	(´)
Secondary accent	(˙)
Catalexis (Limma)	(^)

Punjabiandpunjab.com

(ل)- قرآن شریف میں آیاتی ٹکڑے

۲۱۵- قرآن شریف چونکہ نثر مقفیٰ میں ہے اِس لئے کسی سورت میں، جہاں بھی اُس سورت کے مقررہ قافیوں میں سے کسی ایک قافیہ کے وزن پر کوئی لفظ ختم ہوگا وہاں آیت (Verse) کا اختتام تصور کر لیا گیا ہے، چہ جائیکہ عبارت یا اُس کا مفہوم ابھی ختم نہ ہوا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آیتوں کی گنتی میں مختلف مکتبۂ خیال ہیں۔ آیات کی تخصیص محض لہجہ کی روانی قائم رکھنے کے لئے آواز کے زیر و بم پر منحصر ہوتی ہے، یعنی کوئی قافیہ زیر و بم میں ایک دفعہ آتا ہو تو دوبارہ عود کرنے پر لہجہ کے مطابق وہاں قدرتی وقفہ پیدا ہو جاتا ہے اور آیت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ سب کچھ سماع پر موقوف ہے اور آیاتی ٹکڑا کہلاتا ہے۔

۲۱۶- اِس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ محض حروف مقطعات (Abbreviated letters) یا (Letters of cutting) کو بھی لے لیجئے۔ حروف مقطعات کو اگر کلمات کے مختصرات اور باقیماندہ حصے بمنزلہ حروف تنبیہہ زوائد سمجھا جائے تو جملہ ہائے متقابلہ اور مفردات محدودہ کی طرح ان کے لئے کوئی محل اعراب نہیں ہوگا اور ان پر وقف کرنا جائز ہوگا۔ یہ صرف غیر کوفیان کا ہی عقیدہ ہے کہ حروف مقطعات میں سے کوئی بھی آیت نہیں بناتے، مگر عام طور پر آیت کے مندرجہ بالا مفہوم کے تحت لہجہ کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف "صٓ (سورت ۳۸) - قٓ (سورت ۵۰) - نٓ (سورت ۶۸) - طسٓ (سورت ۲۷) - الٓر (سورت ۱۰-۱۱-۱۲-۱۴-۱۵) - الٓمٓر (سورت ۱۳)" حروف کو چھوڑ کر باقی مقطعات "الٓمٓ (سورت ۲-۳-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲) - الٓمٓصٓ (سورت ۷) - کٓھٰیٰعٓصٓ (سورت ۱۹) - طٰهٰ (سورت ۲۰) - طسٓمٓ (سورت ۲۶-۲۸) - یٰسٓ (سورت ۳۶) - حٰمٓ (سورت ۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶) - عٓسٓقٓ (سورت ۴۲)" پر آیت کا نشان بناتے ہیں۔ گو حقیقت میں ہم حروف مقطعات کے بعد کسی جگہ بھی وقفِ تام مقرر نہیں کرتے، بلکہ قدرے وصل کی طرف ہی مائل نظر آتے ہیں، یہاں تک کہ صٓ اور نٓ کے بعد تو وقف کی کوئی نشانی بھی نہیں لکھی جاتی، اور اِس کے علاوہ ہم الفاظ کو ملانے کے خاص اصول بھی حروف مقطعات کے لئے استعمال کرتے ہیں، مثلاً تیسری سورت میں الٓمٓ کو اللّٰہ کے ساتھ ملا کر پڑھنا ہو تو میم کو بغیر مد کے "می مَلِلّٰہُ" کی طرح ادا کرتے ہیں، یعنی میم پر خاص قاعدے کے حساب سے زبر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یا "نٓ وَالْقَلَمِ" اور "یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ" کو ملا کر پڑھتے وقت عام قاعدے کے برخلاف ادغام مع الغنّہ نہیں کرتے۔ ایسے خاص اصول ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ مثلاً دوسری سورت کے الٓمٓ کو تیسری سورت کے الٓمٓ سے معانی میں فرق کرتے ہیں، بلکہ حروف مقطعات کو واضح حیثیت دینے کی غرض سے ہی یہ نمایاں اصول مقرر ہیں تاکہ اگر وصل سے پڑھنا مطلوب ہو تو تلفظ میں ان حروف کی ہیئت فی ذاتہٖ قائم رہے۔ ہمارے ہاں کے رائج شدہ عثمانی خط میں تو تلفظ کی ایسی ہدایات بھی دے دی جاتی ہیں (مثلاً الٓمٓ کی بجائے الٓمَّ) ورنہ اماریہ خط میں تو اعرابوں کو ایسے مقامات پر تبدیل نہیں کیا جاتا، (مثلاً دونوں سورتوں میں الٓمٓ ہی لکھا جاتا ہے)۔

۲۱۷- آیت کی نشانی لفظ آیت کے آخری حرف (گول ۃ) کا مخفف "O" (Pause of Verse) ہے۔ غیر کوفیوں کے ہاں جو زائد آیات ہیں اُن کو آیت کی نشانی کو قدرے خمدار گولا بنا کر "ۿ" لکھتے ہیں، مثلاً سورہ فاتحہ میں بسملہ کو پہلی آیت تصور کر کے کُل سات آیات بناتے ہیں، اور غیر کوفی بسملہ کو چھوڑ کر اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۿ

والی آیت شامل کر کے سات آیات بناتے ہیں، بعض کوفی وغیرہ اس کو آیت کی نشانی نہیں مانتے بلکہ ملا کر پڑھتے ہیں۔

۲۱۸- آیات کی تعداد کا اختلاف مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے ظاہر ہو جائے گا:-

ھ	بحساب جمل حرف ھ	پانچ عدد آیات نزدیک کوفیوں کے	اخماس کوفی	۸۴۷
ی	بحساب جمل حرف ی	دس عدد آیات نزدیک کوفیوں کے	اعشار کوفی	۴۲۳
خب	خ = خمسہ، ب = بصری	نزدیک بصریوں کے پانچ آیات	اخماس بصری	۱۲۴۶
عب	ع = عشرہ، ب = بصری	نزدیک بصریوں کے دس آیات	اعشار بصری	۶۲۳
تب	ت = آیت، ب = بصری	بصری آیت ہے	آیات بصری	۶۲۱۶
لب	ل = لیس یعنی نہیں، ب = بصری	نہیں ہے نزدیک بصریوں کے (یہ آیت)	آیات کوفی	۶۲۳۶
یت	ی = کوفی، ت = آیت	یہ آیت نزدیک کوفیوں یعنی امام عاصم حمزہ و کسائی کی ہے	آیات مدنی (عراقی)	۶۲۱۴
تعد	ت = آیت، د = مدنی	یہ آیت نزدیک مدنیوں یعنی امام نافع اور تابع ہے	آیات شامی	۶۲۵۰
شا	ش = شامی، ا = آیت	یہ آیت نزدیک شامیوں یعنی امام ابن عامر اور تابع ہے	آیات مکی	۶۲۱۲
تک	ت = آیت، ک = مکی	یہ آیت نزدیک مکیوں یعنی امام ابن کثیر اور تابع ہے	آیات عامہ	۶۶۶۶

کل آیات (احتشام):- ۶۵۰۰

(ب)- قرآن شریف کے رموز اوقاف

۲۱۹- حرفی لکھائی میں جب حروف کی ابجد مقرر ہو جاتی ہے تو اس ابجد میں ابجدی حروف کے علاوہ ان پر ارتسام (امتیازی علامات) بھی استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ عام طور پر یہ صرف اعرابی ارتسام ہی ہوتے ہیں مگر ان میں تلفظ کی نشانیاں اور قواعد کے نکات بھی بعض زبانوں میں شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح کچھ رموز بھی تحریر میں حروف یا الفاظ کے بعد مستعمل ہوتے ہیں جو کہ عموماً رموز اوقاف (Punctuation marks) پر ہی مشتمل ہوتے ہیں، مگر ان میں قواعد، عروض اور انشاء پردازی کی مختلف علامات بھی اکثر زبانوں میں شامل کر لی جاتی ہیں۔ ارتسام کا استعمال ہر خط کے رسم میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے، بعینہٖ اسی طرح جیسے لفظوں میں صحیح صحیح حرفوں کا استعمال فن املا کے لئے ہوتا ہے (گو ابجد، املا، رسم الخط اور خطاطی سب مل کر فن ہجاء کے اجزاء کہلاتے ہیں)۔ اور اس طرح ہجاء کو حقیقت میں "لفظوں کی صحیح صحیح تصویر" کھینچنے پر محمول کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ لکھائی میں رموز کو دکھانا ایک علاحدہ فن ہے اور اس مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے کہ آنکھ کو ایسے نشانات ملنے سے مختلف فقروں اور ان فقروں کے اجزاء کی ساخت کا پتہ چل سکے جس سے لکھائی کا مفہوم آسانی سے سمجھ میں آ سکے، یعنی یہ رموز حقیقت میں ایسے اجزاء کی نشاندہی کرتے ہیں جن کو بیک نظر دیکھنے سے معانی کا تسلسل معلوم ہو سکے۔ جہاں تک علم الاصوات کا تعلق ہے، وقفوں کا انحصار ان رموز پر نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے مفہومی اور آہنگی ٹکڑے ہوتے ہیں جو کہ ضروری نہیں کہ ان رموز

کی جگہوں پر وہ ہمیشہ آئیں - قرآن شریف میں جو اوقاف کے رموز مستعمل ہیں وہ مسلسل مربوط پڑھنے کے لئے ایک بے مثال کوشش ہے کیونکہ اِن میں صرف ٹھہرنے کی علامات ہی نہیں ہوتیں بلکہ وصل یعنی ملاکر پڑھنا (نہ کہ موصوف یا منسوب الفاظ وغیرہ کا قواعدی اتصال جس کے لئے گرامر کے دوسرے اصول کام میں آتے ہیں) کی علامات بھی شامل ہوتی ہیں جن کو وقفِ حسن کے زمرہ میں لیا جاتا ہے، اور اصطلاحاً وقف (نہ کہ وصل) ہی کہا جاتا ہے - یعنی قرآن کے تمام اشارات کو "رموز اوقاف (Pause) و اتصال (Junction)" نہیں بلکہ صرف "رموز اوقاف" کہتے ہیں، کیونکہ "وصل" کو "ممنوع وقف" کہتے ہیں، ورنہ "اتصال" کے تو عربی قواعد میں باقاعدہ علٰحدہ اصول ہیں - باوجود اتنی احتیاط کے کسی زبان کی صحیح روانی بغیر زبان کے جاننے کے ناممکن ہے، اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف میں ایسے رموز نہیں لکھے جاتے جن میں سے ایک خاص قسم کو اصطلاحاً وقف قبیح یا وقف کُفران کہتے ہیں، مثلاً الحمد کے بعد وقف کرنا ممنوع ہے، "ایاک نعبد" کو "ایاکنعبد" پڑھنا قبیح ہے، صراط الذین اور انعمت کے درمیان وقف کرنا کُفران ہوگا، وغیرہ -

۲۲۰ - جہاں تک رموز اوقاف کی تفصیل کا تعلق ہے یہ تسلیم شدہ ہے کہ آیت کی علامت (گول دائرہ) یا غیر کوفی آیت کی نشانی (۵) کو اصواتی اصطلاح سمجھ کر علٰحدہ کیا جائے، تو چھ رموز اوقاف (م - ط - ج - لا - ز - ص) تو قدیم ہیں اور سات (ق - قف - قلا - صل - صلے - وقفہ - ۞) جدید ہیں - اِس کے علاوہ وقفہ (یعنی وقفِ طویل) کو اگر وقف قلیل بنانا ہو تو سکتہ کی علامت (س) بنا دی جاتی ہے - رمز (۞) کی بجائے معانقہ (یا مراقبہ) کی نشانی (مع) یا (∴) یعنی (∴) مستعمل ہے، اور وقف اولیٰ کی رمز (قلے) صرف معانقہ کے وقف کو دکھاتی ہے - وقف لازم (م) کی تفصیل بطور وقف النبیؐ، وقف غفران اور وقف منزل (یا وقف جبریل) بھی حاشیہ پر دے دی جاتی ہے۔ باقیماندہ تمام نشانیاں بذات خاص وقف یا وصل میں دخل نہیں رکھتیں جب تک کہ وہ پہلی بیان شدہ تیرہ رمزوں میں سے کسی ایک سے ضم نہ کی جائیں، مثلاً (سم) بمعنی "سُنا سجاوندی نے اپنے اُستاد سے وقف"، (لاسم) بمعنی "نہیں سُنا سجاوندی نے اپنے استاد سے وقف" - یہ سب رموز مل کر کافی تعداد (۲۴) میں ہو جاتے ہیں - قدیم اور جدید رموز کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

قدیم رموز :-

م	وقف لازم	ٹھہرنا ضروری ہے ورنہ مطلب بگڑ جاتا ہے بلکہ بعض جگہ تو خلافِ مراد مطلب بن جائے گا بلکہ کُفر کا ڈر ہے - اِس وقفہ کی تفصیل (مثلاً وقف النبی، وقف غفران اور وقف منزل یا وقف جبریل) بھی حاشیہ پر دی جاتی ہے -
ط	وقف مطلق	مراد یہ ہے کہ بات تو پوری ہے مگر مطلب تمام نہیں، ابھی کچھ اور بھی کہنا ہے۔ ٹھہرنا چاہئے -
ج	وقف جائز	ٹھہرنا بہتر ہے اور نہ ٹھہرنا جائز ہے -
لا	لا وقف علیہ	یہاں ٹھہرنا جائز نہیں - وقف ممنوع -
ز	وقف مجوّز	یہاں سے گزرنا چاہئے، یعنی تجاوز کرو -
ص	وقف مرخص	چاہئے تو ملاکر پڑھنا، مگر تھک جانے پر ٹھہر جائے تو رخصت ہے - بہر حال ملانے پر "ز" سے زیادہ ترجیح ہے -

جدید رموز:-

ق	قیل علیه الوقف	قول ارجح یہ بھی ہے کہ ٹھہر جائے، مگر یہاں ٹھہرنا نہ چاہئے۔
قف	یُوقَفُ علیه	ٹھہر جا، لیکن اگر نہ ٹھہرے تو مطلب نہیں بگڑتا۔
قلا		اس جگہ وقف بہ نسبت وصل کے بہتر ہے۔ (یہ رمز کمیاب ہے)۔
صل	قد یُوصَلُ	پڑھنے والا کبھی اس جگہ پر ٹھہرتا بھی ہے اور کبھی نہیں بھی ٹھہرتا، مگر ترکِ وصل بہتر ہے۔
صلے	وصل اولیٰ	ملا کر پڑھنا تو بہت بہتر ہے مگر ٹھہرنا بھی جائز ہے۔
وقفہ	وقف طویل	علامت سکتہ طویل کی ہے یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں اس سے کم ٹھہرے۔ (اقرب بوقف)۔
س	وقف قلیل (سکتہ لطیف)	یہاں تھوڑا ٹھہرے مگر سانس نہ توڑے (اقرب بوصل)۔ علامت سکتہ لطیف۔
ث	کذالک	اسی طرح، یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھو۔ معانقہ (مراقبہ) کی علامت۔
؞	مُعانقہ (ث)	یعنی ایک نشان پر ٹھہراؤ کر لیا تو پھر دوسری جگہ نہیں ٹھہرنا (مراقبہ)۔
مع		حاشیہ پر معانقہ کی نشانی (عند المتقدمین) اور (عند المتأخرین)۔
قلے	وقف اولیٰ	معانقہ کی ایک رمز پر لکھا جاتا ہے کہ یہاں ٹھہرنا بہت بہتر ہے۔

۲۲۱ - وقفوں کے مراتب حقیقت میں مندرجہ ذیل چار ہی ہیں:-

(۱) وقف تام: اگلے فقرہ سے اعراباً یا معناً کوئی تعلق نہ ہو۔

(۲) وقف کافی: جن میں تعلق معنوی ہو اعرابی نہ ہو۔

(۳) وقف قبیح یا (وقف گوان): جن میں تعلق لفظیہ قویہ ہو۔ نہ ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر وقف کیا جائے تو ابہام معنی غیر مراد کا ہو سکتا ہے یہاں تک کہ اس کی شدت سے وقف گوان بن جاتی ہے۔

(۴) وقف حسن: دونوں کا اعرابی اور معنوی تعلق ضعیف پایا جاتا ہو۔ چاہئے کہ وقف نہ کرے، البتہ آیت کے اختتام پر (نشانی ۝ؔ) ٹھہرنا اختیاری بات ہے۔ ملا کر پڑھو گے تو ایک بات بن جائے گی، ورنہ ہر ایک بات سخن جداگانہ ہو گی۔

سجاوندی نے البتہ وقف آیاتی حسن (۝ؔ) کے مندرجہ ذیل مزید دو حصے کر کے کل چھ مراتب بنا دئے:-

(۵) وقف مجوز:
(۶) وقف مرخص:
ان کا بیان مع علامات (ز) اور (ص) "قدیم رموز" کے تحت دفعہ ۲۲۰ میں آگیا ہے۔

۲۲۲ - یہ سب رموز اوقاف اتنے اصطلاحی بن گئے ہیں کہ عوام ان سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے، بلکہ کئی جگہ تو دو دو تین تین رمزیں ایک ہی جگہ درج ہوتی ہیں جن میں سے سب سے اوپر کی رمز زیادہ مناسب سمجھی جانے کا اصول ہوتا ہے، مثلاً خَيْرًا ج صلے الْوَصِيَّةُ -
خَيْرٍ مُّحْضَرًا ج صلے وَمَا - اٰمَنَّا ق صلے وَ اِذَا - عَلِيْمٌ ۝ لا صلے يُؤْتِى الْحِكْمَةَ -
لَا رَيْبَ ج فِيْهِ ج - تَهْتَدُوْنَ ۝ ۔۔۔۔۔۔ تَعْلَمُوْنَ ۝ - نچلی علامتوں کا دکھانا

Punjabandpunjab.com

اس لئے ضروری ہوتا ہے تاکہ پتہ چلے کہ مجبوری کی حالت میں اس جگہ ٹھہرنا یا نہ ٹھہرنا کیسا ہے

۲۲۳ - یہی وجہ ہے کہ ہمارے یہاں چھپے ہوئے نسخوں میں صرف سات رموز یعنی (م - ج - لا - صلے - قلے - س - ⁂) استعمال ہوتی ہیں، جو کہ اوپر دی ہوئی علامات سے قدرے فرق رکھتی ہیں، اور کسی رمز کو دوہری لکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، بلکہ یہاں تک کہ آیت کی نشانی (گول دائرہ) کے اوپر بھی کوئی رمز نہیں لکھی جاتی، چاہے وہ (م - ⁂ - لا - وغیرہ ہی کیوں نہ ہوں - ان سات رموز کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

م	Obligatory pause	صلے	Pause voluntary but articulation is better
ج	Pause voluntary absolute		
لا	Forbidden pause	قلے	Pause voluntary but pause is better
⁂	Embracing pause	س	Hiatus

۲۲۴ - بہرحال صرف یہی سات رموز (مع آیت کی گول نشانی) استعمال کئے جائیں یا منجملہ تمام کے تمام کافی تعداد کے رموز (یعنی ۲۲) مع آیت کی بارہ نشانیوں کے استعمال ہوں، اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اصواتیات کا معاملہ صرف آیت اور سکتہ کی نشانیوں سے تعلق رکھتا ہے، اور باقیماندہ رموز "فن رموز" پر مکمل حاوی نہیں کہ ان سے معانی کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے آنکھ کو آسانی ہو، بلکہ یہ رموز صرف ان خدشات کی پیش بندی کے لئے ہدایات بہم پہنچاتی ہیں جو معانی بگاڑنے میں حائل ہو سکتے ہیں۔ ورنہ محض قاری کو ان رموز سے کوئی فائدہ نہیں جو ہر آیت پر وقف کرتا ہوا تلاوت کرتا چلا جائے۔

Punjabiandpunjab.com

۲۲۵ - اس سے زیادہ قاری کے لئے اصواتی لحاظ سے زیر و بم قائم رکھنے کے لئے کوئی ہدایت نہیں ملتی۔ وہ ان رموز کے بغیر بھی کوئی سے دو وقفوں کے درمیان اپنی لے کو ترعید، ترقیص، تحزین وغیرہ (دیکھو تحت "ہمزہ اور حروف تلفظ") میں ادا کرنے میں بھی ماہر ہو سکتا ہے، مگر یہ سب کچھ علم الاصوات کے دائرہ سے باہر موسیقی کے دائرہ میں آجاتا ہے۔

نوٹ :- سجدہ، حزب (نصف سپارہ)، رکوع (Genuflection)، جزو (سپارہ)، نصف، ربع، ثلث، منزل وغیرہ کی علامات ہمارے دائرہ سے باہر ہیں۔

(ج)- قرآن شریف میں رکاوٹ — Pausal stop

۲۲۶ - کلاسیکل عربی میں یہ اشد ضروری ہے کہ ہر جملہ شروع سے آخر تک ایک مربوط حالت میں پڑھا جائے، جیسا کہ یہ ایک ہی اکائی ہوتی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات تو چھوٹے اجزا پر وقف کرنے سے اعراب کی لمبائی بڑھ جانے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ ہر جملہ کو اس طرح مسلسل پڑھنا ہوتا ہے جیسے کہ یہ ایک ہی لفظ ہو۔ اس سلسلہ میں عربی میں وصل (Junction) کے اصول مقرر ہوتے ہیں، جن میں ہمزۃ الوصل کے حذف (دیکھو تحت "حذف") اور اس حذف کی وجہ سے طفیلی اعراب (دیکھو تحت "خارجی آوازیں") لگانے کا پورا نظام شامل ہوتا ہے۔ خود حرکات وغیرہ کے دب جانے کے اندیشہ کو عربی قد

کے نظام سے دور کیا جاتا ہے۔

مگر وقفہ کے وقت ان تمام آکلفات کو سہل کر دیا جاتا ہے، اور ایسے سہل وقفہ کو عربی میں رہاؤ (Pausal stop) کہتے ہیں۔

نوٹ:- شاید یہی رہاؤ (مثلاً صفاً صفا کی طرح) پنجابی میں مستعمل ہے، جہاں "ظاہراً" کو "ظاہرا" بولتے ہیں۔

۲۲۷- وقفہ (pause) کے وقت آرام کی غرض سے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ آخری آواز کو بھی ثقیل کی بجائے سہل کر دیا جائے، کیونکہ آواز خود ہی وقفہ کے سہارا میں (In pausa) ہو لیتی ہے، مگر عربی تلاوت (یا عبرانی گرامر) میں ایک بڑی لطف دار چیز یہ ہے کہ وقفہ سے پہلے آخری آواز کو سہل کر دیا جاتا ہے جس کے لئے بڑے شاندار اصول رکھے ہوئے ہیں۔ تلاوت میں وقفہ پر ایسے ڈھنگ سے آواز کو سہل کر دینے کو ہی رہاؤ کہتے ہیں، کیونکہ اس طرح قاری کو سانس دلانے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ ایسی آسانی کے لئے آخر پر ساکن مصمتہ، الف مدہ، اشمام اور رَوم کا سہارا لیا جاتا ہے۔

۲۲۸- قرآن شریف کی لکھائی میں رہاؤ کرنے کے ڈھنگ بتانے کے لئے کوئی نشانی نہیں دی جاتی بلکہ وقفہ سے پہلے جہاں بھی آخر پر جزم کا اعراب نہ ہو، وہاں مندرجہ ذیل اوقافی (pausal) اصولوں سے خود ہی پتہ چل جاتا ہے کہ وقفہ سے پہلے لفظ یا اعراب کا رہاؤ کیا ہوگا:-

(۱) آخر پر نصب کے علاوہ تنوین کی کوئی دوسری نشانی ہو، تو اس کو اُڑا کر اس کی بجائے جزم کا اعراب پڑھتے ہیں، مثلاً مُضَارٌ سے مُضَارْ۔ اگر رفع ہو تو ضمہ کے اشمام (اشمامی رہاؤ) سے پڑھنا بھی جائز ہے، مثلاً قَدِيرٌ کو قَدِيرْ یا قَدِيرُ (راء کے ضمہ کے اشمام سے)، فَظَلٌّ کو فَظَلْ یا فَظَلُّ (ل کے ضمہ کے اشمام سے)، وغیرہ۔

تعریفی "ال" کے بغیر تمام اسماء کی رفع یا جر کی تنوین مع اس کے اعراب کے اُڑا دیا جاتا ہے، مثلاً

جَاءَ زَيْدٌ ←— جَاءَ زَيْدْ

جِئْتُ بِزَيْدٍ ←— جِئْتُ بِزَيْدْ

(۲) آخر پر نصب کی تنوین ہو تو تنوین کا نون اُڑا کر الف مدہ (بغیر مد کی امتداد کے) پڑھتے ہیں، مثلاً طُوًى سے طُوىٰ۔ بَصِيرًا سے بَصِيرَا۔

مگر مفعولی حالت میں نصب کی تنوین ہو، تو تنوین کو اُڑا کر مصوتہ کو لمبا کر دیا جاتا ہے، مثلاً رَأَيْتُ زَيْدًا سے رَأَيْتُ زَيْدَا۔

البتہ متعلق فعل کی حالتوں میں ایسا کرنا محض نظریہ پرستی تصور کیا جاتا ہے، مثلاً أَيْضًا کی بجائے أَيْضَا یا جِدًّا یا حَالًا وغیرہ میں۔

(۳) صلہ کی اُلٹی پیش یا کھڑی زیر کی بجائے جزم پڑھتے ہیں، مثلاً كُتُبُهٗ سے كُتُبُهْ۔

(۴) اگر آخر کا حرف اپنی اصلی حرکت کے ساتھ متحرک ہو، تو وہاں رہاؤ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل

Punjabiandpunjab.com

طریقوں میں سے کوئی ایک استعمال کیا جائے۔ آخر کے حرف کی تشدید (مثلاً تُشَقِّقُنَّ) ہر حالت میں پڑھنی پڑے گی :-

(i) حرکت کی بجائے آخر حرف پر جزم پڑھو۔ جیسے آخر کا چھوٹا اعراب اُڑا کر جزم دے دی جاتی ہے، مثلاً :-

فِی الْبَیْتِ ←— فِی الْبَیْتْ

رَءَایْتُ الْبَیْتَ ←— رَءَایْتُ الْبَیْتْ

یا

(ii) ضمہ یا کسرہ ہو تو رَوم کرو، مگر رَوم کرنے سے اس سے پہلے کی مد "وقفی" ادا نہیں کی جائے گی۔

یا

(iii) ضمہ ہو تو اشمام کرنا بھی جائز ہے۔ امالہ ہو تو اشمام (اشمامی رباؤ) کرتے ہیں۔

(۵) اگر آخر کے حرف پر عارضی حرکت ہو، تو رَوم یا اشمام نہیں کرتے، بلکہ آخری حرف پر جزم دیتے ہیں، مثلاً وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ میں وقف کرنا ہو تو وَلَقَدْ پڑھیں گے۔

(۶) آخر پر نقطوں والی گول "ۃ" پر رباؤ کرنا ہو تو اس کو "ہ" پڑھتے ہیں، اور رَوم یا اشمام نہیں کرتے۔

(۷) لگاتار کلام میں وقف کرنا ہو تو جس طرح لفظ کی لکھت ہو اُس کو دیکھ کر مندرجہ بالا اصولوں میں سے جو اصول بھی برموقعہ ہو استعمال میں لایا جائے، مثلاً أَنَا کو رباؤ کے وقت أَنَا ہی پڑھو گے۔ یہ نہیں کہ چونکہ لگاتار کلام میں اِس کو أَنَ پڑھتے ہیں اس لئے رباؤ کے وقت أَنْ پڑھنا ہو گا۔ اسی طرح لِنِسَاءٍ کو لِنِسَاءْ نہیں بلکہ لِنِسَاءَا پڑھو گے۔

166

Punjabiandpunjab.com

Sound Modifications

۳- علم واردات

یعنی

وارداتی تبدیلیاں

۲۲۹- الفاظ میں وہ اصواتی تبدیلیاں جو بغیر کسی اصواتی ماحول (Independent) (Isolative) کی وجہ سے واقع ہوں "صوتیاتی تبدیلیاں" کہلاتی ہیں (مثلاً A.S. Stan سے Mod. Eng. Stone)- مگر علم واردات میں بتایا جاتا ہے کہ مسلسل گفتگو میں کس طرح نزدیکی آوازوں کی موجودگی یا اُن کی طرز ادائیگی کے اختلاف سے اثر پذیر ہو کر اصل آواز کی ہیئت بدل جاتی ہے، جو کہ وارداتی تبدیلی کہلاتی ہے؛ مثلاً لاطینی میں لفظ mensis میں گروپ (ns) کی موجودگی میں (e) کی آواز لمبی ہو جاتی ہے (ایسی لمبائی کو (Induced lengthening) کہتے ہیں اور اس طرح کسی آواز کی امتداد میں وہ تبدیلی جو اگلے یا پچھلے ہمسایہ رکن کے اثر سے پیدا ہو Infection کہلاتی ہے)- ہم دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح نبرہ کو تبدیل کر دیا جاتا ہے (دفعہ ۱۵۶) یا لَے کو محض لفظ "yes" کی ادائیگی میں تبدیل کرنے سے مختلف معانی پیدا ہو جاتے ہیں (دفعہ ۱۷۹)- یعنی علم احوال صوت میں تو خاص صفات محلیہ کے وقوع ہونے کے مختلف احوال بیان کئے جاتے ہیں، اور علم وقوف میں گفتگو کے مختلف اجزاء اور ٹکڑوں کی گروہ بندی اصواتی اصولوں پر کی جاتی ہے تاکہ بولنے میں آسانی بھی ہو اور وضاحت بھی برقرار رہے؛ مگر علم واردات میں مجملاً اُن تمام اصواتی پہلوؤں کی تبدیلیاں بیان کی جاتی ہیں جو مسلسل گفتگو میں (چاہے وہ اجزاء ہوں یا ٹکڑے)، اپنی اپنی زبان کی بناوٹ کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً لفظ Knife میں حرف (k) کا خاموش ہونا علم الہجاء سے تعلق رکھتا ہے، یا ریختی ادغام یا دیگر اصواتی تبدیلیاں جو مرورِ زمانہ سے اب مستقل صورت اختیار کر چکی ہیں علم صوتیات (Phonology) کے دائرہ میں آتی ہیں، مگر "الرحمٰن" کو "عبد" کے ساتھ ملانے سے (عبدالرحمٰن) الف کا حذف ہو جانا اور لام کا ادغام ہو جانا، اصواتیات سے تعلق رکھتا ہے- یعنی اصوات کی روزمرہ کی ادائیگی جو کہ اُن کے اکیلے پن میں ہوتی ہیں، جب مسلسل گفتگو میں وہ تبدیل ہو جائیں تو اُن کے علاوہ علاوہ اصول علم واردات میں بیان کئے جاتے ہیں، مثلاً پنجابی "لُوتھ دا" بولنے میں "لُوٹ ذا" ہو جاتا ہے-

۲۳۰- عربی میں دو حروف علت ایک جیسے اکٹھے ہونے سے، یا دو ہمزۃ القطع اکٹھے ہونے سے، یا ایک ہی مخرج کے دو حروف صحیح اکٹھے ہونے سے جو ثقل الفاظ میں واقع ہوتا ہے، اُس کو دور کرنے کے لئے کئی قسم کے تصرفات لفظی پیدا ہو جاتے ہیں- کلمہ صحیح میں تو "تصرفات لفظی" ہی کہلاتے ہیں، مگر انہی تصرفات کو مُعتل کلموں میں اعلال اور تعلیل کہا جاتا ہے، مہموز کلموں میں تخفیف کہلاتا ہے اور مضاعف کلموں میں ادغام کہا جاتا ہے-

اکثر ایک قسم میں تصرف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں، چنانچہ اعلال میں ابدال، حذف، اسکان (تین قاعدے)، مہموز میں ابدال، حذف، زیادت، تسہیل (چار قاعدے)، ادغام میں

اسکان، ابدال، تحریک (تین قاعدے)۔ تخفیف ہمزہ کے قاعدے سب جگہ جاری ہوتے ہیں، مگر جہاں تخفیف ہمزہ کے ساتھ اعلال یا ادغام کا قاعدہ بھی پایا جائے تو وہاں قاعدہ اعلال و ادغام کو ترجیح دی جاتی ہے، کیونکہ اصل مقصود تخفیف ہے اور اعلال و ادغام میں تخفیف زیادہ ہے۔

۲۳۱۔ ان تصرفات کے آٹھ قاعدے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) اسکان۔ حرف پر سے حرکت کو بذریعہ نقل (Change) دور کرنا یا بذریعہ اسقاط (drop) دور کرنا، مثلاً یَقْوُلُ سے یَقُوْلُ یا یَدْعُوْ سے یَدْعُوْ۔

(۲) تحریک۔ دو ساکن حرفوں میں سے ایک کو حرکت دینا، مثلاً قُلْ اَلْحَقَّ سے قُلِ الْحَقَّ۔

(۳) حذف۔ حرکت یا حرف کو گرا دینا، مثلاً یَوْعِدُ سے یَعِدُ۔

(۴) زیادت۔ دو ہمزۃ القطع (ء) اکٹھے ہوں تو پہلے ہمزہ کے بعد (a:) کی آواز زائد کرنا، مثلاً اَاَنْتَ سے آاَنْتَ۔

(۵) قلب (مقلوب) (Anagram)۔ دو حرفوں کو آپس میں مقدم مؤخر کرنا، مثلاً یَئِسَ سے اَیِسَ۔

(۶) ابدال۔ ایک حرف یا حرکت کو دوسرے حرف یا حرکت سے بدلنا، مثلاً قَوَلَ سے قَالَ۔

ابدال کے بہت سے اصول ہیں، مثلاً:۔

(i) باب افتعال یا مصدر میمی کے فاء کلمہ میں اگر ص (ṣ) ض (ḍ) ط (ṭ) ظ (ẓ) واقع ہوں تو ت (t) کو ط (ṭ) سے بدلتے ہیں، مثلاً مُصْتَفیٰ کی بجائے مُصْطَفیٰ، اِضْتِراب کی بجائے اِضْطِراب۔

(ii) اگر فاء کلمہ میں د (d) ذ (ḍh) ز (z) ہو مصدر میمی میں ت (t) کو د (d) سے بدلتے ہیں، مثلاً ادتان سے ادّان، اِذْتِحام سے اِذْدِحام، مُزْتَحَم سے مُزْدَحَم۔

(۷) اِدغام۔ ایک ہی مخرج کے دو حروف کو مشدّد کرنے کو کہتے ہیں، مثلاً مَدَدَ سے مَدَّ۔

جب باب تفعّل یا تفاعل کا فاء کلمہ "ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ" میں سے ہو تو تاء کو فاء کلمہ میں ادغام کریں (مگر مصدر، ماضی اور امر کے پہلے ہمزۃ الوصل آئے گا)، مثلاً تَطَهَّرَ سے اِطَّهَّرَ۔

(۸) تسہیل۔ متحرک ہمزۃ القطع (ء) کو مخرج ہمزہ کی بجائے اُس حرف کی لینہ حالت سے پڑھنا جو موافق حرکت ہمزہ یا موافق حرکت حرف ماقبل ہمزہ کے ہو۔ [کسرہ (i) کے موافق حرف ی (J) ہے، اور ضمہ (u) کے موافق حرف واو (w) ہے]، مثلاً مُسْتَهْزِءُوْنَ میں ہمزہ کی آواز کو (W:) یا (J:) کی طرح پڑھنا۔ اگر ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف کی لینہ حالت سے پڑھا جائے تو "ہمزہ بَین بَین قریب" کہلاتا ہے، اور اگر ماقبل ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف کی لینہ حالت سے پڑھا جائے تو "ہمزہ بَین بَین بعید" کہلاتا ہے۔ الف (ہمزۃ القطع) کی تسہیل کو "ہمزہ بَین بَین" کہتے ہیں، حروف "و۔ ی" کی تسہیل کو محض تسہیل کہتے ہیں، مثلاً سوال، رِیال، وغیرہ میں "و۔ ی" کی تسہیل ہے۔

Punjabiandpunjab.com

یُنُوْدُہٗ و میں ہمزہ بَین بَین بعید کی آواز ہمزہ کی ہی ہوگی کیونکہ ما قبل ہمزہ کی حرکت فتحہ ہے جس کا موافق حرف خود ہمزہ (الف) ہی ہے۔ رِئَال۔ سُؤَال۔ رُءَسا میں ہمزہ بَین بَین قریب کی آواز بھی فتحہ ہونے کی وجہ سے ہمزہ ہی ہوگی۔ مَئَال میں دونوں جگہ فتحہ ہونے سے آواز ہمزہ ہی رہے گی۔ قِراءَت۔ جُرأَت میں تسہیل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، کیونکہ خود ہمزہ پر زبر ہے اور ما قبل حرف پر کوئی حرکت نہیں۔ تَأَوِیل میں تسہیل نہیں کیونکہ ہمزہ متحرک نہیں۔ قائِل میں ہمزہ بَین بَین بعید نہیں، کیونکہ ما قبل حرف پر حرکت نہیں۔

نوٹ:۔ بعض مستشرقین کا خیال ہے کہ تسہیل میں ہمزہ حذف ہو کر اُس کی جگہ کسرہ یا ضمہ کی خالص آواز آجاتی ہے، یعنی یہ ایک ایسی مستثنےٰ حالت ہوتی ہے جب کہ عربی میں دو حرکات اکٹھی آجانے سے مبدوءہ حالت میں خالص حرکت آجاتی ہے، یعنی "عربی" کی اصواتی صلاحیت کے تحت جو چوتھا اصول دیا گیا ہے وہ غلط ہو جاتا ہے۔ یہ خیال غلط ہے، کیونکہ حقیقت میں ہمزہ کی تسہیل ہو کر اُس کی جگہ لینہ مصمتہ آجاتا ہے اور اس طرح مبدوءہ حالت میں خالص حرکت نہیں بلکہ یہی لینہ مصمتہ ہوتا ہے۔

(ا)۔ بھاری اور ہلکی طرز — Strong & Weak forms

۲۳۲۔ لغت میں الفاظ کا تلفظ عموماً تاکید لفظی کو واضح کرتا ہوا دکھایا جاتا ہے، جس کو بھاری طرز (strong form) کا تلفظ کہا جاتا ہے۔ عام بول چال میں عموماً ایسا تلفظ صرف تاکید لفظی کے لئے ہی استعمال کرتے ہیں، ورنہ باقیماندہ حالتوں میں لُغتی تلفظ سے ہٹ کر اکثر مختلف تلفظ ادا ہوتے ہیں، جن کو ہلکی طرز (weak form) کہتے ہیں، مثلاً:۔

لفظ	بھاری طرز	ہلکی طرزیں
have	(hæv)	(həv) یا (əv) یا (v)
would	(wud)	(wəd) یا (əd) یا (d)
is	(iz)	(z) یا (s)
than	(ðæn)	(ðən) یا (ðn)
can	(kæn)	(kən) یا (kn̩)
اَو (پنجابی)	(ô)	(o) بغیر گمک کے
کِہدا (پنجابی)	(kîḍa)	(kiḍa) بغیر گمک کے

۲۳۳۔ بول چال میں تاکید لفظی کے بغیر بھاری طرز میں تلفظ ادا کرنا مُغلق سمجھا جاتا ہے۔ بعض اوقات تو تلفظ میں انتہا کی احتیاط برتنے سے ہلکی طرز کو بھاری طرز سے بھی زیادہ واضح کر دیا جاتا ہے، مثلاً "a" کا تلفظ (ei)۔ ایسی خواہ مخواہ کی احتیاط بُری سمجھی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی بھاری طرز استعمال کرتے کرتے اُس کی بجائے ایک نئی بھاری طرز نکل آتی ہے۔ ایسی نئی بھاری طرز کو نئی تاکیدی طرز (Re-stressed form) کہتے ہیں۔ نئی بھاری طرز کے علاوہ

Punjabiandpunjab.com
169

ایک خصوصی بھاری طرز (Apophony) بھی بعض زبانوں میں بنا دی جاتی ہے جو کہ حقیقت میں کسی گمشدہ تاریخی نبرہ کی کمی (Atony) کو پورا کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے، مثلاً سنسکرت میں قدیم آوازیں (سوائے a اور ā کے) نبرہ کی کمزوری کی وجہ سے یوں سادہ آوازوں میں بدل گئیں :-

(ے) ← ai   (و) ← au

(یل) ← i   (ī) ← ī

اِس گم شدہ تاریخی نبرہ کی کمی (Atony) کو پورا کرنے کے لئے خصوصی بھاری طرز (Apophony) یوں اختیار کی جاتی ہے :-

(۱) گُنا (Guna)، یعنی سادہ آوازوں کو یوں بدل دینے سے تقویت پہنچانا :-

(i) ← (e) مثلاً چِتّی کو چیتی پڑھنا۔ دیوا۔

(u) ← (o) مثلاً بُدھ کو بودھا پڑھنا۔ پُترا۔

(یل) ← یلے (a یل)

(ī) ← ے (aī)

(۲) وِردھی (Vridhi)، یعنی گُنا حالت کو مزید ایک بسیط آواز (element) سے آوازوں کو بدل دینا :-

(a) ← (ā)
(e) ← (āi) } (عموماً لکھنے میں ai)، مثلاً دَیوا کو دائیوا پڑھنا۔

(o) ← (āu) (عموماً لکھنے میں au)، مثلاً پُوترا کو پاؤترا پڑھنا۔

(a بد) ← (ā بد)

۲۳۴۔ حرکات کی اِس تبدیلی کو جو کہ بھاری سے ہلکی طرز میں آجانے سے ہو جاتی ہے تحلیل (Gradation) کہلاتی ہے، اور خصوصی بھاری طرز کی تبدیلی کو صوتیات میں اعرابی تحلیل (Ablaut) کہتے ہیں، گو قواعد میں اِس کو عرفِ عام میں اِمالہ (Inclination) ہی کہہ دیتے ہیں۔ نبرہ کی کمزوری کا حال ملاحظہ ہو۔ تحلیل کی مزید مثالیں :-

لفظ	بھاری طرز	ہلکی طرز
to	'come 'to ("to" میں "o" کی آواز u: ہے)	'Ready to 'eat ("to" میں "o" کی آواز (u) ہے)
ford	"o" کی آواز (o) ہے۔	Oxford ("ford" میں "o" کی آواز "ə" ہے)
shire	"i" کی آواز "ai" ہے۔	Lancashire ("shire" میں "i" کی آواز "ə" ہے)
board	"oa" کی آواز "o" ہے۔	Cupboard ("p" حذف ہو لے سے "oa" کی آواز "ə" ہے۔
mobile	"i" کی آواز ə یا i: کے علاوہ i: بھی ہے۔	Automobile ("i" کی آواز صرف "i:" رہ جاتی ہے)

Punjabiandpunjab.com

(ل) - قواعدی اعلال

۲۳۵- عربی قواعد میں تعلیل کے اصول ہوتے ہیں، جو کہ "قوانین اعلال" کہلاتے ہیں، مگر وہ اصوات کی تعلیل نہیں ہوتی، بلکہ اپنا قواعدی رنگ ہوتا ہے۔ عربی قواعد میں قوانین اعلال مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) اگر ضمہ کے بعد ساکن حرف "ی" ہو تو اُس کو ہمیشہ "و" سے بدل دیتے ہیں (دیکھو اصول ۲۲)، مثلاً:-

مُیْقِن ← مُوقِن (جو یقینی ہو)

(۲) - (یہ اصول ۱ کا مستثنےٰ ہے) - اگر حرف "ی" حروف اصلیہ (radicals) میں سے بطور کلمہ عین آئے، جب کہ وہ لفظ صفت مشبہ وزن فُعلیٰ پر ہو، یا صیغہ جمع بروزن فُعْل یا فُعلان ہو، تو ضمہ کو ہمیشہ کسرہ سے بدلا جاتا ہے۔ اور حرف "ی" کو ہمیشہ بدستور رہنے دیا جاتا ہے، مثلاً:-

حُیکیٰ ← حِیکیٰ

عُیْن ← عِین (بڑی آنکھوں والے)

بُیضان ← بِیضان (سفیدی والے)

171

(۳) اگر کسرہ کے بعد ساکن حرف "و" ہو تو اُس کو ہمیشہ "ی" سے بدل دیتے ہیں، مثلاً:-

مِوْزان ← مِیزان

(۴) اگر مصدر میں حرف "و" حروف اصلیہ میں سے بطور کلمہ فاء آئے، جو کہ بروزن فِعْلَت ہو، تو ایسے واؤ کو ہمیشہ گرا دیا جاتا ہے اور اُس کی کسرہ کلمہ عین کو ہمیشہ دے دی جاتی ہے، مثلاً:-

وِسْمَت ← سِمَت (ایک نشان)

وِصْفَت ← صِفَت (بیان)

وِعْدَت ← عِدَت (وعدہ)

وِزْنَت ← زِنَت (ایک وزن)

Punjabiandpunjab.com

(۵) اگر مصدر بروزن اِفْتِعال میں حرف "و" یا "ی" حروف اصلیہ میں سے بطور کلمہ فاء آئے تو ایسے "و" یا "ی" کو ہمیشہ "ت" سے بدل کر تشدید کے ماتحت کر دیتے ہیں، مثلاً:-

اِوْتِصال ← اِتِّصال

اِیتِسار ← اِتِّسار

نوٹ:- اس گردان کے مصدروں سے مشتق افعال میں بھی یہی اصول کاربند ہے، مثلاً:-

مُوْتَصِل ← مُتَّصِل

(۶) اگر لفظ کے شروع میں دو اکٹھے "و" آجائیں، تو پہلی کو ہمیشہ ہمزہ سے بدل دیتے ہیں، مثلاً:-

بَوَبٌ ← بابٌ (دروازہ)

عَصَوٌ ← عَصاً (سونٹا)

نَیَبٌ ← نابٌ (کچلی)

هُدَیٌ ← هُدیٰ (ہدایت)

(۷) اگر ساکن حرف کے بعد متحرک "و" یا "ی" ہو تو اُس کی حرکت ہمیشہ ماقبل کے حرف کو دے دی جاتی ہے، مثلاً :-

یَقْوُلُ — یَقُوْلُ (وہ کہے گا)

مُقْیِلٌ — مُقِیْلٌ (سونے کی جگہ)

(i) اِس کے بعد اصول ع۳ کے تحت "و" کو "ی" سے بدل دیا جائے گا، اگر یہ واؤ اصل میں کسرہ والی تھی، مثلاً :-

مُقْوِم ← مُقِوْم ← مُقِیم

(ii) اگر ایسی "و" یا "ی" اصل میں بفتحہ تھے، تو دونوں اصول ع۶ کے تحت الف سے بدل جائیں گے، مثلاً :-

مَخْوَفَت ← مَخَوْفَت ← مَخَافَت (ڈر)

مَخْیَبَت ← مَخَیْبَت ← مَخَابَت (دہشت)

(iii) اِس اصول کو برتنے کے بعد اگر دو ساکن حروف اکٹھے بن جائیں، تو "و" اور "ی" کو اگر ضرورت پڑے تو ہمیشہ حذف کرنا ہو گا۔

Punjabandpunjab.com

وہ الفاظ جو بروزن مَفْعُول ہوں، اُن میں ضمہ کو ہمیشہ کسرہ سے بدلنا ہو گا جب کہ "ی" حروف اصلیہ میں سے کلمہ عین پر ہو، مگر "و" کے لئے ایسا نہیں ہو گا، مثلاً :-

مَقْوُوْل ← مَقُوْوْل ← مَقُوْل (کہا گیا)

مَبْیُوْع ← مَبِیُوْع ← مَبِیع (خریدا گیا)

(iv) جب یہ اصول اُن مصادر پر استعمال کیا جائے جو بروزن اِفْعَال یا اِسْتِفْعَال ہوں، تو لفظ کے آخر پر حرف "ت" ہمیشہ بڑھایا جائے گا، مثلاً :-

اِقْوَام ← اِقَوْام ← اِقَام ← اِقَامَت

اِسْتِبْوَان ← اِسْتِبَوْان ← اِسْتِبَان ← اِسْتِبَانَت

(۸) کسرہ کے بعد اگر "و" ہو جو کہ مصدر میں حروف اصلیہ میں سے کلمہ عین پر ہو، تو ایسی "و" کو ہمیشہ "ی" سے بدلتے ہیں، بشرطیکہ ایسی "و" پر فعل کے صیغے بناتے وقت کوئی اصول "تصرف لفظی" کا استعمال ہو چکا ہو، مثلاً :-

قَوَمَ ← قَامَ ← قِوَام ← قِیَام

(ماضی) (مصدر)

تصرف لفظی

سَوَدَ ← سَادَ ← سِوَادَت ← سِیَادَت

(i) اگر اسم مفرد میں "و" پر کوئی تصرف لفظی کا اصول استعمال ہوا ہو، تو جمع میں جب متحرک "و" بن کر آئے، اُس کو ہمیشہ "ی" میں بدلا جاتا ہے، مثلاً :-

قِوَمَت ← قِیمَت ← قِوَم ← قِیَم
(مفرد) (جمع)

(ii) "و" کو "ی" میں تب بھی ہمیشہ بدلا جاتا ہے جب مُفرد میں "و" ساکن ہو، اور جمع میں الف سے پہلے آئے، مثلاً:۔

رَوْضَہ ← رِوَاض ← رِیَاض (باغات)
(مفرد) (جمع)

(۹) ہر "و" یا "ی" جو کہ مصدری اسم (participle) بروزن فاعِل میں عین کلمہ میں ہو، اُس کو ہمیشہ ہمزہ سے بدلتے ہیں بشرطیکہ ایسی "و" یا "ی" پر فعل کے صیغے بناتے وقت کوئی اصول "تعرف لفظی" کا استعمال ہو چکا ہو، مثلاً:۔

قَوَلَ ← قَالَ ← قَاوِل ← قَائِل
بَیَعَ ← بَاعَ ← بَایِع ← بَائِع
(مصدر) (ماضی) وزن فاعل
تعرف لفظی

(۱۰) اگر صیغہ جمع بروزن فَوَاعِل میں حرف الف کے پہلے اور بعد حروف علت ہوں، تو ایسا دوسرا حرف علت ہمیشہ ہمزہ میں بدل دیا جاتا ہے، مثلاً:۔

اَوَّل ← اَوَاوِل ← اَوَائِل
(مفرد) (جمع)
بَائِع ← بَوَایِع ← بَوَائِع

Punjabiandpunjab.com

(۱۱) اگر ایک ہی لفظ میں حروف "و" اور "ی" یا "ی" اور "و" اکٹھے آجائیں، اور اُن میں سے پہلے والا ساکن ہو، تو حرف "و" ہمیشہ "ی" میں بدل دیا جاتا ہے، اور اس طرح "دو ی" تشدید کے تحت آجاتی ہیں، مثلاً:۔

(یوم کی جمع) اَیْوَام ← اَیَّام
سَیْوِد ← سَیِّد

(i) اگر ان حروف کے پہلے ضمہ ہو، تو اُس کو ہمیشہ کسرہ میں بدلتے ہیں، مثلاً:۔

مَرْمُوْیٌ ← مَرْمِیٌّ

(۱۲) اگر صیغہ جمع بروزن فُعُولٌ کے آخر پر ضمہ کے بعد دو واؤ آئیں، تو کلمہ عین کا ضمہ ہمیشہ کسرہ میں بدل دیا جاتا ہے، اور آخر کے دو واؤ مشدّد "ی" میں بدل دئے جاتے ہیں، مثلاً:۔

(دَلْوٌ کی جمع) دُلُوْوٌ ← دُلِیٌّ

(۱۳) اگر مصدر کے آخر پر ضمہ کے بعد "و" یا "ی" ہو، تو ایسے ضمہ کو ہمیشہ کسرہ سے بدلتے ہیں اور ساتھ ہی واؤ کو "ی" سے بدلا جاتا ہے، مثلاً:۔

تَحَدُّوٌ ← تَحَدِّی
تَلَاقُیٌ ← تَلَاقِی (ملاقات)

تماشیٰ ← تماشی

نوٹ:- فارسی میں عموماً کئی موقعوں پر آخر کے حرف کو الف سے بدل دیتے ہیں اور اُس سے پہلے کسرہ لگاتے ہیں، مثلاً تماشا

(۱۴) ہر "و" جو کہ تین یا ان سے زیادہ حروف کے بعد لفظ کے آخر یا آخر کے قریب پر آئے، تو اُس کو ہمیشہ "ی" سے بدلا جاتا ہے، بشرطیکہ اُس سے پہلے ضمہ نہ ہو، مثلاً:-

174

دَاعِوٌ ← دَاعِی

اُصْغِوَاءُ ← اُصْغِیَاءُ

(i) اگر ایسی "و" سے پہلے فتحہ ہو تو "ی" سے بدل کر بعد میں الف سے بدلتے ہیں، مثلاً:-

مُرْتَضَوٌ ← مُرْتَضیٰ

(۱۵) اگر اسم کے آخر پر حرف الف (جو کہ حروف اصلیہ میں سے نہ ہو) کے بعد "و" یا "ی" ہو تو اُس کو ہمیشہ ہمزہ سے بدلا جاتا ہے، مثلاً:-

دُعَاوٌ ← دُعَاءٌ

بِنَایٌ ← بِنَاءٌ

Punjabiandpunjab.com

نوٹ:- ایسے موقعوں پر فارسی میں آخر کا ہمزہ ساکن ہو کر گرا دیا جاتا ہے، مثلاً دُعا، بِنا وغیرہ۔

(ب)- قواعدِ اِمالہ

۲۳۶- اردو قواعد میں اسم صفت یا ضمیر کی اس گردان میں جو حالتِ عاملہ میں ہوتی ہے عرفِ عام میں اِمالہ کہلاتی ہے، مگر حقیقت میں "خصوصی ہجاری طرز" یا صوتیات کی اصطلاح میں اعرابی تحلیل (Ablaut) ہوتی ہے (دیکھو دفعہ ۲۳۴)۔

۲۳۷- اردو میں قواعدی اِمالہ کو سمجھنے سے پہلے حالتِ عاملہ کے استعمال سے واقفیت حاصل کر لینا فائدہ مند رہے گا۔ حالتِ عاملہ سے ذرائع یا ایجنسی ظاہر ہوتی ہے، جو کہ اسم یا ضمیر کی ظرفی حالت سے پہچانی جاتی ہے۔ سنسکرت میں عاملہ ایک علٰحدہ حالت ہوتی ہے، مگر یونانی میں یہ حالتِ ظرفی (dative case) میں مدغم ہو گئی تھی، اور لاطینی میں اس کا ادغام حالتِ اخراجی (ablative case) میں ہو گیا تھا۔ البتہ انگریزی میں حالتِ عاملہ کے کہیں نہ کہیں آثار مل جاتے ہیں، مثلاً:-

The more the merrier.

So much the worse.

جہاں لفظ THE حقیقت میں پُرانی انگریزی þȳ کو ظاہر کرتا ہے، جو کہ þæt (that) کی حالتِ عاملہ (بمعنی by that) ہے۔

۲۳۸- پُرانی پنجابی (جس کے بیشتر نمونے گرنتھ میں بھی آئے ہیں) سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ

حالتِ عاملہ (Instrumental case) کو دکھانے کے لئے علاوہ صرفی شکل ہوتی تھی جو کہ مختلف لاحقوں سے ظاہر کی جاتی تھی اور پھر اُس کے بعد حروف مغیرہ نہیں لائے جاتے تھے، یعنی یہی لاحقے حروف مغیرہ کا کام دے دیتے تھے، مثلاً :-

حُکمے = حُکم کو	نینہِہ = نَین سے	مُونہو = مُونہہ سے
چانَنِ = چانَن سے	پنڈتی = پنڈت نے	

۲۳۹- موجودہ پنجابی میں بھی اِس کی مثالیں ابھی تک چلی آرہی ہیں، جیسے :-

جنجیں گیا	ہنیریں چلنا	دُھپّے جانا	کتھّیں چلّا	شوہر (=شیہر کو)
اکھّیں دیکھنا	مسیتے آیا	پہاڑوں اُترنا	کوٹھیوں لہنا	بھکھّر (= بھکھّر کو)
باہیوں آیا	گوجرانوالیوں آیا	تھیلے پہنچیا	سنگیں رستہ پانا	گُکّڑے بانگ دینا

۲۴۰- یہ اصول اسم ضمیر میں تو اِتنا گھر کر چکا ہے کہ اِن کی ہیئت ہی مستقل طور پر بدل گئی ہے، مثلاً :-

مَیّوں = مَیں نے	تَیّوں = تُو نے	اُساں = اُس کو، اُسنے = اُس نے
اسیں = ہم نے	تُسیں = آپ نے	اُنھاں = اُنہوں نے

۲۴۱- اِس کے بعد حروف مغیرہ کا رواج پکڑتا گیا۔ پہلے پہل تو اِس صرفی حالت کے بعد حروف مغیرہ کا استعمال اختیاری رہا، مثلاً اساں اور تُساں کے بعد آج بھی حرف "نے" کا لانا اختیاری ہے۔ بعد میں یہ صرفی حالت محض تبرکانہ استعمال ہونے لگ گئی، یعنی حروف مغیرہ ہوتے ہوئے بھی صرفی حالت بعض بولیوں میں برقرار رکھی جاتی ہے، مثلاً :-

ہوشے وِچ	ماؤُں کی ماں سمجھنا	بھراؤُں کی بھرا سمجھنا	کوئی عقلے دی گل کر
بھینُوں نال	پیوُ کی پیوُ سمجھنا	خیرِی نال آؤ	آہِل (آؤ ہل یعنی کھلا) تے
دھیوُ کول	سَوے دے باراں	بھراؤُ نال	چھوہر (چھوہر یعنی لڑکی) دے
ترتّیں ہفتیں (=تِرتاں ہفتیاں)	(سے باراں یعنی سوا روپیہ) پلّے توں پار		

۲۴۲- پنجابی میں ضمیر کے ساتھ حرف مغیرہ استعمال نہیں ہوتا، مثلاً مَیں پچھاڑ یا۔ یہاں تک کہ اِسم کے ساتھ بھی حرف مغیرہ کا استعمال اختیاری ہے، مثلاً "چُوہے ٹکّیا" اور "چُوہے نے ٹکّیا" دونوں صحیح ہیں۔

نوٹ :- اردو افعال متعدی میں جو "مَیں" کے ساتھ "نے" استعمال ہوتا ہے، وہ زائد ہے، چنانچہ مارواڑی، قدیم بیسواڑی اور دیگر پُرانی ہندی اور دکنی میں "مَیں" بغیر "نے" کے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴۳- آخر کار حالت یہ ہے کہ آجکل اُردو میں نہ تو اس صرفی حالت (جو کہ سنسکرت کے لئے وقف تھی، مثلاً matum (یعنی ماپ سے) mita (یعنی ماپنا) سے) کو علاوہ طور پر روا رکھا جاتا ہے، اور نہ ہی اِس صرفی حالت کو حروف مغیرہ کی موجودگی میں برقرار رکھا جاتا ہے، بلکہ صرف واحد مذکر الفاظ کے آخری الف کی آواز، جو کہ الف کے علاوہ ہائے مختفی (ہائے ملفوظی مثلاً "راہ" وغیرہ میں نہیں) یا عین سے بھی ظاہر ہوتی ہے،

Punjabiandpunjab.com

کو یائے مجہول کی آواز سے بدلنا تسلیم کیا جاتا ہے۔

۲۲۴- واحد مؤنث الفاظ میں حروف مغیرہ سے پہلے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، مثلاً "آپاں لے کیا"۔ البتہ مذکر اور مؤنث الفاظ کی جمع کی حالت حروف مغیرہ سے پہلے کچھ اور طریقہ سے ہوتی ہے۔ یہ اس لئے نہیں کہ حروف مغیرہ کا اثر ایسی جمع پر ہوتا ہے، بلکہ صرفی لحاظ سے ایسی جمع کے قاعدے متعدی افعال کی رعایت سے گھڑے گئے ہیں۔ فعل لازم کے ساتھ ایسی جمع نہیں آتی۔ لہٰذا اس وقت ہماری بحث کا مرکز صرف واحد مذکر الفاظ ہی ہیں۔ (مزید دیکھو دفعہ ۲۵۴)۔

۲۲۵- اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں صوتیات کے اُس اصول کی طرف رجوع کرنا ہوگا، جس کو اعرابی تعلیل (Ablaut) کہتے ہیں۔ یہ حرکات کی وہ تبدیلی ہوتی ہے، جو کہ منسلکہ الفاظ یا لاحقوں میں پائی جانے سے اکثر اُن کے مطابق کی تبدیلی اُن کے استعمال یا معانی میں پیدا کر دیتی ہے، مثلاً

sit - sat - sat
swim - swam - swum
sing - sang - sung
ride - rode - ridden
come - came - come
get - gat - got
find - found - found

Punjabiandpunjab.com

یہ Ablaut جو کہ ہند یورپی زبانوں میں خاص اہمیت رکھتی ہے، آج بھی اُن میں معانی کا فرق دکھانے کے لئے، خصوصاً Teutonic الفاظ کی Strong conjugation میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کی اصل وجہ شاید اُن کی آبائی زبان میں رکنی نبرہ کی خصوصی حالت پر منحصر ہوتی تھی۔ آریائی زبانوں میں اس کا استعمال نسبتاً کم ہے۔ گو قدیم زمانہ میں اس کا اُسی قدر رواج بھی ہو چکا ہے۔ اس استعمال کی کمی کی پہلی وجہ تو ہند یورپی حرکات "اے" اور "او" کا آریائی حرکت "آ" سے خلط ملط ہو جانا تھی۔ بعد ازاں اس کی ترقی اس سبب سے بھی رُک گئی کہ حروف مورد صنیا یا جیہوا مُولیا تبدیل ہو کر زبر، زیر یا پیش بنتے چلے گئے اور مرکب حرکات "اَے" اور "اَو" پراکرت میں "اے" اور "او" بنتے گئے۔ اس برصغیر کی موجودہ زبانوں میں اعرابی تعلیل محض لازم اور متعدی افعال کا فرق دکھانے کے لئے ہی رہ گئی ہے۔ شمال مغربی گروپ (سندھی، پنجابی، لہندی، وغیرہ) کی زبانوں کے علاوہ دیگر زبانوں میں تو اس کا استعمال بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ خصوصاً ایسے الفاظ میں جن میں "اَ" سے "آ" کی تبدیلی ہوتی ہے، کیونکہ ان میں یا تو صرف حرف صحیح کو لمبا کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے، اور یا لازم سے متعدی بنانے والا سابقہ "آپیا" ہی کافی سمجھا جاتا ہے، مثلاً گجراتی زبان میں "تاپُوں" سے "تاوُں" یا "پھاٹُوں" سے "پھاڑُوں" بن جاتا ہے۔ اس کے برخلاف پنجابی میں اعرابی تعلیل زیادہ نمایاں ہے، مثلاً:-

تپنا ← تاؤنا   پھٹنا ← پھاڑنا
گِرنا ← گیرنا   پھرنا ← پھیرنا

اُردو میں ایسی تبدیلیاں یُوں ہیں:-

گرنا ← گرانا   پھرنا ← پھرانا

البتہ "مرنا" سے "مارنا" یا "ٹلنا" سے "ٹالنا" وغیرہ الفاظ کی مثالیں ہمیں براہ راست قدیم پراکرتوں سے مل گئی ہیں۔

۲۴۶۔ اس سے صاف ظاہر ہو گیا ہوگا کہ متعدی افعال (جن سے پہلے حروف مغیرہ کا آنا ہوتا ہے) کی بناوٹ میں ہی اعرابی تعلیل کام کرتی ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ متعدی افعال میں فعل کے اصلی حرف علت کا نبرہ کمزور پڑ جاتا ہے، اور زیر یا پیش کو زبر سے تبدیل کر دیا جاتا ہے، مثلاً:-

177

بکھرنا ← بکھیرنا   نچڑنا ← نچوڑنا

۲۴۷۔ پس ایک طرف تو سنسکرت کی حالت عاملہ کو متروک کرکے اس حالت کو حروف مغیرہ (لفظاً یا معناً) سے ظاہر کیا جانے لگا، اور دوسری طرف متعدی افعال (جن کے ساتھ یہ حرفی حالت اسم یا ضمیر میں استعمال ہوتی تھی) میں نبرہ کی کمزوری قائم رہی، جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ ایک طرف تو حالتِ عاملہ کا زور نہ رہا اور دوسری طرف متعدی افعال نے نبرہ کی کمزوری میں مزید اضافہ کر دیا، پس اس کمی کے لئے حالت عاملہ کو ظاہر کرنے کے لئے گفتگو میں اسم، صفت یا ضمیر کے آخر نبرہ زائد دینا پڑا۔

۲۴۸۔ اس کے لئے اردو زبان کا خاصہ ہے کہ لفظ کے آخر پر سوائے (آ) کی آواز کے ہم آسانی سے باقیماندہ آوازوں پر نبرہ دے سکتا ہے۔ یہ (آ) آواز مختفی ہاء اور ع سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ پس ایسے تمام الفاظ میں بغرض نبرہ آخر کی (آ) آواز کو بدلنے میں صیغہ جمع کی نشانی (اے) کی آواز سے بدل دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تبدیلی صرف انہی الفاظ میں جائز ہوتی ہے جن کی جمع (اے) سے بن سکتی ہے ("بنتی ہے" نہیں)۔ صیغہ جمع کی نشانی اس لئے چنی گئی تاکہ مؤنث کی نشانی (ای) سے فرق ہو سکے اور دیگر کوئی اور نشانی نہیں گھڑی گئی تاکہ لفظ کی حالت خواہ مخواہ بگڑ جانے سے بچ جائے۔

Punjabiandpunjab.com

۲۴۹۔ خلاصہ یہ کہ اردو میں سوائے (آ) پر ختم ہونے والے الفاظ کے سب میں یا تو بخود اتنا نبرہ موجود ہوتا ہے یا بغیر تبدیلئ اعراب کے نبرہ دیا جا سکتا ہے، کہ وہ اعرابی تعلیل کی کمی کی وجہ سے متعدی افعال کے نبرہ کی کمزوری پر بھی حاوی ہو جاتا ہے اور حالتِ عاملہ کے متروک ہونے کی کمی کو بھی پورا کر دیتا ہے۔ مگر (آ) پر ختم ہونے والے الفاظ اس نبرہ کو حاصل کرنے کے لئے مجبوراً (آ) کو (اے) سے بدلتے ہیں (یا محض زیر سے، مثلاً "جُمعہ" میں)، کیونکہ اس طرح نبرہ حاصل ہو جاتا ہے۔

۲۵۰۔ مؤنث الفاظ جو (آ) کی آواز پر ختم ہوں (مثلاً کُتیا، بچھیا، وغیرہ) میں "امالہ" اس لئے جائز نہیں کیونکہ ان الفاظ کی جمع (اے) سے نہیں بن سکتی۔ مگر "گپیا" سے "گپیے نے کہا" صحیح ہوگا۔ البتہ مذکر اور مؤنث الفاظ کی جمع حالتِ عاملہ ظاہر کرنے کے لئے عام جمع سے مختلف قاعدوں پر ہوتی ہے، جس کا تعلق جمع کے قاعدوں سے ہے نہ کہ "امالہ" سے۔

۲۵۱۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ آیا صوتیات کی اعرابی تعلیل جس سے ہندی الفاظ کی

آخری آواز (ا) حروفِ مغیرہ سے پہلے (بغیر کسی اور چارۂ کار کے) تبدیل ہو کر لکھائی میں بھی "ا ے" سے لکھی جانے لگی ہے، اُس کے علاوہ اصواتیات کی "خصوصی بھاری طرز" جو کہ ابھی صوتیات کی چکّی میں پس کر لکھنے میں اعرابی تعلیل کی شکل سے تبدیل نہیں ہوئی، اُن حالتوں میں خواہ مخواہ قواعدی امالہ کو کیوں لکھائی میں دکھایا جائے، مثلاً لفظ "لڑکا" کا قواعدی امالہ "لڑکے" تو ناگزیر ہے، کیونکہ پڑھنے والا "لڑکا" کو (حروفِ مغیرہ سے پہلے) "لڑکے" نہیں پڑھ سکتا، مگر جن الفاظ کے آخر پر ہائے مختفی یا حرفِ عین ہو، اُن کو انگریزی کے الفاظ "shire" اور "ford" وغیرہ کی طرح (دفعہ ۲۳۴) بغیر ہجاء تبدیل کئے "خصوصی بھاری طرز" کی طرح بُلائے جانے کی بجائے اعرابی تعلیل کر کے ہجاء کیوں بدلے جائیں۔ جیسا کہ الفاظ جُمعہ، مہینہ، محلّہ، توشہ، قلعہ، مجمع، وغیرہ حروفِ مغیرہ سے پہلے "ے" زائد کرنے کی بجائے محض آخری ہ یا ع سے پہلے حرف کے نیچے زیر دے کر (مثلاً محلّہِ دار) لکھے جا سکتے ہیں۔

۲۵۲- ورنہ اصول یہ ہے کہ مسلسل گفتگو میں اصواتی تبدیلیاں (مثلاً خصوصی بھاری طرز) ہرگز ہجاء پر اثر انداز نہیں ہوتیں جب تک کہ صوتیات کی رو سے مرورِ زمانہ نے اِن تبدیلیوں کو اِس قابل نہ بنا دیا ہو کہ الفاظ کی ہیئت مستقل طور پر تبدیل ہو گئی ہو - یہاں ہمیں کوئی جواز ایسا نہیں مِلتا کہ اِس "خصوصی بھاری طرز" نے "اعرابی تعلیل" کی حیثیت اختیار کر لی ہو - لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ "خصوصی بھاری طرز" کو ہجاء میں دِکھانا سوائے قدامت پرستی کے اور کیا ہو سکتا ہے - پس اصول یہی ہونا چاہئے کہ جو الفاظ اِس وقت تک ہجاء میں الف کو یاء میں بدل کر (مثلاً لڑکا سے لڑکے) "امالہ" کر چکے ہیں اُن کی تعداد اور زیادہ بڑھانے کی بجائے آہستہ آہستہ گھٹا کر مفقود کر دینی چاہئے، جیسا کہ لُغت میں معانی بتانے کے لئے تو بغیر "امالہ" ہی لکھنا بہتر طریقہ ہونا چاہئے - مگر اِس کا یہ مطلب نہیں کہ عروض میں یا مسلسل گفتگو میں اِن کا "امالہ شدہ" تلفظ برقرار نہ رکھا جائے -

۲۵۳- یہ اصول یقیناً غلط ہے کہ جیسا بولا جائے ویسا ہی لکھا جائے، ورنہ منافقت تصور ہو گی - اگر صرف بولنے پر ہی ہجاء کا دارومدار رکھا جائے تو اُردو کیا دُنیا کی تمام زبانوں کو اپنے ہجاء پر ماتم کرنا ہو گا - زبانیں تو ضرور اہلِ زبان بناتے ہیں، اور قواعد کو اپنے رنگ میں ڈھالتے ہیں، لہٰذا اُن کے تلفظ کی پیروی کرنا ضروری امر ہے، مگر ہجاء کبھی اہلِ زبان "بولا" نہیں کرتے - یہ تجصوقیات (phonemics) والوں کا کام ہے کہ ہجاء کی صحیح ترکیب ضبطِ تحریر میں لائی جائے - یہ کہنا کہ "خصوصی بھاری طرز" کا تبدیل شدہ تلفظ لکھائی میں استعمال نہ کرنے سے "امالہ" کا تلفظ مبتدی کے لئے واضح دکھایا نہیں جا سکے گا، ایک سطحی سا اعتراض ہے، کیونکہ لکھائی کے اصولوں میں بعض چیزیں خود بخود ہی ظاہر ہو جایا کرتی ہیں، مثلاً انگریزی کی shire اور ford والی مثالیں (دفعہ ۲۳۴) والی مثالیں تو اُوپر دفعہ ۲۵۱ میں دوہرائی جا چکی ہیں - مزید برآں انگریزی میں بغیر نبرہ کے لفظ THE کو مصوتہ کی آواز سے پہلے "دی" اور مصمتہ کی آواز سے پہلے "دا" بلایا جاتا ہے، مگر لکھائی میں اِن دونوں طرح کے تلفظ کا ایک ہی قسم کا اِملا ہے (دیکھو دفعہ ۲۶۴) - عربی

الفاظ میں حرفِ تعریف "ال" کی لکھائی میں تو کوئی فرق نہیں ہوتا، مگر شمسی اور قمری حروف کی رعایت سے ایک جگہ تو لام کا ادغام ہو جاتا ہے اور دوسری جگہ باقاعدہ اظہار ہوتا ہے۔ ہمزۃ الوصل کا تلفظ میں گر جانا (مثلاً الصبح سے علی الصبح)، مگر لامِ جارّہ (دیکھو دفعہ ۲۴۴) داخل کرنے سے کتابت میں بھی گر جاتا ہے (مثلاً العالمین سے لِلعالمین)، کیونکہ ہمزۃ الوصل جو کہ اس لئے زائد کرتے ہیں کہ عربی میں ابتدا بالسکون متعذر ہے، کی ضرورت نہ رہی جب لام (عامل بعمل جر) ساتھ شامل ہو گیا۔ اسی طرح لفظ "بالطبع" میں تو لام کتابت میں قائم رہا، مگر بِسمِ اللّٰہ میں لام کا کتابت میں گر جانا ایک دوسرے اصول کے تحت آتا ہے (دیکھو دفعہ ۲۸۴ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی)۔ اسی طرح اردو میں "امالہ کے لئے بعض الفاظ تو صریحاً الف کی بجائے یاء سے لکھے جاتے ہیں، مگر بہت سے الفاظ بغیر کسی تبدیلی کے لکھے جاتے ہیں اور پڑھے باقاعدہ "امالہ" سے جاتے ہیں۔ اُس مکتبۂ خیال والے جو ہر ایسے موقعہ پر حرف یاء کو داخل کرنا چاہتے ہیں، حقیقت میں لکھائی پر خواہ مخواہ کا بار ڈالتے ہیں، حالانکہ "امالہ" کوئی قواعد کا باقاعدہ اصول نہیں جو لکھائی میں دکھایا جانا ضروری ہو، بلکہ قطعاً اصواتی اصول کے تابع ہے، جو کہ از خود زبان بولنے والے برتتے رہتے ہیں۔ ایک غیرزبان کا مبتدی اگر ایسے معاملوں میں ٹھوکر کھاتا ہے تو اُس کی سہولت کے لئے لکھائی کا ستیاناس نہیں کیا جا سکتا، ورنہ اس طرح تو دسیوں جگہ مماثلت، ادغام، وغیرہ کے لئے لکھائی میں ایسی تبدیلیاں کرنی ہوں گی جو کہ آج تک کسی زبان کی املا میں نہ ہو سکیں۔ زیادہ سے زیادہ امتیازی ارتسام یا اعراب سے مبتدی کو ہدایت دی جا سکتی ہے، مثلاً لفظ "جمعہ" میں "امالہ" کے لئے عین کے نیچے زیر ڈال کر "جُمعِہ" یا ادغام کے لئے (ﷲ) کی بجائے (ﷲ) (دیکھو دفعہ ۱۱) وغیرہ کا استعمال عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ یہاں یہ بات سمجھ لینی ضروری ہے کہ یہ "امالہ" کوئی مماثلت یا ادغام کا عمل بھی نہیں ہے کہ جس میں یہ سمجھ لیا جائے کہ حروفِ مغیرہ کے شروع کے حروف، اصواتی بنا پر (آ) کی آواز پر اثر انداز ہوتے ہیں، ورنہ اس طرح تو مثلاً لفظ "پر" بطور حرفِ مغیرہ (گھوڑے پر بیٹھو) اور بطور اسم (گھوڑا پَر نہیں رکھتا) میں تلفظ کا کچھ فرق نہیں ہونا چاہئے، یعنی دونوں مثالوں میں "گھوڑے" ہی ہونا چاہئے، حالانکہ دوسری مثال میں "گھوڑے" بولنا غلط ہوگا کیونکہ وہاں "گھوڑے" جمع کا صیغہ ہو جائے گا۔

179

۲۵۴ - جیسا کہ پہلے بھی دفعہ ۲۴۴ میں واضح کیا گیا ہے، ایسے حروفِ مغیرہ تمام حروفِ ربط کا احاطہ نہیں کرتے، اور نہ ہی اِن میں عربی کی حروفِ عاملہ کی تعریف میں آنے والے تمام الفاظ شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے الفاظ جو خواہ لفظاً استعمال ہوں یا معناً، حروفِ مغیرہ کہلائے جاتے ہیں، تاکہ سنسکرت کی حالتِ عاملہ کی کیفیت پر حاوی ہو سکیں۔ اِس سے یہ خود بخود واضح ہو جاتا ہے کہ مثلاً "گھوڑے جیسی چال" "گدھا ایسی چال" والی مثالوں میں ایک میں تو "امالہ" ہے مگر دوسری میں "امالہ" جائز نہیں۔ اسی طرح اضافی ترکیب میں "امالہ" جائز نہیں ہوگا، کیونکہ اضافی ترکیب خود حالتِ عاملہ کا رنگ رکھتی ہے، مثلاً اضافی ترکیب "آب و دانہ" کو "آب و دانے" نہیں بول سکتے، مگر واؤ عطف کو گرا دینے سے چونکہ

اضافی ترکیب نہیں رہتی، اس لئے "آب دانے" بول سکتے ہیں۔ اضافی رنگ فارسی ترکیب کے علاوہ لفظ "بھر" سے بھی پیدا کی جا سکتی ہے، مثلاً "پیالہ بھر پانی لاؤ" میں "پیالے بھر" نہیں کہہ سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ لفظ "بھر" والی مثالیں (مثلاً مہینہ بھر تک) اضافی رنگ رکھنے کی وجہ سے "امالہ" کے بغیر ہوتی ہیں۔ ہاں، البتہ "محلّے بھر کے بچّے" والی مثال میں "امالہ" اس لئے جائز ہے کیونکہ یہاں لفظ "بچّے" آ جانے سے اضافی رنگ نہیں رہا (مثلاً مہینے بھر کے حالات)۔

۲۵۵ - حالتِ عاملہ کے علاوہ اردو میں "امالہ" جیسی شکل رکھنے والی دیگر مثالیں بھی ہیں، مگر وہ "امالہ" کے تحت نہیں آتیں، مثلاً:-

(۱)- الفاظ "والا - وار - بان - وغیرہ [مثلاً توشے خانہ، جلسے گاہ، بٹّے باز، چھاپے خانہ، پائے[1] دان، چُوہے دان، مسالے دان، مُچھے دانی یا دنتی، پلہ (پائے) خانہ، پتلا (پتلی) (پتلے والی)، سُرمہ[2] دان (دانی) جیسے نمک دان (دانی)] کے ساتھ جو الفاظ بنتے ہیں، وہ "امالہ" کا عمل نہیں کہلاتے، بلکہ اِن کی صحت اسماء کی بناوٹ کے اصولوں کے ماتحت پرکھی جائے گی۔

(۲) منادیٰ، مثلاً "بیٹے! یہ کام نہ کرو" میں "امالہ" نہیں کہلائے گا۔

(۳) جمع تعظیمی، مثلاً "مدینے شریف میں" "امالہ" کی مثال نہیں ہے، بلکہ ایسی جمع بنانے کے علاوہ صرفی قواعد ہیں۔

(۴) اسی طرح تکرار یہ حال، مثلاً "لڑکا لیٹے لیٹے اُٹھ بیٹھا" میں بھی امالہ کا دخل نہیں ہے۔

Punjabiandpunjab.com

۲۵۶ - لہٰذا "امالہ" کو "پلٹا دینے" یا "incline" کے معنوں میں لے کر تمام "آ" کی آوازوں کو "اے" میں تبدیل ہونے کے جامع اصول مرتب کرنا محض "ہر مرض کی دوا" بنانے کے مثل ہوگا، ورنہ اصلیت میں زیرِ بحث صرف "امالہ" کا عمل ہے، جس کا صرف ایک ہی اصول ہے کہ سنسکرت کی حالتِ عاملہ کو اردو کے اسماء اور صفات میں "امالہ" سے ظاہر کرتے ہیں، اور اس کی نشانی بعد کا حرفِ مغیرہ ہوتا ہے۔ لہٰذا ہماری تمام تر کوشش حروفِ مغیرہ کو متعین کرنے کی غرض سے اُس کی پہچان کے اصول بنانے چاہئیں، نہ کہ اندھا دُھند "پلٹا دینے والے" اصول ایک جامع شکل میں بنا دئے جائیں۔

۲۵۷ - اردو میں مندرجہ ذیل دستی اصول وضع کئے جاتے ہیں جو کہ اندھا دھند "پلٹا دینے" کے ہیں:-

(۱) امالہ ہر اُس لفظ میں ہوگا، جس کی جمع یائے مجہول سے بن سکتی ہو ("بنتی ہو" نہیں، بلکہ "بن سکتی ہو")۔ مثلاً "کلکتہ" ایک ہی ہے لیکن اس کی جمع "کلکتے" بن سکتی ہے۔ لہٰذا دریا - توبہ - مقتضا - دوا وغیرہ میں امالہ نہیں ہوگا۔ "مرتبہ" (بصورت تانیث) میں بھی امالہ نہیں ہوگا، جیسے

---

[1] ایسے انداز الفاظ "پایۂ تخت [پائے تخت]، پائے بند [پابند]، پائے زیب [پازیب]، پائے گاہ [پایگاہ] میں ملاحظہ ہوں۔ [2] چھوٹی چیز کے متعلق ہو تو "دانی" استعمال کر لیتے ہیں، مثلاً مچھر دانی، اور اگر زیادہ یا بڑی چیز ہو تو "دان"، مثلاً شکر دان، چینی دان، دودھ دان، گو پنجابی میں اندھا دھند "دانی" مستعمل ہے۔

"دوسری مرتبے کے بعد" - "مرتبے بلند کرنا"۔

(۲) ایسے قابلِ امالہ لفظ کے بعد کوئی حرفِ ربط "پر۔ کا۔ کی۔ کے۔ کو۔ نے۔ تک۔ میں۔ یا۔ سے" وغیرہ آئے، خواہ لفظاً ہو (جیسے "پٹنے سے خبر آئی ہے") یا معناً (understood) ہو (مثلاً "میں پٹنے گیا") تو امالہ ہوگا۔

(۳) اگر ایسے قابلِ امالہ لفظ کے بعد لفظ "جیسا" (یا "جیسے۔ جیسی۔ جیسوں") یا لفظ "والا" یا (والے۔ والی۔ والیوں") آئے۔ تو بھی امالہ ہوگا، مثلاً گھوڑے جیسی چال۔ تانگے والا۔

(۴) اگر لفظ "ایسا" آئے تو امالہ نہیں ہوگا، مثلاً گدھا ایسی چال۔ یہاں "گدھے ایسی چال" غلط ہوگا۔

(۵) منادیٰ (جسے مخاطب کیا جائے یا پکارا جائے) بھی امالہ چاہتا ہے، مثلاً چل میرے خامے بسم اللہ۔ یہاں "خامہ" کہنا غلط ہے۔ اسی طرح "بیٹے! یہ کام نہ کرو" میں "بیٹا" کہنا صحیح نہیں۔

(۶) بتشبیہِ جمع تعظیمی بھی واجب الامالہ ہے، مثلاً:۔ صاحبزادے آفتاب احمد خاں۔ نوابزادے لیاقت علی خاں۔ مکے شریف۔ مدینے شریف۔

(۷) اگر قابلِ امالہ لفظ کے بعد "بھر" آجائے تو امالہ نہیں ہوگا، مثلاً:۔ گھنٹہ بھر سے۔ مہینہ بھر تک۔

(۸) اگر توصیفی یا اضافی ترکیب ہو تو امالہ ہرگز نہیں ہوگا۔ یعنی ویسے تو ہائے بیان، جو لفظ کے آخر میں فتحہ کو ظاہر کرتی ہے (مثلاً زمانہ۔ خانہ۔ مُردہ۔ وغیرہ۔ دیکھو بحث حروفِ مسروق)، قابلِ امالہ ہوتی ہے (مثلاً مجمع سے مجمعے)، مگر فارسی ترکیبوں میں نہیں بدلتی، مثلاً "نیرنگیِ زمانے" نہیں کہتے۔ البتہ جب ایسا مرکب لفظ کلمۂ واحد بن گیا ہو (مثلاً کارخانہ، میخانہ، وغیرہ) تو امالہ ہو جائے گا، مثلاً میخانہ سے میخانے، ورنہ "آب و دانہ کی کشش۔ رفتارِ زمانہ سے۔ دردِ گردہ نے" میں امالہ کرنا غلط ہوگا۔

(۹) اسمِ فاعل سماعی قسم کے مرکب میں اگر پہلا ٹکڑا قابلِ امالہ ہو، تو وہاں امالہ ہوگا، خواہ اُس کے بعد حرفِ ربط ہو یا نہ ہو، مثلاً "مزے دار۔ فرقے وار۔ پکے بان" میں امالہ ضروری ہے۔ اسی طرح "توشے خانہ۔ جلسے گاہ۔ پٹے باز" وغیرہ بھی ہیں جن میں امالہ ہوتا ہے۔

(۱۰) جب لفظ کی تکرار سے "حال" کا کام لیا جائے تو اس میں بھی امالہ ہوگا، خواہ "ذوالحال" واحد ہو یا جمع، مذکر ہو یا مؤنث، مثلاً "یہ لڑکی لیٹے لیٹے اُٹھ بیٹھی۔ میں پڑے پڑے سو گیا" میں امالہ ضروری ہے۔

Similitude — (ii) مماثلت

۲۵۸- جب کسی لفظ یا فقرہ میں کسی دوسری آواز کی ہمسائیگی کی وجہ سے کوئی آواز اپنی کوئی خاص ضمنی آواز بنا کر ادا کرنے میں آسانی سمجھے تو اس تبدیلی کو مماثلت کہتے ہیں، مثلاً:-

(۱) لفظ Key (ki:) میں (i:) کی موجودگی میں (k) کی آواز قدرے آگے کو بڑھ کر ادا کرنی پڑتی ہے، مگر corner (ˈkɔ:nə) میں (ɔ:) کی وجہ سے (k) کی آواز قدرے پیچھے کو ہٹ کر ادا ہوتی ہے۔

(۲) face (feɪs) میں (f) کی عام مجہورہ آواز ہے، مگر place (pleɪs) میں (p) کی موجودگی سے (l) قدرے بے آواز ہے۔

(۳) انگریزی کا عام (n) لثوی ہے، مگر month (mʌnθ) میں (θ) کی وجہ سے (n) کی آواز دنتی (n̪) ہو جاتی ہے۔

(۴) (m) کی آواز دولبی ہے، مگر لفظ comfort (ˈkʌmfət) میں (f) کی وجہ سے (m) کی آواز لب دنتی (ɱ) بن جاتی ہے۔

(۵) عام (ʌ) جب (ł) سے پہلے ہو تو اس کی آواز قدرے اندرونی (ʌ˗) ہو جاتی ہے، مثلاً لفظ result (rɪˈzʌ˗łt) میں۔

۲۵۹- اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دو قسم کی سادہ آوازوں کا ایک ساتھ ہونے میں، ان میں سے ایک سادہ آواز دوسری سادہ آواز کی مماثلت کی وجہ سے تبدیل ہو کر اپنی کسی ضمنی آواز میں ڈھل جاتی ہے۔ ایسی ضمنی آواز کی اس دوسری سادہ آواز سے مماثلت کہلاتی ہے، مثلاً please میں (p) اور (l) دو سادہ آوازیں ایک ساتھ ہیں جن میں سے (p) کی وجہ سے (l) تبدیل ہو کر ضمنی آواز (l̥) بنا لیتا ہے۔ ایسی شروع سے ہی چلت تبدیلی کو مماثلت کہتے ہیں۔

۲۶۰- مماثلت کی اصطلاح (سالم حیثیت یا وصلی صورت میں) صرف سادہ آوازوں کے ضمنی ارکان کے تناسب سے استعمال ہوتی ہے۔ تجصوتیات (phonemics) میں ایسے خاص صوتی ماحول میں آوازوں کے درمیان سمجھوتا ہوتا ہے کہ ایک کے صوتی ماحول میں دوسری استعمال نہیں ہوگی، اور اصطلاحاً اس صورت حال کو آوازوں کا تکملی بٹوارہ (Complementary distribution) کہتے ہیں، یعنی آوازیں اس طرح استعمال ہوں کہ ایک کی جگہ پر دوسری نہ آ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی تکملی بٹوارہ والی آوازیں مماثلت کا اثر ہونے کی وجہ سے ایک ہی صوتیہ کی ضمنی آوازیں کہلاتی ہیں۔

Assimilation — (iii) ادغام

۲۶۱- مماثلت کی تبدیلی تو صرف صوتیہ کے ضمنی ارکان تک محدود ہوتی ہے مگر جب یہ تبدیلی ضمنی ارکان کے علاوہ علاوہ سادہ آوازوں (صوتیہ) سے تعلق رکھتی ہو، تو اس کو اصطلاحاً ادغام (Assimilation) کہتے ہیں۔ جہاں تک اصواتیات کا تعلق ہے ہمیں صرف چلت تلفظ کی تبدیلی کو دیکھنا ہوتا ہے جو کہ (سوائے غلطی ادغام کی چند مثالوں کے) عموماً جملہ میں الفاظ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں۔

Punjabiandpunjab.com

ادغام کا عمل جب الفاظ کے اپنے کُنفی تلفظ میں اثر انداز ہوتا ہے، تو (سوائے عُفلتی ادغام کی چند مثالوں کے) اکثر مستقل حیثیت اختیار کر لیتا ہے جو کہ الفاظ کے موجودہ مروجہ تلفظ میں رو نما ہوتا ہے، اور تاریخی ادغام کہلاتا ہے۔ ایسے ادغام کا تجزیہ کرنا صوتیات کا کام ہے، مگر چونکہ یہ تجزیہ اصواتی رنگ میں ہی ہوتا ہے اس لئے تاریخی ادغام کی کیفیت پہلے بیان کی جاتی ہے۔

Historical or established Assimilation (ا)- تاریخی ادغام

۲۶۲- آوازیں جو آپس میں یگانگت (-homorganic) رکھتی ہوں مگر علاوہ سادہ آوازوں سے تعلق رکھتی ہوں، اکثر ایک ساتھ آتی ہیں (Occuring simultaneously)، مگر ان کی یہ یگانگت "مماثلت" نہیں کہلاتی، مثلاً Conquest ('kɔŋkwest) میں (ŋ) اور (k) — جہاں یہ دونوں آوازیں غشائی ہیں — یا cats (kæts) میں (t) اور (s) — جہاں یہ دونوں آوازیں مہموسہ ہیں — ایسے تطابق (relations) اکثر تاریخی ادغام کا نتیجہ ہوتے ہیں، مگر یہ یگانگت "مماثلت" کی تعریف میں نہیں آتی۔ مثلاً لفظ please میں حرف (l) کا مختفی ہو جانا "مماثلت" کہلاتا ہے، کیونکہ (l) کی یہ حالت شروع سے ہی ہے، جب سے لفظ please اس زبان میں آیا ہے۔ یہ نہیں کہ ایک وقت تھا کہ یہ (l) مجہورہ تھا، مگر (p) کی موجودگی سے آہستہ آہستہ اپنی آواز مختفی (l̥) کر بیٹھا۔ البتہ لفظ dogs میں (s) کی (ɘs) آواز آہستہ آہستہ تبدیل ہو کر اب مستقل طور پر (z) کی ہو گئی ہے۔ یہ تبدیلی "مماثلت" نہیں کہلاتی، بلکہ یہ ادغام (Assimilation) کے مستقل عمل کا نتیجہ ہے کہ آواز دوسری آواز کی ہمسائیگی کی وجہ سے تبدیل ہو کر اب مستقل طور پر ایک تیسری آواز بن گئی ہے۔ البتہ یہ عین ممکن ہے کہ "مماثلت" کی بہت سی مثالیں ادغام کے عمل سے پیدا ہوئی ہوں، مگر اس کا تجزیہ کرنا عموماً مشکل ہے۔

پس کسی خاص آواز کی قربت کی وجہ سے جو دوسری آواز کو (ضمنی آواز کی بجائے) کسی تیسری آواز میں تبدیلی پیدا کر دے، تو ایسی تبدیلی کو ادغام یا مدغم ہونا کہتے ہیں۔ یہ تیسری آواز اگر اُس زبان کے مروجہ صوتیوں سے باہر کی آواز ہو، تو ایسی آواز کو ذیلی آواز کہتے ہیں (دیکھو دفعہ ۲۹)۔ یہ عمل تلفظ کی کفایت کے لئے ظہور میں آتا ہے۔

۲۶۳- ادغام کے مسلسل عمل سے جب مرورِ زمانہ سے کسی لفظ کے تلفظ میں آواز کی تبدیلی مستقل ہو جانے سے مروجہ تلفظ ظہور پذیر ہوتا ہے، تو ایسی تبدیلی کو صوتیات میں تاریخی ادغام (Historical) یا (Established assimilation) کہتے ہیں۔ ادغام کی تعریف کو وسعت دے کر ایسی مثالیں بھی شامل کی جاتی ہیں جہاں دو آوازیں آپس میں مدغم ہو کر ایک بالکل تیسری آواز پیدا ہو جاتی ہے، مثلاً سادہ کرنے smooth کا عمل یعنی ایک مرکب دوہرے مصوتہ کا ایک سادہ مصوتہ بن جانا، جیسے کہ عموماً اسم مصدر (Verbal nouns) میں ہوتا ہے، مثلاً اینگلو سیکسن seofon = seven بن گیا، یعنی (-eo-) بدل کر (-e-) ہو گیا۔

Punjabiandpunjab.com

Mutation

(ل)(۱) - تغیّر

۲۶۴ - تاریخی ادغام کی ایک نمایاں مثال کو کیلٹ زبانوں کی صوتیات میں تغیّر (Mutation) کہتے ہیں۔ اِس میں لفظ کے پہلے مصمتہ کی آواز اُس کے ماقبل لفظ کی آخری آواز سے متاثر کی جاتی ہے، مثلاً لفظ کی شروع "c" جس کا تلفظ (k) ہوتا ہے، ماقبل لفظ کے آخری مصوتہ کی وجہ سے بدل کر ویلش "ch" کی آواز بن جاتی ہے۔ کیلٹ زبانوں میں یہ تبدیلی لُغت نویسی میں الفاظ کو ابجدی ترتیب میں رکھنے کے لئے مانع ہوتی ہے، مثلاً انگریزی کے لفظ Kinsman کے لئے ویلش زبان میں ایک ہی لفظ شروع کی مختلف آوازوں سے (car - nghar - char - gar) بولا جاتا ہے، جیسا کہ:-

ei gar (his kinsman)
ei char (her kinsman)
fy nghar (my kinsman)
Car agos (a near kinsman)

انگریزی میں بغیر نبرہ والی "The" کی دو مختلف آوازیں (دفعہ ۲۵۳) یا "a" اور "an" کے استعمال کا فرق "تغیّر" تو نہیں کہلا سکتا کیونکہ اِن میں لفظ کے شروع کی آواز تو نہیں بدلتی (بلکہ a اور an میں تو ہجاء کا بھی فرق ہے)، مگر "تغیّر" کو سمجھانے کے لئے یہ مثالیں کچھ کام دے سکتی ہیں۔

(ل)(۲) - انگریزی میں تاریخی ادغام

۲۶۵ - انگریزی میں تاریخی ادغام کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:-

(۱) صیغہ جمع میں اگر آخر کا (S) مجہورہ آواز کے بعد ہو تو اُس (S) کی آواز بدل کر (z) ہو گئی ہے، مگر قدیم زمانہ میں اِسی (S) کی آواز (əs) تھی، مثلاً:-

موجودہ آواز	قدیم آواز	لفظ
dɔgz	'dɔgəs	Dogs
θɪŋz	'θɪŋgəs	Things
bounz	'bɔ:nəs	Bones

(۲) raspberry کا تلفظ حقیقت میں ('ra:sp,bɛri) تھا، مگر (p) کے حذف ہونے کے بعد (s) کی آواز (b) کی موجودگی میں (z) سے بدل کر ('ra:zbəri) ہو گیا۔

(۳) لفظ sugar کا تلفظ پہلے (sɪugə ɹ) تھا بعد میں ('sjugəɹ) ہو گیا۔ اِسی طرح nation بھی ('nɛ:sɪən) سے (nɛ:sjən) اور آخر کار ('neɪʃ) ہو گیا۔

(۴) لفظ nature کا تلفظ اصل میں ('neɪtjər) تھا، مگر (t) اور (j) کے اکٹھا ہونے سے (neɪtʃə) ہو گیا۔ اِسی طرح odious بھی ('oudjəs) سے ('oudʒəs) ہو گیا ہے، مگر آجکل پھر (oudjəs) ہی بولا جانے لگا ہے۔

(۵) لفظ handkerchief اصل میں ('hand,kə:tʃif) ہے، مگر (d) کے حذف ہو جانے سے حرف (n) بھی (k) کی موجودگی میں (ŋ) ہو کر (haŋkətʃif) ہو گیا۔

(۴) used to اصل میں (ju:zd tə) ہے، مگر (t) کی موجودگی میں (zd-) بدل کر (st-) ہوگیا، یعنی اب اس کا تلفظ (ju:st tə) ہے۔ یہاں تک کہ اگر لفظ used کے بعد لفظ to نہ بھی ہو تو بھی (ju:st) ہی کہیں گے، مثلاً:- ('jes hi: 'ju:st) Yes, he used

(ل) (۳) - عربی میں قوانینِ ادغام

۲۴۴- عربی میں قواعدِ ادغام کے باقاعدہ اصول ہو گئے ہیں، جس میں صرف تاریخی ادغام ہی شامل نہیں ہوتا بلکہ مشدد (یعنی دو چند مثل لمبی) آوازوں (دفعہ ۱۳۸) کے اصول ادغام بھی شامل ہوتے ہیں۔ ایسے اصول مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) ایک ہی لفظ میں اگر کوئی حرفِ صحیح اکٹھا دو دفعہ آجائے، جب کہ اُن میں سے پہلا ساکن ہو، تو اُن کو ہمیشہ تشدید کے تحت ملا دیا جاتا ہے، مثلاً:- مُحَمْمَدٌ ← مُحَمَّدٌ

(۲) اگر ایک جیسے دو حروفِ صحیح اکٹھے آجائیں، اور وہ دونوں اصل میں متحرک ہوں، تو اُن کو ہمیشہ تشدید کے تحت ملا دیا جاتا ہے:-

(i)- مشدد کرتے وقت، پہلے حرف کی حرکت کو گرا دیا جاتا ہے، بشرطیکہ اُس سے پہلے متحرک حرف ہو (یا حرفِ لین ہو، جو کہ حروفِ اصلیہ میں سے نہ ہو)، مثلاً:-

فَرَرَ ← فَرَّ عَامِمٌ ← عَامٌّ دُوَيْبِبَةٌ ← دُوَيْبَّةٌ

(ii)- دیگر موقعوں پر پہلے حرف کی حرکت کو گرا کر اُس سے پچھلے حرف پر لگا دیا جاتا ہے، مثلاً:-

أَخْصَصُ ← أَخَصُّ أَذْلِلَة ← أَذِلَّة (ذلیل کی جمع)

(iii)- اگر مشدد کرنے سے کوئی ایسا لفظ بن جائے جو آگے ہی لغت موجود ہو، تو پھر تشدید کا اصول نہیں برتا جاتا، مثلاً:-

مَدَدٌ سے مَدٌّ غلط ہوگا، کیونکہ مَدٌّ لفظ آگے ہی موجود ہے۔

(ل) (۴) - ادغام بر اصولِ ابدال [دیکھو دفعہ ۲۳۱ (۶)]

(۳) اگر مصدر بروزنِ "اِفْتِعَال" کا فاء کلمہ حروف (ص - ض - ط - ظ) میں سے ہو، تو اُس وزن اِفتعال کا حرف "ت" بدل کر ہمیشہ "ط" بن جاتا ہے، جو کہ فاء کلمہ اگر "ط" ہی ہو تو مشدد ہو جاتا ہے، مثلاً:-

اِضْتِرَاب ← اِضْطِرَاب اِصْتِفَاء ← اِصْطِفَاء (صفائی)

اِظْتِلَام ← اِظْطِلَام (ظلم) اِطْتِرَاد ← اِطَّرَاد (سلسلہ)

(۴) اگر مصدر بروزنِ "اِفْتِعَال" کے کلمہ فاء میں حروف (د - ذ - ز) میں سے کوئی ہو، تو وزن کے حرف "ت" کو "د" سے ہمیشہ بدل دیتے ہیں، جو کہ فاء کلمہ اگر "د" ہی ہو تو مشدد ہو جاتا ہے، مثلاً:-

اِذْتِكَار ← اِذْدِكَار اِدْتِيَان ← اِدِّيَان

اِزْتِوَاج ← اِزْدِوَاج اِدْتِهَان ← اِدِّهَان

نوٹ:- عربی زبان میں اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسی تبدیل شدہ "د" اگر ذ یا ز کے بعد بنے، تو پھر اس

Punjabiandpunjab.com

کو بدل کر ذ یا ز بنا کر مشدد کر دیا جاتا ہے، یا اُس سے پہلے کا ذ یا ز بدل کر "د" مشدد بنا دیا جاتا ہے، مثلاً :-

اِذْ تِکار ← اِذْدِکار ← { اِذِّکار / اِدِّکار }   اِذْ تِیان ← اِذْدِیان ← { اِزِّیان / اِدِّیان }

(۵) حروف شمسی (ت - ث - د - ذ - ر - ز - س - ش - ص - ض - ط - ظ - ل - ن) سے پہلے اَل مخبرجہ آئے تو (لکھنے میں نہیں) پڑھنے میں ایسے لام کو اُسی حروف شمسی سے بدل کر مشدد بولتے ہیں، مثلاً :-

عَبْدُ اللَّطِیف   عَبْدُ الرَّزاق

(ب)- سیاقی ادغام

Contexual or shifted assimilation

۲۶۷ - شستہ بول چال میں ادغام کی یہی ایک قسم ہے جو مروجہ تلفظ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ تبدیلی الفاظ کو فقرہ یا مرکب الفاظ میں ترتیب دیتے وقت ایک لفظ کی اختتامیہ آواز دوسرے لفظ کے شروع کی آواز پر اثر انداز ہونے سے پیدا ہوتی ہے، اور سیاقی ادغام کہلاتا ہے :

186

۲۶۸ - انگریزی میں ایسے ادغام کی چند مثالیں دی جاتی ہیں :-

(۱) (s) سے (ʃ) کی تبدیلی :-

Punjabiandpunjab.com

(hɔːʃʃuː) ← (ʃuː) Shoe اور (hɔːs) horse

(dʌʃʃiːt) ← (ʃiːt) sheet اور (hʌst) Dust

(dʒʌʃʃʌt) ← (ʃʌt) shut اور (dʒʌst) Just

(۲) (z) سے (ʒ) کی تبدیلی :-

(dʌʒ ʃiː) ← (ʃiː) she اور (dʌz) Does

(butʃəʒ 'ʃɔp) ← (ʃɔp) shop اور (butʃəʒ) Butcher's

(۳) (j) کی موجودگی میں (z) بدل کر (ʒ) ہو جاتا ہے، اور (s) بدل کر (ʃ) ہو جاتا ہے، مثلاً :-

'ðiʃ jəː ← this year

ðiʒ jəːz ← these years

(۴) (k) کے اثر کے تحت (nt) بدل کر (ŋk) ہو جاتا ہے، اور اسی طرح (b) کے اثر سے (nt) بدل کر [m (p)] ہو جاتا ہے، مثلاً :-

(ai 'douŋk 'kɛə) ← (ai 'dount 'kɛə) I don't care

(ai 'doum or 'doump 'bliːv it) ← (ai 'dount biliːv it) I don't believe it

(۵) (p) کے اثر سے (v) بدل کر ہم موسہ (f) ہو جاتی ہے، مثلاً :-

('faifpəns) ← (faiv pɛns) five pence

Liaison

(ب)(۱) - رابطی ادغام

۲۶۹ - فرانسیسی میں سیاقی ادغام کی ایک قسم کو رابطی ادغام (Liaison) کہتے ہیں - اس میں پچھلے لفظ کا آخری مصمتہ (جو عموماً خاموش ہوتا ہے) اگلے لفظ کے شروع پر آواز دے دیتا ہے، جب کہ اگلا لفظ مصوتہ سے یا غیر مخلوط ہ (not aspirate h) سے شروع ہوتا ہو - اس طرح دو مصوتوں کے ملاپ کو رفع کر دیا جاتا ہے -

Liquidation

(ب)(۲) - استیصالی ادغام

دو مصوتوں کے ملاپ کو رفع کرنے کے لئے فرانسیسی میں استیصالی ادغام (liquidation) بھی مستعمل ہے مثلاً le oiseau (the bird) سے l'oiseau - کسی دوسری زبان میں ایسے جوڑ کو بھی کبھی رابطی ادغام (Liaison) ہی کر دیتے ہیں، مثلاً :- vis-a-vis ⟵ (vi: za vi:)

نوٹ :- اردو (عربی) میں لفظ "جمعہ" کو "الوداع" سے ملاتے وقت "جمعہ" کی آخری "ۃ" کو "جمعۃُ الوداع" میں ملفوظ (یعنی "ادغام" میں) نہیں آتا، کیونکہ "جمعہ" میں رباؤ [دفعہ ۲۲۸(۶)] (یا اردو طرز کی وجہ سے) "ۃ" بدل کر "ہ" ہو جاتا ہے جو کہ عربی طرز کی ملاوٹ میں عود کر آتی ہے، مثلاً "قیامہ" (قیامت) سے "قیامۃُ الصُّغریٰ" وغیرہ -

Umlaut

(ب)(۳) - امالہ

۲۷۰ - قواعدی امالہ (Ablaut) کے علاوہ، بعض زبانوں میں اصواتی امالہ (Umlaut) [یعنی "تفخیم" - دفعہ ۹۳(۳) - کے برعکس (Sliding of a-phoneme towards front)] ہوتا ہے جو کہ سیاقی ادغام کی ایک قسم ہوتی ہے - عربی میں اس کی نمایاں مثال قرآن شریف میں لفظ "مجریھا" میں حرف ر کی حرکت کی ادائیگی میں ملتی ہے، جو کہ اردو کے غلط العوام لفظ "بحمہ" میں حرف ع کی حرکت کی طرح (əæ) ہوتی ہے [اور اسی وجہ سے حرف ر کو عربی میں (رٖ) مطبقہ لثویہ یعنی "پُر" نہیں بلکہ محض (ا) لثویہ یعنی "رقیق" پڑھا جاتا ہے]- اس کی ایک اور مثال "بِسْمِ اللّٰہ" کے لام کی حرکت کی ادائیگی میں ملتی ہے، جو کہ اردو کے "رہنا" میں حرف "ر" کی زبر کی طرح (əæ) ہوتی ہے [اور اسی وجہ سے حرف "ل" کو عربی میں (لٖ) مطبقہ لثویہ یعنی تفخیم (پُر) نہیں بلکہ محض (ا) لثویہ (ترقیق) کر کے پڑھتے ہیں. چونکہ بعض کے نزدیک ایسا کرنا غلط ہے، اس لئے اس کو ترکِ امالہ کر کے حرفِ لام کو پُر (بسم اللّٰہ) پڑھتے ہیں.

نوٹ :- عربی قواعد میں "پُر" مصمتوں یعنی مطبقہ کی صفت کو تفخیم کہتے ہیں، یعنی حرف کو پُورا پڑھنے کو تفخیم کہتے ہیں، ورنہ مصوتہ کو پُورا پڑھنا ہو تو اشباع کہلاتا ہے -

۲۷۱ - امالہ دو قسم کا ہوتا ہے - ایک وہ جس میں "اے" (əæ) کی آواز نمایاں ہوتی ہے - اس کو امالۂ بین بین یا امالۃُ الصُّغریٰ یا امالۃُ اللَّفظَین (بین اللفظین) یا تقلیل کہتے ہیں -

Punjabiandpunjab.com

188

دُوسری قسم وُہ جس میں "اے" (ae) کی آواز نمایاں ہوتی ہے ، اُس کو امالۂ محضہ یا امالۃ الکبریٰ یا امالۃُ التّامہ یا امالۃ الاضجاع یا امالۃ البطح کہتے ہیں۔ امالہ کی اِن دونوں قسموں کو متوسط اور شدید کہنا غلط ہے ، کیونکہ یہ دونوں اصطلاحیں عربی فتحہ اور عجمی فتحہ کو متمیز کرنے کے لئے مستعمل ہیں۔

اردو میں امالہ کی مثالیں ہم ایسے الفاظ سے دے سکتے ہیں ، جن میں :-

(۱) ساکن "ہ" یا "ح" کی آواز سے پہلے زبر ہو ، مثلاً کہنا ، وَحدت۔

(۲) یا ساکن "ہ" کی آواز سے پہلے مفتوح "ع" ہو جس سے قبل بھی زبر ہو ، مثلاً جَمعَہ۔ (لفظ جُمعَہ میں امالہ نہیں) ، وغیرہ۔

امالہ ہونے والی الیسی "زبر" کو "امالہ دار زبر" کہتے ہیں ، مثلاً "دہقان" میں حرف دال پر امالہ دار زبر ہے۔

Punjabiandpunjab.com

فارسی میں جہاں حرف ہاء سے پہلے امالہ دار زبر ہو ، وہ اردو میں پہلوی کے رنگ پر (e) کی طرح بُلائی جاتی ہے ، مثلاً مَہر ← مِہر - کہ ← کِہ ، چِہ ← چِہ

مگر پنجابی میں یہاں بھی امالہ نہیں ہوتا ، بلکہ حرف "ہ" ٹیپ ٹنگ پیدا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گورمکھی لپی میں ایسے موقعوں پر حرف "ہ" پر زبر یا پیش دی جاتی ہے ، مثلاً رہنا کو ਰਹਿਣਾ اور چوہنڈی کو ਚੋਹੰਡੀ لکھتے ہیں۔

۲۷۲ - بسا اوقات ادغام میں مصوتوں کی تبدیلی کو عام اصطلاح میں "اعرابی تغیر" (vowel mutation) کہتے ہیں ، اور اس کی ایک خاص قسم امالہ کہلاتی ہے۔ یہ مصوتہ کی آواز کا ایسا ادھورا ادغام ہوتا ہے جو اس کے بعد کی آواز سے مدغم ہونے سے پیدا ہوتا ہے ، خصوصاً "مؤخر" مصوتوں کو بیرونی (palatalise) بنا دیا جاتا ہے ، مثلاً (a) ، (o) اور (u) کی آوازیں جب کہ اُن کے بعد "مقدم" (i) یا (j) کی آواز ہو (جو کہ اب ختم ہو چکی ہو یا تبدیل ہو چکی ہو)۔

۲۷۳ - گو "امالہ" دوسری ہند آریائی زبانوں میں بھی مستعمل ہے ، مگر ٹیوٹانک زبانوں کی یہ خاص خصوصیت ہے۔ یہ اینگلو سیکسن میں عام تھا اور آئس لینڈک میں بہت ترقی یافتہ ہے۔ جرمنی میں امالہ شدہ مصوتے (a - o - u) جن کے بعد پُرانی (i) ہو ، عموماً (ä - ö - ü) یا (ae - oe - ue) سے لکھے جاتے ہیں ، مثلاً :-

mann (man) ← männer —— maenner

men ←

انگریزی میں امالہ شدہ مصوتوں کی مثالیں قواعدی صیغہ (form) میں یوں ہیں :-

goose کی جمع ← geese

man کی جمع ← men

اینگلو سیکسن میں "u - o Umlaut" ہوتا ہے ، جو کہ مصوتہ کی تبدیلی اُس سے اگلے رکن میں کے u اور o کے اثر کی وجہ سے ہوتی ہے ، مثلاً (a - e - i) بدل کر (ea - eo - io) ہو جاتے ہیں۔

189

(bour) eofor ← efor

(ب)(۴) - سَندھی

Sandhi

۲۷۴- فقرے میں اکٹھے الفاظ واقع ہونے سے یا الفاظ کی بناوٹ یا اشتقاقی وجہ سے مادہ یا الفاظ کے بعض ٹکڑے آپس میں اکٹھے واقع ہونے سے جو آوازوں میں اصواتی ملاپ (اور عموماً لکھنے میں جُڑواں ملاپ) یعنی سمیلپن (Euphony) پیدا ہوتا ہے، اُس کی وجہ سے جو ادغام کی مختلف قسم کی تبدیلیاں ہوتی ہیں، اُن کو سنسکرت میں سَندھی کہتے ہیں۔

(۱) سنسکرت کے قواعد دانوں نے اِدغام کے باقاعدہ اصول مرتب کئے ہوئے ہیں، جن کو سندھی کہا جاتا ہے، یعنی اصول کے مطابق جب بھی کوئی حرف کسی خاص حالت میں دُوسرے حرف سے ملاپ کھائے تو اُس میں مقررہ تبدیلی ہونی ضروری ہے۔

(۲) سنسکرت میں تو یہاں تک ہے کہ غفلتی اِدغام بھی باقاعدہ اصول کے تحت مقرر شکل اختیار کر لیتا ہے۔ دوسری زبانوں میں بھی سندھی کی مثالیں ہیں، گو اُن میں لکھتے وقت ایسا جُڑواں ملاپ حروف کی لکھائی میں نہیں ہوتا، مثلاً انگریزی میں Don't you میں (t) اور (j) آوازوں کی سندھی ہے، مگر you don't میں (j) اور (t) کی سندھی نہیں ہے۔ فرانسیسی زبان میں ایسے ادغام کو رابطی ادغام (Liaison) کہتے ہیں، اور کیلٹ زبانوں میں ایسا ادغام "تغیر" (mutation) کہلاتا ہے۔ (دیکھو دفعہ ۲۹۹ اور ۳۴۲)۔

(۳) پرگ رہیا (प्रगृह्य) شُوَر (Pragrhiya Vowels) وہ ہوتے ہیں جو کہ سندھی یا سمیلپن کے اصول کے ماتحت نہیں آتے بلکہ اُن کو علٰحدہ لکھا اور بولا جاتا ہے۔ (دیکھو تحت مجبوری آوازیں)۔

Negligent or Accidental Assimilation

(ب)(۵) - غفلتی اِدغام

۲۷۵- ایسا سیاقی ادغام جو الفاظ کا جملہ میں استعمال ہوتے وقت یا محض الفاظ کے لفظی تلفظ میں سیاق و سباق کی بنا پر محض بے احتیاطی کی وجہ سے پیدا ہو، غفلتی ادغام کہلاتا ہے۔ ایسا ادغام گفتگو کو عموماً بے سلیقہ بھی بنا دیتا ہے، خصوصاً جب کہ سُننے والا ایسی تبدیلی کو ٹھیک طرح نہ سمجھتا ہو۔

۲۷۶- انگریزی میں غفلتی ادغام کی چند مثالیں دی جاتی ہیں :-

(۱) (p) یا (m) کے اثر سے (n) بدل کر (m) بن جاتا ہے، مثلاً Open

(oupm) ← (oupən)

('gʌvmmənt) ← ('gʌv(ə)n mənt) Government

('stam-point) ← ('stan(d)point) Standpoint

(əm 'pə:pəs) ← (ən 'pə:pəs) On purpose

('kʌpm 'sɔ:sə) ← ('kʌp ən 'sɔ:sə) Cup & Saucer

Punjabiandpunjab.com

(۲) (d) کی آواز بدل کر (b) بن جاتی ہے، مثلاً:-

(ju:b bɛtə) ← (ju:d 'bɛtə) you'd better

(۳) (t) کی آواز بدل کر (b) بن جاتی ہے، مثلاً:-

('fupbɔ:l) ← ('fʊt bɔ:l) football

(۴) (s) کی آواز بدل کر (ʃ) ہو جاتی ہے، مثلاً:-

(kwɛʃʃn) ← (kwɛstʃən) Question

(۵) (t) کی آواز بدل کر (k) ہو جاتی ہے، مثلاً:-

('gɛk 'gouiŋ) ← ('gɛt 'gouiŋ) get going

۲۷۷- پنجابی میں ساکن حروف کے بعد حرف ہاء ہو یا یاء کے بعد اشباعی حرف ہو اور یاء سے پہلے متقررہ اعراب ہو تو ما قبل حرف کی آواز میں مدغم ہو کر اُس کو ما بعد الہا بنا دیتا ہے، مثلاً:-

ر (پرہیزگار)	(-rʰ-)	رہانا	رحمت	
ضاذزظ (مذہب)	(-zʰ-)	زہر	زہر	وضاحت
س		سہارا	صحت	
ک ناکہت	(kʰ-)	کہانا	کہنا	
ل (مُلہم)	(-lʰ-)	لہانا	لہر	
م (تمہیں)	(-mʰ-)	مہار	بحر	
ن (انہیں)	(-nʰ-)	نہانا	نہر	
و چوبار	(-vʰ-)	وہاں		
ی		یہاں		

Assibilation

(ج)- بسکار

۲۷۸- اِدغام کی ایک قسم جو کہ انتہائی صورت پکڑ لیتا ہے بسکار (Assibilation) کہلاتا ہے۔ اس میں آواز کو "انفصالی کرنا (affricated) ہوتا ہے، یا غیر بسکاری آواز کے ساتھ بسکاری آواز ملا کر بولا جاتا ہے، مثلاً:-

(۱) لاطینی actionem (aktiõnẽm) سے مندرجہ ذیل حالتیں بدل کر aktjõn — aktçjõ(n) — aktsjõ(n) اور آخرکار فرانسیسی میں aksjõ بنا ہوگا جہاں سے انگریزی میں kʃ(ə)n æ (action) بنا۔

(۲) اِسی طرح یونانی kυριακη' (kyriakɛ:) سے circe اور آخرکار انگریزی میں Church (tʃətʃ) بنا۔

(۳) لاطینی کا لفظ judicem فرانسیسی میں juge (ʒy:ʒ) بنا اور پھر انگریزی میں

Punjabiandpunjab.com
190

judge (dʒʌdʒ) بنا۔

(۴) dike سے ditch بنا۔

(۵) tion- کا تلفظ shun- بنا۔

(۶) idiot کا تلفظ idjet بنا۔

(۷) "میں ہو آیا ہوں" میں "ہو" کی آخری حرکت اور "آیا" کی شروع کی حرکت کے درمیان (ی) داخل کر کے "میں ہوتی آیا ہوں" روزمرہ میں بولتے ہیں، جو کہ "میں ہو ہی آیا ہوں" سے مختلف ہے۔

حقیقت میں حرف y (ی) کی وقتاسی حلقی عبوری آواز (Palatal off glide) تبدیل ہو کر سیسکاری حرف (sibilant) بن جاتا ہے۔ ایسی تبدیلی اگر پیشانی حرف کے ساتھ مل کر ہو، تو اُسے سیسکار کہتے ہیں، مثلاً جب یہ (shoot) کی (tʃu:t) بن جائے۔ سیسکار کے عمل سے انگریزی میں کئی انفعالی حروف پیدا ہو گئے ہیں۔

(ح)- ادغام دوسرے نقطۂ نگاہ سے

ادغام کی تقسیم کی یہاں دو مختلف شکلیں بیان کی جاتی ہیں جو کہ اپنا اپنا علیحدہ انداز رکھتی ہیں:۔

(ح)(۱) - اقسامِ ادغام باندازِ دِگر

۲۷۹- مندرجہ بالا تمام قسم کے ادغام کو ایک اور انداز سے یوں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔

(۱) متقدمی ادغام (progressive): جب پچھلی آواز اگلی آواز پر اثر انداز ہو۔

(۲) رجعتی ادغام (regressive): جب اگلی آواز پچھلی آواز پر اثر انداز ہو۔

(۳) التزامی ادغام (reciprocal): جب اگلی اور پچھلی دونوں آوازیں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوں۔

(۴) دوہرا ادغام (double): جس میں دونوں طرف کی آوازیں درمیانی آواز پر اثر انداز ہوں۔

نوٹ:- ہر ایک قسم کا ادغام مندرجہ ذیل دو حالتوں میں سے کسی ایک حالت پر ہوتا ہے:۔

(i) مکمل ادغام (Complete) - اِس میں مدغم شدہ آواز قریبی حرف کی آواز کو ہو بہو اختیار کر لیتی ہے، اور مکمل اظہار رہتا ہے۔

(ii) ادھورا ادغام (partial) - اِس میں مدغم شدہ آواز قریبی حرف کی آواز کے قریبی مقام تشکیل پر آ جاتی ہے، مثلاً "من یقول" میں ن (n) کی آواز (ŋ) جیسی ہو جاتی ہے جو کہ "ی" سے مل کر عموماً گنگنی آواز ہی معلوم ہوتی ہے۔ اِسی طرح "م" کے بعد "ب" ہو تو میم کی آواز مخفی ہو جاتی ہے۔ "ن" کے بعد "ب" ہو تو پہلے "ن" بدل کر "م" بنتا ہے اور پھر "مخفی میم"۔

۲۸۰- ادھورا ادغام عموماً مرکب دوہری آوازوں (diphthongs) میں ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مختلف شکلیں دی جاتی ہیں:۔

(۱) گنگنی آواز۔ (۲) اخفاء (۳) قریبی مقام تشکیل سے متقارب (۴) مکمل اظہار۔

(ح)(۲) - ادغام کی ایک اور تقسیم

۲۸۱- ادغام کی ایک اور تقسیم یوں ہے:۔

Punjabiandpunjab.com

(۱) (Voice assimilation): جس کی مزید تقسیم یُوں ہے:-

(i) مہموسہ ادغام: یعنی مجہورہ سے مہموسہ ہو جانا۔

(ii) مجہورہ ادغام: یعنی مہموسہ سے مجہورہ ہو جانا۔

(iii) خیشومی ادغام: یعنی دہنی سے خیشومی ہو جانا۔

(iv) دہنی ادغام: یعنی خیشومی سے دہنی ہو جانا۔ وغیرہ۔

(۲) (Place assimilation):

(۳) (Action assimilation):

پس ادغام کا مکمل نام یُوں بھی ہو سکتا ہے:-

مکمل تاریخی تدریجی مجہورہ ادغام، مثلاً leads (li:dz)-

مکمل سیاقی رجعی ادغام، مثلاً glory(d1ɔ:ri)

(د) (۳)- خلاف ادغام (فکّ الادغام) Dissimilation

۲۸۲- بعض اوقات ادغام ہونے کے بالکل برعکس عمل ہوتا ہے، یعنی دو تقریباً ایک جیسی آوازوں کو مدغم کرنے کی بجائے:-

Punjabiandpunjab.com

(۱) دونوں آوازوں کے آپس میں بُعد کو بڑھا دیا جاتا ہے، یا

(۲) ایک آواز کو اسقاط یعنی بالکل گرا دیا جاتا ہے (Contraction)، مثلاً

اینگلو سیکسن extraordinary کا تلفظ (extror -)، لاطینی co-opia سے copia

انگریزی lark سے lawerce - (دیکھو اعرابی ترخیم تحت "حذف")۔

(۳) Fracture یا Breaking: مفرد مصوتہ کو مرکب دوہرا (diphthongize) بنا دیا جاتا ہے، مثلاً ped سے pied -

اس بُعد کو بڑھانے کے لئے مکرر یعنی ایک جیسے مخرجی حروف میں سے ایک کو یا "عام حالت میں مدغم ہو جانے والی آواز" کو کسی اور قریب المخرج آواز سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً:-

لاطینی لفظ peregrinum کو انگریزی میں pilgrim بنا دیا،
کیونکہ تلفظ میں دو جگہ حرف (r) کا ہونا مشکل تھا اس لئے ایک (r) کو (l) سے بدل دیا گیا۔

ایسی تبدیلی کا تعلق اصواتیات کا نہیں بلکہ صوتیات کا موضوع ہے۔

(د) (۳) - تجنیس و تقلیب Metathesis

۲۸۳- آوازوں کے ادل بدل کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) آوازوں کا جگہ بدل لینا، مثلاً axion سے ascian میں (ks) سے (sk) ہو جانا، یا
elira سے erila میں (l) اور (r) کا ادل بدل ہو جانا۔

(۲) تجنیسِ تام کی بجائے تجنیسِ خطی بنا دینا ، مثلاً "حمار - خمار - چمار" ایسے الفاظ کا آپس میں ادل بدل کر دینا - تجنیسِ تام میں ایک ہی تلفظ والے الفاظ یا ایک ہی لفظ کو مختلف معانی میں استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً :-

اِس چاہ (اُلفت) کی ہم کو چاہ (ضرورت) نہیں ، اِس چاہ (خواہش) کو
چاہ (کنواں) میں ڈال دو - یا
وہ نیچی کافر سیاہ پٹی (زلف) کہ جل کے زخموں کو باندھے پٹی (بند)
پڑھی ہے جس نے کہ اُس کی پٹی (ترغیب / فریب) وہ پٹی (چارپائی کا بازو) سرہے پٹک رہا ہے - یا
مذموم پہلو رکھنے والے الفاظ ، مثلاً میں تیری وَل گیا (طرفداری اور دو آبی پنجابی کا فرق)-

(۳) ناشنو نقل (Deaf mutism) یعنی تلفظ کا غلط استعمال جیسے گونگے بہرے عموماً مرتکب ہوتے ہیں، مثلاً Knife کی بجائے Kinfe بولنا ، وغیرہ -

(۴) اِسی طرح کی دیگر لکھنے یا بولنے کی غلطیاں ، مثلاً Falstaff کی بجائے Fastolph وغیرہ -

اِس کا بیان اصواتیات کے دائرہ سے باہر ہے، کیونکہ ایسے تجزیے کرنا ماہر صوتیات کا کام ہے -

Elision (۱۷) حذف (اُڑ گِرہ)

۲۸۴ - علم الاصوات میں اُس آواز کے گرا دینے کو حذف کہتے ہیں جو کہ کبھی موجود تھی یا ابھی تک واضح اور صاف گفتگو میں موجود ہوتی ہے ، یا علیٰحدہ بولنے میں موجود ہو مگر وصل میں یا روزمرہ میں حذف ہو جائے، مثلاً عربی میں حرف "بِ" کو الفاظ "اِسم اللہ" سے جوڑتے وقت "بِسمِ اللّٰہ" میں الف تلفظ اور کتابت دونوں میں حذف ہو جاتا ہے ، مگر "بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی" میں تلفظ میں تو گر جاتا ہے مگر کتابت میں نہیں گرتا، کیونکہ "اسم" کو صرف بطور جز استعمال کیا ہے - ایسی ایک اور مثال "مَا اِسْمُکَ" کو "مَاسْمُکَ" لکھنا اور "مَسْمُک" پڑھنے کی ہے - "بِسمِ اللّٰہ" کی طرح الف کا تلفظ اور کتابت دونوں میں گر جانے کی مزید مثالیں "وَسْئَلْ" ، "فَسْئَلْ" وغیرہ میں "اسْئَلْ" کے الف گرنے کی ہیں - عربی کا ہمزۃ الوصل (مثلاً عبداللہ ، علی العموم ، علی الصبح ، وغیرہ) بھی وصل کے وقت تلفظ میں گر جاتا ہے، کیونکہ جب تعریفی لام کا وصل پچھلے لفظ سے ہی ہو گیا تو بغیر زائد وصل (ہمزۃ الوصل) کو بلانے کی ضرورت نہ رہی - اسی طرح لامِ جارہ (دفعہ ۲۵۳) داخل کرنے سے تو ہمزۃ الوصل تلفظ کے علاوہ کتابت میں بھی گر جاتا ہے (مثلاً لِلْعٰلَمِیْن - فَلِلَّذِیْن ، وغیرہ) ، کیونکہ لام بعمل جر کی نشانی ہمزۃ الوصل کے گرنے سے بنتی ہے (جیسا کہ "فَعَلُوْا" ماضی کے صیغہ جمع غائب میں الف زائد کرنے سے واؤ جمع اور واؤ عطف کے درمیان فرق کرنے کا نشان بن جاتا ہے) - اگر تعریفی "ال" کسی لفظ کا جزو ہو ، تو ایسی حالت میں لیے لامِ جارہ سے ہمزۃ الوصل مع تعریفی لام کے تلفظ اور کتابت دونوں میں گر جاتا ہے (مثلاً لِلّٰہ) - اصواتی کتابت میں حذف کی نشانی کے لئے دفعہ ۱۳۳ ملاحظہ ہو -

۲۸۵ - عربی میں ہمزۃ القطع کے اُلٹ ہمزۃ الوصل کہتے ہی اُس کو ہیں ، جو وصل میں حذف ہو جائے ، جس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں :-

(۱) تعریفی "ال" مع الفاظ "اللہ" اور "الذی" میں پہلا الف -

(۲) اِسمیہ الفاظ :- اِسم - اِمرأ - اِمرأت - اِبن - اِبنت" میں پہلا الف -

(۳) گنتی کے الفاظ : "اِثنانی" اور اس کی حالتیں اور مرکبات میں پہلا الف ۔

(۴) ثلاثی افعال کے صیغہ امر میں پہلا الف ، مثلاً اِضرب ۔

(۵) ساتویں قسم کے افعال کے ماضی ، امر اور مصدر مع فعل کی مندرجہ ذیل مزید حالتیں :۔

اجتماع ۔ اِجتمَع ۔ اِجتمِع ۔

۲۸۶ ۔ خالص حذف کی مثال جس میں ہمزۃ الوصل مع اپنی حرکت کے حذف ہو جاتا ہے ، صرف وہیں ہو سکتی ہے ، جہاں پہلا لفظ چھوٹی اعراب پر ختم ہو ، اور وہی چھوٹی اعراب ہمزۃ الوصل سے اگلی حرف سے مل جائے ، مثلاً :۔ (مع دوسری مثالوں کے)

(۱) حرف "مَا" استفہامیہ پر حرف جار داخل ہو ، تو الف لکھائی میں بھی حذف ہو جاتا ہے ، اور فتحہ میم پر باقی رہتی ہے (اور کبھی میم ساکن بھی کیا جاتا ہے) ، مثلاً عَنْ + ما = عَمَّ ۔ علا + ما = علامَ ۔

فی + ما = فیمَ ۔ بِ + ما = بِمَ ۔

(۲) لفظ "اِبن" جب کسی اسم کی طرف مضاف ہو کر صفت ہو ، تو الف لکھائی میں بھی گر جائے گا ، مثلاً :۔

عمرُ بنِ الخطاب ، خالدِ بنِ الولید ۔

اگر لفظ "ابن" صرف خبر ظاہر کرے تو الف حذف نہیں ہوگا ، مثلاً المسیح ابن اللہ ۔ عزیز ابن اللہ ۔

اسی طرح اگر ضمائر کی طرف مضاف ہو ، تو بھی ابن ہی لکھیں گے ۔

(۳) دو الف ہونے سے ایک الف گر جاتا ہے ، مثلاً نَ + اِئْتِ = نَأْتِ ۔ وَ + اِئْتُوا = وَأْتُوا ۔

وَ + اُؤْمُرْ = وَأْمُرْ ۔ فَ + اِئْتِ = فَأْتِ ۔

(۴) لام داخل ہونے سے "اَلَّذِیۡنَ" کے الف کا مکمل حذف ، مثلاً لِلَّذِیۡنَ ۔

نوٹ :۔ "وَاَصحٰبُ لْئَیْکَۃِ" کی مثال ملاحظہ ہو ۔

(۵) ثلاثی افعال کے صیغہ امر میں پہلے الف کا مکمل حذف ، مثلاً فَسْئَلْ ۔

۲۸۷ ۔ لفظ اگر ہمزۃ الوصل سے اگلے حرف سے نہ ملے ، تو ان حالتوں میں طفیلی اعراب آجاتی ہے (دیکھو تحت "خارجی آوازیں") یا ویسے ہی الف کتابت میں تو رہتا ہے ، مگر تلفظ میں نہیں آتا ، مثلاً (مع دوسری مثالیں) :۔

(۱) فَ + اُدعُ = فَادْعُ ۔ نَ + اخذ = نَاْخُذْ ۔ نَ + الی الارض = نَارِ فِی الْاَرض ۔

(۲) بیتُ + اَلْ قاضی = بیتُ الْقاضی ۔ غیرُ الَّذِیۡنَ ۔ غیرُ الْاِنسانَ ۔ رَجلِ اثْنَیْنِ ۔

(۳) الف کے مسلسل حذف ہونے کی ایک مثال ملاحظہ ہو :۔

بِئْسَ + اَل + اِسم + اَل + فُسوق = بِئْسَ اَلْ + اِسم + اَل + فسوق = بِئْسَ الِاِسم + اَل + فسوق

= بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوق ۔

نوٹ :۔ "تخفیف" اصطلاح میں حذف کر کے اُس کی جگہ دوسری آواز لے آنا بھی شامل ہے ۔

۲۸۸ ۔ اردو میں حالانکہ خیشومی حالت علاوہ رنگ رکھتی ہے ، مگر پھر بھی بعض حالتوں میں غُنّہ نُون محض خیشومی ہو جاتا ہے ، اِس کو "حذف مع الغُنّہ" کہتے ہیں ، مثلاً :۔

Punjabiandpunjab.com

(۱) متقدمین عربی الفاظ میں آخر نُون سے قبل حرفِ علت ہو اور اِس حرفِ علت کے ماقبل کی حرکت موافق ہو، تو نُون کا اعلان نہیں کرتے، مثلاً قارُون، ہامان، حیران، حیوان، ممنُون، بیان، تدوین، تدفین، تجہیز و تکفین۔ مگر فرعَون، کونَین، محب حسَین (مضمون نِگار)۔

البتہ ایسی حالت میں فارسی الفاظ میں اعلان نُون بالکل ناجائز ہے، مثلاً جنُون، شگُون، آستین، زمین، تابان، ہراسان، میہمان، پریان، نادان، تاوان، چیستان، پستان، ترکی لفظ خان۔

گو اردو ترکیب میں متاخرین ایسے عربی فارسی نُون کا اعلان نہ کرنا مکروہ سمجھا ہے، مثلاً قارُون، پیمان، زمین، خان۔

195

(۲) بعض نفسِ اعلانِ نُون و اخفاءِ نُون کی بابت مندرجہ ذیل مزید قاعدوں کے پابند ہیں:-

(i) بحالت عطف و اضافت، نُون کا اعلان درست نہیں، جیسے رازِ نہاں، دل و جاں، دلِ ناداں، دل و دیں، دشمنِ جان، یارِ مہرباں۔

(ii) بلا عطف و اضافت سہ حرفی حروف میں اعلان نُون ہونا چاہئے، جیسے نان، پان، خان، جان۔ چین۔ خُون۔

(iii) سہ حرفی حروف کے علاوہ دیگر الفاظ میں بحالت عطف و اضافت، اخفا واجب ہے، لیکن جب عطف و اضافت کی حالت نہ ہو تو اعلان یا اخفا دونوں کا اختیار حاصل ہے، جیسے مہربان، میرے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے، دلِ مہرباں، ناقصاں، اجتماعِ ناقصاں۔

(iv) اس قسم کے فارسی الفاظ جو محاورۂ اردو میں باعلانِ نُون بولے جاتے ہیں، جب اُن کی ترکیب بطور فارسی نہیں رہتی تو بعض شاعر باعلانِ نُون ہی استعمال کرتے ہیں، مگر اعلان کی رعایت سے خواہ مخواہ مضمون کا خُون نہیں کرتے، جیسے دیاں، ارماں، (دیان، ارمان)۔

(v) جو الفاظ روزمرہ میں بغیر نُون کے بولتے ہیں اُن کا اعلانِ نُون بغیر عطف و اضافت کے مکروہ ہے جیسے عُریاں، دنداں شکن، دنداں ساز، آشیاں، رضواں، جولاں، جولاں گاہ۔

۲۸۹- بعض حذف تو ادغام کی ہی صورت ہوتے ہیں، مثلاً Hindness میں (d) لامحالہ (n) کی وجہ سے خیشومی ہو کر (n) بن جاتی ہے اور آخرکار دو (n) کی بجائے ایک (n) ہی کافی رہتا ہے۔ پس اِس طرح (d) کی آواز حذف ہو گئی۔

کسی آواز کو دبا دینے کو بھی حذف کہتے ہیں، مثلاً Wednesday کو We'n'sday یا I will کو (I'll) وغیرہ۔ اِس کو (eclipsis – جمع eclipses) یعنی "دب جانا" کہتے ہیں۔

۲۹۰- حذف کی چند مثالیں لکھی جاتی ہیں:-

(۱) جس طرح فرانسیسی میں "e muet" ہوتی ہے (مثلاً "je ne peux pas le chemin de fer" کو بولنے میں je_n peux pas le ch min d fer کہیں گے)، اسی طرح مصری روزمرہ میں دو یا زیادہ چھوٹے مصوتے دو یا زیادہ رُکنوں میں لگاتار آجائیں، اور دوسرا رکن اُونچے لہجہ والا نہ ہو،

تو اس دوسرے رکن کا (i)، (u) یا (ـُ) حذف ہو جاتا ہے (مگر مصوتہ "a" کسی حالت میں بھی حذف نہیں ہوتا، مثلاً :-

ذا کِتاب (ða kitab) ← (ða_kta:b)

یا محمد (ja mʊH:ammad) ← (ja_mH:mmad)

ما لُکُوش (ma luku:ʃ) ← (ma_lku:ʃ)

عَجَلِتی (ʕ:agaliti) ← (ʕ:agalti)

ہُوا کبیر (hu:wa kibi:r) ← (hu:wa_bi:r)

ہُوا کریم (hu:wa kari:m)
انا ضَرَبتُ (ana dɒrɒbtu) } a(ɒ) کی وجہ سے حذف نہیں ہوگا۔

انا مِسِکتُ (ana misiktu) ← (ana_msiktu)

لِحَدِّ ہِنا (li H:addi hina) ← (li H:addi_hna)⊗

ہُوا نِسی (hu:wa ˈnisi)
ہُوا خُلُص (hu:wa ˈɣulus) } اونچا لہجہ ہونے کی وجہ سے حذف نہیں ہوگا۔

⊗ اونچا لہجہ ہوتے ہوئے بھی ایسی مستثنےٰ حالتوں میں حذف ہو جاتا ہے۔

(۲) مصری روزمرہ میں ملا کر پڑھتے وقت لفظ کا پہلا ہمزہ حذف کر دیتے ہیں۔ ایسا حذف کرنے سے دو اعراب اکٹھے ہو جائیں تو عموماً پہلی اعراب حذف ہو جاتی ہے، مثلاً کُنتِ اَقبل ← (kunt_apfil)، باَلقابہ (b_apa:bihi) - مگر اس کے اُلٹ بھی دوسری اعراب حذف ہوتی ہے، مثلاً یا اُختی ← (ja_ʕ:ti)۔

(۳) (d) یا nt کا حذف :-

Two & Six (ˈtu: ən ˈsiks) میں (ənd) کی بجائے (ən)،

Wait & See (ˈweit n ˈsi:) میں [(ə)nd] کی بجائے (n)،

I don't know (ˈai dou ˈnou) میں (dount) کی بجائے (dou)۔

(۴) اہلِ زبان اپنی گفتگو میں motion (ˈmouʃən) بولتے ہیں، مگر عام بول چال میں (ə) حذف کر کے (ˈmouʃn) کہتے ہیں۔

(۵) (t) کا حذف، جو کہ لفظ میں اکیلا ادا کرنے میں قائم ہوتا ہے، مگر جوڑتے وقت حذف ہو جاتا ہے، مثلاً

Christmas (ˈkrisməs) - Chestnut (ˈtʃɛsnʌt) -

Postman (ˈpousmən) - dustbin (ˈdʌsbin) -

(۶) انگریزی میں "r" حرف کو عموماً تب ہی بلایا جاتا ہے، جب اس کے بعد کوئی ملفوظی حرکت ہو، مثلاً rise، very، arose، وغیرہ۔ مگر حرف صحیح یا لفظ کے آخر پر اس کی آواز حذف کر دی جاتی ہے، مثلاً

Punjabiandpunjab.com

(fa:) far ، (a:m) arm، وغیرہ - (دیکھو تحت "خارجی آوازیں")۔

(۷) Bristol کی بولی میں آخر کے (-əl) کا (l) عموماً حذف کر دیا جاتا ہے، مثلاً Rascal (ra:skə) - (دیکھو تحت "خارجی آوازیں")۔

۲۹۱- علم صوتیات میں کسی لفظ سے کوئی آواز، حرف یا رکن تہجی کو ترک کر دینے کو ترخیم (Syncope) یا (Hyphaeresis) کہتے ہیں، مثلاً:-

197

launder + ess ← laundress (حرف e کی ترخیم)۔

battle + ing ← battling [رُکنی (l̩) کو غیر رُکنی (asyllabic) کرنا'

یعنی تلفظ (bat - tling) یا (bat - ling) کرنا۔

never ← ne'er (حرف v کی ترخیم)۔

amete ← ante اور پھر ant (حرف e کو محذوف کر دیا)۔

۲۹۲- ترخیم کی مخصوص مثالیں یوں ہیں:-

(۱) رُکنی ترخیم (Syllabic Syncope) یا (Haplology) - الفاظ کی ایسی ترخیم کو کہتے ہیں جو بولنے میں تیزی کی وجہ سے ایک یا زیادہ رکن تہجی کو ترک کرنے یا حذف یا اختصار کرنے سے واقع ہو، اور اکثر اُن دو رُکن تہجی میں ہوتا ہے جو کہ پاس پاس ہوں اور اُن کے شروع کے حروفِ صحیح ایک جیسے ہوں، مثلاً لاطینی زبان میں:-

Se mi mo dius کی بجائے Semodius ہو جاتا ہے۔

(۲) مدغمی ترخیم (Assimilatory condensation) یا (Contamination by successive Association)-

اِس میں ایسے جملہ کو مخفف (Contraction) کر دیا جاتا ہے جس کی دو ممتاز آوازیں مقفّیٰ ہوں، جبکہ دوسری آواز کا جزو ترک کر دیا جاتا ہے یا مبہم کر دیا جاتا ہے، مثلاً جرمن زبان میں مندرجہ ذیل جملہ میں:-

(ein kleines scheinernes) دو ممتاز آوازوں "nes" سے مقفّیٰ ہیں، اِس لئے دوسری آواز کا پورا جزو ترک کر کے ein kleinernes بولا جاتا ہے۔

(۳) اعرابی ترخیم (Synecphonesis) - اِس میں دو رُکن تہجی (حرکت کی ترخیم سے) مل کر ایک ہو جاتے ہیں (مل کر ایک ہو جاتے ہیں)، مثلاً "battle کے رُکنی (l̩) کی بجائے (tl) کرنے سے سارا لفظ یک رُکنی ہو جاتا ہے۔

ایسی ترخیم کی مثالیں عروض میں اعرابی ترخیم برائے تخفیفِ رُکن (Synaeresis) اور اعرابی ترخیم برائے یک رُکنی (Synizesis) میں پائی جاتی ہیں۔ [دیکھو دفعہ ۲۸۲(۲)]۔

انگریزی میں (i) اور (u) حروف کو ساحتی آواز میں تبدیل کر دینے کو اِن حروف کو hardening کرنا کہتے ہیں۔ ایسا کرنے سے بعض اِس کو "اعرابی ترخیم برائے تخفیفِ رُکن" کہتے ہیں اور بعض "اعرابی ترخیم برائے یک رُکنی" کہتے ہیں، مثلاً [دیکھو دفعہ ۲۹۳(i)(۲)]:-

(-l-) ← alien, (tj-) ← tune, (dj-) ← duty, (-n-) ← onion

۲۹۳- اِس کے برعکس "خلافِ ترخیم" Diaeresis بھی ہوتا ہے، جس میں ایک رکن سے دو رکن تہجی بنا دئے جاتے ہیں، خصوصاً مرکب دوہری آواز کی "غیر رُکنی مصوتی آواز" (دیکھو دفعہ ۱۹۷) کو علاوہ کرکے یا زلقیہ حروف [(w)، (j)، وغیرہ] کو اعرابی بنا کر دُوسرا رکن بنا دیا جاتا ہے۔

۲۹۴- عربی میں قوانین تخفیفِ ہمزہ

(۱) کسی متحرک حرف کے بعد ایک ساکن ہمزہ ہو، تو اُس متحرک حرف کی حرکت کے مطابق حرف کے ساتھ اُس ہمزہ کو بدل سکتے ہیں، مثلاً:-

رَأْس ← راس (سر)۔ بُؤْس ← بُوس (تکلیف)۔ بِئْر ← بیر (کنواں)

(۲) حروف غیر اصلیہ و یا ی جب کہ ساکن ہوں، اور اس کے بعد ایک متحرک ہمزہ ہو، تو ایسے ہمزہ کو و یا ی سے بدل کر تشدید کے تحت کر سکتے ہیں، مثلاً:-

نُبُوْأَت ← نُبُوَّت (خبر دینا)۔ خَطِیْئَت ← خَطِیَّت (خطا)۔ اُفَیْئِس ← اُفَیِّس (چھوٹی کلہاڑی)

(۳) اصول ۲ کے علاوہ کسی اور حرف کے بعد ایک متحرک ہمزہ ہو، تو ایسے ہمزہ کو گرا کر اُس کی حرکت کو اُس سے پچھلے حرف پر دے سکتے ہیں، مثلاً:- مَسْئَلَہ ← مَسَلَہ (سوال)۔ مَلْأَک ← مَلَک (بھیجنا)۔

(۴) ایک مفتوح ہمزہ اگر ضمہ کے بعد ہو تو "و" سے، اور اگر کسرہ کے بعد ہو تو "ی" سے بدل سکتے ہیں، مثلاً:-

جُؤَن ← جُوَن (دوائی کی بوتل)۔ رِئَر ← رِیَر (دُشمن)۔

(۵) اگر ایک ہی لفظ میں دو اکٹھے ہمزہ آجائیں، جن میں سے پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن، تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے مطابق والے حرف کے ساتھ ہمیشہ بدل دیا جاتا ہے، مثلاً:-

أَأْمَنَ ← آمَنَ۔ أُؤْمِنَ ← أُومِنَ۔ إِئْمان ← إیمان۔

(۶) اگر ایک ہی لفظ میں دو اکٹھے متحرک ہمزہ آجائیں، جن میں ایک پر کسرہ ہو، تو دوسرے کو "ی" سے ہمیشہ بدلا جاتا ہے، مثلاً:-

أَأْمِمَہ (بروزن أَفْعِلَہ) ← [مطابق اصول ادغام دفعہ ۲۶۶ (۲)(ii)] أَإِمَّہ (أَئِمَّہ) ← أَیِمَّہ۔
خَطَایِئُ (بروزن فَعَائِلُ) ← خَطَائِیُ ← (مطابق اصول ۵) خَطَایِیُ ← [مطابق اعلال دفعہ ۲۲۵ (۲)]
خَطَایا۔

(۷) اگر ایک ہی لفظ میں دو اکٹھے متحرک ہمزہ آجائیں، جن میں سے کوئی بھی کسرہ والا نہ ہو، تو دوسرے ہمزہ کو ہمیشہ "و" سے بدلتے ہیں، مثلاً:- أَأَادِم ← أَوَادِم (گندمی رنگ کا)۔

(۸) ایسے جمع کے صیغہ میں جو بروزنِ فَعَائِلُ بنا ہو، ہر وہ ہمزہ جو الف اور یاء کے درمیان آجائے (بشرطیکہ وہ ہمزہ غیر اصلیہ ہو) حرف یاء میں ہمیشہ بدل جاتا ہے جس پر فتحہ کی حرکت آجاتی ہے، مثلاً (دیکھو اصول ۶):- خَطِیَّہ (بروزن فَعِیلَہ) ← (جمع) خَطَائِیُ (بروزن فَعَائِلُ) .... ← خَطَایا۔
بَلِیَّہ ″ ← ″ بَلَائِیُ ″ .... ← بَلَایا۔
قَضِیَّہ ″ ← ″ قَضَائِیُ ″ .... ← قَضَایا۔
وَصِیَّت ″ ← ″ وَصَائِیُ ″ .... ← وَصَایا۔

Punjabiandpunjab.com

199

۴- اصواتی اتّصال

Junctures

۲۹۵- اصوات کی مسلسل ادائیگی میں ایک صوت کا دوسری صوت کے ساتھ باہمی تعلق یعنی ہر صوت کی ابتدائی اور اختتامی حالت، یا وہ طریقہ جو ایک صوت دوسری صوت کے ساتھ ملتے وقت آواز کی انتقال میں استعمال کرتی ہے، اصواتی اِتّصال (Juncture) کہلاتا ہے۔

ایسے اصواتی اتّصال یا تو شروع اور آخر پر ہونے کی وجہ سے کُھلے مِلاپ (open juncture) ہوتے ہیں، اور یا درمیان میں آنے سے بند مِلاپ (close juncture) ہوتے ہیں۔ اِن دونوں قسم کے اتّصال میں اصوات کی رنگینیوں میں اختلاف نظر آ سکتا ہے۔

بعض عالم تجصوتیات اِس لفظ اِتّصال (Juncture) پر معترض ہیں، خصوصاً جبکہ بیشتر (close j.) حقیقت میں کچھ بھی اتّصال نہیں دکھاتے، بلکہ اِس کے برخلاف بعض (open j.) واقعی اتّصالی کیفیت دکھا دیتے ہیں۔ غرضیکہ یہ اصطلاح جب (open j.) کے مترادف بھی استعمال ہوتی ہے، تو اِس لحاظ سے اُس وقت اِس کو juncture کی بجائے اِنفصال (disjuncture) کہنا چاہئے۔ اِن کے مخالف مکتبۂ خیال والے juncture کی اصطلاح میں کوئی خامی محسوس نہیں کرتے، کیونکہ یہ اصطلاح محض مِلاپ کی رنگینیاں ظاہر کرتی ہے جس میں قُرب یعنی دوسرے اصوات کی مخصوص نزدیکی کا تعین مقصود نہیں ہوتا۔

غرضیکہ "اصواتی اتّصال" میں نزدیکی آوازوں کی وجہ سے واداتی تبدیلیوں کی طرح اصوات کی ہیئت نہیں بدلتی بلکہ اُس میں گوناگوں رنگینیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اِن رنگینیوں کا بیان مندرجہ ذیل فصلوں میں کیا جاتا ہے۔

(۱)- تصرفاتِ آواز

Partially modified sounds

۲۹۶- متعین بولوں میں آواز کے تصرفات مختلف انداز میں ہو سکتے ہیں، مثلاً:-

(۱) قدرے غیر مجہر (Partially devoiced):-				
ابتدائی غیر مجہر (Initially unvocalised or unvoiced)	(^{p}b)	اختتامی غیر مجہر (Finally devocalised or devoiced)	(d^{t})
(۲) قدرے مجہر (Partially vocalised):-				
ابتدائی مجہر (Initially vocalised or voiced)	(^{d}t)	اختتامی مجہر (Finally vocalised or voiced)	(t^{d})
(۳) قدرے مختنق (Partially voiceless):-				
ابتدائی مختنق (Initially voiceless)	($^{g}_{\circ}g$)	اختتامی مختنق (Finally voiceless)	($g^{g}_{\circ}$)
(۴) قدرے مسموع (Partially fortis):-				
ابتدائی مسموع (Initially fortis)	($^{k}_{v}k$)	اختتامی مسموع (Finally fortis)	(k^{k}_{v})
(۵) قدرے پُھسپُھسی (Partially whispered):-				
ابتدائی پُھسپُھسی (Initially whispered)	($^{g}_{c}g$)	اختتامی پُھسپُھسی (Finally whispered)	(g^{g}_{c})

Punjabiandpunjab.com

یعنی مسموع آواز کو قدرے مسموع کر سکتے ہیں، اور پھر قدرے مجہر۔ اسی طرح مختنق آواز کو قدرے مختنق کر سکتے ہیں، اور پھر قدرے غیر مجہر۔ قدرے چپکی آواز البتہ مجہورہ اور مہموسہ دونوں کی ہو سکتی ہے۔

۲۹۷۔ (۱) انگریزی میں حروفِ صحیح (خصوصاً جہری) جب الفاظ کے شروع پر آئیں تو :-

(i) ابتدائے گفتگو (approach) پر جو ابتدائی آواز (onset) ہوتی ہے، وہ ابتدائی غیر مجہر (Initially unvocalised) ہوتی ہے، کیونکہ اس میں اوتارِ صوت آواز کے شروع ہونے سے قدرے بعد جنبش کرتے ہیں۔ دوسری زبانوں میں مصوتہ کو بھی اسی قدر کامل جہر سے بلایا جاتا ہے کہ یا تو ہمزہ (Glottal stop) کی حالت رکھ کر یا قوی سانس کے زور سے جبکہ اوتارِ صوت آواز نکالنے کی حالت میں ہوں اُس مصوتہ کو بلایا جاتا ہے۔ ایسی ترکیب کو (Direct or hard attack یا coup de glotte) کہتے ہیں۔ اس کے برعکس (soft attack) کہلاتا ہے، یعنی "جہری ابتدا" اور "ہمسی ابتدا"۔

(ii) اور اسی طرح انتہائے گفتگو (departure) پر جو اختتامی آواز (Detente) ہوتی ہے، وہ اختتامی غیر مجہر (Finally devocalised) ہوتی ہے، کیونکہ اُس میں آواز کے ختم ہونے سے پہلے ہی جنبش ختم ہو جاتی ہے، مثلاً body کو (ᵇbɔdⁱ[illegible]) پڑھا جاتا ہے۔ ایسی ابتدائی آواز (Onset) اور اختتامی آواز (Detente) جو غیر مجہر ہوتی ہیں ان کو مجموعی طور پر عام الفاظ میں غیر جہری عبوری آوازیں (Unvoiced glides) بھی کہہ دیتے ہیں، کیونکہ ان میں اوتارِ صوت جنبش نہیں کرتے۔ دوسری زبانوں میں ایسے حروفِ صحیح کامل جہر (fully voiced) سے ہوتے ہیں۔ (دیکھو تحت "عبوری آوازیں")۔

(iii) اس کے برعکس بعض اوقات مہموسہ حروف میں آواز ختم ہونے سے پہلے ہی اوتارِ صوت جنبش کر جاتے ہیں، مثلاً مصمتہ (m) کو (ᵐm) ادا کیا جاتا ہے۔

(۲) مندرجہ بالا تصرفات کے علاوہ ایک اور صورت بھی ہوتی ہے، جس میں آواز قدرے مہموس یا مجہر ہونے کی بجائے تبدیل ہو کر قدرے مختنق یا چپکی ہو جاتی ہے، مثلاً :-

(i) مہموسہ سانسی آوازوں کے بعد [(l), (m), (n), (r), (w), (y)] اصوات کی آدھی آواز مختنق ہو جاتی ہے، جیسا کہ الفاظ slay, small, snow, free, (hwɛn) when, (hju) hue۔

(ii) پشاخی آوازوں کے بعد [(l), (r), (w), (y)] اصوات کی آواز قدرے مختنق ہو جاتی ہے جیسا کہ الفاظ black, try, dwell, (tjun) tune۔

(iii) لفظ کے شروع پر اگر (z) ماقبل حرکت (antevocalic) ہو تو (z) کی پہلی آدھی آواز مختنق ہو جاتی ہے، مثلاً :- zone (ᶻz —)۔

(iv) مگر لفظ کا آخری (z) جبکہ اُس (z) سے پہلے حرکت والا حرف ہو تو اُس (z) کا آخری آدھا حصہ مختنق ہو جاتا ہے، مثلاً :- seas (—zᶻ)۔

(v) انہی حالتوں میں (ð)، (v) اور (ʒ) آوازیں قدرے غیر مجہر (partially devoiced) ہو جاتی ہیں، مثلاً :- this (ᶿð—)۔

Punjabiandpunjab.com

(vi) (θ) کی آواز لفظ کے آخر پر ہمیشہ آدھی مختفی ہو جاتی ہے، مثلاً fifth ، width -

(vii) مجہورہ حروفِ صحیح کی آوازوں کے بعد اگر لفظ کے آخر پر [(z) ، (v) ، (ʒ)] آواز ہو، تو یہ آوازیں پوری یا آدھی مہموس یا چیکی ہو جاتی ہیں، مثلاً:- hens = (hɛnz̥)، (hɛnᶻz)، (hɛnz̥)، (hɛnᶻz)-

اس مثال میں hens کے تلفظ کا hence (hɛns) کے تلفظ سے فرق کرنا مشکل ہے، سوائے اس کے کہ hens میں hence کے مقابلہ پر (n) کی آواز قدرے لمبی ہوتی ہے -

(viii) انگریزی میں لفظ کے آخر کی مجہورہ سائیشی آواز (یعنی بھنّا ہٹ) [جب کہ اس سے پہلے بھی ایسی بھنّاہٹ آواز یا مجہورہ پٹاخی آواز (جیسے مجہورہ انفصالی آواز میں) ہو] بالکل چیکی آواز بن جاتی ہے، مثلاً:-

201

[(v) = بھنّاہٹ] θijv z̥(ʒ̥) [◡ʃ⋂⋺Ƨ◌] Thieves

[(d) = پٹاخی] rɛid ʒ̥(ʃ̥) [ω[ʃ⊙Ƨ◌] Rage

دوسری مثال "rage" میں حرف "g" انفصالی (dʒ) ہونے کی وجہ سے پہلی (d) کی آواز تو محض بندشی ہوتی ہے، مگر "g" کا باقی آدھا تلفظ بالکل چیکی آواز میں بدل جاتا ہے، یعنی "g" کا تلفظ شروع ہونے سے ہی حلق پیدا نہیں ہو پاتا جب تک کہ حرف "g" کی ساری آواز ختم نہ ہو جائے، جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مجہورہ آواز چیکی آواز میں بدل جاتی ہے اور پھر مہموسہ اختتامی عبوری آواز پر ختم ہو جاتی ہے -

(xi) اگر یہ تبدیلی جو کہ مجہورہ سے مہموسہ آواز تک ہوتی ہے، حرفِ صحیح کے شروع ہونے کے ساتھ ہی ہو جائے تو ہمیں آخر پر (dʒ̥) کی بجائے مختفی آواز (-z̥) [ʃƧ̊] (Half-breath final z) پیدا ہوتی ملے گی۔

(xii) اسی طرح مثلاً حرف (z) کے کیا تیار شدہ مختلف تصرفات آواز یہاں دئے جاتے ہیں:-

Punjabiumdapunjab.com

Ƨ°ʃ	(z̥-) (ˢz-)	انگریزی لفظ zeal میں تدریجی (مجہورا ابتدائی (z))	ʃƧ̊	(-z̥')	فرانسیسی میں آخری (z) کی واضح مجہورا اختتامی آواز مع مجہورا اختتامی عبوری آواز -	
Ƨ'ʃ	(z̬-)	فرانسیسی اور جرمن زبانوں کا واضح (clear) ابتدائی (z)	ʃƧ'°	(-z̬°)	کامل جہر (fully voiced) کا آخری (z)	مثلاً انگریزی لفظ "is" میں
Ƨ'	(z'-)	جرمن کا نیم مجہور (Half voice) ابتدائی (z)	ʃƧ̊	(-z̥°)	بتدریج (Gradual) مہموس ہونے والا آخری (z)	

(۴) شدیدہ آوازوں میں جو تصرفات ہو سکتے ہیں وہ "شدیدہ صوتوں کے نظریہ" (Theory of Plosives) سے واضح ہو جاتے ہیں - اس کا بیان دفعہ ۸ (۱) اور ۹۴ (ب) میں ہو چکا ہے -

(۵) "متوسط" آوازوں کو مجہورہ بنانے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی، کیونکہ ان میں صرف چند ایک (مثلاً غنہ آوازیں) ہی موقعہ بموقعہ مختفی ہوتی ہیں -

متوسط آواز جب لفظ کے آخر پر ہو، تو اس کا آخری حصہ اکثر مہموسہ ہو جاتا ہے، مثلاً فرانسیسی لفظ fille [⋺[⋂Ƨ̊] (fɪl̥) میں یا Iceland کے لفظ Vel [⋺[↾ɔƧ̊] (vaːl̥) میں -

(۶) رواں آوازوں میں پشاخہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کے مخلوط اپنا بہت کمزور ہوتے ہیں، مگر بعض اوقات نمایاں بھی ہو جاتے ہیں، مثلاً Irish - English میں "SIR" میں (Sʰ) مالجرانیا کافی نمایاں ہے، یا پنجابی کے لفظ سنگھنا (SʌNʰ ŋa) میں (Nʰ) کافی نمایاں ہے۔

(۷) جس طرح (i) غناتی پشاخی (مثلاً ṭ)، یا (ii) انفصالی (مثلاً t̂ ṭ)، یا (iii) جانبیہ پشاخی (مثلاً pˡ) وغیرہ میں غیر رکنی آواز بن بغیر عبوری جوڑ کے ہوتی ہیں، اسی طرح (kl)، (kw) وغیرہ میں بھی بغیر عبوری جوڑ کے غیر رکنی آوازیں ہوتی ہیں، مثلاً:-

(tʳai) [illegible] Try

(kˡlok) [illegible] Clock

(۸) Danish زبان میں جہاں پر الفاظ کے شروع کی مہموسہ پشاخی آواز (ن) مخلوط اپنا ہوتی ہیں، شروع کے (kr)، (kl) وغیرہ کی آواز میں پہلی پشاخی آواز بند شی رہ جاتی ہے اور دوسری مجہورہ سے مہموسہ آواز بن جاتی ہے، مثلاً:- (k!l-) [illegible] Klokke، (k!n-) [illegible] Knoe

(۹) زلقیہ مصوتوں میں انتقال لسانی [دفعہ ۸۷ (۲)(ii)(د)] کی وجہ سے جو مستقل اختتامی "انتقالی آواز" کسی مصوتہ کی ہوتی ہے، اس کو اصل آواز کا جزو لاینفک سمجھا جاتا ہے۔ یہ "انتقالی آواز" (W) میں (u) ہوتی ہے اور (j) میں (i) ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی (W) کو (u) سے اور (j) کو (i) سے فرق کر لینا چاہئے، مثلاً:-

-(mai jard) my yard, (nau weit) now wait

مندرجہ بالا دونوں مثالوں میں گو (w) بالکل (u) کے قریب المخرج ہے، اور (j) بالکل (i) کے قریب المخرج ہے، مگر پھر بھی (w) یا (j) بولتے وقت زبان اور تالو کا درمیانی فاصلہ قدرے اور کم کرنا پڑتا ہے۔

(۱۰) عقب لثویہ یا منحرفہ "ر" سے پہلے جو مصوتہ ہوتا ہے، اس کے بعد جو عبوری آواز مصوتہ کا حصہ بن جاتی ہے، اس معکوس مصوتہ [(ə˞) وغیرہ] کا ذکر دفعہ ۶۹ (۲) اور ۸۷ (۲) (ii) (د) میں آچکا ہے۔ حرف "ر" کی عبوری آواز کے لئے دیکھو تحت "عبوری آوازیں"۔ مخلوط دوہرے مرکب مصوتہ کا ذکر دفعہ ۵۶ (۳) (ii) اور ۸۷ (۲) (ii) (د) میں ملاحظہ ہو۔

(ii) - خارجی آوازیں Inorganic Sounds

۲۹۸- آوازوں کے سہیلےپن (Euphony) سے جو نئی آواز درمیان میں حائل ہو جائے اُس کو خارجی آواز (Inorganic Sound) کہتے ہیں۔ ایسی خارجی آواز عموماً مصمتہ ہوتی ہے۔

۲۹۹- آوازوں کی قربت کی وجہ سے تسلسل آواز میں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک مصمتہ سے دوسرے مصمتہ تک پہنچنے کی تیاری کی وجہ سے عبوری آواز سے بھی پہلے ایک زائد ہم مخرج مصمتہ پیدا ہو جانے کا اتفاق ہو جاتا ہے۔ ایسی زائد آواز جب تلفظ میں آجاتی ہے تو اُسے اضافی مصمتہ (Excrescent Consonant) کہتے ہیں۔ چند حالتیں درج ذیل ہیں:-

(۱) جب غنہ آواز کے بعد دہنی حرف کی آواز آئے تو کنٹھ پہلے تو غنہ آواز کے لئے نیچا ہوتا ہے، مگر بعد

میں دہنی آواز کے لئے اونچا ہو جاتا ہے تاکہ ناک کے راستہ کو بند کر دے۔ اگر اتفاق سے غنہ آواز کے اختتام سے ذرا پہلے ہی کنٹھ کو اُٹھا لیا جائے تو اُسی مخرج کی پٹاخی آواز ہلکی سی پیدا ہو جائے گی، جو کہ اگلی دہنی آواز کے مطابق مہموسہ یا مجہورہ ہو گی، مثلاً Comfort (kʌmfərt) میں (m) کے مخرج کی پٹاخی آوازیں (p) اور (b) ہیں۔ مگر چونکہ آگے (f) مہموسہ ہے اس لئے مہموسہ (p) بطور اضافی مصمتہ درمیان میں آنے سے تلفظ (kʌmpfərt) ہو جاتا ہے۔ Warmth سے [warm(p)th] بن جاتا ہے۔

(۲) جب (l) کے بعد حرف صحیح آئے، اور اِس سے پہلے کہ (l) کے لسانی مقام کو تبدیل کیا جائے، زبان کے دونوں لبلوں کے ہوا کے راستہ کو بند کر دیا جائے، تو (t) یا (d) کی آواز پیدا ہو جائے گی، جو کہ اگلے حرف کے مہموسہ یا مجہورہ ہونے کے مطابق مہموسہ یا مجہورہ ہو گی، مثلاً:-

(wɛltʃ) ← (wɛlʃ) Welsh ,(ɛlts) ← (ɛls) else ,(hɛltθ) ← (hɛlθ) health

(۳) صوتیات میں اس کی کئی مثالیں ہیں، مثلاً اینگلو سیکسن لفظ alder میں خارجی آواز (d) زائد کرنے سے انگریزی لفظ Older بنا۔

(۴) صوتیات میں ایسی خارجی آواز اگر لفظ کے آخر پر ہو تو اُس کو "اتفاقی خارجی آواز" (Adventitious) کہتے ہیں، مثلاً مڈل انگلش soun سے sound بنا، یا against میں (t) اتفاقی خارجی آواز ہے۔

نوٹ:- املا میں کبھی تو "اضافی حرف" کی آواز کا حرف ہجاء میں لکھا جاتا ہے [مثلاً glimpse میں حرف (p)]، اور کبھی نہیں [مثلاً dreamt میں (p) نہیں لکھتے]۔ حقیقت یہ ہے کہ محتاط گفتگو میں "اضافی حرف" کو بعض اشخاص تلفظ میں نہیں بولتے، مثلاً:-

(sounz) کی بجائے (soundz) sounds

(prizʌmʃən) کی بجائے (prizʌmpʃən) presumption

(۵) جیسا کہ دفعہ ۱۰۳ اور ۱۰۴ میں بیان ہو چکا ہے، مندرجہ ذیل سب حالتیں حقیقت میں غنائی سیلیں (Euphony) سے آوازوں کی تبدیلی کہلاتی ہے، نہ کہ "خارجی آوازیں":-

(i) خیشومی حالتوں میں حرکت کا غنہ حرف سے پہلے خیشومی ہو جانا۔

(ii) خیشومی حالتوں میں حرف صحیح کا خیشومی ہو جانا، مثلاً (p) کو (p^m) کی طرح ادا کرنا۔

(iii) سنسکرت میں یاما (Yama) کی مثال۔ (دیکھو دفعہ ۱۰۴)۔

(۶) بعض اوقات ایک آواز (جو کہ عموماً رواں یا خصوصاً غنہ ہوتی ہے) کے بعد دوسری خارجی آواز پیدا ہو جاتی ہے جو کہ:-

(i) اگر اضافی مصمتہ ہو تو اس عمل کو اضافۂ حرفی (Epenthesis) کہتے ہیں اور حرف کو مُدخلہ حرف (Intrusive consonant) کہتے ہیں، مثلاً nimel کی بجائے nimble یعنی حرف (b) کی زیادتی ہے۔

(ا)۔ انگریزی میں "r" حرف کی آواز کو حذف کرنے سے [دیکھو دفعہ ۲۹۰ (۶)] اکثر (ə) کی آواز باقی رہ جاتی ہے۔ اِس لئے تمام وہ الفاظ جو (ə) پر ختم ہوں، اگر اُن کے بعد کوئی لفظ مصوتہ سے شروع ہوتا ہوا آئے تو عموماً اِس (ə)

Punjabiandpunjab.com
203

204

کے بعد (r) کی آواز خواہ مخواہ زائد کر دیتے ہیں، جو کہ مُدخلہ (r) یعنی (Intrusive R) کہلاتی ہے، مثلاً:-

(aidiər əf it)   idea of it

اسی طرح انگریزی میں لفظ کے آخر پر (əl) کا (l) نہ حذف کرنے والے شخص [دیکھو دفعہ ۲۹۰ (ح)] حذف کرنے والوں کی ضد کے طور پر آخری (ə) کے بعد خواہ مخواہ مُدخلہ (l) استعمال کر لیتے ہیں، مثلاً:-

(nouvəl skouʃəl)   Nova Scotia

نوٹ:- مغربی پنجابی میں شاید یہی مُدخلہ (r) کی آواز زائد کی جاتی ہے، مثلاً:-

توپا ← تروپا   جنڈا ← جنڈرا   تیہہ ← ترِہہ

(ب)- انگریزی میں جس لفظ کے آخر پر حذف شدہ "r" حرف ہو، اُس کے بعد اگر کوئی لفظ مصوتہ سے شروع ہونے والا آئے، تو درمیان میں (r) کی آواز زائد لائی جاتی ہے، جس کو الحاقی (r) (Linking R) کہتے ہیں، مثلاً:- far away (fa:r) ، more ice (moər ais)

(ii) اگر مصوتہ ہو تو اُس کو طفیلی (parasitic) یا مُدخلہ اعراب (Intrusive vowel) کہتے ہیں، اور اس عمل کو سنسکرت میں سَوَر بھکتی (स्वर भक्ति) (svarabhakti) یا (Anaptyxis) کہتے ہیں۔ یہ کیفیت حروف (r) اور (l) کے بعد واقع ہوتی ہے جبکہ ایسے حرف کے بعد کوئی صفیرہ مصمتہ ہو، یا ایسا مصمتہ ہو یعنی اس مصمتہ کے بعد حرکت آ سکتی ہے مگر حرف صحیح نہیں، مثلاً:-

Punjabiandpunjab.com

saṭavʌlɪsa ← saṭavʌlsa   ʌrɪha ← ʌrha   vʌrɪʃ ← vʌrʃ

مگر لفظ (parsvaṭah) میں سور بھکتی نہیں ہو سکتی، کیونکہ یہاں (r) کے بعد جو (s) ہے اُس کے بعد اعراب کی بجائے حرف صحیح (v) آ گیا ہے۔

سور بھکتی کی طفیلی آواز عموماً (i) ہوتی ہے، مگر بعض جگہوں پر (u)، (e) یا (a) بھی ہو سکتی ہے۔

(iii) یہی سور بھکتی کا اصول جب اس برصغیر کی زبانوں (مثلاً اردو) پر عائد ہوا تو ہندیورپی الفاظ کے سکونِ اوّل کو اُڑانے کے لئے ابتدائی ساکن مصمتوں کے بعد یا پہلے زیر (i) کی آواز لاتے ہیں (صفیرہ مصمتوں سے پہلے اور قریبی قسم کے مصمتوں کے بعد)، اور باقیماندہ مصمتوں کے لئے زبر (ʌ)، مثلاً:-

شِرالی   شِرین   فِرِیم   تِرچلا   کِلاس   فِریم   کِراس   پِران

اِسکُول   اِسٹُول   اِسپیشل   اِسپھِر

اس طرح کا فالتو حرف، مثلاً 'الف' جو زائد کیا جاتا ہے، اُس کو آگم کہتے ہیں۔

چونکہ اردو میں یکے بعد دیگرے دو حروف صحیح زیر سے متحرک نہیں ہو سکتے، اس لئے دوسرے حرف صحیح کی حرکت کو زبر سے بدل دیتے ہیں، مثلاً:- رِمَنٹ - ٹِکَٹ - وغیرہ - اسی طرح لفظ کے شروع پر پہلا یا دوسرا ساکن حرف صحیح ہو اور اُس کے بعد زیر سے متحرک ہونے والا حرف صحیح ہو، تو ایسے ساکن حرف کو زبر سے متحرک کرتے ہیں، مثلاً:- سَلِپ - اِسَٹری - کَرِیم - اِسَپرِنگ - فَرِی - سَکیم -

جس طرح سور بھکتی میں (i) کی بجائے (u)، (e)، (a) بھی آ جاتے ہیں، اسی طرح اردو میں

واؤ یا یاء پر ختم ہونے والے مرکب دوہرے مصمتوں کے لئے دوسری آوازیں یُوں ہوتی ہیں:-

سّوَر ← سَوَر   سّوَرگ ← سَوَرگ (سُرگ)   وّیاکرن ← وَیاکرن
سّواراج ← سوراج   سّواگت ← سَواگت   جّیوتِش ← جوتِش
جّوالامُکھی ← جَوالامُکھی   پّرجا ← پَرجا   پّرادھان ← پَردھان
پّرارتھنا ← پَرارتھنا   پّراچین ← پَراچین

مگر وہ الفاظ جو اردو میں عام رواج نہیں پکڑے، اُن میں اصولوں سے ماورا، حرفِ زبر لگادی جاتی ہے، مثلاً:- سّپَشٹ ← سَپَشٹ   سّپَرشن ← سَپَرشن

لفظ کے درمیان یا آخر پر جو بادی النظر دوہرے مرکب مصمتے اردو میں نظر آتے ہیں، اُن کو حقیقت میں مرکب کرکے نہیں، بلکہ موقوف حرف سے قبل (اگر لفظ کے آخر پر ہو) ورنہ بعد (اگر لفظ کے اندر ہو)، ایک ہلکی سی (ə) آواز داخل کردی جاتی ہے، یعنی یک رُکنی کو دو رُکنی کر دیا جاتا ہے (دیکھو تحت "عبوری آوازیں")، مثلاً:-

صُبح (-bəh)، غلط (-ləṭ)، عفو (-fəv)، دلو (-ləv)، سوخت (-xəṭ)
مُرکنا (-rkə-)، بُردبار (-rdə-)، سَوَرگباش (-rgə-)، سَوَرگ (-rəg)

نوٹ:- وہ حروف جو محض قواعدی رنگ سے موقوف ہوں، وہ مرکب مصمتے نہیں بنا سکتے جیساکہ (دیکھو تحت "عبوری آوازیں") بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا ساکن والی جزم تو مدغمی ہوتی ہے، مگر موقوف والی جزم حرفِ عربی میں مدغمی نہیں بلکہ موقوفی ہوتی ہے، کیونکہ اردو میں جب اصواتی لحاظ سے کوئی حرف موقوف ہی نہیں ہوتا تو موقوفی جزم کیسے ہو سکتی ہے۔

Punjabiandpunjab.com

(۱۷) عربی میں یہی سور جھکتی تب استعمال ہوتی ہے، جب دو حروف صحیح گفتگو میں اکٹھے آجائیں (دیکھو تحت "اصواتی صلاحیت"- عربی)، اس وقت لازماً اُن میں طفیلی اعراب ڈال کر علیٰحدہ کرنا پڑتا ہے، مثلاً مصری روزمرہ میں "قُمتُ فی الصُّبح" (ʔumṭ fis! s!ubh) میں م-ت-ف (mṭf) اکٹھے بولنے میں آگئے ہیں، لہٰذا (ṭ) کے بعد طفیلی مصوتہ (i) ڈال کر بولا جائے گا۔ یہ طفیلی اعراب خفیف (ⁱ) ہوتا ہے، مگر اُونچے لہجے میں یہ پورا اعراب (i) ہوتا ہے، یا (a) (مثلاً "ھا") اور (u) (مثلاً "کُم"، "ھُم") والی ضمیروں سے پہلے پورا (a)، (u) ہوتا ہے، مثلاً:-

کلاسیکل عربی	سور جھکتی کے بغیر مصری روزمرہ	سور جھکتی سے تلفظ
قُمْتُ فِی الصُّبحِ	قُمتْ فی الصُّبحْ (میں صبح اٹھا)	ʔumṭⁱ fis! s!ubh
اَلخُبزُ طَیِّبٌ	اَلخُبزْ طَیِّبْ (سیاہی عمدہ ہے)	ʔil H:ibrⁱ ṭ ujjib
اَلسِّتُّ نُورٌ	اَلسِّتْ نُورْ (نور کی بیوی)	ʔis sittⁱ nu:r
قُلْتُ لَہُوْ	قُلتْ لُہ (میں نے اس کو کہا)	ʔul ṭi ʼlu
قُلْتُ لِلرَّجُلِ	قُلتْ لِلرَّاجِلْ (میں نے اس شخص کو کہا)	ʼʔulṭⁱ lir ra:ɟil
	ابنْ ہا (اس (عورت) کا بیٹا)	ʔibʼnaha
	ابنْ کُم (تمہارا بیٹا)	ʔibʼnu kum
	ابنْ ھُم (اُن کا بیٹا)	ʔibʼnu hum

اسی طرح ایرانی لہجہ کے فرانسیسی تلفظ میں لفظ peuple (جو کہ مفرد حالت میں یک رُکنی لفظ ہے) کی آخری e (ə) دوسرے لفظ سے پہلے بطور طفیلی اعراب بُلائی جاتی ہے، مثلاً :-

peuple français ، montre-moi ، autre fois ، وغیرہ -

(۷) بعض اوقات ہمزۃ الوصل کے حذف (دفعہ ۲۸۷) سے بھی دو حرف صحیح اکٹھے ہو جانے سے پہلا حرف صحیح ساکن مہموز حالت میں آ جاتا ہے، جو کہ عربی زبان میں ناممکن ہے - ایسے اجتماع کو "اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ" کہتے ہیں، اور اس کو دفع کرنے کے لئے مندرجہ ذیل صورتیں ہوتی ہیں :-

(i) اگر حذف شدہ ہمزۃ الوصل سے پہلے لمبی اعراب ہو، تو اس لمبی اعراب سے اگلے حرف کو موقوف پڑھنا عربی میں ممکن نہیں ہوگا - اور نہ ہی طفیلی اعراب داخل کر کے دو اعرابیں اکٹھی کر سکتے ہیں (جو کہ عربی میں جائز نہیں) - اس لئے لمبی اعراب کو چھوٹا کر کے اگلے حرف سے ملا دیا جاتا ہے [مگر لکھنے میں لمبی اعراب کی نشانی "ا - و - ی" رہنے دی جاتی ہے، البتہ اشباعی علامتیں [مثلاً کھڑی زبر (ا)] گرا دی جاتی ہیں، مثلاً :-
عَلَی الصَّبَاحِ (جس کو اردو میں غلط العام "علی الصبح" بلایا جاتا ہے)، تَرَی الْعَدُوَّ، یَدَیِ الَّذِیْنَ، عَلَی الْحِسَابِ، الفاظ حتّی الْاِمْکَان، حتّی الوسع، حتّی الْمَقْدُوْر (جن کے حرف تاء پر اردو میں پیش ڈال کر پڑھنا غلط العام ہے)، مثلاً :-

(۱) مَا اِسْمُکَ = مَا سْمُکَ (۲) ذُوْ + الشَّجَاعَت = ذُوالشَّجَاعَت (۳) فِیْ + الْاَرْض = فِی الْاَرْض
(۴) ذِیْ + الْقُرْبٰی = ذِی الْقُرْبٰی (۵) عَلٰی ھٰذَا + الْقِیَاس = عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (جس کو اردو میں ایک الف گرا کر "علیٰ ہٰذا لقیاس" لکھنا غلط العام ہے)۔
(۶) یَا اَللّٰہُ (۷) یَا الْکِتَاب (۸) مَا الْفِکْر
(۹) اَبُو الْہَوْل (۱۰) بُو الْہَوَس (۱۱) اَبُو الْاَعْلٰی (ایسے الفاظ کو بھی اردو میں ایک الف گرا کر لکھتے ہیں)
(۱۲) ذُو الْقَرْنَیْن (ک/۱۴۴) (۱۳) اُوْلِی الْاَمْر (۱۴) اُوْلُوْا (بمعنی صاحب یا "ے") + الْعَزْم = اُوْلُوا الْعَزْم
(۱۵) رَعَوُا الْقَمَرَ یا رَعَا الْقَمَرَ یا رَاَ (رَاَ الْقَمَرَ) (۱۶) فَاخْتَلَفَ (۱۷) فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ -

(ii) اگر حذف شدہ ہمزۃ الوصل سے پہلے بغیر حرکت کے حرف صحیح ہو، تو طفیلی اعراب [جو کہ عموماً (i) ہوتی ہے، ورنہ (a) یا (u)] داخل کی جاتی ہے، مثلاً :-

(۱) مِنْ + اَلْاَرْضُ = مِنَ الْاَرْضُ [حرف جر "مِنْ" ہو تو زبر آتی ہے]
(۲) یَضْرِبْ + اَلْوَلَدُ = یَضْرِبِ الْوَلَدُ (۳) مثلث منفرجۃُ الزّاویہ
(۴) وَاِذْ + اِبْتَلٰی = وَاِذِ ابْتَلٰی (۵) اَنْ + اِعْبُدُوا اللّٰہَ = اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ
(۶) الٓمّٓ اللّٰہُ (= الف لام میمَ اللّٰہُ، کیونکہ پہلا ساکن حرف الٓمّٓ کا حرف میم ہو تو اس کو زبر دیتے ہیں)
(۷) مُنْزِلُکُمْ + اَلْجَمِیْل = مُنْزِلُکُمُ الْجَمِیْل (جمع والی میم ہو تو پیش آتی ہے)-

(iii) اگر حذف شدہ ہمزۃ الوصل سے پہلے تنوین ہو، تو تنوین کے نون کو سکون میں رکھنے کی بجائے قاعدہ نمبر (ii) کی طرح طفیلی اعراب (i) دیتے ہیں، (گو لکھائی میں ایسا نون عموماً لکھا نہیں جاتا، یا محض باریک لکھائی میں اس کو لکھتے ہیں جبکہ اس کو نونِ قطنی کہتے ہیں)، مثلاً :-

Punjabiandpunjab.com

(۱) نُوحٌ + اِبْنَہُ = نُوحُنِ ابْنَہُ

(۲) لُمَزَۃٍ + اَلَّذِی = لُمَزَۃِنِ الَّذِی

(۳) شَیْئاً + اِتَّخَذَ = شَیْئاًنِ اتَّخَذَ

(۴) اِنَّمَا بِزَیْدٍ + اَل + اِجْتِہاد
= اِنَّمَا بِزَیْدِنِ الْ + اِجْتِہاد
= اِنَّمَا بِزَیْدِنِ الْاِجْتِہاد

(iv) اگر حذف شدہ ہمزۃ الوصل سے پہلے کلاسیکل عربی کا مثل دوہرا مرکب مصوتہ [یعنی (aw) یا (aj)] ہو، تو (w) یا (j) کی آواز کے بعد طفیلی اعراب (I) لاتے ہیں، مثلاً :-

حیاتٌ + اَوْ + اَلْمَوت = حیاتٌ اَوِ الْمَوت

یَسُوعُ + اَیْ + اَلْمَسِیح = یَسُوعُ اَیِ الْمَسِیح

Aphthong or Silent letters

(iii)- حروفِ مسروق

۳۰۰ - الفاظ کے ہجاء میں بعض حروف ایسے ہوتے ہیں، جن کی تلفظ میں اپنی کوئی آواز نہیں ہوتی یعنی غیر ملفوظی (Aphonic) ہوتے ہیں، ایسے حروف کو حروفِ مسروق (Aphthong) کہتے ہیں، مثلاً:-

Knife میں (k) - hate میں (e) - Phthisis میں (ph) -

۳۰۱ - بعض اوقات ایسے غیر ملفوظی حروف کچھ مطلب بھی رکھتے ہیں، مثلاً:-

(۱) Rate میں حرف (e) یہ ظاہر کرتا ہے کہ پچھلے (a) کی آواز لمبی ہے -

(۲) الفاظ "سایہ - زمانہ - خانہ - مُردہ - کارخانہ - میخانہ - پایہ - بیگانہ - وغیرہ" میں غیر ملفوظی ہاء کا مطلب صرف اظہارِ حرکت حرفِ ماقبل ہے - اسی لئے اس کو ہائے مظہرہ حرکت یا ہائے بیان کہتے ہیں - قواعد میں اسے [ہائے ملفوظی یا جلی (دیکھو نمبر ۲۲ تحت "ہجاء اور تلفظ") کے مقابلہ پر] ہائے مختفی یا مکتوبی کہتے ہیں -

ہائے مختفی چار قسم کے الفاظ میں آتی ہے :-

(i) ایسے الفاظ میں جو دوسروں کے ساتھ نسبت رکھتے ہوں، مثلاً :-

دست ← دستہ دہاں ← دہانہ (ہائے نسبتی)

(ii) اُن فاعلوں اور مفعولوں میں جو مصدر سے بنائے جائیں، مثلاً :-

کارندہ - ہرکارہ - (ہائے فاعلی) گفتہ - گُشتہ - مُردہ - (ہائے مفعولی)

(iii) اُن صفات متعلقہ زمانہ میں جو حروف سال، ماہ، روز یا شب سے بنائی جائیں، مثلاً :-

دو سالہ - شش ماہہ - سہ روزہ - چہار شنبہ - (ہائے تعیین)

(iv) اُن عربی الفاظ میں جن کی "ۃ" فارسی میں "ت" سے نہیں بدلتی، مثلاً :-

افادہ - زیادہ - (ہائے تانیث مدورہ) -

چونکہ سامی زبانوں (جہاں ہر حرف ساکن بالقوہ ہے) کے مقابل آریائی زبانوں (جس میں فارسی شامل ہے) ہر حرف متحرک بالقوہ ہوتا ہے، اس لئے جب قدیم فارسی کو عربی رسم الخط میں لکھا جانے لگا تو آخری حرکت کے اظہار کے لئے ہائے

Punjabiandpunjab.com

مختفی بڑھائی گئی۔ البتہ عہد اسلامی کی فارسی میں یہ حرکت آہستہ آہستہ سکون میں تبدیل ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ فارسی میں الفاظ کے آخر میں ہاء ماقبل مکسور (مثلاً بِہ ، دِہ ، بِہ ، کِہ) یا ہاء ماقبل مضموم (مثلاً نُہ ، کُہ) تو ہوتی ہے ، مگر بہت کم الفاظ ایسے ہیں جن کے آخر ہاء ماقبل مفتوح آتی ہے (مثلاً فربہ)۔ اس لئے ہائے مظہر کے امتیاز کے لئے ، حرف الف پہلے بڑھایا گیا ، مثلاً چاہ ، راہ ، نگاہ ، شاہ ، ماہ ۔ کلاہ ، گناہ ، تباہ ، پناہ ، روباہ ، وغیرہ ۔

عربی کے وہ الفاظ جن میں تائے ابدال ، تائے تنکیر اور تائے تانیث رباؤ کے وقت "ہ" ہوجاتی ہے ۔ ان میں سے بعض کو فارسی اور اردو میں "ہ" سے لکھتے ہیں جو کہ اصلیت میں مختفی نہیں ہے ، مگر اردو اور فارسی میں اس کو مختفی ہی کہتے ہیں اور اضافت کے وقت ہمزہ کا اضافہ کیا جاتا ہے ، مثلاً :-

ارادہ ۔ اضافہ ۔ اعادہ ۔ افادہ ۔ امالہ ۔ کلمہ ۔ عائشہ ۔ توبہ ۔ شہرہ ۔ زہرہ ۔ کلیہ ۔ خزانہ ۔ ائمہ ۔ اسوہ ۔ تکملہ ۔ تتمہ ۔ طرفہ ۔ تکیہ ۔ شعلہ ۔ کرہ ۔ وغیرہ ۔

عربی کے ایسے الفاظ جن میں لام کلمہ "ہ" ہو ، اردو میں کم مستعمل ہیں ، اور ایسی "ہ" کا عام طور پر اظہار کیا جاتا ہے ، یعنی ہائے ملفوظی یا جلّی ہوتی ہے ، مثلاً :-

208

ابلہ ۔ تنبیہ ۔ مکروہ ۔ جبہہ ۔ جاہ ۔ وغیرہ ۔

(v) ہائے تشبیہ ، یعنی مشابہت کے معنوں میں ، مثلاً :- عاقلانہ ۔ جاہلانہ ۔

Punjabiandpunjab.com

(vi) ہائے لیاقت ، جو لیاقت کے معنی دے ، مثلاً :- امیرانہ ۔ بچگانہ ۔

نوٹ :- ہائے مختفی مندرجہ ذیل حالتوں میں کتابت میں ساقط ہو جاتی ہے :-

(ا)- جمع میں "ہا" سے پہلے ، مثلاً خامہ ← خامہا ۔ جامہ ← جامہا ۔

(ب)- جمع میں "گان" سے پہلے ، مثلاً :- آہو برہ ← آہو برگان ۔

(ج)- یائے مصدری لگانے سے ، جس سے پہلے "گ" ہو ، مثلاً :- بندہ ← بندگی ۔ گندہ ← گندگی ۔

۳۰۲ ۔ فارسی میں واؤ معدولہ جس سے پہلے حرف خاء متحرک ہوتا ہے (عموماً زبر سے اور کبھی کبھی پیش یا زیر سے) اور بعد میں ساکن حرف ہوتا ہے ۔ واؤ معدولہ [جس کی نشانی (و) ہوتی ہے] حقیقت میں مسروق ہوتی ہے ۔ یہ محض انگریزی کے لفظ Note میں حرف (e) کی طرح ایک نشانی ہوتی ہے ، جس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ قبل حرف (یعنی خاء) ایک ایسی عبوری آواز رکھتا ہے جس کو "واؤ اشمام ضمہ" یا "واؤ معرح ضمہ" کہتے ہیں ۔ ایسا کرنے کو "اشمام بالحرکت" کہتے ہیں (دیکھو تحت "عبوری آوازیں") ، مثلاً :-

واؤ معدولہ کے بعد کا ساکن حرف	معدولہ مثالیں	غیر معدولہ مثالیں
ا	خواہش ۔ خواندن ۔ خوانا ۔ خواستن ۔ خوار ۔ خوان خواب ۔ خواجہ ۔ خوارزم ۔ خواتین ۔ خوانچہ (دیکھو "خونچہ") ۔	خوانساماں (خانساماں) ۔ خواستہ ۔ خان ۔ خواتین ۔ خوال ۔ خواص ۔ خاص ۔ خاصہ ۔ خواطر (خاطر) ۔ خوالف (خالف) ۔ خوام (خام) ۔ خواتم (خاتمہ) ۔ خوارج (خارج) ۔ خوارق (خارق) ۔ خوار (بیل کی آواز) ۔ خواتین ۔

پ	خوپلہ -	
د	خوُد یا خوِد -	
ذ	ماخوِذ (غلط)	ماخوُذ -
ر	خورجیں - خوِر - اشیائے خوردنی - خوردن - خوراک - خورد -	خورشید - خورسند - خوری - خورنق - خُرد -
س	آبخوست -	
ش	خوُش یا خوِش -	خوشیدن - خوشہ - خوشا -
ن	انخوند - خونچہ (دیکھیں "خوانچہ") -	خون -
ہ	خوِہل -	
ی	خویش - خوِی - خوئے -	خوشیدن - خوئے (عادت) - خوے (غوک) -

Punjabiandpunjab.com

۳۰۳ - عربی میں مسروق الف کی مثالیں فَعَلُوا - عَمرو - وغیرہ کی دی جا سکتی ہیں - لفظ "عَمرو" میں خواہ مخواہ حرف واؤ اڑا کر "عُمر" پڑھنا غلطی ہے، مثلاً امام خراسان و علامۂ زمان حکیم عَمرو بن ابراہیم خیامی کو "عَمرو خیام" کی بجائے "عُمر خیام" کہنا اردو میں غلط العام ہے -

۳۰۴ - نمبر ۲۲ تحت "ہجاء اور تلفظ" میں دے گئی مثالوں کے علاوہ، حرف "ہ" کی کیفیت مندرجہ ذیل مثالوں میں پیش کی جاتی ہے :-

فالتو ہاء	ہائے بیان	ہائے اصلی
بدیہہ - بمصرعہ - مشافہہ - فی الواقعہ - بمعہ (غلط) - ڈیہہ - دیہہ - بدیہہ - گہہ - بہہ -	قہقہہ - ودیالیہ - سانحہ - او شدھالیہ - صفحہ - سیاہہ - ممدوحہ - درماہہ - سمنہ - سیہ - ابرہہ - قہقہہ - جبہہ - دفعہ - لمعہ - مقاطعہ - رقعہ - ہمسایہ - موقعہ (مکانی) ورنہ موقع (زمانی) -	گیارہ - بارہ - تیرہ - چودہ - پندرہ - سولہ - سترہ - اٹھارہ - منہ - ڈاہ - مصالح - فقیہ - توجیہ - صحیح - رنیہ - داعیہ - سفیہ - مُصحح - مشافہ - شفہ -

۳۰۵ - غیر ملفوظی ہونے کی اصطلاح حرف تحتی تلفظ پر عائد ہوتی ہے، ورنہ الفاظ کے ملانے پر وہ حذف یا ادغام کی شکل ہو جائے گی، مثلاً "عبد الرّشید" میں الف اور لام غیر ملفوظی نہیں، بلکہ الف کی آواز حذف ہو جاتی ہے اور لام اگلے حرف میں مدغم ہو جاتا ہے -

گرامر میں ہر ایک حرف کی واضح آواز یا اس کی مختلف واضح آوازوں کو **ظاہر، جلّی یا ملفوظی** (Phonic) کہتے ہیں - اس سے ہٹ کر [**خفی** (Neutral letter) کے علاوہ) جو بے ثبوت حرف کی آواز ہو گی، وہ **غیر ملفوظی یا مکتوبی** (Aphonic) کہلاتی ہے، چاہے وہ مندرجہ ذیل اصواتی اصطلاحوں میں سے کوئی ایک ہو:-

۱- مسروق - ۲- مختفی - ۳- مختفی - ۴- مسموع - ۵- محذوف - ۶- النسوار - ۷- اتناسک وغیرہ -

عبوری آوازیں

۳۰۶ - عبوری آوازیں (Glides) کو صحیح معنوں میں اصواتی بند (sound joints) کہا جاتا ہے، کیونکہ یہی عبوری آوازیں ہوتی ہیں جو کہ مختلف حروف کی آوازوں کو مسالہ کی طرح ایک دوسرے میں پیوست کر کے مسلسل گفتگو میں روانی پیدا کرتی ہیں - عبوری آوازوں کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے :-

(۱) عام عبوری آوازیں، جن کو بالکل گنتی شمار میں نہیں لایا جاتا - اِن کا ذکر دفعہ ۵۳ میں ہو چکا ہے۔ یہ ایسی انتقالی آواز (Transition sound) ہوتی ہے جو کہ ایک متعین آواز (Definite speech sound) سے دوسری متعین آواز تک پہنچنے کے لئے بطور جوڑ کام دیتی ہے، جبکہ اعضائے نطق کسی خاص حالت میں قائم نہیں رہتے اور اسی وجہ سے کوئی متعین آواز نہیں ہوتی، مثلاً لفظ "تُو" بولنے میں (پ) کی مقدم آواز سے (و) کی مؤخر آواز تک جانے کے لئے جو درمیانی "غیر متعین آواز" (Neutral) ہوتی ہے، وہ عبوری آواز کہلاتی ہے، یا مثلاً انگریزی لفظ gay میں (g) کی مؤخر آواز سے (e) کی مقدم آواز تک ملنے کے لئے درمیان میں عبوری آواز آجاتی ہے -

یہاں حروف (ر) اور (ل) کی عام عبوری آوازیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں :-

(i) معکوس مصوتہ [دفعہ ۲۹۷ (۱۰)] کے علاوہ خود حرف "ر" کی عبوری آوازیں ملاحظہ ہوں، مثلاً :-

rate - حرکت سے پہلے ر کی اختتامی عبوری آواز -

far - حرکت کے بعد ر کی ابتدائی عبوری آواز -

very - دو حرکات کے درمیان ر کی ابتدائی اور اختتامی عبوری آوازیں -

210

(ii) حرف (ل) کی عبوری آواز بھی قابل غور ہے جو کہ رکن ہجی کے آخر پر تو بالکل نمایاں ہوتی ہے، مثلاً vault اور all میں، جہاں ابتدائی عبوری آواز (U) بن جاتی ہے - اسی طرح جب (ل) ممدود حالت میں ہو (مثلاً late یا holy میں) تو اُس کی اختتامی عبوری آواز بہ نسبت اس کے کہ جب (ل) رکنی مصوتہ (Syllabic vowel) کے بعد ہو، زیادہ نمایاں ہوتی ہے -

(۲) مرکب آوازوں کی وصلی مستقل عبوری آوازیں - اِن کا بیان بھی دفعہ ۵۳ میں آگیا ہے۔

(۳) ترمیمی نطق بذریعہ کشادہ لینہ آواز مثل عبوری صفت والے مصوتہ (like glide vowel) کے جو اشارہ ہوتا ہے، وہ بھی مثل عبوری آواز (Glide like) کے ہوتا ہے - اِس کا بیان دفعہ ۹۲ میں کر دیا گیا ہے، اور ان کی قسمیں دفعہ ۹۳ میں آگئی ہیں -

(۴) زلقیہ آوازوں (Gliding consonants) میں عبوری آواز ہی انتقال لسانی کی شکل اختیار کر لیتی ہے - اِس کا ذکر دفعہ ۸۷ (۲) (ii) (د) میں ہو چکا ہے -

(۵) سرکویں آوازوں (Slides) کی glides کا ذکر دفعہ ۵۶ (۲) (ii) میں آگیا ہے -

(۶) مخلوط الہا کی شدیدہ عبوری آواز (Stress glides) کا بیان دفعہ ۹۴ (۱) میں ہے -

(۷) گھٹویں آوازوں کی گھٹویں عبوری آواز (Choky glide) کا ذکر دفعہ ۹۴ (۵) پر آ گیا ہے۔

(۸) مرکب دوہرے مصوتوں میں عبوری صفت والے مصوتوں (Glide Vowels) کا ذکر دفعہ ۱۹۷ میں ہو چکا ہے۔

(۹) اسی طرح عبوری صفت والے مصمتے (Glide Consonants) بھی ہوتے ہیں، جن میں مندرجہ ذیل قسمیں شامل ہیں:-

(i) زلقیہ آوازوں کی عبوری آواز (Gliding Consonants)، جن کا ذکر نمبر ۲ پر اوپر آ چکا ہے۔

(ii) مہموسہ شدیدہ آوازوں کو "عبوری شدیدہ بول" (Glide stops) کہتے ہیں، جن کے لئے دفعہ ۸۷ (۱) ملاحظہ ہو۔

(iii) انفی عبوری آواز (Nasal Glide) کا ذکر دفعہ ۸۷ (۲)(۱)(ک) میں آ گیا ہے۔

(iv) چند صامتی تلکچی دار حروف، جو کہ دفعہ ۹۷ (۱)(i) تا (iii) کے تحت درج کئے گئے ہیں۔ [دیکھو دفعہ ۹۷ (۲)]۔

(۱۰) مصوتوں یا مجہورہ مصمتوں سے پہلے یا بعد جو عبوری آواز ہوتی ہے، اُس کی ادائیگی میں چونکہ فم حلق کا عمل ایک خاص نمایاں حیثیت رکھتا ہے، (جو کہ glottid کہلاتا ہے)، اس لئے ایسی عبوری آوازوں کو بھی glottids کہتے ہیں۔

Punjabiandpunjab.com

۳۰۷- عبوری آوازیں وصلی طور پر دو انداز کی ہوتی ہیں:-

(۱) ابتدائی عبوری آواز (fore - glide) یا (entrance) یا (on - glide): جو کہ آواز کے شروع پر ہوتی ہے۔

(۲) اختتامی عبوری آواز (after - glide) یا (exit) یا (off - glide): جو کہ آواز کے آخر پر ہوتی ہے۔

۳۰۸- دونوں انداز کی عبوری آوازیں اوتار صوت کے لحاظ سے مندرجہ ذیل شکلیں رکھتی ہیں:-

(۱) مجہورہ عبوری آواز (Voice glide): (دیکھو دفعہ ۱۹۵) جب غنائی یا حافیہ آوازوں کو رُکنی بلایا جائے [مثلاً able (-l̩) یا eaten (-n̩) میں n̩ = ən , l̩ = əl] تو ایسی (ə) آواز کو کہتے ہیں۔

(۲) مہموسہ عبوری آواز (Breathy glide) یا (Voiceless glide)۔

(۳) پُچکی عبوری آواز (Whisper glide)۔

۳۰۹- متین بولوں میں آواز کے تصرفات (جو کہ دفعہ ۲۹۶ میں بیان کئے گئے ہیں) کے علاوہ متین بولوں سے پہلے یا بعد جو عبوری آوازیں حائل ہوتی ہیں، اُن کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے:-

(۱) اُن زبانوں میں جہاں حروف صحیح کو کامل جہر سے بلایا جاتا ہے [دیکھو دفعہ ۲۹۷ (۱)] بعض لوگ بولنے میں مجہورہ عبوری آواز بھی استعمال کرتے ہیں تاکہ مجہورہ آواز واضح رہے، مثلاً these (ðiːz) کو

(i:z) بولا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ grace (greis) کو بعض لوگ (gəreis) بھی بولتے ہیں، حالانکہ انگریزی میں لفظ کے بیچ میں مجہورہ عبوری آواز لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح عربی کے یک رکنی الفاظ کے آخری مصمتہ سے پہلے مجہورہ آواز داخل کرنے سے اُن کو دو رکنی کرکے ہضم (hazəm) 'فضل (fazəl)' عزم (ʕa:zəm) کردیا جاتا ہے [دیکھو دفعہ ۲۹۹ (۲) (iii)]۔

کلاسیکل عربی میں حروف مُقلقلہ (ب - د - ط - ج - ق) میں خاص کر ایسی مجہورہ آواز داخل کرتے ہیں [دفعہ ۲۹۷ (۱)] تاکہ جہر مکمل رہے [حالانکہ ط اور ق مجہورہ نہیں بلکہ مہموسہ ہیں، اور د اور ج انفصالی ہیں نہ کہ پشاخی (دیکھو دفعہ ۸۸)]، مثلاً:-

(nafsu_l muṭ ᵊmaʔinnah)	نفس المطمئنۃ	(kalbᵊ)	کلب
(ʔbᵊdihi:)	عبدہٖ	(ʕadᵊnin)	عدنٍ
(ʔaqᵊṣa:)	اقصٰی	(taʒᵊri)	تجری

(۲) سندھی کے اصولوں سے مستثنیٰ جیسے "پرگرہیا" مصوتے ہوتے ہیں [دفعہ ۲۸۴ (۳)]۔ اسی طرح انگریزی میں دو مجہورہ یا دو مہموسہ پشاخی آوازوں کے درمیان تو سندھی ہو جاتی ہے یعنی پہلی آواز کی رہائی اور دوسری آواز کی بندش بالکل محسوس نہیں ہوا کرتی، مثلاً Did you میں (d) کی رہائی اور (y) کی بندش محسوس نہیں ہوتی، یا Dick Turpin میں (k) کی رہائی اور (t) کی بندش محسوس نہیں ہوتی، مگر اس کے برعکس فرانسیسی میں دو مجہورہ پشاخی آوازوں میں پرگرہیا مصوتوں کی طرح سندھی نہیں ہوتی بلکہ ان کے درمیان مجہورہ عبوری آواز اور دو مہموسہ پشاخی آوازوں کے درمیان مہموسہ عبوری آواز استعمال کی جاتی ہے، مثلاً:-

انگریزی		فرانسیسی	
Begged	(begd)	anecdote	(anɛgᵊdɔt)
Actor	(æktə)	acteur	(aktᵒœ:ʀ)

(۳) مصوتوں کی ادائیگی میں ابتدائی مجہورہ عبوری آواز یہ ظاہر کرتی ہے کہ براہ راست حرکت کی مجہورہ آواز شروع ہو جاتی ہے (clear on-glide)، مثلاً [ا] (ʼa:)۔ اس کے برعکس ابتدائی مہموسہ عبوری آواز بھی ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حرکت کی مجہورہ آواز سے پہلے مہموسہ حصہ ہوتا ہے، مثلاً:- [ا] (ᵒa:)۔

(۴) مصوتوں میں ابتدائی مجہورہ عبوری آوازوں کا ذکر تو نمبر ۱ میں آچکا ہے، اور نمبر ۲ میں اختتامی عبوری آوازوں کی دونوں قسموں (مجہورہ اور مہموسہ) کا کچھ ذکر آچکا ہے۔ اب مصوتوں میں اختتامی عبوری آوازوں کا ذکر قدرے تفصیل سے کیا جاتا ہے:-

(i) پشاخی آوازوں میں تو عموماً تصرفاتِ آواز ہی ہوتا ہے، جن کا ذکر دفعہ ۲۹۶ میں آگیا ہے۔

(ii) مجہورہ رواں آوازوں کی اختتامی عبوری آوازیں ہمیشہ مجہورہ ہی ہوتی ہیں، سوائے اس کے کہ جب

Punjabiandpunjab.com

213

وہ تعرفاتِ آواز سے مختلف بنا دیئے گئے ہوں۔

(iii) مہموسہ رواں آوازوں کی اختتامی عبوری آوازیں ہمیشہ مہموسہ ہی ہوتی ہیں، مثلاً :-
[s°] [ ] (s°)، [[s°] [ ] (-s°-)، [[s°] [ ] (-s°-)۔

(iv) رخوہ آوازوں کی اختتامی مہموسہ آواز ہمیشہ پشاخی آوازوں کے مقابلہ پر کمزور حالت میں ہوتی ہے کیونکہ پشاخہ کی آواز ناپید ہوتی ہے۔

(۵) چیکی عبوری آوازوں کو کمزور قسم کی مہموسہ عبوری آوازوں سے بمشکل ہی فرق کیا جاتا ہے، مگر لفظ کے آخر پر ایسا فرق کرنا آسان ہے، مثلاً Icelandic زبان میں egg [ɛgʰ] [ ] (ɛg°) کو [ɛg°] [ ] (ɛg°) سے آسانی سے فرق کیا جا سکتا ہے۔

(۶) بے عبوری جوڑ (Glideless Combinations) - مشرقی ایشیائی زبانوں میں (خصوصاً پشاخی آوازوں میں) بے عبوری بندشی مصمتے (Glideless stops) ہوتے ہیں [دفعہ ۸۷ (۱)] مثلاً [ɑ°] [ ] (k!)، جن میں کوئی عبوری آواز نہیں ہوتی۔

(۷) ترمیم شدہ عبوری آوازیں (Modified glides) یعنی وہ دہنی ترمیمیں جو کہ آواز، سانس یا نبرہ وغیرہ کے علاوہ منہ میں نطق کی حالت سے پیدا ہوں۔ ان میں سے مدور پن (rounding) سب سے زیادہ اہم ہے جو کہ عبوری حالت کے علاوہ خود اصلی آواز پر بھی اثر انداز ہوتا ہے، مثلاً روسی الفاظ میں اندرونی مدور پن (inner rounding) کی وجہ سے [ɑ ɔ ʒ] [ ] (kʷo) کی آواز (ko) اور (kwo) کے مابین ہو جاتی ہے۔ انگریزی کے لفظ cool میں حرکت کی وجہ سے (k) آواز کی اختتامی عبوری آواز قدرے ہلکی سی مدور ہو جاتی ہے۔

۳۱۰- قواعدی اصطلاح میں ایسی عبوری آواز کو **اشمام بالحرف** بھی کہتے ہیں، یعنی ایک حرف صحیح کو دوسرے حرف صحیح میں داخل کرنا، جب کہ دوسرا حرف صحیح پہلی آواز کے اختتام پر عبوری رنگ میں کمزور چیکی آواز سے ادا کیا جاتا ہے، مثلاً :-

عفو (ɛ:ʌfʷ) - چونکہ کمزور چیکی آواز میں مجہورہ حروفِ صحیح قدرے مہموسہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، اس لئے وہ بعینہٖ مختلف آواز بن جاتی ہے، یعنی (ʷ) = (ʷ) = (ʷ)، پس آواز (ɛ:ʌfʷ) بن جاتی ہے۔

عربی میں مشدد نون سے پہلے والی میم کی آواز ہمیشہ اشمام حرفی کی ہوتی ہے، یعنی میم کی اختتامی آواز میں نون کی آواز عبوری رنگ میں کمزور چیکی ہوتی ہے (mⁿ)، مثلاً :-

تَـأمَنّا - مِنْ لَّدُنْہ - اٰمنّا و صدقنا -

مَا نخبزش (مصری روزمرہ) (= ʒ ...) (یعنی ہم روٹی نہیں کھاتے) - حرف شین نفی کے لئے لگاتے ہیں۔ گو عام طور پر (z) کا (ʃ) میں ادغام ہو جاتا ہے، مثلاً "ہم حفاظت نہیں کرتے" مَا بنحفظش = مَا بنحفش [مگر یہاں مصری روزمرہ کا (zʰ) مخفیہ ہونے کی وجہ سے مشدد ش اور اعراب بھی مخفیہ کا اثر رکھتے ہیں]۔

Punjabiandpunjab.com

۳۱۱- فارسی یا اردو وغیرہ میں اشمام بالحرف کی بجائے **"اشمام بالحرکت"** ہوتا ہے، جو کہ واؤ معدولہ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ (دیکھو دفعہ ۳۴)۔ یہ اوستا زبان میں ایک مخصوص مصوتی آواز تھی جسے عربی ابجد میں لکھتے وقت پہلوی میں (خاء اور) واؤ معدولہ کے ملاپ سے ادا کیا گیا، مثلاً "خُود، خُوابید، خُویش" میں حرفِ خاء کی حرکت کو ادا کرنے سے پہلے خود حرف خاء کی آواز پر اختتامی عبوری آواز ہوتی ہے جو کہ خفیف سی کمزور چپکی آواز (ʊ̯) ہوتی ہے۔ جہاں تک مصوتوں کی کمزور چپکی آواز کا تعلق ہے، وہ تو بہت ہی ہلکے رنگ میں نظر آتی ہے کیونکہ ایسی حالت میں مصوتہ بدل کر مصمتہ کی طرح اپنی ادائیگی میں باقاعدہ رگڑ کی آواز رکھتا ہے۔ اِس لئے اشمام بالحرکت میں منہ کی شکل تو واقعی آواز کی ادائیگی کے لئے ظاہری طور پر بن جاتی ہے مگر آواز سوائے ہلکی سی رگڑ کے مطلق کچھ نہیں ہوتی، مثلاً خُود (xʷud)، خُویش (xʷi:ʃ)۔

214
Punjabiandpunjab.com

۳۱۲- "شدیدہ مصوتوں کا نظریہ" (Theory of plosive consonants) اپنی باریکیوں سے یوں ہے:- بندشی آواز کو مکمل طور پر ادا کرنے کے لئے اس کے بندش کو نمایاں کیا جاتا ہے جس کے لئے لازماً اس کے بعد کوئی دوسری آواز ہونی چاہئے، مثلاً bee (bi:) میں (b) کے بعد حرکت ہے، مگر جیسا lip (lip) کو اکیلا بلایا جائے تو (p) کے فوراً بعد یا تو کمزور سانس یا ہلکا سا (ʰ) ہوگا۔ جس کو جامع طرز کی رومک لکھائی میں (lip') یا (lipʰ) لکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح egg (ɛg) کے تلفظ خفیف حرکت سے (ɛgᵊ) یا کمزور سانس سے (ɛgʰ) ادا کرتے ہیں۔ دوسری طرز انگریزی میں عام مستعمل ہے۔ الفاظ pin (pin)، pair (pɛə)، park (pa:k) وغیرہ کی ادائیگی میں یہ ممکن ہے کہ بندش کے فوراً ساتھ ہی حرکت کی ادائیگی شروع ہو جائے، جیسا کہ انگریزی کے شمالی علاقہ میں عام مستعمل ہے۔ جنوبی علاقہ میں البتہ کمزور سانسی اعراب سے پہلے بندش کے ساتھ ہوتا ہے، مثلاً (pʰin)، (pʰɛə)، (pʰa:k)۔ اگر بندشی آواز کے بعد حرف صحیح ہو، تو انگریزی میں اول تو عموماً وہ حرف صحیح مہموس ہی ہوتا ہے (مثلاً lips)، اور اگر مجہورہ ہو تو ابتدائی حصہ مہموس ہو جاتا ہے، مثلاً please (pli:z) کو (pl̥i:z) بلاتے ہیں۔ مجہورہ بندشی آواز کہاں تک اپنا جہر رکھتی ہے، عموماً لفظ میں اُس کی اپنی جگہ یا قریبی صوت پر منحصر ہوتی ہے، مثلاً انگریزی الفاظ problem (ˈprɔbləm)، under (ˈʌndə)، about (əˈbaut) میں مجہورہ بندشی آواز تمام کی تمام مجہورہ ہی ہے، مگر الفاظ کے شروع میں ابتدائی مہموس [مثلاً back (b̥ak)] اور الفاظ کے آخر پر انتہائی مہموس [مثلاً hard (ha:d̥)] ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مجہورہ بندشی آواز کے بعد مہموس آواز ہو تو اس مجہورہ بندشی آواز کی ابتدا ہی مجہور رہ جاتی ہے، مثلاً obtain (əb̥ˈtein) اور bagpipe (ˈbag̊paip)، مگر اس کے اُلٹ مہموس آواز کے بعد مجہورہ بندشی آواز ہو تو اس کا جہر حرف انتہا پر ہی ہوتا ہے، مثلاً football (ˈfut b̥ɔ:l) اور scapegoat (ˈskeip g̊out)۔

بہت سے انگریز (b, d, g) آوازوں کو مجہور بلاتے ہی نہیں جب تک کہ وہ جہری آوازوں کے درمیان نہ ہو۔ مثلاً مندرجہ بالا مثالوں (under, problem, about) میں (b, d) کا مکمل جہر ہوگا، مگر دوسری مثالوں میں (b̥, d̥, g̊) بلایا جاتا ہے جو کہ (p, t, k) کی طرح بندش کے دوران تو غیر جہری ہوتی ہیں، مگر فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ (b̥, d̥, g̊) کو بہ نسبت (p, t, k) کے کم طاقت سے بلایا جاتا ہے، اور اس لئے بندش بھی کمزور ہوتا ہے اور الفاظ کے آخر پر اُن کا آخری سانس بھی کمزور نکلتا ہے، مثلاً (b̥ak)، (ha:d̥)، (b̥ag̊paip)، (əb̥ˈtein)، (ˈfut b̥ɔ:l)، مگر ðə ˈbak، ə ˈbag̊paip، ˈha:d، ˈtʌk میں d, b کامل جہر سے ادا ہوتے ہیں۔ یہی حال انضمامی آوازوں کا ہوتا ہے، مثلاً (ðat ˈd̥ʒɑ:ni، ˈlɔdʒiŋ، lɔ d̥ʒ̊) وغیرہ۔

Sound relations IV اصواتی تعلقات

۳۱۳ - اس حصہ میں اصوات کا تعلق زبان کے دوسرے رخ کو مدنظر رکھ کر دکھایا جاتا ہے، مثلاً بولنے والوں کے اعضائے گفتار کی خصوصیات، اُن کی زبان کی مخصوص ساخت، معیار خوش الحانی، تحریفات تلفظ، تحریری انداز وغیرہ کے اثرات کو اصواتی نقطۂ نگاہ سے بیان کیا جاتا ہے۔

۳۱۴ - یہ تمام تعلقات اصواتیات میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں اور کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کئے جا سکتے۔ فی زمانہ مختلف زبانیں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں، اور اس طرح ایک زبان کے الفاظ دوسری زبان کی سان پر چڑھتے رہتے ہیں، اور اُس دوسری زبان کے ہجاء میں منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ لا محالہ مذکورہ بالا تمام اثرات کا جائزہ لینا اس دور میں ایک اہم ضرورت ہو گئی ہے، ورنہ اصواتی بنیادوں کو نظر انداز کر کے کم از کم تلفظ اور ہجاء کا تعلق کسی تسلیم شدہ اصول کے تحت قائم نہیں رکھا جا سکتا۔

۳۱۵ - اس کے علاوہ زبان کی قواعد پر جو بوجھ پڑتا ہے، وہ ایک علاحدہ موضوع ہے۔ اس کی نمایاں مثال اردو زبان کی ہے جس کی قواعد پر فارسی اور خصوصاً عربی نے اتنا اثر ڈالا ہے کہ اس وقت ایک مستقل مکتبۂ خیال والے پیدا ہو گئے ہیں (جس کی سرخیل ڈاکٹر آنسہ خاتون ہیں) جو اردو قواعد پر اس بوجھ کو رفع کرنے کے مختلف اصول وضع کر کے ان کو رائج کرنے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں (گو اس کام کے لئے ہمارا روایتی طبقہ پوری طرح حائل ہے)، مثلاً:-

(۱) عربی کے جمع کے صیغے کے الفاظ اردو میں اگر استعمال ہوں گے تو اردو گرامر کو عربی کے جمع کے قاعدے بھی بیان کرنے پڑیں گے۔ اس بوجھ کو رفع کرنے کے لئے اردو میں عربی کے جمع کے صیغے استعمال کرنا ہی مناسب نہیں سمجھتے، جیسے کہ وہ "اقوام" کی بجائے "قومیں"، "افراد" کی بجائے "فرد سے"، "عوام" کی بجائے "عام لوگ"، "الفاظ" کی بجائے "لفظ" ہی رہنے دیا جائے کیونکہ فقرہ میں فعل وغیرہ خود ہی واحد یا جمع کا صیغہ واضح کر دے گا (یہ لفظ غلط ہے۔ یہ لفظ غلط ہیں۔ وغیرہ)۔

(۲) مضاف کے جس لفظ کے آخر پر الف، واؤ اور ہائے مختفی کے علاوہ کوئی اور حرف ہو، تو آخری حرف مکسور ہو جاتا ہے، مثلاً کتابِ زیست۔

فارسی میں بعض اسم اور فعل ایسے ہیں جن کے آخر کی یاء ان اسماء اور افعال کی ساخت میں داخل ہوتی ہے یعنی وہ جزو کلمہ اور اصلی ہوتی ہے، الحاقی نہیں ہوتی۔ اور ایسے اسماء اور افعال کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک وہ جس میں یاء سے پہلے الف ہوتا ہے اور دوسری وہ جس میں یاء سے پہلے واؤ ہو، مثلاً:-

پہلی قسم:- (اسم) جائے۔ پائے۔ تائے۔ ہمائے۔ (فعل) سائے۔ خائے۔ گشائے۔ نمائے۔

دوسری قسم:- (اسم) روئے۔ بوئے۔ خوئے۔ موئے۔ (فعل) گوئے (از گوئیم)۔ جوئے (از جوئیم)۔ بوئے (از بوئیم)۔ روئے (از روئیم)۔

چونکہ یہ الفاظ بغیر آخری یاء کے بھی مستعمل ہیں (مثلاً جا۔ پا۔ کشا۔ نما۔ رو۔ بو۔ گو۔ وغیرہ) اس لئے توصیفی، اضافی، بیانی کسی طرح کی اضافت ہو، اگر مضاف کا آخری حرف الف مدہ ہو تو اس پر اضافت کا کسرہ ثقیل سمجھا جاتا ہے، لہٰذا ایک یاء کسرہ کے تحمل کے لئے زیادہ کی جاتی ہے، کیونکہ یاء پر کسرۂ اضافت ثقیل نہیں ہوتا، مثلاً دانائے راز۔ جائے اُستاد۔ ابنائے دُنیا۔ اگر وہ لفظ پہلے ہی یاء کے ساتھ مضاف ہے (مثلاً "جا" کی بجائے "جائے") تو اس یاء پر خود ہی کسرہ آ جائے گا، مثلاً جائے اُستاد۔ بہر حال ان دونوں حالتوں میں یاء پر ہمزہ لکھنا (بقول غالب) اگر یا حق کو گالی دینا ہے۔ لہٰذا مثلاً جب لفظ "ابنا" بغیر ہمزہ کے ہے تو حالت اضافت میں "ابنائے جنس" یا "ابنائے جنس" لکھنا غلط ہو گا۔

اسی طرح واؤ پر ختم ہونے والے الفاظ میں:-

(i) اگر کلمہ ثنائی غیر متوالی الحرکات ہو (مثلاً ابرو۔ بازو۔ پہلو۔ گیسو۔ ہندو۔ وغیرہ) تو مضاف کے لئے یاء کا الحاق اختیاری ہے، مثلاً۔ ابروِ چلال یا ابروئے چلال دونوں صحیح ہیں۔

(ii) اگر واؤ مدہ کلمہ ثنائی آخر میں واقع ہو (مثلاً بو۔ خو۔ رو۔ مو۔ وغیرہ) یا کلمہ ثنائی متوالی الحرکات ہو (مثلاً رفو۔ سبو۔ گلو۔ نکو۔ وغیرہ) تو یہاں بھی الف پر ختم ہونے والے مضافوں کی طرح یاء کا الحاق واجب ہو گا، مثلاً۔ بوئے گل۔ سبوئے آب۔ (بوِ گل۔ سبوِ آب۔ وغیرہ غلط ہوں گے)۔

جب مضاف کا آخری حرف ہائے مختفی ہو، تو یاء پر ہمزہ بڑھاتے اور اس کو مکسور کرتے ہیں۔ یہی ہمزہ شبیہ غلطیوں کا باعث بنا ہے۔

Punjabiandpunjab.com

Isogloss

1 - اصواتی صلاحیت

۳۱۶- بولنے والوں کے اعضائے گفتار کی خصوصیات کو مدنظر رکھتے ہوئے ناطق آوازوں کی ادائیگی میں دو طرح کی مشکلات پیش آتی ہیں :-

(۱) ذاتی دشواریاں (Personal difficulties)، یعنی وہ انفرادی اختلافات جو ایک ہی یا تقریباً ایک جیسی آواز کی ادائیگی میں اعضائے گفتار کے توافق (adjustment) میں، اُن کی ساخت اور جسامت وغیرہ کے فرق سے پیدا ہوں۔ ان اختلافات کو اصواتی تلافی (Sound compensation) یا (Compensatory change) کہتے ہیں۔

(۲) وطنی دشواریاں (National difficulties)، یعنی وہ تفرقات جو ایک جغرافیائی علاقہ میں رہنے والے لوگ، وہاں کے موسمی یا جسمانی وجوہ کی بنا پر یا پیدائش سے ہی محض ایک زبان پر مسلسل عبور رکھنے کی وجہ سے صرف خاص آوازوں کی ادائیگی میں فوقیت رکھتے ہیں اور باقیماندہ آوازیں اُن کے لئے دشوار ہوتی ہیں۔ اِس خصوصیت کو اصواتی صلاحیت (Isogloss) کہتے ہیں۔

۳۱۷- جہاں تک ذاتی دشواریوں کا تعلق ہے، وہ "تحریفاتِ تلفظ" کے تحت علاوہ بیان کی جائیں گی۔ یہاں پر صرف مختلف زبانوں میں مختلف اصواتی صلاحیتوں کا سرسری جائزہ لیا جائے گا۔ ناطق آوازیں تعداد میں بے شمار ہیں۔ جہاں تک معلوم ہو سکا ہے، دنیا میں کوئی بھی زبان ایسی نہیں ہے جس میں یہ تمام آوازیں پائی جاتی ہوں۔ ہر زبان کے بولنے والوں میں خاص خاص اصواتی خصوصیات ہوتی ہیں جو کہ دوسری زبان کے بولنے والوں میں اجنبیت رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غیر زبان کے سیکھنے کے لئے ہمیں ان دشواریوں کو ہمت اور کوشش سے عبور کرنا پڑتا ہے۔ ایسی اجنبی اصوات کو سیکھنے کے لئے سماعتی طریقہ عموماً اختیار کیا جاتا ہے، مگر ترکیبی لحاظ سے سیکھنا (دفعہ ۱۰ اور ۳۹) ایک سائنسی انداز لئے ہوئے ہوتا ہے۔ لہٰذا یہاں پر مختلف زبانوں کی خصوصیات اصواتی انداز سے دی جاتی ہیں۔

216

(i) عربی

Punjabianadpunjab.com

۳۱۸- عرب اپنے آپ کو فخریہ طور پر "ناطقین بالضّاد" یعنی "ض کے ساتھ بولنے والے" کہلاتے ہیں۔ عربی کا "ض" اب بھی عراق اور عرب میں پرانی طرز پر جہورہ مطبقہ اسلیہ پشانی آواز (ḍ) کو انفصالی بنا کر شجریہ طرز پر ادا کیا جاتا ہے، اور یہ شجریہ طرز عموماً بائیں طرف کی بغلی ہوتی ہے۔ یعنی یہ آواز (ḍ) کا شجریہ سائیشی رنگ جو ہوتا ہے اس کو **استطالتی** یا مستطیلہ کہتے ہیں۔ چونکہ یہ جہورہ مطبقہ اسلیہ مستطیلہ آواز (ḍ) بولنے میں **اوسع المخرج** ہوتی ہے، اِسی لئے اِس کی ادائیگی مشکل ہوتی ہے۔ حقیقت میں یہ عربی "ض" (ṣ) (مہموسہ مطبقہ پست نوک زبان اسلیہ سائیشی) کی مجہورہ حالت نہیں ہوتی، بلکہ عبرانی حرف "ص" [צ] (ṭṣ)، جس کو عموماً [ts] لکھ دیا جاتا ہے مگر اصل میں اس حرف کا نام صادی [Tsadi] ہے، کی مجہورہ آواز ہوتی ہے۔ مصر میں "ض" کا تلفظ محض (ḍ) ہے۔ البتہ آسانی کی غرض سے فارسی میں

217

ص" کو مجہورہ دنتی انفصالی (dˤ) بولا جاتا ہے، جو کہ اصلیت میں عربی "دال" کی آواز ہے۔ روزمرہ میں "ض" کو مجہورہ مطبقہ دنتی لثویہ سایشی (zˤ) بولاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اردو میں عموماً "ض" کو عربی پڑھتے وقت "دال" (dˤ) اور روزمرہ اردو میں زاء (z) دونوں طرح بولاتے ہیں، مثلاً مَغضُوب اور غضب میں۔

۳۱۹۔ اس کے علاوہ کلاسیکل عربی کی کئی آوازیں خود عربی بولنے والوں کے ہاں مختلف طور پر رائج ہیں، مثلاً:-

علاقہ / عربی آواز		مصر	مصری روزمرہ	شمالی مصر اور سوڈان	Cairene	شام	شمالی شام	لبنان کے دروز
ق	(q)	(ʔ) یا (g) [صرف لفظ قرآن میں (q) بولتے ہیں]		(g)	(ʔ)		(ʔʰ)	
م	(mˤ)		(m)					
ج	(dʒ)	(ɟ)	(g)			(ʒ)		
ظ	(ðˤ)	(zˤ)	(zˤ)					(ðˤ)
ل	(ɫ)		(l)					
ر دو تھپکی	(ɾ)		(r)					
ب	(b)			(ᵊb)				

۳۲۰۔ عربی میں محض حرکت بیہودہ حالت میں نہیں آسکتی، مثلاً لفظ "عالی" کو اردو میں تو (a:li:) بولتے ہیں مگر عربی میں حرکت سے پہلے مصمتہ لگا کر (ʕa:ʔili:) بولتے ہیں۔ تسہیل کے عمل میں بھی حرکت سے پہلے لینہ مصمتہ ہوتا ہے [دیکھو دفعہ ۲۳۱ (۸)]۔

۳۲۱۔ عربی میں ہر لفظ میں حرف صحیح سے پہلے یا بعد اعراب کا ہونا ضروری ہے، سوائے اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ میں، جب حرف صحیح لفظ کے آخر پر ہو، مثلاً ذِکْرٌ، عُمْرٌ وغیرہ۔ پس مسلسل گفتگو کے اندر دو حروفِ صحیح اکٹھے ہونے ناممکن ہیں۔ [دیکھو دفعہ ۲۹۹ (۶) (۱۷) اور ۲۹۹ (۷)]۔

۳۲۲۔ کلاسیکل عربی میں مرکب دوہرے مصوتے مطلق نہیں ہوتے، مثلاً خَیْرٌ، نَوْمٌ وغیرہ کو (xajr) اور (nawm) کہنا ہوگا۔ مگر روزمرہ مصری میں مرکب دوہرے مصوتے (ai)، (au)، (ɒi)، (ɒu) پائے جاتے ہیں، مثلاً (ʃallu)، (dˤauwar)، (bɒijt)، (dˤɒuwar)۔ (أَيْ)، (أَوْ)، (أَوِيْ)، (أَوُ)۔ کلاسیکل عربی کے (aw) اور (aj) کو روزمرہ میں (o:) اور (e:) بولائے جاتے ہیں، مثلاً صَوت (-o:-)، سَیف (-e:-)۔

۳۲۳۔ عربی میں تاکید کا تعلق زیادہ تر (امتداد اور) لہجہ پر ہوتا ہے، اس لئے لہجہ کی ... عموماً ...

کر دیتے ہیں۔ مصری روزمرہ اور کلاسیکل عربی میں لہجہ کی خصوصیات کا ذکر دفعہ ۱۷۱ اور ۱۷۲ میں بیان کردیا گیا ہے۔

۳۲۴- عربی میں آیاتی ٹکڑوں کو بڑی احتیاط سے مربوط اور مسلسل ادا کیا جاتا ہے، جن کے آخر پر رباؤ کا خاص بندوبست ہوتا ہے (دیکھو دفعہ ۲۲۶)۔

(ii)- فارسی

۳۲۵- موجودہ فارسی میں اعرابوں کے نظام کی تشریح دفعہ ۱۱۷ میں ملاحظہ ہو

۳۲۶- فارسی میں عربی سے آئے ہوئے الفاظ کو کس طرح فارسی زبان کی سان پر چڑھائے گئے ہیں، اُن کے مختصر سے اصول یہاں پر بیان کئے جاتے ہیں۔

Punjabiandpunjab.com

نوٹ :- حرف "ذ" کی آواز عربی کے ساتھ ہی مختص نہیں۔ ایران کی قدیم زبانوں مثلاً اوستا میں بھی یہ آواز پائی جاتی تھی۔ ملاحظہ ہوں الفاظ (گزارش - گذارش)، (گزر - گذر)، وغیرہ۔

عربی الفاظ کا فارسی سان پر چڑھنا

(۱) عربی میں قاعدہ ہے کہ مصدر کے آخر پر ضمہ کے بعد "و" یا "ی" ہو، تو ایسے ضمہ کو ہمیشہ کسرہ سے بدلتے ہیں اور ساتھ ہی واؤ کو یاء سے بدلتے ہیں، مثلاً تَمَاشُوٌ ← تَمَاشِیٌ۔

مگر فارسی میں آکر عموماً کئی موقعوں پر آخر کے حرف کو الف سے بدل دیتے ہیں اور اُس سے پہلے فتح لگاتے ہیں، مثلاً تماشا۔ (قَضَیَ ← تَقَاضُیٌ ← تَقَاضِی ← تقاضا)۔

(۲) عربی میں قاعدہ ہے کہ اگر اسم کے آخر پر حرف الف (جو کہ حروف اصلیہ میں سے نہ ہو) کے بعد واؤ یا یاء ہو، تو اُس کو ہمیشہ ہمزہ سے بدلا جاتا ہے، مثلاً دُعَاوٌ ← دُعَاءٌ۔

مگر فارسی میں آکر آخر کا ہمزہ ساکن ہو کر گرا دیا جاتا ہے، مثلاً :- دُعا - بِنا - استوا، ابتلا - ابتدا - اعتنا، اعضا، اطبا، رضا، اخفا، استنجا، استدعا، وغیرہ۔

(۳) عربی کا مصدر ثلاثی مجرد فَعَلان فارسی میں فَعَلان ہی ہوتا ہے، مثلاً :-

حَیَوان - دَوَران - بطلان - وغیرہ۔

(۴) عربی کے مصدر ثلاثی مزید بروزن مُفَاعَلَۃ کی آخر کی تاء کو فارسی میں حذف کردیا جاتا ہے، مثلاً :- مُدارات ← مُدارا مُحاکات ← مُحاکا

(۵) عربی کا ساکن الف (چھوٹا)، فارسی میں کبھی کبھی یاء سے بھی بدل دیا جاتا ہے جبکہ ایسی یاء اکثر مجہول ہوتی ہے، مگر کبھی کبھی معروف بھی ہوتی ہے، مثلاً :-

مَعنیٰ ← مَعنی۔ رِکاب ← رِکیب۔ اٰمِن ← اِیمِن۔

(۶) اسم نسبتی میں عربی میں جو یائے مشدد ہوتی ہے، وہ فارسی میں عموماً حرف آخری یاء ہی رہ جاتی ہے، مثلاً :-

ہِندِیٌّ ← ہندی
فارسیٌّ ← فارسی
رُومیٌّ ← رُومی

اس کے علاوہ اسم میں بھی یائے مشدد فارسی میں آخری یاء ہی رہ جاتی ہے، مثلاً :-
شافِعیٌّ ← شافعی (ایک نام)۔

(۷) عربی کے مادہ میں اگر تائے تانیث ہو، یا حرفِ تاء ہو جو مؤنث ظاہر کرتا ہو (چاہے وہ "ۃ" یائے مختفی میں بدل دیا گیا ہو یا نہ)، تو اسم منسوب بناتے وقت ایسی "ت" یا "ۃ" کو گرا دیا جاتا ہے، مثلاً مَکّہ ← مَکّی۔ سِیاست ← سِیاسی۔

مگر فارسی میں یہ اصول نہیں برتا جاتا، مثلاً:- لَعْنَت ← لَعْنَتی۔ فِطْرَت ← فِطْرَتی۔

(۸) عربی کے مادہ، جوکہ اسمِ معرفہ ہو، کے آخر پر ہائے مختفی ہو، تو اسم منسوب بناتے وقت اُس کو گرا دیا جاتا ہے، مثلاً بَنْگالَہ ← بَنْگالی۔

مگر بعض اوقات اس کو واؤ میں بدل دیا جاتا ہے، مثلاً آگْرَہ ← آگْرَوِی۔

(۹) عربی میں اگر تین حروف صحیح سے زیادہ کے بعد الف ہو، تو اسم منسوب بناتے وقت اُس کو گرا دیا جاتا ہے، مثلاً:- مُصْطَفَیٰ ← مُصْطَفِی۔

مگر فارسی میں اکثر اس اصول کو نظر انداز کیا جاتا ہے، اور پھر آخری الف کو واؤ میں بدل دیا جاتا ہے، مثلاً مُرْتَضَیٰ ← مُرْتَضَوِی۔

(۱۰) عربی میں تین حروف صحیح کے بعد ایک یاء ہو، تو اسم منسوب بناتے وقت اس یاء کو یا تو گرا دیتے ہیں، یا اس کو واؤ سے بدلتے ہیں (اگر بدلتے وقت تیسرے حرف پر فتحہ آئے گی، مثلاً:-

قاضی ← { قاضِیّ / قاضَوِی

مگر فارسی میں عموماً ایسی یاء کو واؤ میں بدلا جاتا ہے اور شاذ ہی بلکہ کبھی بھی نہیں گرا دیا جاتا ہے، مثلاً دِہْلی ← دِہْلَوِی۔ ہِجْلی ← ہِجْلَوِی۔

(۱۱) عربی کے تین حروف صحیح کے لفظ میں اگر ایک حرف گرا دیا گیا ہو، جس کا دوسرا حرف ساکن ہو، تو اسم منسوب بناتے وقت اِس گرے ہوئے حرف کو چاہے گرا ہوا رہنے دیا جائے یا اپنی جگہ پر قائم کر دیا جائے، مثلاً:- دَم (اصل میں دَمَیٌ) ← { دَمِیّ / دَمَوِی

مگر فارسی میں عموماً اس گرے ہوئے حرف کو قائم ہی کیا جاتا ہے، مثلاً:- یَد (اصل میں یَدَیٌ) ← یَدَوِی

(۱۲) عربی میں وہ الفاظ جو اجزائے جسم ظاہر کریں، اُن کا منسوب بنانا ہو تو ایک ترکیب یہ ہے کہ یائے مُشَدَّد سے پہلے "ان" لگا دیا جائے، مثلاً شَعْر ← شَعْرانی (بہت بالوں والا)۔

مگر فارسی میں ہر قسم کے ناموں پر یہ اصول برتا جاتا ہے، مثلاً:-

رَبّ ← رَبّانی۔ رُوح ← رُوحانی

(۱۳) عربی میں عام اصول مَصادِرِ جَعْلی بنانے کا یہ ہے کہ آخر میں مشدّد یاء اور اُس کے بعد "ۃ" بڑھا دی جائے، مثلاً:- کَرِیم ← کَرِیمِیَّۃ۔ خادِم ← خادِمِیَّۃ۔

مگر فارسی میں مَصادِرِ جعلی بڑی احتیاط سے صرف وہی استعمال ہونے چاہئیں جو کہ عام رواج پکڑ چکے ہوں، ورنہ "کریمیہ" کی بجائے "کرم" لفظ کافی ہوگا۔

(۱۴) عربی کی تائے تانیث جو مؤنث میں ہوتی ہے، فارسی میں اِس کو "ہ" سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً :- قَاتِلَتْ ← قاتلہ ۔ ضَارِبَتْ ← ضاربہ

(۱۵) عربی میں لفظ کے آخر پر اَلِفِ ممدودہ لکھنے میں بشکل فَعْلَاء ہوتا ہے۔
مگر فارسی میں اکثر اِس ہمزہ کو اُڑا کر الف مقصورہ ہی بنا لیتے ہیں کیونکہ کسی لفظ کے آخری حرف کا متحرک ہونا فارسی زبان کی ساخت اور مزاج کے ناموافق ہے، یعنی فارسی میں کُل کلمات مبنی علی السکون ہوتے ہیں، مثلاً :-

صَحْرَاء ← صحرا
بَیْضَاء ← بیضا
صُفْرَاء ← صفرا

البتہ عربی ترکیب کو فارسی میں بعینہٖ نقل کرتے وقت ایسا ہمزہ قائم رہے گا، مثلاً :- احوالِ انبیاء کی بجائے احوال الانبیاء
ابوِ آبا ؛ ابوالآباء
ابوِ انبیاء ؛ ابو الانبیاء

Punjabiandunjab.com

یہاں تک کہ ایسی عربی ترکیب کو مزید اضافت دینی ہو تو بھی ہمزہ قائم رہے گا، مثلاً "طبقاتِ شعرائے دہلی" کی بجائے "طبقات الشعراءِ دہلی"۔

(۱۶) عربی میں تثنیہ بناتے وقت واحد اسم کے بعد "ان" زیادہ کرتے ہیں، اور اِس سے پہلے فتحہ لاتے ہیں۔ اِس "ان" کا الف تو ساکن ہوتا ہے، مگر "ن" پر اصل میں کسرہ چاہئے، جس کو فارسی میں موقوف بولتے ہیں، مثلاً :- تَوْأَم ← تَوْأَمَانِ ← توامان ۔

(۱۷) عربی میں "ون" یا "ین" کی زیادتی سے جمع سالم بناتے وقت آخر کا "ن" فتحہ رکھتا ہے، مگر فارسی میں اِس کو موقوف کر دیا جاتا ہے، مثلاً :- صالح ←
صَالِحُونَ ← صالحون
صَالِحِینَ ← صالحین

(۱۸) فارسی میں عربی کی آخر کی مشدد تنوین اُڑا کر حرف کو ساکن بولا جاتا ہے، مثلاً عَلِیٌّ ← علی

(۱۹) مندرجہ بالا الفاظ میں اگر تین حروف صحیح کے بعد یائے ہو تو دوسرے حرف کی زبر کی بجائے جزم پڑھتے ہیں، کیونکہ عربی کے علاوہ دو اکٹھی چھوٹی حرکات نہیں آتیں، مثلاً :-

لُغَوِیٌّ ← لُغَوِی ← لُغْوِی
دَمَوِی ← دَمْوِی

مگر "مَوْلَوِی" میں چونکہ دو اکٹھی چھوٹی حرکات نہیں، اِس لئے کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

(۲۰) (i)- عربی میں اگر لفظ کے آخر ساکن حرف ہو اور اُس سے پچھلا تیسرا حرف صحیح متحرک ہو تو فارسی میں زیر کی اضافت بناتے وقت ساکن کو مشدد کر دیتے ہیں، مثلاً (دیکھو نمبر ۲۲ تحت ہجاء اور تلفظ):-
(مَحَلّ) مَحَلِّ وقوع - محلِّ نظر - مُحِبِّ وطن - شَمَعِ مُبارک (اضافت کے بغیر شَمْع مُبارک)۔
(ii)- اگر پچھلا تیسرا حرف ساکن ہو تو ساکن کو صرف زیر ہی کافی ہوتی ہے، مثلاً :-
(مَطْلَع) مَطْلَعِ نظر - مَطْلَعِ صبح - مُفْسِدِ دین۔

(iii)- عربی میں آخر پر حرکت ہو (مثلاً فَمٌ)، تو فارسی میں وہ اکیلا لفظ بھی جزم کے ساتھ (مثلاً فَمْ)

بولا جاتا ہے۔ اور اضافت دیتے وقت جزم کی بجائے زیر دیتے ہیں، مثلاً قُمِ معدہ۔

(۱۹)۔ اگر عربی میں آخر کا حرف مشدد ہو (مثلاً مدّ)، تو فارسی میں شد نہیں رہتی (مثلاً مد) اور اضافت کے وقت شد عود کر آتی ہے، مثلاً:-

مدِّ لازم - فکِّ رہن - فنِّ تجوید - دُرِّ ثمین -

(۲۰)۔ اگر عربی میں آخری حرف موقوف ہو، تو اس کو حرف زیر دیتے ہیں، مثلاً:-

شمعِ فروزاں - فلکِ اعظم - سرودِ حزین - شجرِ خشک -

(۲۱) عربی میں مُضَاعَفْ سے فاعل یا مفعول جب وزن مُسْتَفْعِل پر بناتے ہیں تو عربی میں آخر کلمہ پر تشدید آتی ہے، مثلاً:-

	ردّ ← مسترَدّ (مفعول)
حقّ ← مستحَقّ (مفعول)	قرّ ← مستقَرّ (مفعول)
مدّ ← مستمِدّ (فاعل)	مرّ ← مستمِرّ (فاعل)
عدّ ← مستعِدّ (فاعل)	جرّ ← مستجِرّ (فاعل)
قرّ ← مستقِرّ (فاعل)	بدّ ← مستبِدّ (فاعل)
حبّ ← مستحَبّ (مفعول)	ردّ ← مسترِدّ (فاعل)

مگر فارسی میں آخری تشدید اُڑ جاتی ہے۔

(iii)- انگریزی

۳۲۷- انگریزی میں عموماً مصوتوں کی وسعت (Quantity) پر اُن کی نوعیت (Quality) منحصر ہوتی ہے، یعنی جتنا مصوتہ مختصر ہوگا اُتنا ہی وہ تسریحی ہوگا اور جتنا لمبا ہوگا اُتنا ہی تشیری ہوگا۔ پس انگریزی میں تسریحی مصوتے چھوٹے ہوتے ہیں اور تشیری لمبے، سوائے (a:) کے جو کہ لمبا ہونے کے باوجود تسریحی ہے۔ اس کے اُلٹ عربی میں مصوتوں کا اشباع کرنے میں نوعیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا، مثلاً عربی میں تشیری مصوتے (i)، (i:)، (u)، (u:) دونوں طرح کے (لمبے اور چھوٹے) ہوتے ہیں۔ عربی میں تسریحی (I) اور (U) جو کہ ہمیشہ چھوٹے مصوتے ہوتے ہیں، صرف اُس وقت استعمال ہوتے ہیں جب اُن کے بعد حرف صحیح ہو اور اُس حرف صحیح پر رُکن تہجی بھی ختم ہوتا ہو، مثلاً مِنْ (min)، قُلْ (qul)، ورنہ باقیماندہ جگہوں پر اگر چھوٹا مصوتہ استعمال کرنا ہو تو ہمیشہ تشیری (i) یا (u) آئے گا، مثلاً بِ (bi)، لِ (li)، ھُوَ (hu)، وغیرہ۔

۳۲۸- انگریزی میں غناشیت (Nasal twang) یا (Nasality) اکثر سُننے میں آتی ہیں (دیکھو دفعہ ۱۹۱)، کیونکہ اُن کے ہاں آوازوں کو خیشومی کرنے سے بھی معانی میں مطلق فرق نہیں پڑتا۔ البتہ یہ غناشیت محض عنبی آواز کی وجہ سے عارضی یا مقامی بولی کے طور پر ہوتا ہے۔ اس کے اُلٹ دوسری زبانوں میں خیشومی کرنے سے معانی تک میں فرق پڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، مثلاً اردو میں "کاٹے" اور "کانٹے" دو علاحدہ لفظ ہیں۔ اسی طرح ایک انگریز جب فرانسیسی لفظ grande (grã:d) ادا کرے گا

Punjabiandpunjab.com

تو عموماً (grä:nd) ہی کر دے گا۔

۳۲۹۔ انگریزی میں مصوتوں کی ادائیگی میں خصوصاً زبان اور لبوں کا بے انتہا مشارکی عمل ہوتا ہے، یعنی مقدم اعرابوں میں جتنا زبان کے اگلے حصہ کو بلند کیا جائے گا اُتنا ہی لبوں کے کنارے باہم کھل کر لمبا فاصلہ بنا دیں گے، اور مؤخر مصوتوں میں جتنا زیادہ زبان کے پچھلے حصہ کو بلند کیا جائے اُتنا ہی لبوں کے کنارے قریب تر ہوتے جائیں گے، یعنی کہ لب گولائی پکڑیں گے۔ پس انگریزی میں عموماً مقدم سادہ اور مؤخر مدور مصوتے کثرت سے ہیں۔

بعض دوسری زبانوں میں البتہ یہ مشارکی عمل نہیں ہوتا، بلکہ اُن میں عموماً مقدم مدور اور مؤخر سادہ مصوتے بھی پائے جاتے ہیں، مثلاً (y)، (ш)، (ɤ) وغیرہ۔ بلکہ بعض اوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ نمایاں مدور پن (over - rounding) [مثلاً (o) کی ادائیگی میں لبوں کی حالت (u) کی ہو] یا (under - rounding) [مثلاً (u) کی ادائیگی میں لبوں کی حالت (o) کی ہو] واقع ہوتی ہے۔

۳۳۰۔ انگریزی میں مقدم اور مخلوط مصوتے عموماً زبان کی بیرونی حالت سے ادا کئے جاتے ہیں اور مؤخر مصوتے زبان کی اندرونی حالت سے ادا ہوتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس بھی بعض زبانوں میں عام رواج ہے، یعنی مقدم اندرونی، مخلوط اندرونی اور مؤخر بیرونی مصوتے یعنی ترمیم شدہ مصوتے (shifted) بھی پائے جاتے ہیں۔

۳۳۱۔ انگریزی میں عموماً مصوتوں کے بعد مصمتوں کو جوڑا جاتا ہے، مگر اردو میں مصمتوں کے بعد مصوتوں کو جوڑتے ہیں۔ (دیکھو دفعہ ۱۲۴ اور ۲۰۶)۔

۳۳۲۔ ایک انگریز عموماً لمبے مصوتوں (e:) اور (o:) کو خالص نہیں رکھ سکتا [دیکھو دفعہ ۵۶ (۲) (الف)] بلکہ اُن کو جلدی ہی مرکب دوہرے مصوتے (ei) اور (ou) بنا دے گا۔ اس کے برعکس اردو میں اِن آوازوں کی لمبائی برقرار رکھی جاتی ہے، یعنی خالص (pure) مصوتہ ہوتا ہے۔ انگریزی میں مشدد حروف نہیں ہوتے، مگر کئی دوسری زبانوں میں تشدید دینے سے معانی میں فرق پڑ جاتا ہے، مثلاً پتہ (pʌṭa) اور پتّا (pʌṭ:a) میں فرق ہے۔

۳۳۳۔ چونکہ انگریزی میں حرف [h] کی آواز (h) بطور مستقل صوت حرف مبدوء حالت (Imanlaut) میں مصوتہ یا حرف [w] اور [y] سے پہلے ہی واضح شکل میں آتی ہے، اس لئے ہائیہ رنگ (aspiration) میں عام گفتگو ہوتی ہے، خصوصاً مہموسہ بندشی آوازوں (اور آئرلینڈ میں تو مجہورہ بندشی آوازوں) کو مطلقاً ایسا جیسا بنا کر بولا جاتا ہے، گو ایسا ہائیہ رنگ یا سہکار (सहकार) عموماً املائی لحاظ سے نظر انداز ہی ہو جاتا ہے۔ یہ ہائیہ رنگ خصوصاً اُس وقت ہوتا ہے جب بندشی آوازوں کے بعد مصوتہ ہو یا خود ایسی بندشی آواز آہاتی ٹکڑے کے آخر پر واقع ہو، مثلاً (pit)۔ چونکہ انگریزی میں آواز (h) لفظ کے اندر ساکن نہیں آ سکتی، اس لئے انگریزی میں "دہلی، جہلم" وغیرہ الفاظ کو "Jhelum, Delhi" بنا کر بولتے ہیں۔

۳۳۴- انگریزی میں حروف کی ابتدائی آواز (on set) اور انتہائی آواز (Detente) کا ذکر دفعہ ۲۹۷ میں کر دیا گیا ہے۔

۳۳۵- انگریزی میں پشاخی آوازوں کی سَندھی کے لئے دفعہ ۳۰۹ (۲) ملاحظہ ہو۔

(iv)- اردو

۳۳۶- اردو میں مصوتے مبدوء حالت میں آسکتے ہیں، مگر کسی لفظ کے آخر پر چھوٹے مصوتے نہیں آسکتے۔ مثلاً بچوں کو "بُ" پڑھاتے وقت "بُو" تلفظ ادا کرنا پڑتا ہے۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے آخر پر چھوٹے مصوتے نہیں بلکہ عام لمبائی کے مصوتے ہیں (دیکھو دفعہ ۱۱۸):-

سرِمو - لب جو - سُرخ رو - تُم ہو - تو - رستے - رہتے - دستے - غمزے -
نخرے - ٹسوے - عُشوے -

۳۳۷- اردو میں مرکب دوہرے مصمتے (Consonantal diphthongs) نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ مبدوء حالت میں ساکن مصمتہ نہیں آسکتا، مثلاً "سْکُول" کو "اِسکُول" بولنا پڑتا ہے [دیکھو دفعہ ۲۹۹ (۶) (iii)]۔ البتہ دیکھو دفعہ ۳۳۸ میں "ماڈرن مخلوط الہا"۔ اگر کہیں مرکب دوہرے مصمتے بادی النظر دکھائی دیتے بھی ہوں تو وہ حقیقت میں مرکب کر کے نہیں بلکہ اعراب (ə) سے فرق کر کے بولے جاتے ہیں۔

۳۳۸- اردو میں مخلوط الہا کے علاوہ ماڈرن مخلوط الہا (Modern Aspirates) یا (Aspirate) بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً بھڑک (bʰə ɽ ə k)، جس میں (bʰ) کی آواز مرکب دوہرے بانشیہ مصمتے [دیکھو دفعہ ۵۷ (۱) (i)] کی ہے، جو کہ انگریزی میں "maD House" میں "DH" کی آواز کی طرح ہوتی ہے۔ اردو میں یہی ایک مرکب دوہرا مصمتہ ہے جو کہ مبدوء حالت میں ہونے سے ساکن آواز بھی شروع میں ممکن کر دیتا ہے، مثلاً مکھی - مرگھٹ - دھرم - وغیرہ۔ مگر اس حالت میں آواز (h) بالکل خفی مصوتہ (Voiceless Vowel) کی طرح ہوتی ہے جو کہ مصوتے کی شکل بھی پکڑے تو لینہ حالت میں ہو کر عبوری آواز کے لگ بھگ آجاتی ہے۔ اس لئے اس قسم کے دوہرے مرکب مصمتے کو (bʰ) کی طرح ہی لکھتے ہیں، اور عام قواعدی اصولوں کے تحت مفرد حرف ہی سمجھا جاتا ہے۔ سنسکرت میں ایسی آوازیں حقیقت میں مابعد الہا تھیں اور اسی وجہ سے بطور مفرد آوازیں اُن کی ابجد میں شامل تھیں، مگر بعد میں یہ ماڈرن مخلوط الہا حروف بن کر بھی ویسے ہی ناگری ابجد میں موجود رہے۔ ایک پنجابی یا مُلتانی بولی والا کس طرح ان آوازوں کو اپنے لہجہ میں غلط بولتا ہے، پہلے ہی دفعہ ۱۸۰ (۱) اور ۱۸۳ پر بیان ہو چکا ہے۔

۳۳۹- اردو میں حالانکہ خیشومی حالت علاوہ رنگ رکھتی ہے، مگر پھر بھی بعض حالتوں میں غنہ نُون محض خیشومی ہو جاتا ہے۔ [دیکھو دفعہ ۲۸۸]۔

اردو میں ع اور ق کا تلفظ خاصا نمایاں رکھا جاتا ہے۔

Punjabiandpunjab.com

(v) - پنجابی

۳۴۰ - پنجابی زبان میں گمک کا استعمال بھی عام ہے - البتہ چینی زبان میں گمک کا استعمال کثرت سے مختلف انداز میں ہوتا ہے - چینی میں ابجدی حروف تو ہوتے نہیں، لے دے کر ۴۰۰ کے قریب Syllabary ہوتی ہے - جن کے لئے Cantonese میں تو ۹ قسم کی گمک استعمال کر کے الفاظ کی تعداد بڑھائی جاتی ہے - (دیکھو دفعہ ۱۷۴) - ناروے کی زبان میں ایک مرکب گمک ہوتی ہے، مگر ڈچ زبان (جو کہ تقریباً ناروے کی طرح لکھی جاتی ہے) میں کوئی گمک نہیں ہوتی، اس لئے وہ ناروے کی گمک کو (?) سے بدل دیتے ہیں، بلجیئم جس طرح چینی زبان کو رومن خط میں لکھتے وقت حرف (h) کو، اس کے اوپر گمک کے مختلف نمبر دے کر، استعمال کر لیتے ہیں -

224

(vi) - متفرق صلاحیتیں

۳۴۱ - حقیقت میں مصمتوں یا مصوتوں کا صحیح معنوں میں اشباع کرنے سے عموماً کوئی خاص فرق نہیں پڑتا، مگر پھر بھی بعض زبانوں میں اس فرق کو خاص اہمیت دی جاتی ہے - (دیکھو دفعہ ۱۴۴)-

۳۴۲ - عموماً بلند قسم کے مصوتوں میں تو ہر ایک مصوتہ کو تسریلی یا قشیری بنا سکتے ہیں مگر پست قسم کے مصوتوں میں ایسا فرق کرنا تقریباً ناممکن ہے - مگر پھر بھی بعض زبانوں میں ایسا باریک فرق پیش نظر رکھا جاتا ہے -

۳۴۳ - افریقی زبانوں میں چٹخاری اور کلکاری آوازیں بھی پائی جاتی ہیں [دیکھو دفعہ ۸۷ (۱)(i)(ب)] پشتو زبان میں مہموسہ چسکی ہے طوالت لبی اسلیہ سایئتی مصمتہ (d^z S) کی مشکل ادائیگی دفعہ ۹۰ (۸) میں بیان ہو گئی ہے -

۳۴۴ - مصمتے یا مصوتے اپنی اپنی زبانوں میں مخصوص انداز رکھتے ہیں، مثلاً مجہورہ پشاخی آوازیں انگریزی کے بالمقابل پنجابی میں زیادہ پُرآواز ہوتی ہیں -

۳۴۵ - کشمیری زبان میں لبی اعرابیں اس طرح بلائی جاتی ہیں کہ ان کو حروف "ا-و-ی" سے واضح نہیں کیا جاسکتا - اسی لئے ان آوازوں کو لکھنے کے لئے حروف "ا-و-ی" پر ایک فالتو ہمزہ ؕ ڈال کر یہ تخصیص کر لی جاتی ہے کہ ان آوازوں کی ادائیگی میں مقدم اور مخلوط مصوتوں میں بیرونی کی بجائے اندرونی حالت رکھی جاتی ہے اور مؤخر مصوتوں میں اندرونی کی بجائے بیرونی حالت اختیار کی جاتی ہے، مثلاً کاش - وُستاد - اُیالچہ - داج - گٹب - وُہم -

کشمیری زبان میں حرف "ژ" کی آواز پشتو زبان کے حرف "ښ" جیسی ہے، یعنی جرمن زبان کی ich - laut (ç) کی طرح ہے -

۳۴۶ - شنا زبان کے مخصوص حروف صحیح آٹھ عدد یوں بیان کئے گئے ہیں - حرکات علاوہ نیچے درج ہیں -

علامت رومن:-	(c̣)	(c̣h)	(ʒʰ)	(ẓ)	(ǰ)	(ž)	(٣) نون غنہ	شبہ عدد آواز
شنا کا مخصوص حروف	ڃ ڄ	ڇھ ch	٪ ڇ	ڦ ښ	ڑ ڈ	ڙ ژ	ڑ ݬ	ں ۃ
حرف کا نام	چ ڈنتا	چھ ڈنتا	ژ مرور	ښین ڈنتا	ذال شناکی	زے کلائی	رے مرتعش	نون غنہ
شنا کی مثال	ڇکاکی	ڇھنیلو	پرژمن	ڈیچھتوژ	ڈنڈو	ژگوڑ	گھوڑ	کھدکھر
معنی	ترازو	قمیص	گدھا	دایاں	پاجامہ	باغ	خراٹے بھرنا	تلوار

	u	ʊ	u'	u:	ɵ	o	o'	o:	i̥	ɪ	i'	i:	ɛ	ɘ:	e'	e:	ə	ʌ	a'	a:
اعراب @	u̥	ŭ	u	ū	o̥	ŏ	o	ō	i̥	ĭ	i	ī	ɛ̆	e̥	e	ē	ə̥	ă	a	ā
نشانی	ـُ			ـُو	ـُ	ـُ		ۃ	ـِ			ـِی	ـَے	ـِے		ـے	ـَ			آ
مثال	پُتنگ			بجُوس	بدھو	آنسو		ٹھوک	پرگروں			ہنجلی	جھیک	آنہو		رئیں	کھوٗ			عدآلت
معنی	[illegible]			درد	بہت	آنسو		کرنا	چاول			سبز	کیا	یہاں		روتا ہے	کھاؤ			کچہری
نشانی												ی آخری		پے آخری		ے آخری				
مثال	اُگو - اُگو											بتی		کتاپے		پالے				
معنی	اگو - بیچ											لیمپ کی بتی		کتابیں		بلتستان				
اردو مثال	اُس	مچھول			گول - بولو			راس		گیلا				دیں - دے				اب	کالا	بال

۳۴۷۔ انگریزی میں ث اور ذ بلاتے ہیں [مثلاً thin (θin) اور then (ðɛn)]، مگر اردو میں ان کو ت اور د سمجھا جاتا ہے۔ اردو کے ق کو پنجابی میں (q) کی بجائے ک (k) ہی بلاتے ہیں۔

۳۴۸۔ غرضیکہ اپنی اپنی زبان بولنے والوں کو اپنی اپنی آوازیں ادا کرنا آسان معلوم ہوتا ہے، مگر دوسری زبان کی آوازیں مشکل اور تکلف سے ادا کرنی پڑتی ہیں۔ یہاں چند آوازوں کا تقابلی جائزہ دکھایا جاتا ہے۔

حرف / زبان	عربی	اردو	پنجابی	بنگالی	سنسکرت	تامل	انگریزی	لندنی انگریزی	اسکاچ	آئرش انگریزی	امریکی	ہسپانوی پرتگیزی	جرمنی	ہنگری	اطالوی	اسکیمو	آئسلینڈی
ذ	ð↔						ð	ð↔		d̪		ð:					
د	d̪ð	d̪	d↔	d↔			d	ðd		d̪							
ڈ		ɖ				ɖ	d͡ɖ										
ٹ		ʈ					t͡ʈ										
ج	ʤ / ʒ	ɟ͡ʝ	ɟ	d͡z			ʤ										
چ		c͡ɕ		t͡s			ʧ							c	c͡ç	c	
ش		ʃ	ɕ	ṡ	ṣ								ç				
ر	ɾ	ɾ	ɾ (۲) حرف کے آخر میں														ɣ
ڑ		ɽ:	ɽ (ا) شروع				ɹ̂		ɾ̣		ɻ						
ی	j	j	j				j										
ف	f		F				f										
و	w	v	ʋ				ʍ										
ث							θ			t̪							
ک	k͡x																

@ نشانی (¯) = طویل مصوتہ، بغیر نشانی = ... مصوتہ، (˘) = کوتاہ مصوتہ، (˳) = خفیف مصوتہ۔

Punjabiandpunjab.com

۲- عمدہ اور خرف تلفظ

۳۴۹- عمدہ تلفظ (Good speech) ہر اُس تلفظ کو کہتے ہیں، جو کہ سُننے والا بخوبی سمجھ سکے۔ اور اگر سُننے والے کو سمجھنے میں دقت ہو تو اُس کو خراب تلفظ (bad speech) کہتے ہیں۔ یہ تعریف بغیر کسی معیار کو مقرر کرنے کے کی گئی ہے اور اسی وجہ سے اضافتی رنگ۔ رکھتی ہے، مثلاً ہر زبان کی مختلف بولیوں، فرعی بولیوں، مقامی بولیوں وغیرہ کا اندازِ تلفظ اپنا اپنا رنگ لئے ہوئے ہوتا ہے، اور باوجودیکہ وہ معیاری تلفظ سے ہٹ کر ہوتا ہے، مگر کسی طرح بھی ہم اُن کے تلفظ کو خراب نہیں کہہ سکتے، یہاں تک کہ اگر ایک اردو دان یا ہر بیرونی زبان بولنے والا (جس کے بول انگریزی زبان سے مختلف ہوں) اگر شگفتہ یعنی صاف ادائیگی سے انگریزی میں انگریزوں کے سامنے بولے، تو بھی اُس کو عمدہ تلفظ کہنا ہوگا۔ ذاتی طور پر کسی بولی میں بھی تلفظ کی عمدگی یا خرابی نہیں ہوتی۔ ہر تلفظ اپنے اپنے موقعہ محل پر عمدہ ہی ہوتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ سُننے والا اُس بولی کے تلفظ سے بے بہرہ نہ ہو۔ پھر بھی اگر سُننے والا صاف طور پر تلفظ کو نہ سمجھ سکے تو بولنے والے کا یا تو بڑبڑاہٹ کی طرح بولنا کہلائے گا یا تحریف تلفظ کی مختلف خرابیوں میں سے کوئی شکل پائی جائے گی۔

226

۳۵۰- بعض مکتبۂ خیال کا کہنا ہے کہ عمدہ تلفظ میں حرف صاف طور پر سمجھنا ہی شامل نہیں بلکہ اُس میں خوش الحانی بھی ہونی چاہئے یعنی کان کو بھی بھلا لگے۔ یہ دوسری شرط عملاً عائد نہیں ہو سکتی، کیونکہ اپنے اپنے کان، اپنا اپنا موقعہ محل اِس میں اثر انداز ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ سب کچھ اصواتیات کے دائرہ سے باہر ہو جاتا ہے، جیسا کہ آگے چل کر بیان کیا جائے گا۔

Punjabiandpunjab.com

۳۵۱- کافی عرصہ کے استعمال کے بعد پختہ اور واضح حیثیت حاصل کی ہوئی بولیوں کے اُس مجموعہ کو جو لسانیاتی رشتہ کے لحاظ سے اُن کے بولنے والوں کی سمجھ میں آنے والا ہو، ایک نمائندہ بولی کے تحت رکھ کر "زبان" کا نام دے دیا جاتا ہے، یعنی اس کے بعد عمومی طور پر اُس "زبان" کی ہر بولی پر اُسی زبان کا نام عائد ہوگا، گو اُن بولیوں کے علاوہ علیحدہ نام بھی ہوتے ہیں۔ لامحالہ اُس زبان کا معیار (Standard) اُسی نمائندہ بولی کا انتہائی ترقی یافتہ نقشہ ہوتا ہے، اور باقیماندہ تمام حالتیں محض حقارتی نگاہ سے "زبانِ لُر" کہلاتی ہیں۔ ایسی معیاری زبان کسی خاص علاقہ میں آزادانہ بول چال کی زبان نہیں ہو سکتی، جب تک کہ انتہائی ترقی کا عالم نہ پہنچ گیا ہو۔ البتہ معیاری زبان پر سختی سے عمل پیرا ہونے والے لوگ "زبان دان" کہلاتے ہیں، اور باقیماندہ عمومی زبان میں پیدائشی بولنے والے "اہل زبان" کہلاتے ہیں۔ زبان کی ترقی کے لئے سب سے بہتر وہی ہو سکتے ہیں جو اہل زبان بھی ہوں اور زبان دان بھی ہوں۔ ایسا علاقہ جہاں زبان دان تو ہوں، مگر اہل زبان نہ ہوں، تو وہاں پر ایسی زبان یقیناً وقت گزرنے پر اپنا معیار بدل کر اُسی علاقہ کی ایسی بولی کے قریب آجائے گی جو اُس معیاری زبان کے قریب ترین ہوگی۔

۳۵۲- جس طرح معیاری زبان ہوتی ہے، اسی طرح اُس کا "معیاری تلفظ" بھی ہوتا ہے۔ باقیماندہ تمام تلفظ اُس معیار سے ہٹ کر ہوتے ہیں۔ باوجود ایسا معیار قائم کرنے کے حقیقت یہ ہوتی ہے

کہ ہر علاقہ والا اپنے اپنے مخصوص رنگ میں بولا کرتا ہے، کیونکہ یہ توقع نہیں لگ سکتی کہ جب تک کوئی معیاری تلفظ ادا نہ کر سکے، تب تک وہ زبان استعمال ہی نہ کرے۔

۳۵۳۔ کسی زبان کا معیاری تلفظ مقرر کرنا اس لئے ضروری سمجھا جاتا ہے، تاکہ اُس معیار میں بولنے کی قابلیت پیدا کر کے یکسانیت قائم رکھی جا سکے جو کہ ہر اہلِ بولنے والے سے بغیر دقت کے بات چیت کا ذریعہ بن سکے۔ مزید برآں غیر اہلِ زبان کسی ایک معیار کو سامنے رکھ کر صحیح خطوط پر اہلِ زبان کی طرح دوسری زبان کو سیکھنے میں ہر طرح سے سہولت محسوس کرے گا، اور غیر اہلِ زبان کو وہ دوسری زبان سمجھنے کا ایک ہی معیار مدِنظر رہے گا۔ یہی معیاری تلفظ ہوتا ہے جو اُس زبان کی اپنی مرکزی اصواتی حیثیت کو ضائع نہیں ہونے دیتا، اور اسی سے زبان کے تلفظ کی سان قائم رہتی ہے۔

۳۵۴۔ ایسے معیار کے علاوہ بولنے کے مختلف مراتب (Styles) ہوتے ہیں، جو کہ حدر سے لے کر ترتیل تک کئی رنگوں (Shades) میں ہوتے ہیں۔ دیکھو دفعہ ۔

۳۵۵۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی زبان کے مختلف حروف بعض مقامات یا موقعوں پر عام معیار سے ہٹ کر اپنا مخرج رکھتے ہیں، مثلاً عربی میں بعض قبیلے "ک" کو "گ" بولتے ہیں۔ اسی طرح جیسے لاہور کے مقامی باشندے "ڑ" کو "ر" کہتے ہیں (جیسے چڑی کو چری)، اور ہوشیارپوری یا دوابی پنجابی میں "و" کو "ب" بولتے ہیں (مثلاً واہیات کو باہیات)، حتیٰ کہ حیدرآباد دکن میں "قرآن" کو "خرآن" بولتے ہیں۔ بعض مواقع ہنسی مذاق یا رنجش وغیرہ کے ایسے ہوتے ہیں کہ مخرج الحروف کو عمداً یا جذباتی انداز میں تبدیل کر دیا جاتا ہے، یا الفاظ کو بولتے منہ سے بڑبڑاہٹ کی طرح بولا جاتا ہے (mumble) یا مخفف اور دبی آواز (muffle) کر دیا جاتا ہے، جو سننے والے کی سمجھ میں نہیں آسکتا، یا لاڈ پیار میں بچے کا تلفظ کو بگاڑنا یا بچے کے دُہرانے (Reduplication) کی عادت سے تکرار اختیار کر لینا مثلاً "کپ کپڑا کر کے آیا" یا خصوصاً تمثیلی گردان (Semi reduplication) جس میں تمثیلی حرکات کو مصوتوں سے گرد مد مرد کیا جاتا ہے جیسا کہ الفاظ (Sing - Sang - Sung - Song) میں تمیز نہ کرنا۔

۳۵۶۔ اس کے علاوہ بعض فنی موشگافیاں بولنے میں پیدا کی جاتی ہیں، جن میں الفاظ کی صحت کو اکثر فن کی پابندیوں پر قربان کر دیا جاتا ہے۔ یہ تمام تر مختلف ترنم (rhythm) کی بدولت ہی کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ بولنے میں موسیقی کے مختلف انداز کی نقل کی جاتی ہے (دیکھو دفعہ ۲۲۵)، مثلاً:-

ترجیع : یعنی آواز میں کپکپی اور لرزہ پیدا کرنا۔

ترقیص : یعنی ناچتی ہوئی آواز جس میں جھٹکوں سے پڑھا جاتا ہے۔

تحزین : یعنی اس طرح پڑھنا کہ معلوم ہو کہ پڑھنے والا اب روتا ہے۔

۳۵۷۔ اس میں شک نہیں کہ اشعار کے علاوہ نثرِ مُرجّز میں بھی دو فقروں کے کلمات باہم ہم وزن ہوتے ہیں اور قافیہ رکھتے ہیں، یا نثرِ مرصع میں بھی ہر لفظ کے مقابل میں دوسرا لفظ اُسی وزن یا قافیہ کا آتا ہے، یا نثرِ مُسَجّع (مُقفیٰ) میں قافیے فقرہ کے آخر پر ہوتے ہیں، مگر ایسی نثر کو پڑھتے وقت سُر اور لے کی آمیزش اُسی حد تک جائز ہے جو از خود پیدا ہونا لازمی ہے، ورنہ باقی ہر قسم کی نیرنگیاں موسیقار

Punjabiandpunjab.com

یا سٹیج (stage) والوں کا کام ہے - لہجہ اور نغم کے استعمال میں اصواتی لحاظ سے صرف یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ نغم کے سُروں کی اُونچ نیچ تو لہجہ میں لامحالہ آتی ہے، اور قافیوں میں نغم کی لے کا بھی دخل ہوتا ہے، مگر نغم کے سُروں کی ترتیب، تال اور لے کا، عمدہ تلفظ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، بلکہ نغم کی ایسی پابندی تلفظ اور لہجہ دونوں کو خراب کر سکتی ہے، بلکہ تدویر بھی قائم نہیں رہ سکتی - قاری کو صرف یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ صحتِ تلفظ خاص معیار کے مطابق برقرار رہے - اِس کو عمدہ تلفظ کے دوسرے معیاروں [مثلاً طوطے کی طرح دُہرانا (psittacism)] کے مقابلہ پر خوش بیانی کہا جاتا ہے، اور اسی میں تدویر ہوتا ہے، جس کو لحن داؤدی سے یاد کیا جاتا ہے -

Punjabiandpunjab.com

۳۵۸ - باقی رہا حروف اور ٹھہراؤ کا امتداد سے پڑھنا، سو یہ موقع محل پر منحصر ہے - سالیشی آوازوں کا امتداد اور پشاخی آوازوں کے مسکن کا امتداد خوش بیانی میں حائل نہیں ہوتا - اِسی طرح مختلف اوقاف کے ٹھہراؤ ایک معیار مقرر کر لینے کے بعد خود بخود لمبے ہو جاتے ہیں - اِس کے علاوہ جو بھی امتداد ہو گا وہ خوش بیانی کے لئے نامناسب ہو گا، مثلاً بولنے میں چبا چبا کر آہستہ تلفظ (drawling) ادا کیا جائے، یعنی ادغام اور تمطیط سے ادائیگی کرنا جس میں حرکات اِتنا لمبا کیا جائے کہ باقاعدہ تمام مدجات (styles) میں جو سادہ ہوتی ہیں وہ دوہری مرکب بن جائیں، مثلاً knob, bad, web, bin, good, talk وغیرہ میں - ایسے صوتیاتی معاون (Para - language) میں صرف رفتارِ گفتگو ہی شامل نہیں، بلکہ آواز کی گمک اور دیگر اختیاری تاثرات جو گفتار میں اختیار کئے جائیں اپنا اثر رکھتے ہیں، خصوصاً ادائیگی میں صوتیہ کے ساتھ اس کا اپنا رنگ نمایاں رہتا ہے بلکہ صوتیہ کی کسی حد تک ترمیم بھی کر دیتا ہے اور اپنے معنی کا اظہار بھی کر سکتا ہے -

(ا) - پُرانے مجودین

۳۵۹ - ایک مکتبۂ خیال یہ بھی سمجھتا ہے کہ بولنے والا اگر کوئی حرف صحیح مخرج سے ادا کرے، مگر سُننے والا اس کو کچھ اور حرف کی طرح لے، تو سامع کی سماعت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا - معلوم نہیں کہ یہ کسی بیمار ناقص سماعت والے سامع کا ذکر ہے یا کہ ایک عام تندرست انسان کا، کیونکہ آج کل تو عمدہ سماعت والا آلہ کیموگراف بھی موجود ہے - اگر قاری واقعی صحیح مخرج سے پورے اوصاف کے ساتھ کوئی آواز ادا کر رہا ہے، بشرطیکہ وہ اُس پر قادر بھی ہو، تو ہو نہیں سکتا کہ کیموگراف یا تربیت یافتہ صحت مند آدمی اُس کو غلطی سے کچھ اور آواز بنا لے - اگر واقعی پھر بھی سُننے میں کسی دوسری آواز کا مغالطہ ہوتا ہے تو اُس وقت سماعت (یا آلہ) کا اعتبار کرنا پڑے گا اور قاری کی قادریت پر اعتبار نہیں کیا جائے گا، ورنہ قاری کا اس غلط زعم میں اپنے آپ کو ٹھیک سمجھنا بے معنی ہے جب کہ وہ سماعت پر ٹھیک اثر پیدا کرنے سے عاری ہے -

۳۶۰ - ہمارے پرانے مجودین قابلِ ستائش ہیں جنہوں نے واقعی اپنے زمانہ کی علمی سطح کے مطابق بڑے اعلیٰ پیمانہ پر اپنی علمی تحقیق پیش کرتے رہے، اور ہمیں ان پر بجا طور پر فخر ہے - مگر ہم ہیں کہ وہی پرانی روش پر اپنے درس میں عربی تجوید کی پرانی کتابیں بدستور پڑھائے چلے جا رہے ہیں، اور یہ کوشش

نہیں کی جاتی کہ اس علم کو سائنسی انداز سے پڑھایا جائے، یا نئے انکشافات کے مدنظر نئے اضافے کردئے جائیں۔ مثال کے طور پر چند ایک پرانے خیالات یہاں بیان کئے جاتے ہیں:۔

(۱) حروف ظ اور ق کو متقلقلہ پڑھایا جاتا ہے، حالانکہ زمانۂ قدیم میں شاید ان کی آوازیں مجہورہ ہوں، مگر فی زمانہ ق ان کو متقلقلہ میں شامل نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ یہ مہموسہ ہیں۔ دیکھو دفعہ ۶۹(۱)۔

(۲) اذلاق اور اصمات کی صوتیاتی اصطلاحات کو تجوید کی اصطلاحات سے خلط ملط کر دیا گیا ہے۔ دیکھو "نوٹ" تحت دفعہ ۸۲ (۲)(ا)(ب) اور ۸۷ (۲)(اا)۔

(۳) حروف ح اور ع کا مخرج وسط الحلق دکھایا جاتا ہے، حالانکہ ان کا مخرج اقصی الحلق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وسط الحلق (یعنی لسان المزمار) کا استعمال آج تک کسی زبان میں ثابت نہیں ہو سکا۔

(۴) حرف ق کو غشائی دکھایا گیا ہے، حالانکہ اس کا اصلی مخرج ادنی الحلق (لہات) ہے۔

(۵) عربی ث اور ذ کو "فی الاسنان" کی بجائے دنتیہ میں بھی شامل کرتے ہیں، (دفعہ) بلکہ لثویہ تک بھی کر دیتے ہیں۔ دیکھو دفعہ ۹۰ (۵)۔

(۶) عربی ت اور د کو "دنتی انفصالی" کی بجائے لثویہ بلکہ نطعیہ تک کر دیتے ہیں۔ دفعہ ۹۰(۶)۔

(۷) مصری روزمرہ ظ کو "مطبق دنتی لثویہ" کی بجائے مطبق لثویہ کہ دیا ہے۔

(۸) عربی س اور ز کو "اسلیہ" کی بجائے دنتی کہتے ہیں، گو ان آوازوں کو مطبق بناتے وقت ص اور مصری ظ کو مطبق اسلیہ ہی کہتے ہیں۔ دفعہ ۹۰ (۷)۔

(۹) حروف ہمزہ اور ہاء کے مخرج اقصی الحلق (الزخرا) بتایا ہے، حالانکہ اصلی مخرج فم حلق ہوتا ہے۔

(۱۰) انفصالی اور مستطیلہ صفات کو اپنی صحیح جگہ پر نہیں رکھا گیا، بلکہ انفصالی [ک۔ت (اور د)] کو کر دیا کہ ان میں ہمس ضعیف ہے اور شدت قوی ہے، اس لئے یہ پٹاخی ہیں، اور اسی طرح مستطیلہ کو سالیشی میں (رخوہ میں) شامل کر دیا، حالانکہ یہ دونوں صفات (انفصالی اور مستطیلہ) گروہ بندی میں شدیدہ کے تحت نیم انسدادی میں آتی ہیں، یعنی جس طرح عربی کی دال نیم بندشی (انفصالی) ہے، اسی طرح ض بھی نیم بندشی (مستطیلہ) ہے۔

(۱۱) مفخم کی اصطلاح کو صحیح معنوں میں ترمیم نطق کے لئے استعمال نہیں کرتے، حالانکہ عربی میں (واؤ۔ واؤ لین، مصری روزمرہ ظ، تاریک ش مثلاً "شئے" میں) صحیح معنوں میں مفخمہ ہیں۔ اس کے الٹ صفت تفخیم کو "شدید افخام" کہکر استعمال کرتے ہیں جیسا کہ پُر لام اور پُر راء پڑھنے میں کہا جاتا ہے، حالانکہ یہ "شدید افخام" حقیقت میں مطبقہ حالت ہوتی ہے، نہ کہ مفخمہ۔

(۱۲) اسی طرح مفخم کے ہم معنی غلط اصطلاح مستعلیہ استعمال کرتے ہیں اور اس میں لہویہ اور مطبقہ حروف شامل کر دیتے ہیں، حالانکہ ان کے بیان کردہ مستعلیہ حروف میں سے کسی میں بھی پیش زبان یا جزو زبان تالو کی طرف نہیں اٹھتی، بلکہ عربی میں صحیح معنوں میں مستعلیہ آواز کسی حرف کی بھی نہیں ہے، اور مزید برآں یہ کہ اس غلط اصطلاح میں اصلی مفخمہ آوازیں شامل ہی

Punjabiandpunjab.com

نہیں کرتے -

(۱۳) انہی مندرجہ بالا نمبر ۶ سے نمبر ۸ وجوہات کی غلط روش پر حرف ض کو مستقل حرفِ مفخم کہا جاتا ہے ، جس میں استعلاء کی صفت بتائی جاتی ہے ، حالانکہ ض کی آواز مطبقہ مستطیلہ (طرفیہ سایشی) ہے - اسی لئے پرانے مجودین غلطی سے ظ (مجہورہ تسلاہٹی مطبقہ اسلیہ سایشی) آواز کو حرف ضاد کی آواز (مجہورہ مطبقہ اسلیہ مستطیلہ) کے قریب اس لئے سمجھتے ہیں کیونکہ دونوں آوازوں میں اُن کے حساب سے جہر ، رخاوہ ، استعلاء اور اطباق کی صفات مشترک ہیں - حقیقت یہ ہے کہ ظ سایشی ہونے کی وجہ سے رخوہ تو ضرور ہے ، مگر ض کی استطالتی صفت کو غلط طور پر رخوہ کے تحت لے لیا گیا ہے - رخوہ آوازوں میں آواز کا امتداد مکمل شکل میں ہوتا ہے ، مگر شدیدہ آوازوں میں امتداد حرف مسکن آواز کی مدت کو بڑھانے سے ہوتا ہے - چونکہ ض بولنے میں امتداد حرف مسکن آواز کو بڑھانے سے پیدا ہوتی ہے ، اس لئے یہ حرف رخوہ نہیں ہے - البتہ مستطیلہ ہونے کی وجہ سے اوسع المخرج ضرور ہے - مگر مخرج کا لمبا ہونا اور رخوہ آواز کا امتداد پکڑنا ایک ہی چیز نہیں ہوتی - استعلاء حقیقت میں اطباق کا ہی دوسرا غلط نام ہے - اطباق کی صفت بھی مشترک نہیں ہے ، کیونکہ اگر ض خالص مطبقہ ہے تو ظ تسلاہٹی مطبقہ ہے ، نہ کہ خالص مطبقہ - باقی صرف ایک صفت جہر کا مشترک ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا -

⊛ Individual Variations
Idiologism

(ii) - ذاتی تلفظی خصوصیات

۳۶۱ - وہ ذاتی خصوصیات جن کی وجہ سے تلفظ کی ادائیگی میں آسانی پیدا ہو یا وہ دشواریاں جن پر عبور حاصل کیا جا سکتا ہے ، قابلِ ذکر نہیں ہوتیں ، مثلاً :-

(۱) اوپر کے دانت گر جانے سے دنتی حروف کے بولنے میں جو دشواری پیدا ہو جاتی ہے ، اس کو دور کرنے کے لئے اوپر کے لب کو نیچا کر کے صحیح تلفظ ادا کیا جا سکتا ہے -

(۲) موٹے ہونٹ ہونے کی وجہ سے لبی آوازیں آسان ہو جاتی ہیں -

(۳) گنگنا ہو ، تو دہنی آوازوں کو آسانی کے مطابق ادا کرنے کے لئے ، سانس کے اخراج کی کمی سے نسبتاً کم گنگنا کر سکتے ہیں -

(۴) اُن حروف میں جن کا ایک سے زیادہ مخرج تو ہو ، مگر سماعتی رنگ ایک ہی ہو ، وہ طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے جو ذاتی صلاحیت کے مطابق آسان دکھائی دے -

۳۶۲ - البتہ ایسی ذاتی دشواریاں جو کسی ایسے نقص کی وجہ سے ہوں جن پر عبور حاصل کرنا مشکل ہو ، یہاں بیان کی جاتی ہیں :-

(۱) (Lisping) ، جبکہ بچہ اپنے اعضائے گفتار میں ٹھیک طرح سے توافق نہیں رکھ سکتا ، یا (s, z) کو (θ, ð) کی طرح بولنا -

(۲) (Psellicism) : یعنی ہکلانے (Stutter) یا تتلانے (Stammer) سے جو حالت بنتی ہے -

⊛ تلفظی تبدیلیاں (Variations) کی ایک قسم وہ ہے جو سیاقی ماحول (Phonetic Conditions) [جس کو تجویتیات میں Phonematic environment کہتے ہیں] میں ہر صوت اپنا مناسب ہمصوتیہ (allophone) ڈھونڈ لیتی ہے ، اور وہ تبدیلیاں ہر بولنے والے میں یکساں طور پر ہوتی ہیں ، جن کا بیان "سیاقی اتصال" (دفعہ ۲۹۵ (ج)) کے تحت آ چکا ہے -

230
Punjabiandpunjab.com

(۳) (Lallation): جیسے بچوں میں (R) کا تلفظ بہت ادھورے (L) کی طرح ادا ہوتا ہے۔

(۴) (Lambdacism): جس میں (l) کو دوہرے (ll) (mouille) کی طرح (lʲ) بولا جاتا ہے۔ (mouille) وہ آواز (lʲ) کی ہوتی ہے جس میں زبان کو تالو کے ساتھ مستطیل کیا جاتا ہے، مثلاً فرانسیسی میں fille میں (ll) کی آواز (ly) کی طرح ہوتی ہے۔ یہ زائد "y" بجنسہٖ اسی طرح ہوتی ہے جیسے انگریزی میں million یا onion میں (ly) یا (ny) ہوتے ہیں۔

(۵) (Para-Lambdacism): اس میں (l) کی بجائے (t)، (r) یا (w) بولا جاتا ہے۔

(۶) (Gammacism) یا (Para-gammacism): یہ غشائی توتلا پن (Guttural stammering) ہوتی ہے جس میں (g) اور (k) بولنے میں دشواری ہوتی ہے، اور اُن کی بجائے کوئی دوسرا متبادل حرف بولا جاتا ہے۔

(۷) (Mytacism) یا (Metacism) یعنی (m) آواز کا غلط استعمال۔ اس کو تمویم (Mimmation) بھی کہتے ہیں، اگر حقیقت میں یہ اکادی زبان کی قواعد میں عربی کی تنوین (nunnation) کی طرح نون کی بجائے میم کا استعمال (تمویم) کہلاتا ہے۔

(۸) رازُنگ (Rhotacism) یعنی ابدال بہ راء: اس میں (R) کی آواز کو غلط بلایا جاتا ہے، یعنی حرف (R) کا کرخت تلفظ ادا ہوتا ہے۔

(۹) (Para-Rhotacism): یعنی (R) کی بجائے کوئی دیگر آواز ادا کرنا۔

۳۶۳۔ ذاتی دشواریوں کے علاوہ ذاتی رحجان بھی تلفظ کی خرابی کا باعث بن جاتے ہیں، مثلاً:-[1]

(۱) اپنی مادری زبان کے لب و لہجہ کو کسی دوسری زبان کی ادائیگی میں حائل ہونے دینا۔ اس طرح سے اُس مادری زبان کا لب و لہجہ اُس دوسری زبان کی ادائیگی میں سوار ہو جاتا ہے، مثلاً ایک بنگالی جب اس طرح انگریزی بولے گا تو وہ "بنگالی انگریزی" کی شکل بن جائے گی، یا ایک پنجابی جب اس طرح اردو میں بولے گا تو وہ "پنجابی اردو" ہو جائے گا۔

(۲) مخصوص تلفظی تحریف (Idioglossia) جس میں کوئی متاثر شدہ سرشار شخص کسی زبان کو اتنے غلط لہجہ میں بولے کہ یوں معلوم ہو کہ وہ خود اپنی بنائی ہوئی کوئی زبان بول رہا ہو۔

۳۶۴۔ زبان مروڑ تلفظ (Tongue twister): "مشکل تلفظ" تو ہر شخص کو اپنی مادری زبان کے علاوہ دوسری زبان کی مخصوص آوازوں میں محسوس ہوگا، مگر تمام زبانوں میں "زبان مروڑ تلفظ" کا سلسلہ بھی پیدا ہو جاتا ہے جو کہ عام رفتار کی ادائیگی میں قدرے مشکل ہو جاتا ہے، مثلاً ایک جیسی آوازیں خصوصاً مصمتوں کی جبکہ ان میں خفیف سی تبدیلیوں کی ادائیگی ہو، تو مسلسل روانگی میں رکاوٹ سی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثالیں:-

Peter piper picked a peck of pickled pepper.

2. Shall he sell sea shells. 3. Twin-screw, steel cruiser.

---

[1] اس سلسلہ میں ایک بناوٹی کہانی مشہور ہے کہ جوب میں ایک ان پڑھ پنجابی کو ڈاک سے آیا ہوا اردو میں لکھا ہوا خط کسی طرح سے پڑھانے کا اتفاق ہوا جس میں لکھا تھا "منگ مشکل سنگھ ولد نادر سنگھ سکنہ لاہور" تو وہ جب یوں پڑھنے لگا:- "منگا بھی گل منکیا، نا لڈ، نا دانش، منکیشہ، تو لہور نہ"۔

۴- چِتا نٹو رُتا پیچے اٹپ اُہ چِتیا نٹو آ- ۵- ڈبّا نٹو ڈھاب پیچے اٹپ ڈبتیا نٹو آ-
۶- الیس کُرُنجیوں گھیس نِکلی، اچل نی گھیسے اوس کُرُنجے- ۷- کُبّا بھنگی بھنگ پھگے، پھک کُبیا بھنگیا-

نوٹ:- اعضائے گفتار کو اصوات کی ادائیگی کے لئے تیار کرنے کے لئے بچہ پہلے پہل غوں غاں (Cooing) کرنا شروع کرتا ہے جس میں صرف محدود مقدار میں اعضاء کی جنبش ہوتی ہے- اس کے بعد آہستہ آہستہ بے معنی آوازیں نکالنے (Babbling) کی تیاری ہوتی ہے، اور آخر کار بامعنی آوازیں نکالنے کی باری آتی ہے-

۳- ابجدی تحریرِ اصوات

Phoneticize

۳۶۵- ناطق آوازوں کو تحریر میں منضبط کرنے کے لئے نشانیوں کی ضرورت ہوتی ہے- سہولت اور یادداشت کی غرض سے عموماً ایک ابجدی مالا مقرر کر لی جاتی ہے، جو کسی نہ کسی موجودہ خط (Script) میں ہوتی ہے، یا بالکل نئی وضع کر لی جاتی ہے- ایسی مقرر شدہ ابجد میں ضروری نہیں کہ تمام ناطق آوازوں کی نشانیاں آجائیں بلکہ اپنی اپنی زبان والے حسبِ ضرورت اپنی ابجد میں ایسی گنتی کی نشانیاں شامل کر لیتے ہیں جن کو حروف کہا جاتا ہے-

ان حروف کے علاوہ بعض دفعہ تحریر میں کچھ آوازوں کے لئے علامات، امتیازی نشانات اور ارتسام وغیرہ (Tittles , Diacritical marks) بھی بنا لئے جاتے ہیں جو کہ عموماً مصوتوں کو ظاہر کرتے ہیں- علم الاصوات کے امتزاجی پہلو کو ظاہر کرنے کے لئے بعض زبانوں کی تحریر میں خاص نشانیاں بھی ہوتی ہیں، جو کہ ارتسام کہلاتی ہیں- کچھ اصطلاحی نشانیاں مثلاً رموزِ اوقاف، عروض کی علامتیں، فنی نشانات یا دیگر ابجدی مخففات [مثلاً & (ampersand), fi (ligatures) وغیرہ] اس کے علاوہ ہوتے ہیں- بلکہ رموزِ اوقاف کے علاوہ بے شمار ترقیمات (مثلاً + — × ÷ وغیرہ) اور اشارات رائج ہوتے ہیں، مثلاً:-

ع	مصرعہ -		عفی اللہ عنہٗ - خدا اس کو معاف کرے-	الخ	&c - (الیٰ آخرہٖ) - آخر تک -
ه	شعر -		للعمر وغیرہ - (رقم) - خط رقیمۃ الاعداد -	منہ	(یعنی اس سے) - جہاں اصل مصنف کی طرف منسوب کرنا ہو -
ع	عدد - نمبر شمار -	P.t.o. / ف کیا -	Catch Word - (خارجہ) -	مصحح یا	مص - یعنی تصحیح کرنے والے کی طرف نسبت دینا -
—	مد - مشتق کرنا - مخصوص کرنا - نمایاں کرنا -	۱۲	(ص) - عبارت ختم ہونے کی علامت	*	asterisk ستارہ -
ص	صفحہ	underlined	Underlined - خط کشیدہ -	†	Obelisk چلیپا
ؐ	درود بھیجا اللہ نے اور سلامتی -	✓	tick mark - تصدیقِ جائزہ -	‡	double obelisk
ؑ	سلامتی ہو اس پر -	•	(النقطہ انتخاب) -	‖	parallel mark
رضؓ	راضی ہوا اللہ اس سے -	:	Repeat - (مکرر) -	¶	Paragraph mark
کرم اللہ وجہہٗ	(کرم وجہ) - بزرگی دی اس کے چہرے کو -	∽	(خلعت) - خوشخطی کی اصلاح کا نشان -	§	Paragraph No. Section mark. (Article) دفعہ -
رح	رحمت اللہ کی ہو اس پر -	۴	Stet - (صاد کرنا) - کٹے ہوئی تحریر کو صحیح سمجھنا -	— or ÷	Obelus (placed against spurious word &c in Ms.
غفرلہٗ	اس کے لئے بخشا ہوا -	×	Delete - (چوپارہ) - (نقزی) - نامنظور عبارت کی نشانی -	عہ عہ لہ	Mark Nos. of references شرح -
عمّ نوالہٗ	عام ہو اس کی بخشش -	^	Caret - (چیلک) - حذف شدہ عبارت کا اشارہ -		
قدس سرہٗ	(قدس سرہٗ) پاک ہو راز اس کا -	☞	Index, (Fist) - ہاتھ -		

۳۶۶- ہر زبان کے خط کو عملاً استعمال میں ایک خاص رسم پر لکھا جاتا ہے، جس کو رسم الخط یا لپی کہتے ہیں۔ رسم الخط میں جو جو صفات اور اصول استعمال ہوتے ہیں، اُن کا بیان یہاں مقصود نہیں، بلکہ یہاں صرف کسی ایک زبان کی لکھائی میں حروف اور علامات کے چناؤ پر مختصر سا حال بیان کیا جائے گا۔

(ا)- ابجدی علامات کا چناؤ

۳۶۷- ناطق آوازوں کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک میں مستقل آوازیں یعنی (Speech sounds) یا پھول (phones) آتے ہیں، جو کہ مفرد یا مرکب دونوں طرح رائج ہوتے ہیں، مثلاً مفرد مصوتے (Monophthong)، دوہرے مرکب مصوتے (Diphthongs)، تہرے مرکب مصوتے (Triphthong) وغیرہ، یا اکہرے (element) مصمتے، دوہرے مصمتے (Consonantal diphthongs) وغیرہ۔ دوسرے گروہ میں عبوری آوازیں (Glides) آتی ہیں، جو کہ کسی مستقل آواز کی بناوٹ سے قبل یا بعد کی انتقالِ لسانی کے دوران کی آواز (Transitional sound) ہوتی ہے۔ یہ لکھنے میں کسی شمار میں نہیں آتیں، کیونکہ ان کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہ صفت عموماً زائد ہوتی ہے، مگر انتقالِ لسانی رکھنے والے مصمتوں (Glide Consonants) میں سے ایک قسم کے مصمتے ایسے بھی ہوتے ہیں جو بلحاظ اندازِ عضو خالص یہی کیفیت رکھتے ہیں، اس لئے ان کو زلقیہ مصمتے یا نیم مصوتے (Gliding Consonants) کہا جاتا ہے، مثلاً امریکی معروف [R] کی آواز مستقل نہیں بلکہ انتقالِ لسانی والی ہے۔ عربی کی غ، و، اور اردو کی ڑ بھی اسی ضمن میں آتی ہیں۔ لہٰذا صرف مستقل آوازوں کو ہی نہیں بلکہ ایسی انتقالِ لسانی والی آوازوں کو بھی مصوتوں اور مصمتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۳۶۸- علم الاصوات کے تحلیلی حصہ میں جہاں ناطق آوازوں کی گروہ بندی مخرج (یعنی مقامِ نطق اور ثانوی و ترمیمی نطق) اور صفاتِ ممیزہ (یعنی اندازِ عضو مع ترمیمی اور جزوی ثانوی انداز) سے کی جاتی ہے، وہاں اوتارِ صوت کی کیفیت کے لحاظ سے بھی گروہ بندی میں دخل ہوتا ہے، کیونکہ مزمار کا عمل باقیماندہ تمام اعضائے گفتار (Speech organs) یا (articulators) کی حرکات سے خود مختار رہتا ہے۔ اوتارِ صوت کے لحاظ سے آوازوں کو مہموسہ، مجہورہ، مختنق، مسموع، اخراجی، معکوس، وغیرہ کہتے ہیں۔

۳۶۹- صفاتِ ممیزہ بیان کرتے وقت دہنی (Oral) آوازوں کے ساتھ غنہ (Nasals) آوازوں کی بھی تخصیص کی جاتی ہے۔ مگر ایک صفت خیشومی (گُنگُناہٹ) (Nasalized) کہلاتی ہے، جو کہ دونوں اقسام کے بین بین ہے، جس میں کمزور طاقت سے خیشومی مصمتے (Orinasal) شامل ہوتے ہیں۔ غنہ اور خیشومی آوازوں کو گروہ بندی میں انفی (Nasal sounds) کہا جاتا ہے، جس میں شبہ غنہ آوازیں "انُسوار اور اَنُناسِک" بھی آجاتی ہیں۔

۳۷۰- ناطق آوازوں کی ہر طرح کی ادائیگی کو پہچاننے کے لئے دو ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ ایک آوازوں کی ترکیبی حالت (Organic) متعین کرنے کے لئے مشاہدات سے کام لیا جاتا ہے، دوسرا اُن کی سماعی کیفیت (acoustic) پہچاننے کے لئے کانوں سے کام لیا جاتا ہے۔ ان دونوں ذرائع کو مدِنظر

Punjabiandpunjab.com

رکھ کر اصواتیات کو دو علاوہ حصوں (قراتی اصواتیات اور ہوائی اصواتیات) میں تقسیم کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا، کیونکہ فی الحقیقت یہ سب کچھ علم الاصوات کے تجرباتی پہلو سے تعلق رکھتا ہے، جیسا کہ یہ معمل کے آلات ہوتے ہیں بعینہٖ جیسے آجکل آلات سے آوازوں کو جانچنے کے لئے آلاتی اصواتیات (Instrumental phonetics) کہہ دیتے ہیں - ہر آواز کی سماعی کیفیت اُس کی ترکیبی حالت کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے، اور آخرکار سماعتی کیفیت پر تلفظ کا فیصلہ منحصر ہوتا ہے - اگر کسی آواز کی ترکیبی حالتیں دو مختلف بھی ہوں، مگر اُن کی سماعتی کیفیت ایک جیسی ہو، تو ایسی آواز کو ذو مخرجی کہہ کر ایک ہی آواز سمجھا جاتا ہے۔

۱۷۳ - جہاں تک مستقل آوازوں کا تعلق ہے، ہر ایک زبان میں اُن کی تعداد کسی نہ کسی حد تک محدود ہوتی ہے، کیونکہ یہی محدود آوازیں اُسی زبان میں کوئی فرضِ منصبی رکھتی ہیں، اِس لئے اُن کو نمایاں بول (Distinctive) کہا جاتا ہے - اِس کے برعکس اُس زبان میں باقیماندہ بول جو کوئی فرضِ منصبی نہ رکھتے ہوں، غیر نمایاں بول (Non-distinctive) کہلاتے ہیں - نمایاں بول کی ایسی خیالی آواز جس کے مختلف مظہر حالتوں میں نمایاں ہوتے ہیں، صَوتیہ (phoneme) کہلاتے ہیں - کسی ایک صوتیہ کے مختلف غیر نمایاں بول "ہمصوتیے" (Allophones) کہلاتے ہیں - ہمصوتیوں کے لئے ابجد میں علاوہ حروف استعمال کرنا بے معنی ہوتا ہے - کسی زبان کے ایسے ایک صوتیہ (diaphoneme) کی وہ تمام اقسام جو اُس کی مختلف بولیوں میں مستعمل ہوں (مثلاً فرانسیسی میں صوتیہ R کی مختلف اقسام):-
Tongue-trilled R اور Uvula trilled R —: کو diaphone کہا جاتا ہے، یعنی کسی زبان کی ایک بولی کا وہ صَوتیہ جو اُس کی دوسری بولی کا وہی صوتیہ ہوتے ہوئے اصواتی رنگ میں قدرے فرق رکھتا ہو diaphone کہلاتا ہے - کسی زبان کے ایک ہمصوتیہ allophone کی وہ تمام اصناف (یا اُس گروہ کا ایک رکن) جو کہ اُس کی تمام بولیوں کی مختلف اصواتی رنگینیوں پر حاوی ہو diaphoneme کہلاتی ہے۔

۲۷۳ - یہ ضروری دکھائی دیتا ہے کہ ہر زبان کی ابجد میں ہر صَوتیہ کے لئے کم از کم ایک حرف ضرور موجود ہو - مگر بعض صَوتیے زبان میں اتنے کم استعمال ہوتے ہیں کہ یا تو اُن کے لئے خاص حرف ابجد میں رکھ لئے جاتے ہیں، اور یا ضمنی طور پر کسی دوسرے حرف سے ہی کوئی خاص نشانی دے کر کام نکال لیا جاتا ہے - اِس کے علاوہ ہر زلفیہ آواز کے لئے ایک ایک حرف ہونا ضروری ہے۔

۳۷۳ - بعض ابجدوں میں مفرد مصمتہ کے لئے مرکب حروف بھی استعمال ہوتے ہیں اور بعض میں مفرد مصوتہ کے لئے بھی مرکب حروف استعمال کئے جاتے ہیں - اِس کے برعکس دوہرے مرکب مصوتوں کے لئے یا دوہرے مرکب مصمتوں کے لئے اکہرے حروف بھی رائج ہیں (مثلاً ماڈرن مخلوط الہجا کے لئے ناگری میں اکہرے حرف بھی ہیں) - بعض ابجدوں میں مصوتوں کے لئے حروف کے علاوہ علاوہ اعرابی علامات بھی مستعمل ہیں، مثلاً "زَیْدٌ" میں چار مصمتے اور دو مصوتے (zadun) ہیں یا روز مرہ میں تین مصمتے، ایک مصوتہ اور ایک مرکب مصوتہ (zaidun) ہیں - ذو مخرجی آوازیں ہمیشہ ایک ہی حرف

Punjabinama/punjabkitab.com

سے ظاہر کی جاتی ہیں - البتہ ہم آواز حروف (Homophones) گو اصواتی لحاظ سے تو غیر ضروری ہیں مگر علم الہجا اور قواعد کی رو سے اُن کا ابجد میں ہونا اشد ضروری ہے جب تک کہ اُس زبان کا رشتہ اُن دوسری زبانوں سے عملاً قائم ہو جن میں وہ ہم آواز حروف کوئی دوسری مستقل آواز کے قائم مقام ہوں (مثلاً س - ص)- بلکہ بعض اوقات تو کچھ حروف اپنی اصلی آوازوں کی بجائے محض "علاماتِ بے صوت" رہ جاتے ہیں، مثلاً پنجابی میں حروف ہ - ع - وغیرہ - یا بعض صوتیے صرف امتیازی حیثیت رکھتے ہیں جن کا محدود استعمال بولنے والے کی سماجی حیثیت کو ظاہر کرتے ہیں، مثلاً اردو میں حروف ژ اور ع کا تلفظ صرف ادیب ہی صحیح ادا کرتے ہیں، اس لئے ان کو آرائشی صوتیہ (Fringe phoneme) کہتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسے صوتیے جو مالبعد الہاء یا بھاری مخلوط الہاء ہوں، اُن کو اکیلے حروف کی بجائے مرکب حروف سے بھی لکھا جاتا ہے - خیشومی آواز اگر کسی زبان میں مستقل حیثیت رکھتی ہو، تو اس کو علاوہ حرف یا نشانی سے دکھانے (جیسا کہ ناگری میں ہوتا ہے) کی بجائے کسی نہ کسی غنہ حرف کی شکل پر زائد نشانی دے کر ظاہر کر دیا جاتا ہے (مثلاً بانگ، پانہہ)

Punjabiandpunjab.com

۳۷۴ - اوتار صوت کے لحاظ سے مہموسہ اور مجہورہ صوتیوں کو تو علاوہ حروف سے لکھا جاتا ہے، مگر مختفی، مسموع وغیرہ اقسام کو عموماً حروف کے ساتھ کوئی نہ کوئی نشانی چپکا کر ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

۳۷۵ - جہاں تک مسلسل گفتگو میں آوازوں کی مختلف تبدیل شدہ شکلوں کا تعلق ہے، وہ اصولاً ابجدی حروف میں ظاہر نہیں ہونی چاہئیں، مثلاً صوتیوں کے علاوہ اگر مسلسل گفتگو میں کسی حرف کی کوئی اور مستقل آواز پیدا ہو جائے تو اُس کو محض ضمنی صوتیہ (subsidiary member) سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے، اور علاوہ حروف وضع نہیں کئے جاتے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ضمنی صوتیے قواعدی اصولوں سے ہی نمایاں ہو جاتے ہیں جن کے لئے علاوہ حروف یا علامتوں کی یا تو ضرورت ہی نہیں پڑتی اور اگر خاص لپی میں ضرورت بھی پڑے تو علاوہ باریک حروف (مثلاً میم مقلوبی یا نُون قطنی) سے نشاندہی کر دی جاتی ہے - ذیلی صوتیے (accidental) البتہ ابجد میں نہیں آتے، گو ان کا شمار ہو جانا ضروری ہے۔

۳۷۶ - بعض مثالیں ایسی بھی ملتی ہیں جہاں علم الاصوات کے امتزاجی حصہ سے تعلق رکھنے والی خصوصیات ابجدی حروف یا علامات سے نمایاں کی جاتی ہیں، مثلاً گمک (tone) والی زبانوں میں گمک کی مختلف شکلیں یا تو ابجدی حروف میں شامل کر لی جاتی ہیں (جیسے گورمکھی میں) اور یا اس کی نشانیاں مقرر کر لی جاتی ہیں - مگر عام طور پر گمک کو کسی نہ کسی مصمتہ یا مصوتہ والے حرف سے ہی ظاہر کر دیا جاتا ہے، اور بعض میں نشانیاں استعمال کی جاتی ہیں - اسی طرح امتداد کے لئے بعض رسم الخطوں میں تو حرف کو دوبارہ لکھ دیا جاتا ہے اور بعض میں نشانیاں استعمال کی جاتی ہیں - بہر حال اگر رسم الخط میں ایسی نشانیاں رکھ لی جائیں تو وہ صحیح معنوں میں حروف نہیں کہلا سکتیں اور نہ ابجدی مالا میں اُن کو شمار کرنا چاہئے - اس کے برعکس ایسی کئی آوازیں (خصوصاً مصوتے) ہوتی ہیں جو کہ ابجدی مالا سے باہر علامات سے ظاہر کی جاتی ہیں۔

۳۷۷ - لکھائی میں ابجدی حروف کے چناؤ پر ان عام اصولوں کے علاوہ اکثر ایک ہی حرف سے ایک سے زیادہ آوازوں کا کام (Heterography) لیا جاتا ہے، مثلاً انگریزی میں حرف t سے آواز (t) کے علاوہ لفظ

nature میں (ʧ) اور motion میں (ʃ)، یا پنجابی میں حرف ڑ کی آواز (ɽ) کے علاوہ حرف "ر" کے
بعد (ɽ) ہوتی ہے، جس طرح (ʃ) لفظ کے آخر پر مکررہ (۲) ہو جاتی ہے۔

۸-۷-۳ بعض مکتبۂ خیال والے یہ فرض کر لیتے ہیں کہ ناطق آوازوں کا مطالعہ یعنی علم الاصوات (Phonetics) حقیقت میں غیر لسانیاتی سطحوں (جن کو وہ Pre-linguistic کہتے ہیں) پر استوار ہے۔ لسانیاتی سطح تب ہی آتی ہے جب ہم صوتیوں (phonemes) کا مطالعہ کرتے ہیں یعنی گفتگو (speech) یا (la parole) کے برعکس زبان (language) یا (la langue) تب ہی صحیح طرح کی سطح پر آتی ہے، جس کا مطالعہ تجصوتیات (phonemics) کہلاتا ہے۔ اس سے پہلی سطح کا معاملہ، جبکہ صوتیے (phoneme) کا پورا تعین نہیں ہوا تھا prephonemic کہلاتا ہے، جن ایام میں اصواتیات (phonetics) اور تجصوتیات (Phonemics) کو ایک ہی چیز سمجھا جاتا تھا۔ لہٰذا Prelinguistics کا مقصد صرف باقاعدہ طور پر طبیعیاتی اور عضوی بنیادوں پر ایک ایسا مواد اکٹھا کرنا ہوتا ہے جو کہ ماہر لسانیات کے کام آ سکے۔ (اس نظریہ کی خصوصاً G.L. Trager نے ۱۹۴۹ء میں تردید کر دی تھی)۔ لہٰذا زبان کے متعلق تمام تر علم کو عارضی طور پر Macrolinguistics اصطلاح کا نام دیا گیا ہے، جس میں پہلا حصہ Prelinguistics کہلاتا ہے، دوسرا حصہ Microlinguistics یا جس کو عام طور پر linguistics (اور اس کے عالموں کو linguists = Linguistic scientists) ہی کہہ دیا جاتا ہے، جس میں ہر زبان کی اپنی اپنی اصولی لسانیات بتائی جاتی ہے، زبانوں کا تقابلی رخ دکھایا جاتا ہے اور زبان کی کلیاتی لسانیات ہوتی ہے۔ تیسرا حصہ Metalinguistics کا ہے جس میں لفظ بہ لفظ اور نقش بہ نقش زبان اور ثقافت کے تعلق پر ہر پہلو سے تمام Linguistic forms کے معانی بتائے جاتے ہیں۔ غرضیکہ دفعہ ۴ میں دئے ہوئے لسانیات کے نقشہ کو یوں ترمیم کر دیا گیا ہے:-

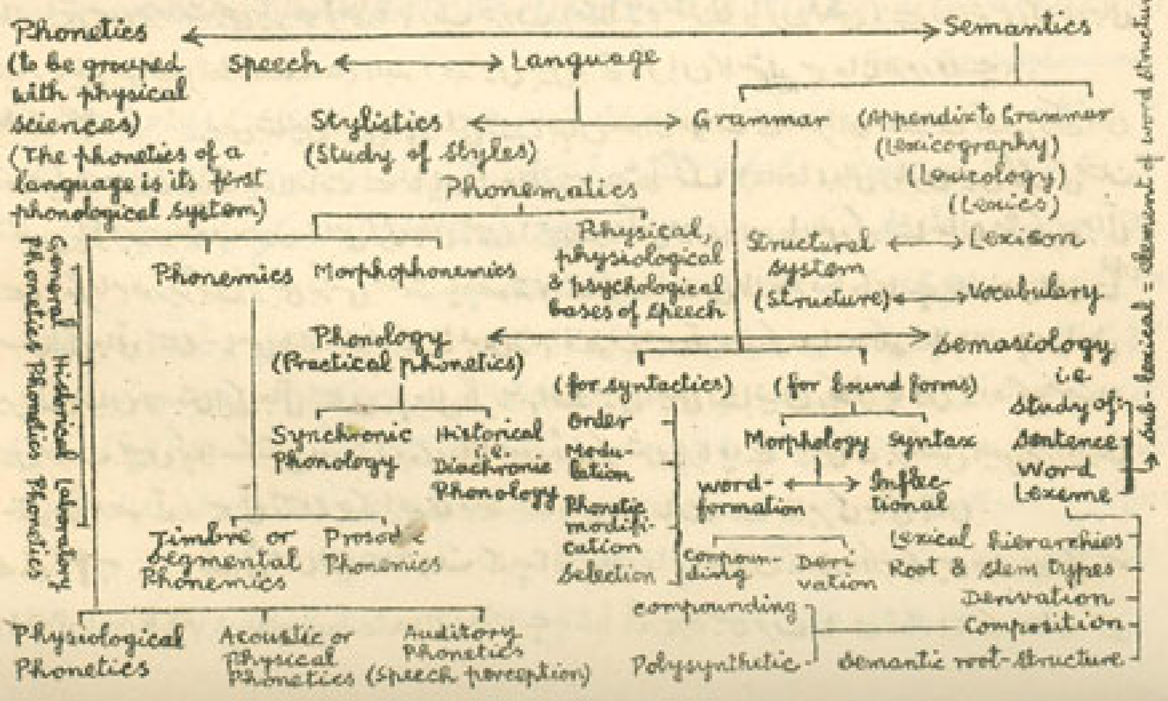

۳۷۹- تجموتیات میں مندرجہ ذیل نشانیاں (Symbols) استعمال میں آتی ہیں:-

(۱) ہجاء کو ترچھے خط میں دکھایا جاتا ہے، مثلاً (italics)۔

(۲) اصواتی نشانیوں (Phonetic characters) یعنی ہمصوتیے (allophones) (Phonetic segments) کو بڑی خطوط وحدانی (square brackets) میں دکھاتے ہیں، مثلاً [fa:]۔

(۳) تجموتی نشانات کو diagonals یعنی slant lines یا solidus (جمع solidi) میں دکھایا جاتا ہے، مثلاً /a:/۔

(۴) morphemic units کو زنجیردار خطوط وحدانی (braces) میں دکھاتے ہیں، مثلاً {ʌ}۔

(۵) Morphs کے متعین شدہ alternations کو tilde (~) سے دکھایا جاتا ہے۔

(۶) مگر ایسے alternations یعنی morphemes کے allomorphs کا بیان جن کی تقسیم morphologically متعین کی جاتی ہے Infinity sign (∞) سے کیا جاتا ہے۔

(۷) نشانی "becomes" (>) ہر alternation کے لئے استعمال کر سکتے ہیں (چاہے وہ خلاف معمول ہی کیوں نہ ہو) جس کی پہلی بیان شدہ morph یا phoneme-sequence کو بنیاد سمجھ لیا جائے (basic alternant)۔

۳۸۰- بہرحال تجموتیات کی اپنی علاحدہ اصطلاحات ہیں، مثلاً "اصواتی ماحول" (Phonetic conditions) کو (Phonem(at)ic environment) کہا جاتا ہے (دیکھو "نوٹ" تحت صفحہ ۲۳۰)۔ اسی طرح حرکات اور حروف صحیح کو اصواتی سطح پر successive sounds کہیں گے؛ تو تجموتیات میں ان کو segmental phonemes کہا جائے گا۔ امتزاجی حصہ میں جو امتداد، نبرہ، لہجہ وغیرہ کا جو بیان ہوتا ہے ان کو اصواتیات میں exponential sounds کہیں گے تو تجموتیات میں یہ اصطلاح supra-segmental phonemes کہلائے گی۔ اس کے علاوہ Phonetic symbolism اور Phonemic symbolism کی اصطلاحات ہیں۔ دیکھو (Vowels & Consonants) اور (Vocoids & Contoids)۔ اس کے ساتھ ہی simple phonemes یا primary phonemes اور simple primary phonemes ملاحظہ ہوں جن کے مقابلہ پر Compound phonemes کی اصطلاح ہے۔ مرکب دوہرے مصوتے گو اصواتی طور پر پیچیدہ رنگ رکھتے ہیں مگر تجموتیات میں واحد صوتیے تصور کئے جاتے ہیں۔ امریکی ماہر لسانیات اپنے مرکب دوہرے مصوتوں کو دو صوتیوں (ایک مصوتی صوتیہ اور دوسرا نیم مصوتی صوتیہ) کا ادھوری ملاپ سمجھتے ہیں۔ نبرہ کے صوتیہ کو tasome اور لے کے صوتیہ کو toneme کہتے ہیں۔ (دیکھو دفعہ ۳۴) Morpheme- کے معنوں کو sememe (جب کہ Lexical glosseme کو morpheme یعنی "لفظیہ" کہتے ہیں۔ Grammatical glosseme یعنی Taqmeme "تشکیلہ" کے معنوں کو episememe کہتے ہیں۔ خود Glosseme "حرفیہ" کے معنی کو Noeme کہتے ہیں۔

۳۸۱- یہاں صوتیہ کی چند قسمیں اور خصوصیات بیان کی جاتی ہیں:-

Punjabiandpunjab.com

(۱) جب کسی خاص زبان کے صوتیوں کا ذکر کرنا مقصود ہو تو آوازوں کے بسیط انبوہ میں سے اُس زبان کے لئے جو مخصوص آوازوں کا انتخاب ہوتا ہے وہ تمام ممیز آوازیں اُس زبان کے بنیادی صوتیے، (High frequencybase phonemes) کہلاتے ہیں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

(i) آزاد صوتیے (Segmental phonemes) کسی زبان کے اُن صوتیوں کو کہتے ہیں جن کو اقلّی قطعوں (Segments) کے نسبتی سلسلہ کی ترکیب سے مختص کیا جا سکے، مثلاً انگریزی الفاظ act - tack - cat میں /k /a / t/ آزاد صوتیے ہیں۔

نوٹ:- قطعہ (Segment) وہ ہوتا ہے جو بول کے عمل کا ایک ایسا جُز ہوتا ہے (خصوصاً اقلّی جُز) جو گفتگو کی ایسی مد ہو جس کو مصمتہ یا مصوتہ کہا جاتا ہو۔

(ii) فوق الآزاد صوتیے (Supra segmental phonemes) یا (Prosodemes): کسی زبان کے اُن بالا اصواتی امتیازی عناصر کو کہتے ہیں جو اصواتیات کے امتزاجی حصہ (مثلاً سُر لَے، نبرہ، اِتصال، خیشومی پن، جڑویں موقعہ پر جہر یا ہمس کی حالت وغیرہ) سے تعلق رکھتے ہوں اور آزاد صوتیوں کے تواتر میں ساتھ ہی ساتھ وقوع پذیر ہوتے ہوں۔

(iii) قدرے صوتیاتی (partially phonemic): یہ ایسے صوتیے ہوتے ہیں، جو عام طور پر کسی زبان میں کوئی معنوی فرق نہ کریں، مگر خاص خاص جگہوں پر معنوی فرق کر سکیں، مثلاً بعض زبانوں میں "نبرہ" ایسا صوتیہ ہوتا ہے۔

(iv) آرائشی صوتیہ: (Fringe phoneme) اسکی تعریف دفعہ ۳۷۲ میں ملاحظہ ہو۔

نوٹ:- "متعلق بہ آزاد صوتیہ" (phonematic) کا علم "Phonematics"، تجصوتیات کی وہ شاخ ہے، جو کسی خاص زبان کے بنیادی صوتیوں سے تعلق رکھتی ہو۔

(۲) صوتیوں کو جانچنے کے لئے الفاظ کے جوڑے بنائے جاتے ہیں، مثلاً اقلّی جوڑے (Minimal pair) یعنی ایسے جوڑے جن سے کم حروف کے الفاظ میں صوتیہ کا فرق دیکھا نہ جا سکے۔ (کر - کڑ) - (بر - بڑ) (کڑھ - کڑھ) - (مال - حال) - (مال - میل) - (مال - مار) جوڑوں میں صرف ایک حروف کے فرق سے تمیز ممکن ہوتی ہے۔ دوسری قسم "مماثل جوڑے" (Analogous pair) کی ہے، جس میں ایک سے زیادہ حروف کو بدل کر کسی خاص صوتیہ کی آزاد حیثیت ثابت کی جاتی ہے، مثلاً ن واصل اور ن فاصل کے صوتیوں کی علاوہ علاوہ آزاد حیثیت دکھانے کے لئے (ڈنکا - منکا) کا مماثل جوڑا پیش کیا جاتا ہے۔ (رنگا - گنگا - منگا) بھی مماثل شکل کا جوڑا ہے۔

ہجاء اور تلفظ

۳۸۲- کسی زبان کے "کلموں" "Ideo-Units" کی ادائیگی میں ہجاء ایک قسم کا ideogram ہوتا ہے اور تلفظ ideophone کہلاتا ہے۔

گو عام طور پر ممکن آوازوں کی تعداد مختلف زبانوں میں کم سے کم صرف پندرہ ہے اور زیادہ سے

Punjabiandpunjab.com

زیادہ بہتر بتائی جاتی ہے، مگر پھر بھی دنیا میں کوئی ایسی ابجد نہیں جو اپنی زبان کی تمام آوازوں کو ایک ایک حرف سے علاوہ علاوہ دکھا سکے۔

۳۸۳ - بین الاقوامی ابجد سے دنیا کی ہر زبان کو لکھنے میں لا سکتے ہیں، مثلاً آٹھ معیاری اعرابوں کے مقابل پر آٹھ حروف ہوں، اور فی عدد اقسام برائے تسریلی، تشیری، سادہ، مدور، اندرونی، بیرونی، مخلوط، چھوٹا اور لمبا ہوں، تو دفعہ ے کے مطابق ہر زبان کا مکمل اعرابی نظام (Vowel System) بن سکتا ہے۔ مگر یہ کسی حالت میں بھی ممکن نہیں کہ کسی زبان کو کسی دوسری زبان کے رسم الخط میں "لکھنا یا تحریری منتقلی" (Transliteration) پوری طرح ادا کر سکیں۔ [اگر دونوں زبانیں ایک ہی رسم الخط رکھتی ہوں تو البتہ "نقل لفظی" (Transcription) قدرے آسان ہوتی ہے]۔ اگر کہیں ایسا کرنا ضروری ہو، تو اصالۃً سارا دارومدار اس دوسری زبان کے رسم الخط پر کیا جائے گا، مثلاً اردو کو انگریزی رسم الخط میں لکھنا ہو، تو اس ضمن میں یہ دیکھنا ہوگا کہ انگریزی میں کتنی ممکن اصوات ہوتی ہیں اور وہ موقعہ محل پر کن کن قسم کے ہجاء میں آتی ہیں۔ اس کے بعد اردو کی آوازوں کے بجائے انگریزی کے انہی کے بالکل ہجاء کی مناسبت سے کرنے پڑیں گے۔ یعنی دوسرے معنوں میں اردو الفاظ قدرے انگریزی زبان کی سان پر چڑھ جائیں گے، مثلاً "لا الٰہ الا اللہ" کو انگریزی سان پر چڑھا کر "Allah illah allah" بگاڑ کر کہتے ہیں۔ یا انگریزی لفظ colonel کو پنجابی میں بگاڑ کر "کرنیل" کہتے ہیں۔

۳۸۴ - البتہ اگر اردو الفاظ کو محض انگریزی خط کا جامہ (Roman writing) پہنانا ہو، تو جیسا کہ (Roman - Urdu) خط مستعمل ہے، اس کو مزید ترقی دے کر جامع شکل میں بنایا جا سکتا ہے جس طرح انگریزی کی خاص آوازوں کو اردو میں عثمانیہ یونیورسٹی میں اپنایا تھا:-

آواز	متبادل حرف	مثال	آواز	متبادل حرف	مثال	آواز	متبادل حرف	مثال
d	د	do	g	گ	great	u	اُ	foot
t	ت	to	f	ف	prophet	i:	اِی	feet
θ	ث	thin	q	ق	Quran	e	اے	late
ð	ذ	then	ɔ درمیانی	گاڈ	God	εə	اَے	their ذیر
ʧ	چ	which	ɔ شروع	آف	off	ε	ـَے	ten
ʤ	ج	judge	æ	اَینڈ	and	u:	اُو	boot
x	خ	G. ch	ə	ـَ	Arabic عربیک	ɒ	ـُ	connect کُنکٹ
ŋ	نگ	king	a: درمیانی	ا	Bar	ju:	اِیُو	future فیوچر
ʒ	ژ	pleasure	a: شروع	آ	alms	ساکن حرف Vowel	^	bless بلیس
v	ڤ	very	i	اِ	hit	Nasal	ںؔ	نوٹ:- عربی اردو کی ت، د آوازیں انگریزی میں نہیں ہیں۔
w	و	word	ʌ ə	اَ	but	h	ھ	

۳۸۵ - اردو کے کسی لفظ کو حرف بہ حرف انگریزی حروف میں منتقل کرنا ایک علاحدہ موضوع ہے
بہر حال آج تک تمام ابجدیں "غیر اصواتی رنگ میں ہجاء" (Heteric) لکھتی ہیں اور کوئی ایسی لکھائی نہیں ہے
جس میں "ہجائی تلفظ" (Spelling pronunciation) یعنی "ہجاء کا قاعدہ تلفظ پر منحصر" (Phonetism)
ہو۔ مثلاً انگلستان میں شارٹ ہینڈ والے پٹمین صاحب کے پوتے کا بنایا ہوا نیا انگریزی رسم الخط
(Initial teaching alphabet) یا (Augmented Roman) ۱۹۶۱ء سے سرکاری طور
پر تجربتاً آزمایا جا رہا ہے۔ اس ابجد میں انگریزی کے ۲۶ حروف تہجی کی بجائے مندرجہ ذیل ۴۴
حروف تہجی رکھے گئے ہیں:- (سب چھوٹے حروف ہیں، بڑے حروف مستقل نہیں)

حرف	آواز یا مثال	حرف	آواز یا مثال	حرف	آواز یا مثال	حرف	آواز یا مثال
a		i	easily	u	put	v	of
æ	made (mæd)	i	if	p		ue	new
b		ie	confined	ou		w	
ei		j	change (chænj)	r		ω	to
d		k		s	influence	ω	improve
e	read, any	l		s	is, as	wh	when
ee	achieved	m		ʃh	initial	x	
f	ph	n		t		y	any
g		ŋ	spelling	th	ð	z	
h		o	not	ŧh	θ		
ch	which	œ	Roman	u	but		

240

Punjabiandpunjab.com

اس لکھائی کی مثال ملاحظہ ہو:-

if yω hav red as far as this ʃhen Rœman alfabet

۳۸۶ - تجدید ہجاء (Spelling reforms) کی ایسی کئی کوششیں ہو رہی ہیں، مثلاً امریکن انگریزی
کے تجدیدی ہجاء (Reformed Spelling) یا ناروےجی زبان کا نیا تلفظ (Rettskrivning)
گویا یہ ایک رجحان اس طرف ہے، ورنہ اصواتی کتابت بنا دینے میں وہ لطف نہیں ہے جو اس پیچیدگی ہجاء
میں پایا جاتا ہے۔ یہ اس لئے نہیں کہ ہم اپنے آپ کو رسومات کی زنجیروں میں جکڑ کر یہ حوصلہ نہیں کر
سکتے کہ اب اس مچان کو اکھاڑ پھینکیں جس کی مدد سے ہم ہجاء کی عالیشان عمارت کھڑی کر چکے تھے، یا پھر
بہ الفاظ دیگر- یوں مثال لے لیجئے کہ چلنے میں اتنی پر تکلف تعداد بیساکھیوں کی درکار سمجھی جاتی ہے کہ چلنے
کے ہنر کو ہی انتہائی مشکل بنا دیا گیا ہے۔ اصلیت یہ ہے کہ جس طرح ایک ہی لفظ کے ایک سے زیادہ
معنی روا رکھے جاتے ہیں، اسی طرح ایک ہی تلفظ کی آواز کئی ہجاء میں رائج ہونا (مثلاً 'sight - cite'

Contract لفظ (مثلاً لفظ) ہونا (plain - plane 'loose - lose) یا ایک ہی ہجاء کے کئی تلفظ کا تلفظ بطور اسم اور فعل ، یا read اور lead میں e کے مختلف تلفظ) کوئی اچنبہ کی بات نہیں ہے ، کیونکہ یہ تکلیف وہ پابندی ہے کہ ہجاء کو پورے اصواتی رنگ میں مقید کر دیا جائے ، ورنہ اس طرح تو مختلف مقامی تلفظ کے فرق سے ایک ہی لفظ کے بے انداز ہجاء ہو جائیں گے۔

۳۸۷ - یہاں ایک مثال گورمکھی رسم الخط کی پیش کی جاتی ، جس کے متعلق غلط العام مشہور ہے کہ "جیسے لکھا گیا ہو ویسے ہی پڑھا جاتا ہے" مگر حقیقت اس سے بہت دور ہے ، مثلاً مندرجہ ذیل الفاظ سے واضح ہو جائے گا کہ عام الفاظ کے کس طرح ڈراؤنے ہجاء گورمکھی لکھت میں آتے ہیں :-

لفظ	گورمکھی ہجاء	گورمکھی تلفظ	لفظ	گورمکھی ہجاء	گورمکھی تلفظ
اُپمے	ਉਪਮੇਯ	اُپمے ای	پرکھیا	ਪਰਖਈਆਆ	پرکھی آ
اُٹھوایا	ਉਠਵਈਆਆ	اُٹھوئی آ	دُویت	ਦੁਐਤ	دُ اَیت
اوۓ	ਓਹਿ	اوءِ	دُسہرا	ਦਸਹਿਰਾ	دُسہِرا
اِئیں	ਅੈਣੀ	اَے ءِئیں	وِدیالہ	ਵਿਦਿਆਲਾ	وِدِ آلا
ایانا	ਅਇਆਣਾ	اِ آنا	اوہیو	ਓਹੀਓ	اوہی او
ایانی	ਅਇਆਣੀ	اِ آنی	قُوید	ਕਾਐਦ	قِ آید
اُپاۓ	ਉਪਾਇ	اُپاءِ	مُغلتو	ਮੁਗਾਲਤੂ	مُغ اَل اُو
اُپاؤ	ਉਪਾਉ	اُپاءُ	مُکاؤنا	ਮੁਕਉਲਾ	مُکَ اُنا
اسیا	ਸਇਆ	اَس اِ آ	پیوندی	ਪੇਉਂਦੀ	پے اُندی
سَیّیا	ਸੈਇਆ	سے اِ آ	دوۓ	ਦੋਇ	دوءِ
دیا	ਦਇਆ	دِ اِ آ	خود	ਖ਼ੁਦ	خُد
ہُبسلی	ਹੁਬਸਲੀ	ہُب سلی	کیۓ	ਕੀਏ	کی اے

۳۸۸ - البتہ رسم الخط کے لئے کئی ایک چیزیں دیکھنی ہوتی ہیں ، جو کہ زیادہ تر زبان کی بناوٹ اور اس کی قواعد پر منحصر ہوتی ہیں - یہاں پر مثال کے طور پر دفعہ کی نشانیوں کو حافظ عثمانی خط اور مصری خط امارتیہ کے فرق کے ساتھ دکھایا جاتا ہے :-

	عثمانی اعراب	امارتیہ اعراب		عثمانی اعراب	امارتیہ اعراب
الف ہمزہ	(ا) آلآن	(اٗ) ءآلْـٰٔن	امالہ	مجرٖیھا (۱)	مجرىٰھا (ہ)
حذف	عبداللہ	(اٗ) عبدالله	اشمام حرفی		تامنّا (ہ)
زائد	فعلوا	(اٗ) فعلوا	تسہیل		ءاعجمی (اٗ)
وقف نامہ وصل ثابت		(اٗ) ربعۃ القمر	تنوین		
خاص خط میں زائد ہو [دفعہ ۱۴۲ (۲)]		(اٗ) قواریرا	اجتماع ساکن (نون سقفی)	تنجی	ننجی

 مثال کے طور پر یہاں عثمانی اور اماریہ رسم الخطوں کا فرق دکھایا جاتا ہے:-

(۱) اشباعی نشانیاں اور چھوٹے حروف :-

اشباعی نشانیوں میں سے کھڑی زبر تو ہر حرف کے ساتھ استعمال ہوتی ہے یا لفظ کے صرف اُس آخری حرف پر جو غیر ملفوظی ہو ، مثلاً تَلٰهّٰى - کھڑی زیر اور اُلٹی پیش لفظ کے آخر ہر حرف کے ساتھ استعمال ہوتی ہے؛ البتہ لفظ کے اندر صرف "ا - و - ی" کے ساتھ ہی آئے گی ، مثلاً اِلٰاِفْهٰمْ تو صحیح ہے ، مگر فِہٖمَا غلط ہوگا۔ ("اِبْرٰهٖم" البتہ صحیح ہے)۔

یہ اشباعی نشانیاں کچھ تو گرامر کے اصولوں پر ہوتی ہیں اور کچھ رسم الخط کی بنا پر۔ گرامر کی ضمیر متصل یعنی ہائے جلہ کے پہلے جزم ہو تو اشباع نہیں ہوتا ، مثلاً عَنْهُ ، فِيْهِ ، يَرْضَوْهُ وغیرہ ، مگر باقی جگہوں پر اگر اشباع اُلٹی پیش کا ہو تو اُس سے پہلے پیش ، اور اگر کھڑی زیر کا ہو ، تو اُس پہلے زیر ہوتی ہے ، مثلاً لِرَبِّهٖ - مَالُهٗ - عَمَّ نَوَالُهٗ ، وغیرہ - ہائے جلہ کا اختصار ملاحظہ ہو :-

(لَوْ رَبِّیْ + هُوَ ← لَوْ رِبِّهُوَ ← لَوْ رَبِّهٖ) - (تَلَهٗ + هُوَ ← تَلَهُّوَ ← تَلَهّٰى)۔

رسم الخط کے لحاظ سے اُس وقت بھی اشباعی نشانیوں سے لکھتے ہیں ، جب دو لفظوں کو ملا کر لکھنا ہو ، مثلاً :- (هَا اَنْتُمْ ← هٰاَنْتُمْ) - (يَا اٰدَمُ ← يٰاٰدَمُ) - (اَوْلِيَاءُ + هُمْ = اَوْلِيٰٓئُهُمْ)۔

عثمانی		اماریہ	
اشباعی نشانی سے پہلے اعراب نہیں لکھی جاتی - اشباعی نشانی بالکل حرف کے اوپر لکھتے ہیں ، یا ڈنڈے والا حرف تشدید یا بغیر تشدید کے ہو ، تو ذرا دائیں (یا بائیں طرف بھی) لکھتے ہیں مگر لفظ "اللّٰہ" میں اُوپر ہی لکھتے ہیں ، اسی لئے اردو میں جگہ بنانے کے لئے صرف شوشہ ہی دوسرے لام کا بناتے ہیں -	لَهٗ - بِهٖ - فَادّٰرَءْتُمْ - اُوْلِيٰٓئِهِمْ - ضَلٰلٌ - اٰدَمُ - اَلّٰتِىْ - رَءٰ - سُبْحٰنَ - لِعِبْرَةٍ - وَقُصّٰ - اُمِّىّٖ - (پرانی طرز)	اشباعی نشانی مطلق استعمال نہیں ہوتی بلکہ چھوٹے حروف استعمال ہوتے ہیں جن کے قبل اعراب لکھنا ضروری ہے - صرف لفظ اللّٰہ میں اشباعی نشانی استعمال ہوتی ہے - چھوٹا حرف ہمیشہ ذرا بائیں طرف ہٹ کر لکھتے ہیں -	لَهُو - بِهِى - فَادَّارَءْتُمْ - اَوْلِيَآءِهِمْ - ضَلَال - ءَادَمْ - اَلَّتِى - رَءَا - سُبْحَان - لِعِبْرَةٍ - وَقُصَّ - اُمِّيِّى - (پرانی طرز)

(۲) اشباعی الف اور الف ہمزہ :-

اشباعی حرف الف کی بجائے تو حسب موقع کھڑی زبر یا چھوٹا حرف الف لکھ سکتے ہیں ، مگر الف ہمزہ اشباعی حرف سے تبدیل نہیں ہوا کرتا۔

(۱)

عثمانی		اماریہ	
حرف صحیح الف کے ساتھ کوئی اعراب یا اشباعی نشانی ہوگی ، اشباعی الف نہیں ہوگا۔	اِن - اَخْطَاْنَا - مُتَاَثِّرٌ -	حرف صحیح الف ہمیشہ مع ہمزہ کے ہوگا اور اُس پر اعراب تو ہوگا مگر اشباعی الف یا چھوٹا الف نہیں آسکتا	إِن - أَخْطَأْنَا - مُتَأَثِّر -

(ii)

عثمانی		اماریہ	
جوڑ کے اندر بغیر شوشہ والا ہمزہ حرف کھڑی زبر کے ساتھ ہی استعمال ہوتا ہے، یا اکیلا ہمزہ چھوٹی حرکت کے ساتھ شروع پر دو الف میں سے پہلا، یا جوڑ کے اندر ممدودہ حالت میں (جبکہ اس سے پہلے اور اگلے حروف آپس میں جوڑے نہ جا سکیں) یا آخر پر اصول ۱۵ و مابعد کے تحت	قَالُوا الْئٰنَ۔ قَالُوا الْئٰنَ۔ مَآٰدِب۔ بِالْاٰخِرَةِ۔ ءَاَنْتُمْ ءَامَنَ ءَاَبَآءُنَا ءَاَنْتَ	بغیر شوشہ والا جوڑ کے اندر ہو تو اُس ہمزہ کے بعد چھوٹا الف ہوگا یا چھوٹی حرکت کے ساتھ عثمانی خط کی طرح آئے گا۔ اکیلا ہمزہ اپنے بعد ہمیشہ اشباعی الف رکھے گا۔	قَالُوا الْئٰنَ۔ مَآٰرِب۔ بِالْاٰخِرَةِ۔ ءٰاَلْئٰنَ ءٰامَنَ ءٰابَآءُنَا ءٰاَنْتَ

(iii) یہی وجہ ہے کہ (آ) کے ہجاء عثمانی خط میں "الف کھڑی زبر آ" (اٰ) یا "ہمزہ کھڑی زبر آ" (ءٰ) ہوتے ہیں، اور اماریہ خط میں "ہمزہ زبر الف آ" (ءَا) یا "ہمزہ زبر چھوٹا الف" (ءَٰ) ہوتے ہیں۔ عربی میں "الف الف آ" کر کر ہجاء کرنا غلط ہوگا، بلکہ یہ اردو طریقہ ہے، جس میں مد (~) الف کی مختلف حالت ہوتی ہے" اور اسی لئے "الف الف آ" کی بجائے "الف مد آ" کہتے ہیں۔ اس کھڑی زبر (عثمانی خط) یا چھوٹا الف (اماریہ خط) کو اردو میں "الف لطفی" کہتے ہیں۔

243

نوٹ:۔ شوشہ والا ہمزہ کا ذکر بعد میں آئے گا۔

Punjabiandpunjab.com

(۳) اشباعی الف:۔

مندرجہ ذیل حالتوں میں اشباعی الف کو ہمیشہ پورا الف لکھتے ہیں:۔

(i) جو الف بولنے میں نہ آئے، مثلاً فَاجْعَلْ۔

(ii) جو الف مادہ میں اصلی ہو، مثلاً قَالَ - بَاطِ - نَار۔

(iii) لفظ کا لکھائی میں آخری الف، مثلاً لَا - کَا۔

(iv) مد والا ممدودہ ہمزہ کا الف، مثلاً یَوْمَ ائْتِ آخرہ۔

(v) لفظ کے اندر مد والا الف جس کے دونوں اطراف کے حروف آپس میں ملا کر نہ لکھے جا سکیں، مثلاً یَرَاءُوْن۔

(vi) ہمزہ کی لکھائی جب الف سے ہو، مثلاً اِنْ۔

(۴) اشباعی حروف پر اعراب:۔

(i) اصولاً اشباعی حروف (ا - و - ی) پر سوائے مد کے کوئی نشانی نہیں آنی چاہئے، بلکہ اگر الف پر حرکت آجائے تو وہ حرف صحیح بن جائے گا۔ البتہ اشباعی حرف سے پہلے والے حرف پر ضرور اعراب ہوگی۔ دیکھو دفعہ ۲۰۷۔

عثمانی		اماریہ	
مد کو اشباعی حرف سے پہلے حرف پر بھی لکھتے ہیں۔ سوائے الف کے باقی حروف (و - ی) پر جزم بھی دیتے ہیں، تاکہ یہ ملفوظہ رہے کہ یہ حروف (و - ی) غیر ملفوظی ہیں۔	مَآ قَالُوْا	مد کو اشباعی حرف کے اوپر ہی لکھتے ہیں، اور پھر اُس اشباعی حرف پر جزم نہیں آتی۔	مَآ قَالُوا

(ii) اردو میں اشباعی حروف اشباع دکھانے کے لئے نہیں ہوتے بلکہ انگریزی کی طرح محض مصوتوں
کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اِس لئے (ا - و - ی) کی مخصوص آوازوں (آ - او - اے) کے لئے اِن سے
پہلے حرف پر اعراب دینا بے کار سمجھا جائے گا، مثلاً (کا - کو - کے)۔ اِن آوازوں کے علاوہ (و - ی) سے
جو آوازیں بنتی ہیں، اُن سے پہلے حرف پر جو اعراب ہوتی ہے، وہ حقیقت میں اِسی مصوتی کی صفت بتانے
کے لئے ہوتی ہے، مثلاً جُو - جَو - بَیت - بِیت، وغیرہ۔ آخری یاء کی لکھائی چونکہ مجہول اور معروف کے لئے
علاحدہ علاحدہ طرز پر ہوتی ہے، اِس لئے مجہول اور معروف کے علاوہ (مَے - شَے)، وغیرہ الفاظ کے لئے
زبر تو لکھی جائے گی، مگر (کی - کے) وغیرہ کے لئے کسی اعراب کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ
اب اِن خاص آوازوں (آ - او - اے) کو محض (ا - و - ی) سے لکھنے لگ گئے ہیں، مثلاً:-

(ا) - پُرانی طرز میں ساکن (موقوف نہیں، جیسے کہ "ماہ و سال" میں) حروف (ا - و - ہ - ی)
پر اگر پچھلا لفظ ختم ہو، تو اُس ساکن حرف (ہ) پر واوِ عطف سے پہلے ہمزہ بھی دے دیا کرتے
تھے، یا باقیماندہ ساکن حروف کے بعد خود واوِ عطف پر ہمزہ دیتے تھے، جیسا کہ:-

آباؤ اجداد - ہواؤ ہوس - دلجوؤ غمخوار - روؤ رعایت۔

"دُنیاؤ مافیہا - جاؤ بیجا" میں عربی کی واوِ عطف زبر سے "وَ" نہیں ہے۔

دیدۂ و دِل - شستۂ و رفتہ - غنچۂ و گل - دیدۂ و دانستہ - ترقیؤ تنزل۔

باہمۂ و بے ہما - مَےؤ پیمانہ (ی "گرا کر" مےؤ پیمانہ" پڑھنا غلط ہے)۔

(ب) - مگر اِن الفاظ میں ہمزہ نہ لکھنے کا رواج ہوتا جاتا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل الفاظ میں
گو واوِ عطف پر جزم سمجھی جائے گی، مگر حقیقت میں پچھلے لفظ کا آخری حرف ساکن یا موقوف
ہے اور واوِ عطف کی بذاتِ خود بغیر ہمزہ کے آواز (او) ہے:-

جاہ و جلال - طعن و تشنیع - قطع و برید - دِین و دُنیا - بِن و عَن۔

رمز و کنایہ - آہ و فغاں - عزل و نصب - راہ و رسم - پاس و لحاظ۔

ماہ و سال - جُز و کُل - تباہ و برباد۔

(ج) - اِس کے علاوہ مندرجہ ذیل مثالیں قابلِ غور ہیں:-

۱- آخر کے ممدودہ الف (نہ کہ درمیانی الف مثلاً "رُوآں" میں) کی آواز خود بخود بغیر قبل واؤ پر
ہمزہ ڈالنے کے یا الف پر مد دینے کے (آ) کی ہے، مثلاً مُوا - ہُوا - بُوا، کُنواں، مَردوا - وغیرہ۔

۲- یائے معکوس مرکب الفاظ میں بغیر ہمزہ کے (اے) کی آواز دیتی ہے، مثلاً ہاے ہُو۔
پاے دان، راے بیل، وغیرہ۔ بلکہ اب تو اکیلے الفاظ بھی بغیر ہمزہ کے لکھتے ہیں، مثلاً راے،
گاے، وغیرہ - دیکھو دفعہ ۳۱۵ (۲)۔ بشعر میں جس طرح "میرے" اور "میرے" یا "اِک" اور "ایک" میں فرق ہے،
اِسی طرح "کوی - کوئی"، "ہوی - ہوئی"، "بلائیں - بلائیں" الفاظ فرق سے ہیں۔ فعل کے صیغوں میں
میں بھی "آے - جاے - پاے - کھاے - پکاے - اُٹھاے - منگاے" وغیرہ ہیں جن کی جمع بناتے وقت

Punjabiandpunjab.com

"آئش - جائش - پائش - کھائش - پکائش - اُٹھائش - منگائش" لکھے گئے - اس کے برعکس یہی الفاظ بطور "آئے - جائے - پائے - کھائے - پکائے - اُٹھائے - منگائے" بھی ہوتے ہیں جن کی جمع "آئیں - جائیں - پائیں - کھائیں - پکائیں - اُٹھائیں - منگائیں" ہوگی - مندرجہ ذیل شعری مثالیں ہیں:-

اگر تنہا تجھے دیکھو پائیں — تمنا ہے کہ لیں تیری بلائیں

ہے دل میں تیرے گوشہ کی ہیں ہم بلائیں آج — گر اس میں اپنے جی سے گزر کیوں نہ جائیں آج

(iii) جیسے عربی میں یائے متکلم سے پہلے **نونِ وقایہ** (یعنی کسرہ کی حفاظت کے لئے لگاتے ہیں (مثلاً ضَرَبَ ← ضَرَبَنِی)، اسی طرح اردو میں بھی الف اور واؤ پر ختم ہونے والے الفاظ کی اضافت کے وقت جو یاء زیادہ کرتے ہیں [دیکھو دفعہ ۳۱۵ (۲)] اُس کو کسرہ کی حفاظت کرنے والی سمجھ کر **یاءِ وقایہ** کہہ دیتے ہیں - مگر حقیقت یہ ہے کہ اردو فارسی میں نہ تو یاءِ وقایہ ہوتی ہے اور نہ "ہمزہ وقایہ"، جیسا کہ الفاظ "خدائی، بڑائی، وفاؤں" میں سمجھ لیا جاتا ہے (دیکھو تحت اصول ۲۲)، بلکہ یہ باقاعدہ لاحقے (ای - اں) ہیں - [حرف الف پر ختم ہونے والے الفاظ کے ساتھ [illegible] لگتا ہے:- خدا ← خدائی - بڑا ← بڑائی - وفا ← وفاؤں - جفا ← جفاؤں - [illegible]]

(iv) اِن مثالوں سے یہ بھی پتہ چل گیا ہوگا کہ الف یا ہمزہ اردو میں کوئی آواز نہیں رکھتا، بلکہ اعراب کو ٹکانے کی ایک رسم کی طرح ہے، کیونکہ اکیلی اعراب لکھنے کی کوئی دوسری رسم موجود نہیں، مثلاً جاؤ - لاؤں - گئے - گئی، اُس - آس، وغیرہ - البتہ جہاں (أ - ؤ - ۂ - ئ) میں ہمزہ بعد میں پڑھا جائے، اُس کا ذکر علاوہ آئے گا - [اگر "یا" پر لفظ ختم ہو، تو لاحقہ جوڑتے وقت اس حرف یاء پر کسرہ [illegible] وقت [illegible] لاحقہ جوڑنے کے وقت یاء سے پہلے حرف پر فتحہ بن جائے - اس وقت یاء کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں، مثلاً گیا ← گئے - دیا ← دئے - لیا ← لئے [illegible] - ورنہ فتحہ نہ ہو تو یاء رہنے دیتے ہیں، مثلاً لیا ← لیے - [illegible]]

(۵) <u>جزم کا استعمال</u>:-

(i) اصولاً مصوتہ پر تو جزم آتی ہی نہیں - مصمتہ کی جزم [چاہے وہ لمبے مصوتہ کے بعد آئے (مثلاً سائنس - بال) یا چھوٹے مصوتہ (اور اردو میں ع - لرزشی ہمزہ - نونِ غنہ - شبہ غنہ) کے بعد آئے] تو ساکن حرف کے بعد میں زبان متاثر (Atrained) ہوتی ہے یعنی معنی جزم ہوتی ہے - لہٰذا ایک ساکن حرف صحیح کے ساتھ دوسرا متحرک حرف صحیح ملا کر بھی پڑھا جاتا ہے - اس کی تشریح تشدید کے استعمال میں ملاحظہ ہوں - لکھائی میں اِن کو یوں لکھا جائے گا:-

(i) - لفظ کے اندر دو متحد المخرج (یا ہم مخرج) حروف ملائے ہوں تو تشدید سے جوڑتے ہیں، مثلاً:-	عثمانی و اماریہ تَعَجَّبْ - مُضَارِع خوش آشنا -
(ب) - لفظ کے اندر اگر پہلا حرف تشدید والا ہو تو دوسرے حرف کو صرف جزم سے ملاتے ہیں، مثلاً:-	مُتَعَدِّد -

(ii) <u>تشدید کا استعمال</u>:- عربی میں اصولاً ہر تشدید والے حرف کی شروع آواز ساکن سمجھی جاتی ہے، مثلاً لفظ قِمَّہ میں میم کی شروع آواز ساکن اور آخری آواز روزمرہ میں موقوف کہلاتی ہے - ایسے "لمبے حروف" البتہ کلاسیکل عربی میں لفظ کے آخر پر نہیں ہوتے، بلکہ لفظ کے اندر تو روزمرہ میں بھی نہیں آ سکتے - یہی وجہ ہے کہ تشدید والا حرف دو رکن تہجی میں آواز رکھتا ہے - (اردو میں البتہ مشدد

Punjabiandpunjab.com

حروف بطور لمبی آواز ہوتے ہی نہیں، مثلاً فتحہؔ کو فتمؔ کہیں گے، مگر پنجابی میں لمبے حروف لفظ کے اندر اور آخر دونوں جگہ تشدید سے آجاتے ہیں، مثلاً بَجھّا ۔ کاتّا ۔ کنّ)۔ عربی میں لمبے مصوتوں کے بعد لمبی مثل دو چند آواز مصمتہ کی بھی آتی ہے، جو کہ تشدید سے لکھی جاتی ہے، مثلاً "خواسّنا" میں (س) کی آواز سے نیا رکن تبھی شروع ہوتا ہے ۔ ایسے (س) کی شروع آواز کو ساکن کہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا ایسی تشدید کا استعمال (برائے لمبی آواز) یا روزمرہ میں لفظ کے آخر کی تشدید (برائے لمبی مثل دو چند آواز) کو چھوڑ کر، عربی میں تشدید، حقیقت میں دو چند مثل لمبے حروف کو ایک ہی دفعہ ظاہر کرنے کی علامت ہے، مثلاً تَشْتَبِھَان کی بجائے تَتَّبِھَان یا اِنْ مَا کی بجائے اِنَّمَا۔ اسی طرح مثالیں عربی کے اوزان کی ہیں (مثلاً مُتَفَعِّل) یا مضارع معروف بالام تاکید کا نون ثقیلہ، مثلاً لَیَفْعَلَنَّ، لَیَفْعَلَانِّ وغیرہ، یا امر کے صیغے مثلاً اِفْعَلَنَّ، لِیَفْعَلَنَّ، وغیرہ۔

تشدید برائے لمبی مثل دو چند آواز کی مثالیں ملاحظ ہوں:۔

اَلْجِنِّ ۔ یَتَّبِعْنَ ۔ ضَآلِّیْنَ ۔ الصَّآخَّةُ ۔ الطَّآمَّةُ ۔

اَتُحَآجُّوْنِّیْ ۔ اَلْحَمْدُ (‎-la:m:i:m) میں (m:) کی آواز "مِیْم" کی طرح

ادا ہوتی ہے ۔ الصَّآفُّوْنَ ۔ تَامُرُوْنِّیْ ۔ اَللّٰہُ ۔ آلذَّکَرَیْنِ ۔

دَآبَّةٍ ۔ صَفّٰتٍ ۔ حَآجَّنَا ۔

اس کے بعد کی تشدید کی مثالیں جو اصول ۶ سے ۹ کے تحت دی گئی ہیں، وہ اردو میں رائج نہیں۔

(۶) ہم مخرج حروف والے الفاظ ملاتے وقت:۔

عثمانی		املائیہ	
پہلے حرف کی بجائے دوسرا حرف مشدد پڑھتے ہیں یعنی پہلے حرف پر جزم اور دوسرے حرف پر تشدید۔	اَوَدَّ زُوَّھُمْ ۔ اَتُوَاَدَّبِحُوْنَ ۔ اُوْدُّ اوَّ لَفْرُوْا	عثمانی خط کی طرح ہی لکھتے ہیں، مگر پہلے حرف پر جزم نہیں ڈالتے ۔	اَوَدَّزُوْھُمْ (۸۳/۳) اَتُوَادُّجِبُوْنَ (۳۳/۱۸۸) اُوَدُّوَا لَفْرُوْا (۸/۴۲)

(۷) دو متجانس حروف (Homorganic) یعنی ایک ہی مقام تشکیل رکھنے والے (قرآن میں جہر اور ہمس کا فرق ہو یا نرم تالو اور لہات کا) کے الفاظ ملاتے وقت:۔

عثمانی		املائیہ	
پہلا حرف دوسرے میں مدغم ہو جاتا ہے، یعنی پہلے حرف پر جزم دیتے اور دوسرے حرف پر تشدید۔ درمیان میں وقف کی نشانی ہو تو دوسرے حرف پر تشدید نہیں دیتے ۔	خَلَقَکُّمْ ۔ صَعَدْتُّ ۔ اِذْرَاوَدْتُّنَّ ۔ یَلْھَثْ ذٰلِکَ ۔	عثمانی خط کی طرح لکھتے ہیں، مگر پہلے حرف پر جزم نہیں دیتے ۔	خَلَقَکُّمْ ۔ صَعَدتُّ ۔ اِذْرَاوَدتُّنَّ ۔ (۱۲/۵۱) یَلْھَث ذٰلِکَ (۷/۱۷۶)

(۸) دو متقارب (یا قریب المخرج) حروف کے الفاظ ملاتے وقت:۔

عثمانی	املائیہ

Punjabiandpunjab.com

پہلے حرف پر جزم اور دوسرے پر تشدید، چاہے اس میں پہلے حرف کی آواز (ا) مختفی ہو جائے (اخفاء) یا ادغام ناقص (ii) آدھی حالت میں گھل مل جائے۔	نُرِيهِم رَبُّهُم بَسَطتَ	نہ پہلے حرف پر جزم دیتے ہیں، اور نہ دوسرے پر تشدید۔	نُرِيهِم رَبُّهُم بَسَطتَ

(۹) پہلے لفظ کا آخری نون ساکن ہو (چاہے وہ تنوین والا ہو) اور اس کے بعد والا لفظ متحرک حرف سے شروع ہو تو:-

	عثمانی	امارتیہ
(ا) متحرک حروف "یرملون" میں سے:- (ا) ر-ل- ہوں تو نون کا پورا ادغام ہوتا ہے۔ نون کی بالکل کوئی غنہ آواز نہیں رہتی۔	مِن رَّبِّكَ - مُحَمَّدٌ رَّسُولُ- مِن لَّدُنكَ-	شَيطٰنٍ رَّجِيمٍ-
(ب) م-ن- ہوں تو ادغام مع الغنہ ہوتا ہے، مگر یہ غنہ ادغام کی وجہ سے نہیں، بلکہ متجانس حروف ہونے کی وجہ سے ہے، یعنی اگلے غنہ حرف کا پہلے غنہ حرف پر اثر ہو جاتا ہے۔	شَهِيدًا مُّحَمَّد- مِن نَّفسٍ- يَومَئِذٍ نَّا-	نَفسٍ مَّا-
(ج) ا-و-ی- ہوں تو ادغام مع الغنہ ہوتا ہے یعنی پہلے نون کی آواز خیشومی ہو جاتی ہے، سوائے "نٓ وَالقَلَمِ" اور "یٰسٓ وَالقُرآنِ" میں۔	رَحِيمٌ وَّدُودٌ- مِن وَّاقٍ- مَن يَّقُولُ-	غَفُورًا وَّلَو- شَانٌ يُّغنِيهِ-
(ii) پندرہ حروف اخفاء (ت-ث-ج-د-ذ-ز-س-ش-ص-ض-ط-ظ-ف-ق-ک) میں سے کوئی ہو، تو نون کی آواز مختفی (آدھی گھلی ملی آواز) یعنی **انناسک** ہو جاتی ہے۔ (مختفی غنہ)۔ نوٹ:- نون ساکن کے بعد الف مل کر نہیں آ سکتا۔	نَارٌ تَلَظّٰى - اَنصَارِي- مِن تَحتِهَا- مِن ثَمَرَةٍ- شِهَابٌ ثَاقِبٌ-	عَذَابٌ اَو كَانُوا- ذَنبٌ تَلَت- يُنجِيهِ- فَيَنسَخُ اللّٰهُ- اَن تَقصُرُوا
(iii) چھ حروف حلق (ح-خ-ع-غ-ء-ہ) میں سے کوئی ہو، تو آواز کا پورا اظہار ہوتا ہے۔		
(۱۷) حرف "ب" آنے سے نون کو میم مقلوبی کر دیا جاتا ہے اور ایسی میم کی آواز اصول ۸ کے تحت آدھی غیر مجہر ہو جاتی ہے۔	مِنۢ بَعدِ- اَنۢبِئُوا- كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ- مُنۢبَثًّا-	يَومَئِذٍ بِهِ بَنِيهِ-

(۱۹) نون قطنی یعنی تنوین والے نون ساکن کے بعد ہمزۃ الوصل گرانے سے سکون سے دوسرا لفظ شروع ہو۔ دفعہ ۲۹۹ (ج) (iii)۔

	عثمانی		امارتیہ
تنوین کی دو علامتوں کی بجائے صرف ایک علامت لکھتے ہیں، اور اس کے ساتھ ہی چھوٹا نون زیر کے ساتھ لکھتے ہیں، اور اگلے حرف پر جزم (یا تشدید) ہوتی ہے۔	نُوحٌ ابنَهُ- لُمَزَةٍ الَّذِي-	تنوین کی پوری علامت بغیر نون قطنی کے لکھتے ہیں، اور اگلے حرف پر صرف تشدید آ سکتی ہے، جزم نہیں۔	نُوحٌ ابنَهُ- لُمَزَةٍ الَّذِي- شَيئًا اتَّخَذَهَا-

Punjabiandpunjab.com

(۱۱) اِنْسوار یعنی شبہ غنہ آواز کی خیشومی حالت، جو کہ حرف "ج" سے قبل "نُون ستغی بھی کہلاتی ہے" ورنہ اپنے اپنے مخرجوں کے علاوہ (ن) ہوتی ہے۔ عربی میں جب دو نُون آپس میں جُڑتے ہیں تو دوسرے ساکن کی آواز خیشومی شبہ غنہ ہو جاتی ہے

عثمانی		امارِیہ	
ایسا انسوار نُون پر باقاعدہ جزم لکھتے ہیں۔	نَنْسَخْ۔ نُنْسِهَا۔ نُنْشِزُهَا۔ نَنْظُرْ۔ لَهُوَ إِنْ انْفَضُّوا۔ فِتْنَةٌ نِ الْقَلْبُ۔	ایسے نون پر کوئی اعراب نہیں دیتے یا اُس کی بجائے عثمانی خط کے نُون قطنی کی طرح باریک نون لکھتے ہیں۔	نُنْجِی۔ نُجِّیْ۔ فَنَسِیَا کُمْ۔ نَنْهَکْ۔ نَنْقُصُهَا۔

(۱۲) تَنوِین (دیکھو دفعہ ۷۵)۔ نصب کی تنوین میں (سوائے درج ذیل مستثنیات کے) ایک فالتو الف بڑھانا پڑتا ہے جس کو "الف تنوینی" کہتے ہیں، مثلاً:۔ **عثمانی اور امارِیہ**

مندرجہ ذیل حالتوں میں الف تنوینی نہیں بڑھاتے (مگر یہ دیکھنے سے پہلے، عربی سے آئے ہوئے جتنے الفاظ اردو میں (خصوصاً ا۔ و۔ ی پر ختم ہونے والے) ہوں، اُن کو اصل عربی کی طرف لوٹا کر اصول استعمال کرنے ہوں گے، تاکہ پتہ چلے کہ آخر پر اصل میں کہیں ہمزہ، ۃ، و، ی تو نہیں ہے):۔	(تنوینی نصب کی علامت، عثمانیہ خط میں الف تنوینی سے پہلے والے حرف پر لکھتے ہیں، مگر امارِیہ خط میں (اور غلطی سے اردو میں بھی) الف تنوینی کے اوپر لکھتے ہیں) نسلاً۔ ضمناً۔ فوراً۔ مثلاً۔ اتفاقاً۔ لَنَسْفَعًا۔ عمداً۔ واجباً۔ خصوصاً۔ ظاہراً (اردو میں رہا ؤ سے ظاہراً بھی ہے)۔ صفًّا صفًّا (اس میں بھی رہا ؤ ہے)۔
(۱) جب لفظ کے آخر پر "ۃ" (نہ کہ "ت") ہو۔ جو آخری ہاء بدل کر اصل "ۃ" پر آ جائے، اُس کا علاوہ شوشہ نہیں ہوتا (مثلاً دفعتًا غلط اور دفعةً صحیح ہے)۔ اگر اردو میں ہاء اور "ۃ" دونوں طرح سے الفاظ رائج ہوں (مثلاً سُنت اور سُنّہ) تو "ۃ" والے کو ترجیح دے کر سُنَّةً ہوگا، اور اگر اردو میں لفظ ۃ سے نہ رائج ہو (مثلاً نسبت) تو (نسبتًا) ہی لکھیں گے۔	نسبتاً۔ فطرتاً۔ حیاتاً۔ قدرتاً۔ فرورتاً۔ بداہتاً۔ دفعةً - (اردو میں غلطی سے دفعتاً بھی ہے)۔ نتیجةً۔ سُنَّةً۔ صلوٰةً۔ حیوٰةً۔ واقعةً۔ عقیدةً۔ مقابلةً۔ جُملةً۔
(۱۱) جب لفظ کے آخر پر ممدودہ الف کے بعد ہمزہ ہو، مگر اُس سے پہلے حرف یاء نہ ہو، ورنہ الف تنوینی بڑھانا ہوگا	شَیْئًا۔ تَیْئًا۔ فَیْئًا۔ بِنَاءً۔ ابتداءً۔ جزاءً۔ ماءً۔ دُعاءً۔
اکیلا ہمزہ، یا اُ آخر پر ہو تو بھی الف تنوینی بڑھانا ہوگا۔	جُزْ (اصل میں جُزء) ← جُزْءًا۔ جُزْءًا و کُلًّا (جُزوًا غلط ہوگا)۔ نشو (و نما) (اصل میں نشأ) ← نشأً۔
(۱۱۱) جب لفظ کے آخر پر کھڑی زبر والی واؤ یا یاء ہو، مگر اُس وقت کھڑی زبر نہیں لکھتے اور نہ ہی واؤ۔	معنًی (معنی)۔ (ربٰو) رِبًا۔ (مَرأی) مَرأًی (و سَمعًا)۔
تقاضا (اصل میں تقاضی) ← تقاضیً۔	وحیًا۔ حیًّا۔ انبیًا۔

Punjabiandpunjab.com

(۱۳) اشباعی حروف کی تبدیلی کئی جگہوں پر بولنے کی آسانی کے لئے مندرجہ ذیل قواعدی اصولوں سے ہو جاتی ہے، جن میں کھڑی زبر (یا خطِ اماریہ میں چھوٹا الف) استعمال میں سب سے زیادہ اہم ہے:۔

(i) لفظ کے آخر پر چوتھے یا اُس سے زیادہ نمبر پر حرف واؤ اصلی (لام کلمہ) ہو، جس کے ماقبل فتحہ ہو، تو ایسی واؤ کو یاء سے بدل کر ماقبل حرکت کا اشباع ہو جاتا ہے، مثلاً یَرْضَوْ ← یَرْضیٰ۔

اماریہ		عثمانی	
یَرْضیٰ ۔	ایسے اشباع کو چھوٹے الف سے، یاء کے اُوپر لکھتے ہیں۔ پہلے حرف پر زبر کی نشانی دیتے ہیں اور یاء نہیں پڑھتے۔	یَرْضیٰ ۔	ایسی ماقبل حرکت کا اشباع کھڑی زبر سے دکھاتے ہیں، جو کہ یاء سے پہلے حرف پر ہوتی ہے، اور یاء پڑھی نہیں جاتی ۔

(ii) فُعْلیٰ کے وزن پر ہمیشہ لفظ کے آخر پر اشباع کی علامت (یٰ) ہوتی ہے، اور:۔

عثمانی اور اماریہ

249

(ا) فِعْلیٰ وزن میں لام کلمہ نہیں بدلتا۔

ذِکْریٰ

ب) فَعْلیٰ (اِسمی) میں لام کلمہ یاء ہو تو واؤ سے (تعلیل) بدل جاتا ہے۔

فتیا ← فتویٰ
تقیا ← تقویٰ

(ج) فُعْلیٰ (وصفی) میں لام کلمہ واؤ ہو تو یاء سے نہیں بدلتے۔

قُربیٰ۔ بُشریٰ۔ حُسنیٰ۔ غُزویٰ۔ قُوبیٰ۔ شُوریٰ۔

(iii) مستثنےٰ حالتیں:۔

(ا) جب فَعْلیٰ (صفتی) ہو تو لام کلمہ "یاء" نہیں بدلتا۔

صدیا

ب) جب فُعْلیٰ (اسمی) ہو، لام کلمہ "واؤ" بدل کر (تعلیل) یاء ہو جاتا ہے۔

دُنوا ← دُنیا
عُلوا ← عُلیا

(iv) اِسم کے آخر پر الفِ زائدہ کے بعد واؤ یا یاءِ اصلی (لام کلمہ) ہو، تو ایسی واؤ یا یاء کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً:۔

وزن اِستفعال:۔ اِستدعاو ← اِستدعاء۔ اِستغناى ← اِستغناء۔

وزن اِفتعال:۔ اِلتقاى ← اِلتقاء۔ اِعتناى ← اِعتناء

وزن اِفعال:۔ اِخفاى ← اِخفاء

وزن فِعال:۔ رِضاى ← رِضاء

(v) لفظ کے آخر اگر واؤ تیسرے نمبر پر ہو اور اُس سے پہلے حرف پر:۔

(ا) زبر ہو، تو الف اشباعی سے بدلتے ہیں۔

ب) زیر ہو، تو یاء ہو جاتی ہے۔

عثمانی اور اماریہ
عَصَوْ ← عصا۔
دَعَوْ ← دَعا۔
رَضِوْ ← رَضِی۔

(vi) لفظ کے آخر پر اگر یاء ہو اور اُس سے پہلے حرف پر زبر ہو تو ایسی یاء سے پہلی حرکت کا اشباع ہو جاتا ہے اگر لکھنے میں یاء کو حذف نہیں کرتے۔

وزن اَفْعَل:۔ اَخْفَیْ ← اَخفیٰ۔ اَعْمَیْ ← اَعمیٰ۔ اَصْفَیْ ← اَصفیٰ۔
وزن مُفْتَعَل:۔ مُبْتَلَیْ ← مُبتلیٰ۔ مُصْطَفَیْ ← مُصطفیٰ۔ مُرْتَضَیْ ← مُرتضیٰ۔
وزن مُفَعَّل:۔ مُصَفَّیْ ← مُصفّیٰ۔ مُعَمَّیْ ← مُعمّیٰ۔ (اردو میں غلطی سے مُعمّا کی بجائے معمہ)۔
وزن مَفْعَل:۔ مَوْلَیْ ← مولیٰ۔ وزن مُفْعَل:۔ مُوْسَیْ ← موسیٰ۔
وزن اِسْتَفْعَل:۔ اِسْتَغْنَیْ ← اِستغنیٰ۔ وزن اِفْتَعَل:۔ اِلْتَقَیْ ← اِلتقیٰ۔

Punjabiandpunjab.com

نوٹ :- آخری یاء کا الف ہو جانا ملاحظہ ہو :- خذی ← خذا - صلی ← صلا - ربی ← ربا - حیی ← حیاۃً -

(iii) لفظ کے اندر متحرک واؤ یا یاء سے پہلے حرف پر زبر ہو تو ایسی واؤ یا یاء کو الف سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً :- | قَوَلَ ← قَالَ - خَوِفَ ← خَافَ - بَیَعَ ← بَاعَ - اِسم مگر خَیِّفْ اور خَوَقْ -

نوٹ :- عربی میں مُعتل الفاظ بنانے والے حروف ا - و - ی (Feeble or Weak consonants) کہلاتے ہیں، اور باقیماندہ تمام حروف قوی (Robust) کہلاتے ہیں -

(۱۴) ایسا لفظ جس کے آخر (یٰ) ہو جب اگلے لفظ سے بغیر کسی حذف کے جوڑ کھائے تو ایسی یاء کے شوشہ کے نیچے دو نقطے نہیں دیئے، مثلاً :- | یرٰی + کُم = یُرٰیکُمْ - یرٰی + کَ = یرٰیکَ - یرٰی + کُم = یُرٰیکُمْ -
اَتٰی + ہٗ = اَتٰیہُ - یرٰی + ھا = یرٰیھا - اَتٰی + ہُ = اَتٰیہُ - تقوٰی + ۃٌ = تقوٰیۃٌ -
مَولٰی + داد = مَولٰیداد - اِحدٰی + ھُما = اِحدٰیھُما - مُجرٰی + ھا = مُجرٰیھا -
علٰی + حِدَۃٍ (وحدۃ سے) = علٰیحدہ - (اس کو اردو میں غلطی سے "علیحدہ" یا "علیٰحدہ" لکھتے ہیں) -

250

(۱۵) - ہمزہ کی لکھائی :-

عربی الفاظ میں اعرابی آواز سے ابتدا محال ہے، اسی لئے عربی ابجد کے ڈبّر لینی شروع الف کو حرف صحیح مانا گیا ہے، گو عرفِ عام میں الف حرف صحیح اور اشباعی الف دونوں کو الف ہی کہ دیتے ہیں - عربی رسم الخط میں جب ابھی (ا - و - ی) کو بطور حروف علت استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ کھڑی زبر، کھڑی زیر اور اُلٹی پیش سے ہی کام لیا جاتا تھا، تو اُس وقت الف حرف صحیح کی لکھائی مفتوح حالت میں (اَ) سے، مکسور حالت میں (یاء) سے اور مضموم حالت میں (واؤ) سے لکھتے تھے، مثلاً تراٰیت - جزاؤک، جزئیک، وغیرہ - مگر بعد میں جو ایسے (ا - و - ی) پر ہمزہ ڈالنے کی رسم ہوئی یا الف حرف صحیح کو ہمزہ سے لکھا جانے لگا تو یہ متاخرین کی اختراع ہے کہ الف کو خمیدہ کر کے یعنی بھینچ کر اس کی شکل (ء) یا (ع) بنا کر جمہور میں رائج کی (بقول غالب "الف منحنی بود ہمزہ")، کیونکہ اُس وقت حرف علت (جو کہ باقاعدہ استعمال ہونے لگ گئے تھے) سے الف حرف صحیح کو اِس طرح ہمزہ سے ممتاز اور علاوہ کر دیا گیا - لفظ ہمزہ اصل میں کسی قدیم عربی میں "امزہ" تھا - الف بدل کر ہاء ہو گیا، اور اس طرح لفظ ہمزہ بنا، جس کے معنی عیب رکھنے والے کے ہیں، اور "بھینچنا" کو بھی کہتے ہیں -

Punjabiandpunjab.com

عربی ابجد میں اشباعی الف کی اعرابی آواز کو ظاہر کرنے کے لئے، الف بے نقطہ کو حرف لام کے ساتھ ملا کر (لا) لکھا جاتا ہے، کیونکہ ایک تو خود لفظ الف کے اصلی نام "الفا" میں لام حرفِ اصلیہ (یعنی قلبی رشتہ والا) ہے اور دوسرے یہ کہ حروف لام اور الف ملا کر لکھنے میں چونکہ ایک جیسی شکلیں رکھتے ہیں، اس لئے مبتدی کو اُن کا وصلی جوڑ بھی معلوم ہو سکے - یہ حرف "لا" بلانے میں "لا" نہیں بلایا جاتا، اور اگر غلط فہمی سے لوگ اس کو ہجیوں کے مطابق بلائیں بھی تو "لام الف" بولتے ہیں، ورنہ ابجد کے شروع
۲۹
الف کو "الف ہمزہ" اور اِس حرف "لا" کو صرف "الف" کہ دیتے ہیں - یہ حرف "لا" ابجد کے آخر اُنتیسواں ہوتا ہے - یہی وجہ ہے کہ عربی لُغت صراح کی ابنیہ میں اشباعی الف پر ختم ہونے والے الفاظ حروف تہجی کی ترتیب ختم ہو جانے کے بعد کی تختی میں یعنی لُغت کے آخر پر دئے ہوئے ہیں -

ہمزہ اگر لفظ کے آخر پر ہو تو :-

(i) ماقبل ساکن ہونے کے موقعہ پر ہمزہ علاحدہ لکھا جائے گا، مثلاً :-

جزءٌ - لؤلؤٌ - شیءٌ - خَبءٌ -
عطاءٌ - بہاءٌ - رِثاءً - جُزءٌ آءٌ -
جُزءٌ ءٌ - ضیاءٌ - اِبتداءٌ - جائی ءٌ -

	عثمانی	امارییہ
	لفظ کے آخر پر اگر ہمزہ سے قبل اشباعی (ا-و-ی) ہو، تو اس کے اوپر بھی ہمزہ لکھ دیتے ہیں، مثلاً سِیءٌ -	اشباعی حرف کے اوپر ہمزہ بالکل نہیں لکھتے -

نوٹ :- ایسے ہمزہ کے بعد کوئی غیر مستقل لفظ بطور جزو کلمہ آجائے (یعنی ہمزہ پر وقف جائز نہ ہو، مثلاً اسماء و اعلام میں) تو متوسط ہمزہ (اصول ۱۷) کی طرح اپنی حرکت کے موافق حرف پر لکھا جائے گا، مثلاً علاؤالدین، عطاؤاللّٰہ، وغیرہ - گو ضیاءالحق، بہاءالحق وغیرہ لکھنا زیادہ موزوں ہے - مگر دوسری حالتوں (مثلاً عربی کی عام اضافی حالتوں) میں ہمزہ بغیر موافق حرف کے ہوگا، مثلاً ماءُ اللحم، شفاءُ الملک -

(ii) ماقبل متحرک ہونے پر ہمزہ علاحدہ لکھا جائے گا، مثلاً :-

یَشاءُ - لَکَأٌ - ہَیِّئُوٌ - ظَمِئٌ - خَطِئٌ -
تَسُوءُکُم - یُنَبَّأُ - نَبِیءٌ - بَدَأٌ - بَرِیءٌ -
لِتَبُوءَ ثُمَّ اُمّم - أَنْبِئُهُم - مگر اِسم ھنیءٌ، اِس وَءٌ، وغیرہ میں نہیں -

نوٹ :- عثمانی خط میں اس وقت خَطِیءٌ [اصول ۱۵(i)] اور خَطِیءٌ [اصول ۱۵(۲)] جیسے الفاظ کا فرق، حرف یاء پر جزم ہونے یا نہ ہونے سے کیا جائے گا -

Punjabiandpunjab.com

(۲۲) ہمزہ اگر لفظ کے آخر پر تائے تانیث سے پہلے ہو تو :-

(i) ہمزہ کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہونے میں ہمزہ کو فالتو الف غیر ملفوظی کے اوپر لکھا جائے گا، مثلاً :- نَشْأَةَ - جُرْأَت - قرْأَت (بمعنی ایک بیماری) -

(ii) ہمزہ کا ماقبل حرف صحیح متحرک ہو تو اس حرکت کے موافق حرف غیر ملفوظی بڑھا کر اس کے اوپر لکھا جائے گا، مثلاً :- اِمْرَأَت - لُؤلُؤَة - فِئَة -

(iii) ہمزہ کا ماقبل مُعتَل (یعنی ا-و-ی) ہو تو :-

(ا) حرف یاء ہونے پر، اس کے بعد فالتو یاء غیر ملفوظی کے اوپر ہمزہ لکھتے ہیں، مثلاً :-

عثمانی		امارییہ	
یاء کے نیچے دو نقطے نہیں دیتے -	خَطِیئَۃ - ہَیِئَت - بَرِیئَۃ - سَیِّئَۃ	نہ یاء کا نقطہ دیتے ہیں اور نہ نقطے (حرف اشباعی یا لین یاء) -	خطیئۃ - ھیئۃ - سیئت - سَیِّئَۃ

(ب) حرفِ الف یا واؤ ہونے پر، ہمزہ علاحدہ لکھا جاتا ہے، مثلاً :-

قراءَۃ - سَوْءَۃ - صلاءَۃ - رداءَۃ -

(۱۷) تین حروف کے لفظ کے اندر اگر ہمزہ عین وسط میں ہو تو :-

	عثمانی اور امارییہ	
(i) متحرک ہونے کی صورت میں :-	اپنی حرکت کے موافق زائد غیر ملفوظی حرف کے اوپر لکھتے ہیں -	سَأَل - رَؤُف - لَئُم -
(ii) ساکن ہونے کی صورت میں :-	اپنے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق زائد غیر ملفوظی حرف کے اوپر لکھتے ہیں -	بَأْس - بِئْس - بُؤْس - اُؤْت -

(۱۸) لفظ کے آخر میں ہمزہ اگر الف یا واؤ کے بعد ہو:-

	عثمانی		امارسیہ	
(i) مگر حرف یاء سے پہلے ہو تو:-	ہمزہ کو علاوہ بھی لکھ سکتے ہیں، اور حرف یاء کے اوپر شوشہ کے ساتھ بھی۔	بقاءی۔ بقائی۔ آئیئی	حرف یاء کے اوپر بغیر شوشہ کے، یا عثمانی خط کی طرح	بقائی

(ii) مگر ضمائر (ی کے علاوہ) سے پہلے ہو، تو:-

(الف) ہمزہ مکسور یا مضموم کو اپنی حرکت کے موافق غیر ملفوظی حرف کے اوپر لکھتے ہیں، مگر جب ہمزہ کو جوڑ کر لکھنا ہو تو بغیر شوشہ کے ہوتا ہے، مثلاً:- بقاؤہ - بقائہ - آدلیائہم - آولیائہم -

(ب) ہمزہ مفتوح ہو، تو علاوہ ہمزہ لکھتے ہیں، مثلاً:- بقاءہ -

(۱۹) تین حروف سے زیادہ کے لفظ کے اندر اگر ہمزہ:-

(i) مفتوح ہو اور اُس سے ماقبل:-

(الف) ضمہ یا کسرہ ہو، تو ماقبل کی حرکت کے موافق فالتو غیر ملفوظی حرف پر لکھتے ہیں، مثلاً:- مؤنث - سُؤال - رُؤسا - رِئاءَ - رِئال -

(ب) فتحہ ہو، تو ہمزہ کی بجائے الف لکھتے ہیں، شلاً:- مُتَاہِّل - مُتَارِّم - مُتَاسِّف - تَاخّر -

نوٹ:- (امارسیہ خط میں البتہ ایسے الف پر ہمزہ (أ) بھی ہوتا ہے)۔

امارسیہ خط میں الفاظ تأخّر [اصول ۱۹ (i) (ب)] اور قرأت [اصول ۱۶ (i)] میں (أ) کا فرق لکھائی میں اس طرح پہچانا جائے گا کہ ایک کا قبل حرف مفتوح ہے اور دوسرے کا ساکن ہے۔

(ج) ساکن ہو تو علاوہ لکھتے ہیں، مگر جوڑ کے وقت بغیر شوشہ کے لکھتے ہیں، مثلاً:- وَیَنْئَون - یَسْئَلُونَکَ - تَفاءَل - اِرْءَاءَ - قَالُوا اٰئِن -

(ii) ساکن ہو تو ماقبل حرکت کے موافق فالتو غیر ملفوظی حرف کے اُوپر لکھتے ہیں، مگر جوڑ کے وقت بغیر شوشہ کے، جب واؤ بعد میں ہو، مثلاً:- رُؤیا - تَئوی - اِئذن - اَتَأمُرون - اُؤْتُمِن - اَخطَأنا -

(iii) لمبی پیش والا ہو، تو علاوہ ہی لکھتے ہیں، مگر جوڑ کے وقت بغیر شوشہ کے، مثلاً:- یَشَاءُون - مُسْتَہزِءُون - خاطِئُو - مُتَّکِئُون - رُءُوس - فَادّرَءُوا - طاءُوس - بَاءُو -

(iv) چھوٹی پیش ہو، تو واؤ کے اُوپر لکھتے ہیں، مثلاً:- اَرُؤُکُم - یُنَبِّؤُا - تَخْزُؤُا -

(v) زیر والا ہو، تو فالتو غیر ملفوظی یاء کے اوپر لکھتے ہیں، مگر جوڑ کے وقت (سوائے حرف علت کے بعد) بغیر شوشہ کے ہوتا ہے، مثلاً:- سُئِلُوا - عائِلاً - بائِس - قارِئین - کُلِئِر - اَفئِدَۃ - خاسِئین - خاطِئین -

(۲۰) ابتدائی ہمزہ:-

	عثمانی		امارسیہ	
(i) ابتدا میں ہمزہ مقصورہ:	ہمیشہ الف سے لکھتے ہیں (بلکہ سوالیہ ہمزہ بھی الف سے ہی لکھتے ہیں، مثلاً اَتَحاجُّونَنا)، سوائے الف سے شروع ہونے والی ضمیر کے ساتھ جبکہ اکیلا ہمزہ ہوتا ہے، مثلاً	اِنَّ - ءَاَنْتُم	اصول ۲ میں تشریح دیکھیں۔	اِنَّ
(ii) ابتدائی ہمزہ (أ) کی آواز سے (یعنی الف ممدہ) ہو تو:-	الف لکھ کر اُس کے اوپر کھڑی زبر لکھتے ہیں۔	اٰمَنَ - اٰخرت - اٰ اللّٰہ	ہمزہ کے اوپر زبر ڈال کر اُس کے بعد والی الف لکھو	ءَامَنَ - ءَاخرت - ءَآللّٰہ -

(iii) ایسے لفظ سے پہلے کوئی دوسرا لفظ جوڑنا ہو، تو بھی مندرجہ بالا حالتیں ہی رہتی ہیں:

عثمانی	امارییہ
یٰٓاٰدَمُ - باجل - لافضل - بالایمان۔	یٰٓأَدَمُ - بأجل - لأفضل - بالإیمان۔

(iv) اِسی طرح ہر ایسا ہمزہ جو کتابت کے اصولوں کے مطابق بغیر واؤ یا یاء کی مدد کے زبر کی اشباعی حرکت رکھتا ہو، جب لفظ کے اندر مبدوء حالت میں ہوگا تو بھی اُس کو لکھائی میں لفظ کے شروع والے زبر کی اشباعی حرکت رکھنے والے ہمزہ کی طرح لکھیں گے:-

عثمانی		امارییہ	
جوڑ کے وقت ہمزہ اور کھڑی زبر سے	الـٰٔن۔	جوڑ کے وقت ہمزہ اور چھوٹے الف سے	أَلـٰٔن۔
بغیر جوڑ کے الف اور کھڑی زبر سے	الاٰن۔	بغیر جوڑ کے ہمزہ اور اشباعی الف سے	أَلْآن۔

(v) کچھ مثالیں ایسی بھی ہیں جہاں روزمرہ میں لکھائی کو مختصر کرنے کی غرض سے ہمزہ کو اپنی حرکت کے موافق غیر ملفوظی فالتو حرف پر لکھ دیتے ہیں، مثلاً لِئَلَّا - لَئِن، وغیرہ۔

(۲۱) ہمزہ کا شوشہ:-

(i) فارسی میں ہمزہ (مع شوشہ کے) صرف اُس وقت آتا ہے، جب دو یاء اکٹھے آجائیں، تو پہلی یاء کو ہمزہ سے لکھتے ہیں، مثلاً زائیدن - پائیدن، وغیرہ۔

(ii) عربی میں ہمزہ مندرجہ ذیل حالتوں سے لکھا جاتا ہے:-

(ا) اکیلا ہمزہ۔

(ب) بغیر شوشہ کے ہمزہ۔

(ج) زائد غیر ملفوظی حروف (ا - و - ی) کے اُوپر۔

یہ آخری حالت والا ہمزہ حروف (ا - و) پر تو بغیر شوشہ کے ہوتا ہے، مگر فالتو حرف (ی) کے ساتھ لفظ کے اندر ہمیشہ شوشہ کے ساتھ لکھا جائے گا، مثلاً قارئین - بقائی - رئال۔ مگر "دعادی" یا "بقائی" بھی لکھتے ہیں۔

نوٹ:- جہاں تک ایسے ہمزہ کا اُوپر یا نیچے لکھنے کا سوال ہے وہ یُوں ہے:-

عثمانی		امارییہ	
ہمیشہ اوپر لکھا جاتا ہے، سوائے لفظ کے اندر زیر والا ہمزہ جو کہ نیچے لکھا جاتا ہے	بَیئَت - امرِیٔ - مُتَّکِـُٔوْن - خٰطِـِٕیْن - سَیِّئٰتٍ - قَآئِلٌ - قَآئِمٌ - اِئْتِنَا -	زبر یا پیش والا ہمزہ اوپر اور زیر والا ہمزہ نیچے لکھتے ہیں، مگر لفظ کے اندر بغیر شوشہ کے زیر والا ہمزہ بھی اوپر ہی لکھا جاتا ہے۔	امرئٍ، کبائر، أفئِدۃ، متکئین، خاطئین، سیئي

(iii) اردو میں صرف مندرجہ ذیل حالتوں میں ہمزہ بغیر شوشہ کے لکھتے ہیں:-

(ا) لمبی یاء (ے) اگر لکھائی میں اکیلی ہو تو اُس کے اوپر بغیر شوشہ کے ہمزہ لکھتے ہیں، مثلاً:- گائے، رائے، جوئے، بھوئے، دِئے (دینا سے)، مگر دِیے (جمع چراغ)۔

Punjabiandpunjab.com

ورنہ شورشہ فرود ہوگا، مثلاً نئے، گئے، دیکھو دفعہ ۳۸۹ (۲) (iii) برائے "خدائی امی، امیکا بیل"۔

نوٹ:- اگر آخری "ئے" سے پہلے کسرہ اشباعی کی آواز ہو، تو "ئے" کا ہمزہ حرف یاء سے بدل جاتا ہے، مثلاً چلیے۔ کہیے، کیجیے۔ رہیے۔ سُنیے۔ رکھیے۔ کیے۔ لیے۔ جیے۔ بنیے۔ دُھنیے۔ آئیے۔ جائیے۔ دیکھیے۔ دیجیے۔ کھائیے۔ بٹھائیے۔ منگوائیے۔ چاہیے۔

(ب) لرزشی ہمزہ کے لئے علاوہ شوشہ نہیں ہوتا، مثلاً:-

رفیئبس۔ تکیئی۔ مال فئ۔ قئ۔ شئ۔ مئے۔ مُوْو (Move)۔

(ج) الف اور واؤ کے ساتھ فالتو شوشہ نہیں ہوتا، مثلاً جاؤ۔ جُرأت۔

(۲۲) ہمزہ کا <u>پچھلے حرف سے قبل یا بعد پڑھنا</u>:-

عربی میں اگر زائد حرف (ا۔ و۔ ی) پر ہمزہ ہو، تو وہ غیر ملفوظی ہوتا ہے، ورنہ پچھلا حرف پہلے پڑھا جائے گا اور ہمزہ بعد میں، مثلاً شئی ﷺ۔ مگر اردو میں حرف مندرجہ ذیل حالتوں میں پچھلا حرف پڑھا جائے گا اور ہمزہ کا عمل بعد میں ہوگا:-

(i) لرزشی ہمزہ آنے پر اُس کا پچھلا حرف پہلے ادا ہوگا، اور ہمزہ کی کانپتی ہوئی آواز بعد میں آخر پر ملائی جائے گی، مثلاً رفیئبس۔

(ii) ہائے مختفی پر یا چھوٹی یاء پر جو ہمزہ بحالت اضافت (مثلاً غزوۂ اکبر)، دو اسماء کو جوڑنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، چاہے وہ اسم فاعل ہو یا اسم صفت، مثلاً:-

بندۂ زید۔ بندۂ نیک۔ وغیرہ۔

مگر ایسے قبل بولنے والے حرف پر جب اضافت کا ہمزہ آئے گا، تو اُس کے نیچے زیر نہیں لکھتے، مثلاً مُردۂ صد سالہ۔ کُشتۂ سحر۔

یعنی فارسی اضافت میں ہائے ملفوظی کے مقابلہ پر (مثلاً بادشاہ۔ بارگاہ، وغیرہ) ہائے مکتوبی (مختفی) پر ہمزہ لکھتے ہیں۔

اضافی ہمزہ (یا فارسی میں ماضی قریب کا صیغہ واحد حاضر) یا دفعہ ۳۸۹ (۲) (ii) (ل) میں "دیدۂ و دانستہ" والا ہمزہ جب استعمال ہوگا تو ہمزہ کا پچھلا حرف پہلے پڑھا جائے گا اور ہمزہ بعد میں بلایا جائے گا، مثلاً:-

دیدۂ۔ خوابیدۂ۔ غزوۂ اکبر۔ طوطئ ما۔ تبدیلئ ہیئت۔

نوٹ:- خواہ مخواہ اضافی ہمزہ ڈالنا غلط ہوگا، مثلاً اثنا عشرہ (ہ) کی بجائے اثناء عشرہ غلط ہے۔

(1) اضافت میں اگر آخر پر (ا۔ و۔ ہ۔ ء۔ ی) حروف نہ ہوں تو عام حالت میں محض کسرۂ اضافت ڈال دیتے ہیں، مثلاً:- رفعِ حشر۔ روزِ قیامت۔ مشکلِ ما۔ رحمِ مادر۔ حُسنِ یُوسف۔ مُوشِ مسجدِ اوّلی۔ کارِخانہ (کلمہ واحد بن کر "کارخانہ" دیکھو دفعہ ۲۵۷ (۸)۔

Punjabiandpunjab.com

مزید دیکھو دفعہ ۳۳۶ (۲۰)، اور ۳۲۶ (۲۰)۔

(ii) مگر فارسی میں ساکن الآخر حروف الف یا واؤ پر چونکہ کسرہ نہیں آسکتا، اِس لئے کسرۂ اضافت کی بجائے حرف حرف یاء (مجہول) آخر پر شامل کرتے ہیں [دیکھو دفعہ ۳۸۹ (۴)(iii)]۔ اِس یاء پر ہمزہ ڈالنا غلط ہوگا۔ البتہ اگر واؤ والے لفظ میں کلمہ ثنائی متوالی الحرکت نہ ہو، تو شعر میں واؤ کے نیچے حرف زیر بھی دیتے ہیں۔ دیکھو دفعہ ۳۱۵ (۲)۔ مثلاً:-

ادائے شہادت۔ انشائے راز۔ دریائے شور۔ (بازُوِ ما)۔
یکتائے عصر۔ آشنائے قدیم۔ منشائے ایزدی (الزام)۔ گیسوے سیاہ (گیسوِ او)۔
(ابروِ او)۔ (ہندوِ پاکستان)۔ گفتگوے عام۔

(iii) اگر آخر پر اصلی رُوپوش یاء ہو، تو وہی عود کر آتی ہے۔ اُس پر بھی ہمزہ نہیں لکھتے۔ ایسی روپوش یاء ہمیشہ الف مدہ یا واؤ مدہ کے بعد ہوتی ہے (گشا۔ گشائے)۔ (رُو۔ روئے)، وغیرہ، مثلاً:-

جائے پناہ۔ پائے سخت۔ پائے خانہ۔ پائے جامہ۔ پائے بند۔ روئے نیاز۔
بُوئے گُل۔ پائے ثبوت۔ سُوئے دشت۔ خُوئے بد۔ خدائے توانا (خانہ) (تعالیٰ)۔
جُوئے شیریں۔ جُوئے بار (جُوئبار غلط ہوگا)۔ [مزید دیکھو دفعہ ۳۱۵ (۲)]۔

یہ علاوہ بات ہے کہ روزمرہ میں اصلی رُوپوش یاء بھی اُڑ جائے، مثلاً جانماز۔ پاخانہ۔ پاجامہ۔ پابند۔

(iv) عربی کا اصل ہمزہ (چاہے وہ آخر پر رُوپوش ہی ہو)، فارسی میں اگر حرف عربی ترکیبوں کو بعینہٖ نقل کرتے وقت قائم رہے گا، ورنہ آخری اصل ہمزہ لکھا نہیں جائے گا۔ دیکھو دفعہ ۳۲۲ (۱۵)۔ لہٰذا فارسی اضافت کی مثالیں یُوں ہوں گی:-

اِبتدائے آفرینش۔ بقائے دوام۔ اِرسائے لشکر۔ ابنائے جنس۔
ادائے بیان۔ املائے پاکستان۔ اِلتوائے نیلام۔ صفائے وقت۔ ادائے شہادت۔ سُوئے ظن۔
سُوئے اتفاق۔ اولیائے وقت (دولت)۔ اشیائے خوردنی۔ ایفائے عہد۔ اِنقضائے میعاد۔ اعضائے رئیسہ۔
استدعائے صحت (صحبت)۔ انبیائے عربی (انبیاءِ عربی غلط ہوگا، گو عربی میں تاؤ ہے)۔ دیکھو دفعہ ۱۴۷ (۱)۔ عصائے پیری۔ دُعائے خیر۔ دُنیائے دُوں۔

(v) فارسی میں یاء مجہول پر ختم ہونے والے الفاظ ویسے کے ویسے ہی اضافت میں رہتے ہیں، کیونکہ حرف یاء خود کسرۂ اضافت کی نیابت کر لیتا ہے، مثلاً شےِ مُتنازعہ۔ مےِ ناب وغیرہ۔

(vi) فارسی میں یائے معروف یا ہائے مختفی پر ختم ہونے والے الفاظ پر اضافت میں ہمزہ لکھتے ہیں، مگر زیر نہیں دیتے، مثلاً دیکھو دفعہ ۳۸۹ (۲۲)(ii):- درشتیٔ اخلاق۔ طُوطیٔ ما۔ زندگیٔ دوام۔
(۴۲) مگر ہائے ملفوظ پر کسی حالت میں بھی ہمزہ نہیں دیتے، مثلاً اَبلہِ جنّت۔ دیکھو دفعہ ۳۰۱ (۲)۔

(vii) عربی الفاظ کے آخر پر (یٰ) ہو، تو دفعہ ۳۸۹ (۱۳) کے مطابق دیکھ کر اضافت کا فیصلہ کرنا ہوگا، مثلاً:-
(اخفیٰ) اِخفائے راز۔ اِخفائے تولد۔ (رضیٰ) رِضائے الٰہی۔ (مصفّیٰ) مُصفّائے خُون۔ (مولیٰ) مولائے روم۔
(عشیٰ) عشائے ربانی۔

Punjabiunpunjab.com

---

(۴۲) [بندۂ زر۔ مُردۂ صد سالہ۔ گشتۂ سحر۔ روزۂ رمضان۔ جامۂ ابریشم۔ اسانذۂ سکول۔ جاذبۂ درد۔ نامۂ اعمال۔ بندۂ نیک۔ خامۂ۔ داعیۂ۔

(۱۷) - خاص رسم الخط

۳۹۰ - ان تمام تفاصیل سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ لکھائی میں خط کو ایک خاص طریقہ یا رسم سے رائج کر دیا جاتا ہے - یہی وجہ ہے کہ ایسی منضبط تحریر کو ہم صرف "خط" نہیں کہتے ، بلکہ "رسم الخط" یعنی لپی کہتے ہیں - لامحالہ رسم الخط کی تہ میں چند رسوم یا قاعدے جو ملحوظ خاطر رکھے جاتے ہیں وہ وقت کے تقاضوں سے بدل بھی دئے جاتے ہیں یا اُن میں کچھ خامیاں بھی برداشت کر لی جاتی ہیں - بہر حال اعلیٰ پایہ کی دستاویزات کو زمانہ کی دست بُرد سے ہر قسم کے التباس سے محفوظ رکھنے کے لئے تحریر کو زیادہ واضح اور نمایاں رکھنے کی غرض سے حروف اور اعراب میں تخفیف نہیں برتی جاتی بلکہ بعض ضروری مقامات پر خط کی عام رسوم سے مُستثنیٰ شکلیں وضع کر کے خاص رسم الخط اختیار کر لیا جاتا ہے تاکہ کسی زمانہ میں بھی ایسی تحریر کو پڑھنے سے معانی میں کسی قسم کا مغالطہ نہ رہے -

۳۹۱ - جہاں تک خود الفاظ کی بناوٹ اور اُن میں مختلف تبدیلیوں کا تعلق ہے ، وہ تو زیادہ تر قواعدی اصولوں پر منحصر ہوتا ہے ، مثلاً لفظ کون سے باب ثلاثی وغیرہ میں ہے اور پھر ثلاثی مزید میں سے کون سے باب میں ہے ، اور اُن کے اندر کون کون سی صرفی نحوی تبدیلیاں رکھتا ہے - یہاں تک کہ قواعدی تبدیلیوں کی وجہ سے التباس کو رفع کرنے کے لئے عام قواعد کے تحت ہجاء میں امتیازی نشان بنا دیا جاتا ہے ، مثلاً :-

۱. زائد الف :- کانُوا - جزوٓا -

۲. زائد واؤ :- عمرو (تلفظ عَمرٌ) - غدٰوة (تلفظ غداةٌ) [اماریہ غدوٰۃ]

۳. زائد یاء :- افئدة (تلفظ افدہ) -

256

۳۹۲ - البتہ یہ اصواتیات کا کام ہے کہ وہ دیکھے کہ تلفظ میں وارداتی تبدیلیاں کیوں اور کس طرح ہوتی ہیں (مثلاً حذف ، ادغام ، تسہیل ، وغیرہ) ، مگر جن حالتوں میں یہ تبدیلیاں ہوتی ہیں ، اُس ہر حالت کو ہجاء میں ظاہر کرنے کے لئے ہجائی اصول ہوتے ہیں جو کہ قواعد میں بیان کر دئے جاتے ہیں ، اور جن کا مختصر سا خاکہ دفعہ ۳۸۹ میں دے دیا گیا ہے - ایسے ہجائی اصولوں میں زیادہ تر وارداتی نشانیوں سے کام لیا جاتا ہے ، مثلاً اماریہ خط میں عام اعرابی علامات کے علاوہ تسہیل ، امالہ ، حذف ، زائد ، ادغام ، وغیرہ کی خاص وارداتی نشانیاں ، یا جزم کا خاص جگہوں پر نہ استعمال کرنا - (دیکھو دفعہ ۳۸۸) -

۳۹۳ - الفاظ کے مغالطہ کو رفع کرنے کے لئے خاص خط میں مزید کئی ترکیبیں استعمال کی جاتی ہیں :-

(۱) الفاظ کا وصل یا قطع برقرار رکھنے کے لئے اُن کو اکٹھا یا علاوہ لکھا جائے ، مثلاً :-

عَنْ + مَنْ ← عَمَّنْ	اَمْ + مَنْ ← اَمَّنْ	اِنْ + مَا ← اِمَّا	بِئْسَ + مَا = بِئْسَمَا
اَنْ + لَا ← اَلَّا (لا نافیہ)	عَنْ + مَا ← عَمَّا	اِنْ لَمْ ← اِلَّمْ (مثلاً فَاِلَّمْ)	اِنَّ + مَا = اِنَّمَا
اِنْ + لَا ← اِلَّا	اَنْ + لَنْ ← اَلَّنْ	لِكَيْ لَا = لِكَيْلَا	فِي + مَا = فِيمَا
مِنْ + مَا ← مِمَّا	اَل .... اَلزِلّ	يا ...... يَاٰدَم	يا ...... يَاَيُّهَا

كُلَّ مَا = كُلَّمَا	لَاتَ حِينَ = لَاتَحِينَ	لام جار و مجرور ہمیشہ اکٹھا لکھتے ہیں،
اَيْنَ مَا = اَيْنَمَا	كَالُوْ هُمْ = كَالُوْهُمْ	مثلاً لِلْمَلٰٓئِكَةِ - لِلَّذِيْنَ
يَوْمَ هُمْ = يَوْمَهُمْ	وَزَنُوْ هُمْ = وَزَنُوْهُمْ	(مگر قَالَ الَّذِيْنَ میں خاص خط میں الف نہیں بھی گراتے)۔

(۲) عربی کے بعض الفاظ (خصوصاً جن کے مادہ کا لام کلمہ یاء ہو) میں آخر کے اشباعی الف (خصوصاً جب اُس کے بعد "ۃ" ہو)، کو زائد واؤ کے اُوپر (وٰ) بھی لکھتے ہیں، مثلاً:-

ربا ← ربوٰ
حیاۃ ← حیوٰۃ
صلاۃ ← صلوٰۃ
زکات ← زکوٰۃ
مشکات ← مشکوٰۃ

	عثمانی	امادیہ
واحد	صَلٰوةَ	صَلٰوٰةَ
جمع	صَلَوٰت	صَلَوٰات

257

اِس مستثنےٰ حالت کی خاص خاص وجوہات ہیں، مثلاً صَلٰوۃ (واحد) اور صَلَوٰات (جمع) میں حرف تاء کی لکھائی، واحد میں مدوّر تاء سے اور جمع میں دراز تاء سے کرتے ہیں، مگر ضمیر متصل ہو (مثلاً صلواتہم) تو اُس وقت اگر اعرابی علامتیں نہ ہوں تو عربی دان کو بھی صیغے کا مغالطہ پڑ سکتا ہے۔ لہٰذا صیغہ واحد کے لئے بغیر واؤ کے (صلاتہم) لکھتے ہیں اور جمع کے لئے واؤ کے ساتھ (صلواتہم)۔

(۳) زائد واؤ کی خاص خط میں دیگر مثالیں ملاحظہ ہوں:-

اُوْلٰٓئِكَ (۳/۱۱۹) - اُوْلِى النِّعْمَةِ (۲۳/۱۱) - اُوْلُوْا (۳/۱۱۹) - اُوْلَآءِ (۳/۱۱۹) -

مگر هٰٓؤُلَاۤءِ (۳/۲۱) میں خالص واؤ کے اوپر ہمزہ لکھتے ہیں۔

(۴) زائد الف لکھنے کی مثالیں:-

(i) لام تاکیدی (بمعنی البتہ) کو "لا" لکھا جاتا ہے، مگر امادیہ خط میں ایسا زائد الف نہیں لکھتے - (لاٰ میں لام تاکیدی اور الف استفہامیہ ہے)۔ منہ جہ ذیل میں لام ملاحظہ ہو:-

اَوْ لَيَاْتِيَنِّىْ (۲۷/۲۱) - لَاُعَذِّبَنَّهٗ (۲۷/۲۱) ۔

وَلَاۡ اِلَى الْجَحِيْمِ - لَاۡ اَصْطَفَى (۳۷/۴۹) - عثمانی خط میں لام تاکیدی کے زائد الف پر تب ہی نشانی (اْ) دکھاتے ہیں جب اس کے بعد الف حذف ہوتا ہو، (مثلاً لَاۡ اَتَّبَعْنٰكُمْ) ورنہ اگلے الف کو حذف دکھاتے ہیں (مثلاً لَاِلَى اللّٰهِ)۔

عثمانی	امادیہ
وَلَااَوْضَعُوْا	وَلَاۡوْضَعُوْا (۹/۴۷)
لَااَنْتُمْ	لَاَنْتُمْ (۵۹/۱۳)
لَاِالَى اللّٰهِ	لَاِلَى اللّٰهِ (۳/۱۵۸)
لَاِالَى الْجَحِيْمِ	لَاِلَى الْجَحِيْمِ (۳۷/۶۸)
اَوْ لَااَذْبَحَنَّهٗ	اَوْ لَاۡاَذْبَحَنَّهٗ (۲۷/۲۱)
قَتَالًا لَّااتَّبَعْنٰكُمْ	لَاتَّبَعْنٰكُمْ (۳/۱۶۷)

(ii) لفظ اَنَ (بمعنی "مَیں") کو لفظ اَن (بمعنی "کہ") سے فرق کرنے کے لئے ہر جگہ اَنَا لکھتے ہیں۔

(iii) لفظ "ثمود" کے بعد بعض جگہ تنوین کے شک کو رفع کرنے کے لئے زائد الف لکھتے ہیں (ثمودا)۔

(iv) جن افعال کا لام کلمہ واؤ ہو اور وہ وزن يَفْعَلُ یا تَفْعَلُ یا نَفْعَلُ یا يَفْعُلُ پر آئیں تو اُن کے بعد زائد الف ڈالتے ہیں، مثلاً:-

يَعْفُوَا (۲/۲۳۷) - نَدْعُوَا (۱۸/۱۴) - لِيَبْلُوَا (۴۷/۴) - لِتَتْلُوَا (۱۳/۳۰) -
لِيَرْبُوَا (۳۰/۳۹) - نَبْلُوَا (۴۷/۳۱) - يَبْلُوَا (۴۷/۱۲) - يَنْشَؤُا (۴۳/۱۸) -

Punjabiandpunjab.com

اماریہ	عثمانی

(v) لفظ "مَلَأ" کے بعد اگر الف حذف ہوتا ہو،
تو رسم الخط عام طرح پر رہتا ہے ، مثلاً :-

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ (۷/۹۰)

مگر حذف نہ ہونے پر ہمزہ کی کسرہ سے اس کو زائد الف سے "مَلَاۡءِ" لکھتے ہیں ، مثلاً :-

اماریہ	عثمانی
وَمَلَإِيْهٖ (۷/۱۰۳)	وَمَلَا۟ئِهٖ
وَمَلَإِيْهِمْ (۱۰/۸۳)	وَمَلَا۟ئِهِمْ

اماریہ خط میں ہمزہ والی یاء کے دو نقطے بھی ڈالتے ہیں اور خود ہمزہ کو زائد الف کے نیچے لکھتے ہیں -

(vi) اسی طرح "اَفَ" کے "اِنْ" ہو، تو زائد الف سے "اَفَا۟ئِنْ" لکھتے ہیں :-

اماریہ	عثمانی
اَفَإِيْن مَّاتَ (۳/۱۴۴)	اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ
اَفَإِيْن مِّتَّ (۲۱/۳۴)	اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ

اَفَا۟ئِنْ نَّحْنُ (۲۱/۵۰)

(vii) لِشَیْءٍ بمعنی "واسطے کسی چیز کو (unto a thing)" کو "کسی چیز کے (of anything)" کے معنوں سے فرق کرنے کے لئے دوسرے معنی سے زائد الف لِشَا۟یْءٍ لکھتے ہیں :-

اماریہ	عثمانی
لِشَیْءٍ (۱۶/۴۰)	
لِشَا۟یْءٍ (۱۸/۲۳)	

(viii) لفظ وَجِایْٓءَ کو زائد الف سے لکھتے ہیں :-

اماریہ	عثمانی
وَجِایْٓءَ	وَجِا۟یْٓءَ

(ix) مندرجہ ذیل الفاظ کے بعد فالتو الف لکھتے ہیں ، مگر رکاؤ کے وقت یہ فالتو الف بولنے میں اشباع کرتا ہے :- رَسُوْلَا (۳۳/۶۶)- سَبِيْلَا (۳۳/۶۷)- سَلٰسِلَا (۷۶/۴)- قَوَارِيْرَا (۷۶/۱۶)- لٰكِنَّا (۱۸/۳۸)- بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا (۳۳/۱۰)-

(x) صیغہ جمع غائب میں جو فالتو الف لگاتے ہیں (مثلاً فَعَلُوْا) ، اس ضمہ کی چھوٹی آواز واضح رکھنے کے لئے اماریہ خط میں ہمزہ علاوہ لکھ کر زائد الف کو اڑا بھی دیتے ہیں:-

اماریہ	عثمانی
جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ (۵/۲۹)	اہم جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ
جَزٰٓءُ (۲۰/۲۹)	نیل جَزٰٓؤُا

(یہ اس لئے ہے ، کیونکہ اماریہ خط میں ہمزہ ، اشباعی حرف کے بعد اکیلا ہی لکھنے کی رسم ہے ، ورنہ يُنَبَّؤُ -)

اماریہ	عثمانی
تَبَوَّءُوا الدَّارَ (۵۹/۹)	تَبَوَّؤُ الدَّارَ
بِأَيِّيْكُمْ	نَبَإِي

Punjabiandpunjab.com

(۵) زائد حرف یاء ڈال کر بھی لکھتے ہیں ، مثلاً :-

(۶) تائے تانیث کو مدورہ (ۃ) کی بجائے دراز (ت) یعنی تاءِ طویلہ سے عموماً لکھتے ہیں ، مثلاً :-

اماریہ	عثمانی
غُدْوَةٌ (۶/۵۲)	غُدُوٰتَ (۳/۱۲۱)
	لعنت
	اِمْرَاَتُ
	اٰیٰتٌ
	جِمٰلَتٌ

قُرَّتُ - جَنَّتُ - شَجَرَتُ - رَحْمَتُ -
مَعْصِيَتُ - بَقِيَّتُ - كَلِمَتُ - فِطْرَتُ -
ابْنَتَ - نِعْمَتَ - حَقَّتْ - غَيٰبَتِ -
عَرَفٰتٍ - بَيِّنٰتٍ - لَعْنَتَ - سُنَّتُ -

(۷) لام کے ادغام کے وقت ایک لام لکھائی میں گرا دیتے ہیں ، مثلاً :-

اَللَّاتِیْ ← اَلّٰتِیْ - اَللَّائِیْ ← اَلّٰٓئِیْ - اَللَّذَانِ ← اَلَّذٰنِ

(۸) کبھی تنوین کا پورا نون بھی لکھ دیتے ہیں ، مثلاً :- وَكَاَیٍّ ← وَكَاَیِّنْ

(۹) چھوٹی یاء :- آخر پر ساکن حرف کے بعد دو متحرک یاء آئیں، تو دوسری یاء چھوٹے حروف میں ہوتی ہے، مثلاً
لِنُحْـِۧیَ (۲۵/۴۹)۔ ورنہ اُمِّیِّیْ الکتاب (۱۹/۳۰) بھی، اور اِثْنَیْنِ اللّٰہُ (۲۷/۲۶) بھی،
الفاظ کو توڑ کر لکھتے ہیں۔

(۱۰) الف کا حذف تحت دفعہ ۲۸۶، مثلاً وَأَصْحَٰبُ لْـَٔيْكَةِ (۱۴/۳۲)۔ وَسْـَٔلُوا (۳۱/۲)۔

(۱۱) ہمزہ کو اکیلا بھی لکھتے ہیں، مثلاً رُءْیَا ⟵ رُءْیَاكَ (۱۲/۵) :- { رُءْیَایَ (۱۲/۴۳) یا رُءْیَٰی۔ لِلرُّءْیَا (۱۲/۴۳) }
خصوصاً ساکن الف ہمزہ جب لکھنے میں اکیلا ہو تو اُس کو (أْ) کی بجائے اکیلے ہمزہ سے بدل دیتے ہیں، تاکہ اُس کو اشباعی الف ہی نہ سمجھ لیا جائے، مثلاً
فَادّٰرَأْتُمْ ⟵ فَادَّٰرَءْتُمْ (۲/۷۲)۔

(۲) اشباعی الف کی نشانی امارہ خط میں اصولاً عام قاعدوں [دفعہ ۳۸۹ (۲) اور (۳)] کے علاوہ ہمیشہ چھوٹے الف سے لکھتے ہیں، مگر عثمانی خط میں سوائے کھڑی زبر کے قاعدوں کے (مثلاً علیٰ۔ الرحمٰن۔ اُ۔ وغیرہ) یا خود خاص خط کے اپنے قاعدوں (مثلاً ربوٰ۔ صلوٰۃ، وغیرہ) کے عموماً کھڑی زبر سے (سوائے چند خاص مندرجہ ذیل الفاظ میں) نہیں لکھتے :-......

{ أُوْلَٰٓئِكَ ۔ كِتَٰب ۔ ذَٰلِكَ ۔ ذَٰلِكُمْ۔
فَوْقَ ذَٰلِكَ ۔ الْٱنْهَٰرُ ۔ ءَايَٰت ۔ ظَٰهِرِ۔
جَٰهَدُوا ۔ صَٰبِرُونَ ۔ صَٰغِرُونَ ۔ قُرْءَٰنًا۔
مَسَٰكِن ۔ فَٰسِقِين ۔ وغیرہ }

{ أُوْلَآئِكَ ۔ كِتَاب ۔ ذَالِكَ ۔ ذَالِكُمْ۔
فَوْقَ ذَالِكَ ۔ اَلْأَنْهَار ۔ ءَايَات ۔ ظَاهِر۔
جَاهَدُوا ۔ صَابِرُونَ ۔ صَاغِرُونَ ۔ قُرْءَانًا۔ مَسَاكِن ۔ فَاسِقِين ۔ وغیرہ۔ }

عثمانی	امارہ
دِیَٰرِكُمْ	دِیَارِكُمْ
إِحْسَٰنًا	إِحْسَانًا
أَصَٰبَتْهُمْ	أَصَابَتْهُمْ
بَیَٰتًا	بَیَاتًا
صِرَٰط	صِرَاط
وَٰسِعًا	وَاسِعًا
أَعْقَٰبِكُمْ	أَعْقَابِكُمْ
رَٰوَدتُّنَّ	رَاوَدتُّنَّ
وَٰحِد	وَاحِد
جَزَٰٓؤُا	جَزَآءُ
وَٱلَّذَٰنِ	وَالَّذَانِ (*)

269

Punjabiandpunjab.com

نوٹ :- (دیکھو دفعہ ۳۹۷)
مندرجہ بالا مثالوں سے واضح ہے کہ اشباعی آوازیں ([illegible]) اور ([illegible]) ہمیشہ کھڑی زبر (عثمانی) یا چھوٹے الف (امارہ) سے لکھتے ہیں، سوائے اِس کے کہ عام الفاظ عثمانی خط میں اشباعی الف سے لکھتے ہیں۔ تیسری اشباعی آواز ([illegible]) ہمیشہ اشباعی الف سے لکھتے ہیں۔ چونکہ اردو میں ([illegible]) اور ([illegible]) آوازیں نہیں ہیں، اِس لئے اردو میں زبر کی آواز کا اشباع نہیں ہوتا۔ اِس طرح اردو میں ([illegible]) اور ([illegible]) آوازیں نہیں ہیں کہ اِن کا اشباع ہو۔ اِس کے برعکس براہ راست اشباعی آوازیں ([illegible]) اور ([illegible]) اردو میں ہیں۔

(*) یہ دو مستثنےٰ حالتیں قابل غور ہیں۔ دیکھو دفعہ ۳۸۹ (۲) (ii)۔

۴- تجوید القرآن

۳۹۴- یوں تو ساری کتاب میں عربی تجوید اور خصوصاً تجوید القرآن پر اپنے اپنے مقام پر تفصیلاً لکھا جا چکا ہے، مگر یہاں ان سب تفاصیل کی ایک درسیہ کی طرح نشاندہی کی جاتی ہے تاکہ مبتدی کے لئے آسانی رہے:-

(۱) سب سے پہلے یہ غلط فہمی رفع ہو جانی چاہئے کہ تجوید کا مقصد گفتگو میں حسن و زینت پیدا کرنا نہیں ہوتا جیسا کہ دفعہ ۵ میں بیان کر دیا گیا ہے - عمدہ تلفظ کی تعریف باب IV - ۲ میں ملاحظہ ہو - ترنم کی بدولت مختلف موشگافیاں پیدا کرنا بھی اصواتیات کے دائرہ سے باہر ہے (دفعہ ۳۵۶)-

(۲) عربی ابجد مندرجہ ذیل ہے:- (ہندسے:- ۱ - ۲ (۲) - ۳ - ٤ - ٥ (۵) - ٦ (۶) - ۷ - ۸ - ۹ - ۰)

⊛ ا (ء) - ب - ت - ث - ج - ح - خ - د - ذ - ر - ز - س - ش - ص - ض

ط - ظ - ع - غ - ف - ق - ک - ل - م - ن - ہ - و - ی - لا (الف اشباعی ہے) [دیکھو دفعہ ۵۲ اور ۳۸۹ (۱۵)]

(۳) ان کی مصمتہ آوازوں کا ذکر اگلے صفحہ ۲۶۱ پر ایک نقشہ میں دیا جاتا ہے - ان آوازوں کو اصواتی صلاحیت کے باب IV، (۱) کے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھ لینا چاہیئے -

(۴) مصوتہ آوازوں کی تعداد قرآنی عربی میں علیحدہ طور پر صفحہ ۲۶۲ پر بیان کر دی گئی ہیں -

(۵) رموز اوقاف (یعنی زبر، زیر، پیش، وغیرہ) کے لئے دفعہ ۱۱ اور ۳۸۸ میں ذکر موجود ہے - باقیماندہ علم وقوف کا تفصیلی حال (مثلاً آیات، رموز، رہاؤ، وغیرہ) ⊛ باب III - ۲ (ii) (ا) تا (ج) میں ہو چکا ہے - اِمالہ کا ذکر باب III - ۳ (iii) (ب) (۳) میں ملے گا -

(۶) باب IV - ۲ (i) میں پرانے مجودین کا ذکر پڑھ لینا بھی فائدہ مند رہے گا - اس کے لئے اِس کتاب میں جابجا پھیلے ہوئے تجوید کے پرانے اصولوں کا جائزہ دیکھ لینا بھی ضروری ہوگا -

(۷) آخر میں عثمانی اور اماریہ رسم الخطوں کا فرق (دفعہ ۳۸۹) اور قرآن کے خاص رسم الخط (دفعہ ۳۹۳) کی تفاصیل کا بغور مطالعہ کرنا ضروری ہوگا -

(۸) قواعدی اصول جو کہ تجوید القرآن میں فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں اپنی اپنی جگہ پر اس کتاب میں بیان کر دئے گئے ہیں، مثلاً اِدغام [مزید دیکھو دفعہ ۳۸۹ (۶) تا (۹)]، ساکن و موقوف (خصوصاً مدغمی جزم کے لئے دیکھو دفعہ ۲۰۸)، مخفیہ مش (ءٗ) مثلاً شیءٌ میں، وغیرہ -

(۹) ⊛⊛ الفاظ "بسط" اور "صیطر" میں ص اور ط کی مطبقہ آوازوں کا خیال رکھتے ہوئے (ص) یا (ص) بناتے ہیں، مثلاً یبصط (۲/۲۴۵) اور بصطۃ (۷/۶۹) میں ص کو س پڑھا جائے، اور المصیطرون (۵۲/۳۷) اور بمصیطر میں ص کے علاوہ س بھی پڑھ سکتے ہیں، تاکہ ایک جگہ س کی کوشش اور دوسری جگہ ص نہ بھلایا جا سکے -

---

⊛ اماریہ خط میں نشانی (آ) یا (اٰ) کو "وصلہ" کہتے ہیں - ⊛⊛ اماریہ خط میں أ، إ کا الف اردو کی طرح مخفی ہمزہ نکالنے کے کام آتا ہے - ⊛ ادغام کی نشانی (ـّـ) کو (شد) بھی لکھتے ہیں - ⊛⊛ الفاظ بسط اور صیطر عربی میں ہیں۔

Punjabiandpunjab.com

عربی کے مصمتوں کی آوازیں مندرجہ ذیل نقشہ میں دی جاتی ہیں:-

مقام تشکیل / انداز تشکیل								نطعیہ		اسلیہ					لثویہ		دنتی لثویہ		دنتی			دولبی		
											مطبقہ													
		حلقی	[illegible]	لہاتی	[illegible]	حنکی	مفخمہ		مفخمہ	پشت ذکی زبانی	تعدا بنی			مطبقہ		مطبقہ	بین الدندانی	مطبقہ		لب دندانی	مفخمہ		
[illegible]	مہموس			q ق								ṭ ط											
	مخفی	ʔ (ء)																					
	مجہورہ			G ق قدیم عربی		ɟ ج						ḍ ض نظری، قدیم عربی ط											جب ط
[illegible]	مہموس																		t̪θ ت				
	مجہورہ							dʒ ج کلاسیکل عربی اعراب											d̪ð د				
[illegible]	مجہورہ											ḍ ض											
غنائی	مجہورہ														n ن							یا m	m م	(۷)
[illegible]	مجہورہ													ɫ لام مفخم	l ل								
	مجہورہ													r ر	ɾ ر دو تین جھٹکیاں								
[illegible]	مجہور														ʀ ر مغربی روزمرہ								
	مجہورہ														ɾ ر (پنجابی)								
سایشی	مہموس	h ہ		x خ			ʃ ش	ʃ ش		sˤ ص			s س				θ ث						
	مجہورہ								zˤ ظ مصری روزمرہ	z! ظ مصری	ẓ ظ		z ز			ðˤ ض روزمرہ	ð ذ	ðˤ ظ لبنانی کے دروز					
	مخفی					j ی																	
	مہموس																			f ف			
[illegible]	مہموس		ħ ح																				
	مجہورہ		ʕ ع	ʁ غ		ɡ ک	لبین																
[illegible]	مجہورہ																				w و		

(۷) دیکھو آرٹ تی ڈی وٹنی ۸۲(۲)(الف ب) اور دفعہ ۳۱۰-

261
Punjabiandpunjab.com

۳۹۶۔ پُر آوازوں کے پڑھنے کے قاعدے حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱) حرف لام: لفظ "اللہ" کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو (تفخیم سے یعنی) پُر پڑھتے ہیں، مثلاً
اَرَادَ اللّٰہُ - رَفَعَہُ اللّٰہُ - اَللّٰھُمَّ -

(۲) حرف راء:۔ اگر حرف راء پر زبر یا پیش ہو، تو پُر راء پڑھتے ہیں، مثلاً رُبِّکَ ۔ رُبَمَا ۔
اگر راء پر تشدید ہو تو اُس پر جو حرکت ہو، اُس کا خیال رکھ کر تفخیم کرتے ہیں، مثلاً بِسِرٍّ کی راء پُر
پڑھیں گے، مگر ذُرِّیٌّ کی راء ترقیق سے باریک پڑھی جائے گی۔ اگر راء ساکن ہو، تو اُس سے پہلے حرف
کی حرکت سے حکم لگائیں گے، مثلاً بَرْقٌ (پُر)۔ اَنْذِرْھُمْ (باریک) مگر اس میں شرائط مندرجہ ذیل
ہیں تاکہ راء باریک پڑھی جائے:۔

262

(i) کسرہ اصلی ہو، عارضی نہ ہو، مثلاً اِرْجِعُوْا میں زیر عارضی ہونے سے راء پُر ہوگی۔
(ii) کسرہ اور راء دونوں ایک کلمہ میں ہوں، مثلاً رَبِّ ارْجِعُوْنِ میں راء پُر ہے۔
(iii) ایسی راء کے بعد اُسی لفظ میں کوئی مطبقہ حرف نہ ہو، مثلاً اِرْصَادًا کی راء پُر ہے۔

۳۹۷۔ عربی میں مندرجہ ذیل مصوتے ہیں:۔

Punjabiandpunjab.com

(۱) (I) یہ مدغمی زیر کی آواز ہے، مثلاً اِفْ۔ اس کا اشباع نہیں ہوتا۔
(۲) (i) یہ اکیلی زیر کی آواز ہے، مثلاً تَسْبِیْح ۔ اس کا اشباع ہوتا ہے، مثلاً اَلَّذِیْ
میں آواز (i:) ہے۔
(۳) (U) یہ مدغمی پیش کی آواز ہے، مثلاً قُمْ ۔ اس کا اشباع نہیں ہوتا۔
(۴) (u) یہ اکیلی پیش کی آواز ہے، مثلاً اَلْحَمْدُ ۔ اس کا اشباع ہوتا ہے، مثلاً ظَالِمُوْنَ
میں آواز (u:) ہے۔

⊗
(۵) (æ-a) یہ زبر کی آواز ہے جس کا اشباع (æ-a:) بھی ہوتا ہے، مثلاً مَنْ ۔ سَاکِت ۔
(۶) (a:) یہ زبر کی آواز ہے جو کہ ہمیشہ اشباعی ہوتی ہے، مثلاً بَاطِ ۔ نَار ۔ نَاطِ ۔
(۷) (ʌ-a) یہ زبر کی آواز ہے جس کا اشباع نہیں ہوتا، مثلاً بَخْت ۔ شَقّ ۔
(۸) (ɒ) یہ زبر کی آواز ہے جس کا اشباع بھی ہوتا ہے، مثلاً طَبّ ۔ طَاب ۔ اَللّٰہُ (ɒ... ɒ:...)۔

نوٹ:۔ آوازیں (e)، (o)، (ɔ:) تجویدالقرآن میں نہیں آتیں، بلکہ روزمرّہ کی ہیں۔ دوہرے مرکب
مصوتے (æ-i) اور (æ-u) اور اِس کی ضمنی آوازیں (ɒi) اور (ɒu) بھی روزمرہ کی
آوازیں ہیں، ورنہ تجویدالقرآن میں (æ-w) اور (æ-j) بولا جاتا ہے۔ (دیکھو دفعہ ۳۴۲)۔

— x —

⊗ دیکھو دفعہ ۱۱۶ و ۳۹۳ (۱۲) کا نوٹ۔

امریکی لسانیاتی اصطلاحات

۳۹۸- کتاب کا "اشاریہ" دینے سے پہلے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ امریکی لسانیاتی اصطلاحات (American Technical Linguistic Usage)، جو کہ عام ڈکشنریوں میں نہیں پائی جاتیں، کا بغیر ترجمہ کئے کچھ سرسری خاکہ دے دیا جائے تاکہ یہ بھی ایک طرح کا توضیحی انداز کا اشاریہ بن جائے - کچھ اصطلاحات کا ذکر تو آگے ہی اس کتاب میں آچکا ہے، جن کا یہاں اعادہ نہیں کیا جائے گا بلکہ محض ان کی طرف اشارہ کر دیا جائے گا- مندرجہ ذیل تفاصیل اُن پر اضافہ سمجھا جائے گا-

۳۹۹- دفعہ ۳۷۸ میں علم الاصوات کا دائرۂ عمل دیا گیا ہے - ایک عالم لسانیات جو pre-linguistic مواد کے ساتھ کرتا ہے وہ یہ ہوتا ہے کہ اِس سارے مواد کو General phonetics میں ترتیب دیتا ہے تاکہ وہ بیان کر سکے کہ Phonetic elements کی کیا کیا حدود ہیں جو کہ زبان میں بطور "الگ الگ قطعی وجود" ملتی ہیں (discrete segmental entities) - اِس قسم کی "کلیاتی اصواتیات" کا علمی میدان لسانیاتی (نہ کہ Pre-linguistic) کہلائے گا، اور یہ "کلیاتی لسانیات" کی ایک شاخ سمجھی جائے گی، جس کی باقیماندہ شاخیں ابھی ظہور میں نہیں آئیں - ورنہ محض کسی ایک زبان کی اصواتیات حقیقتاً ایک Pre-linguistic چیز ہے جو کہ طبیعاتی سائنسوں میں شمار کی جاتی ہے - اِسی لئے دونوں قسم کی اصواتیات کو فرق کرنے کے لئے خاص کسی ایک زبان کی تشریحی اصواتیات کو β - phonetics کہتے ہیں، اور کلیاتی اصواتیات کو α - phonetics کہا جاتا ہے -

مثلاً کسی زبان کی automatic formal alternations اور phonetic alternation کی گروہ بندی ہمیشہ اُس زبان کے sound pattern کے مطابق ہوتی ہے - عام علم اصواتیات اِس سے زیادہ نہیں جا سکتا، وہ علم اصواتیات جو اِس سے زیادہ جاتا ہے، وہ یا تو ذاتی تجزیہ مندی ہوتی ہے یا تجربہ گاہ (لیبارٹری) کی لئے سائنس ہوتی ہے، جس کو تجرباتی اصواتیات (Laboratory or Experimental phonetics) کہتے ہیں - اِس کے دو حصے ہیں:- (۱) Genetic یعنی آواز کے پیدا کرنے والے اعضائے گفتار (Vocal apparatus) کی حرکات وغیرہ کا دیکھنا اور (۲) Gennemic یعنی ناطق آوازیں پیدا ہونے کے بعد اُس کی سماعتی کیفیت دیکھنا-

۴۰۰- دفعہ ۴۰ میں دی ہوئی اصطلاحات کے علاوہ ایک اصطلاح Utterance ہے جو کہ گفتگو کے عمل کو کہتے ہیں یعنی انسانی طرزِ عمل کی ایک اکائی جس میں عضوی اور سماجی کیفیات شامل ہوتی ہیں- زبان کے متعلق جو secondary responses ہوتے ہیں اُن کو زبان کے utterances کہا جاتا ہے- "Stimulus - reaction features" کو یوں سمجھنا چاہئے کہ اگر "الف" متحرک ہے، "ب" ردِّ عمل ہے اور "ج" گفتگو ہے، تو "ب" ایک قائم مقام ردِّ عمل ہے "متحرک الف" کے لئے اور قائم مقام متحرک ہے ردِ عمل "ج" کے لئے - مزید دیکھو دفعہ ۴۰۵-

۴۰۱- دفعہ ۴۹ اور ۵۰ کے ساتھ ۵۷ (۳) میں جو آوازوں کی تقسیم دکھائی ہے، اُس سے پتہ چلتا ہے کہ Contoid /Vocoid تمام آوازوں کی دو ڈُک تقسیم ہے، مگر Consonant /Vowel ایسی

Punjabiandpunjab.com

تقسیم نہیں کیونکہ انہیں Syllabic Contoid (رُکنی Contoid) اور Non-Syllabic Vocoid (غیر رُکنی Vocoid) شامل نہیں ہیں - پس حروف صحیح اور حرکاتی حروف' آوازوں کی ایسی گروہ بندی ہے جو کہ اُن کی اپنی اصواتی کیفیت سے متعین نہیں ہوتی بلکہ ہر رکن میں اُن کی شمولیت کی Contextual کارگزاری (function) کے مطابق ہوتی ہے - لہٰذا اِن اصطلاحوں کی یہ تعریف ہر زبان کے لئے اپنی اپنی لچک رکھتی ہے - بطور گروہ حرکاتی حروف کی امتیازی خصوصیت اُن کی آواز کی نمایاں سماعی کیفیت ہوتی ہے - مندرجہ ذیل نقشہ

- Sounds
  - Vocoid
    - (Syllabic) VOCOID = Vowels (Phonemes which occur only as syllabic.
    - Non-Syllabic vocoid = Consonantal vowels:
  - Contoid
    - (Non-Syllabic) CONTOID = Consonants
    - Syllabic Contoid = Vocalic Consonants

Vocaloid = Vowel likes

یعنی ایسے مثل مصوت جو ہلکے اور بھاری دونوں قسم کے نبروں سے رُکنی ہی رہیں - مثلاً انگریزی "a" یا تمام لینہ مصوتے -

Semi-Consonants = Consonantoid

یعنی ایسے نیم مصوتے جو حرف بغیر نبرہ کے رُکن میں ہی رُکنی ہوتے ہیں، مثلاً l, m, n -

Punjabianapunjab.com

۲۰۲ - دفعہ ۴۲ (۵) میں رگڑ والی آواز (Friction Sound) کا ذکر آچکا ہے - مزید تفصیل ملاحظہ ہو - اعضائے گفتار میں مندرجہ ذیل پانچ جوف (Cavities) ہوتے ہیں:-

(۱) دہنی (oral) — Primary cavity

(۲) انفی (Nasal) — Secondary cavity

(۳) مرئیہ (Pharyngeal) یعنی حلق بیچ اوتار صوت، مگر uvula یا velic چھوڑ کر — Tertiary cavity

(۴) پھیپھڑوں کے نیچے سے (Pulmonic)

(۵) لسان المزماری (Esophageal)

ان کو درجہ نہیں دیا جاتا کیونکہ ان کا کام صرف initiator کا ہوتا ہے یا جہاں کہ اصوات عام حالات میں محسوس ہی نہیں کیا جاسکتا۔

کسی خانہ (Chamber) کی بناوٹ کا عام طور پر ہوا کے ایسے گزرنے سے جیسا کہ ایک کھلی نالی سے ہوتی ہے' جس سے جو گونج (resonance) پیدا ہوتی ہے وہ Cavity friction کہلاتی ہے (خصوصاً مجہورہ آوازوں میں) - یہ مواقیتی (periodic) ہونے سے غنائی کیفیت رکھتی ہے، اس کے اُلٹ local friction غیر مواقیتی (non-periodic) ہونے سے "شور" کی کیفیت رکھتی ہے -

جب کوئی آواز ایسے cavity friction کی Admixture سے خصوصیت پکڑے، جو کہ انتہائی درجہ

سے کمتر درجہ کا ہو خواہ وہ Stricture اُسی جوف میں ہو یا کسی دوسرے جوف میں ہو (مثلاً Subprimary)
تو وہ آواز modified کہلاتی ہے۔

جب کوئی رواں (Continuant) آواز یا بندشی (Stops) آواز کسی کمتر درجہ کے Stricture سے خصوصیت پکڑ لے ، جو کہ local friction دے رہا ہو ، تو وہ آواز (frictionalised) کہلاتی ہے۔

تمام رواں آوازیں (Continuants) جن کے ساتھ کسی نقطہ پر local friction ہو ، تو وہ frictionals کہلاتی ہیں ، مگر وہ رواں آوازیں جن میں local friction نہ ہو ، وہ cavity friction والی آوازیں (یعنی صرف frictionless یا non-frictionals آوازیں) کہلاتی ہیں۔

265

۳۰۴ - درز (Stricture) کا ذکر دفعہ ۱۹۲ میں جو آیا ہے اس کی تفصیل یوں ہے :-

(۱) کارگزاری (function) دو طرح کی ہوتی ہے :-

(i) internal type یا Strictural function :- آواز پیدا کرنے میں تمام اعضائے گفتار یا مکمل اور نامکمل Strictures یا مختلف جوف (دہنی، انفی وغیرہ) ایک ہی حالت میں نہیں رہتے۔ کسی خاص آواز کی ادائیگی میں جو بھی فرق منصبی یہ ادا کرتے ہیں ، وہ Strictural function کہلاتا ہے۔

(ii) external type یا Contextual function : اس کے برعکس وہ باہر کا نظام ہے جس میں آواز بطور مکمل اکائیاں ایک دوسرے سے بحیثیت رکن یا phonetic system کے ممبروں کے ایک دوسرے سے رابطہ رکھتی ہیں۔ اس کو Contextual function کہتے ہیں۔

Punjabiandpunjab.com

(۲) مختلف Strictures مندرجہ ذیل ہیں :-

(i) جب ہوائی راستہ کی بندش (یا قریبی بندش) میں ہوائی خانہ کی لچکدار دیواریں حرکت سے Initiator بنائیں ، تو وہ بندش initiating Stricture کہلاتی ہے۔

(ii) تمام نطقی بندشیں جب دہنی جوف میں ہوں تو primary Stricture کہلاتی ہیں۔

(iii) جب دو جوف ہوائی لہر کے لئے اخراج (egress) کا راستہ مہیا کریں ، مگر اُن میں سے ایک راستہ مکمل Stricture سے بند ہو تاکہ ہوا دوسرے جوف سے باہر خارج ہو جائے ، تو وہ دوسرا راستہ Vulvate articulator یا Vulvate Stricture کہلاتا ہے۔

(iv) جب دو دہنی Strictures ہوں ، تو وہ جس کی تنگی بندش کے قریب ہو PRIMARY کہلاتا ہے ، اور دوسرا SUBPRIMARY۔

(v) غنہ آوازوں کے وقت دہنی Vulvate Stricture کو Primary Vulvate Stricture کہتے ہیں۔

(vi) اگر دہنی جوف میں دو بندشیں ایک ہی درجہ کی بندش لئے ہوئے ہوں ، جو کہ نہ vulvate ہوں اور نہ initiating تو وہ double primary Stricture بناتے ہیں۔

(vii) یا اگر اُسی جوف میں کوئی اور غیر initiating بندش بلند درجہ کی ہو تو اس سے

double subprimary structure بناتے ہیں۔

۴۰۷ ـ دفعہ ۳۸۱ (۲) میں جہاں جوڑوں (pairs) کا ذکر آتا ہے، وہاں مندرجہ ذیل قسموں کے اصواتی ماحول کو بھی دیکھنا ہوتا ہے:۔

(۱) Complementary distribution : اگر دو ایک جیسی آوازوں میں سے ایک آواز عام طور پر ایک خاص اصواتی ماحول میں واقع ہو اور دوسری ایک دوسرے اصواتی ماحول میں عام طور پر آئے تو دونوں آوازیں ایک ہی صوتیہ کی sub-type کہلاتی ہیں۔ اگر ایک type کی آواز اُس دوسری سے زیادہ آوازوں کے ساتھ جزو لازم (complementary) ہو تو اُس ایک type کی آواز کے ساتھ متمیز کیا جائے گا نہ کہ دوسری سے بشرطیکہ اصواتی similarity اُس ایک کی طرف زیادہ ہو۔

کسی زبان کی بولی میں اگر مختلف اصواتی segments ہوں جن کے ماحول کا کوئی اشتراک نہ ہو، تو وہ سب آپس میں Complementary distribution میں ہوتی ہیں۔ اگر ایسی segments میں ایک component یا combination کا اشتراک ہو اور باقیماندہ کا اشتراک نہ ہو، تو باقیماندہ آپس میں Complementary distribution میں ہوتی ہیں۔

(۲) Free Variation : جب ایک ہی لفظ کی successive forms میں بغیر معنوں کی تبدیلی کے کسی میں ایک allophone اور کسی میں دوسرا allophone ہو، تو وہ سب Free variation میں کہلاتی ہیں۔ چونکہ یہ subphonemic variation ہمیشہ ہوتا ہے، اس لئے ان میں کوئی distinctive element کے ہونے یا نہ ہونے سے بھی Free variation ہی کہلائے گی۔

کسی زبان کی بولی میں اگر مختلف اصواتی segments ہوں جن کا تمام ماحول مشترک ہو، تو وہ سب آپس میں Free variation میں ہوتی ہیں۔ اگر ایسی segments میں ایک combination یا component کا اشتراک ہو اور باقیماندہ کا اشتراک نہ ہو، تو باقیماندہ آپس میں Free variation میں ہوتی ہیں۔

(۳) Partial C.D./F.V. : کسی زبان کی بولی میں اگر مختلف اصواتی segments ہوں جو کہ ایک خاص ماحول میں آپس میں Free variation میں ہوں، مگر دوسرے ماحول میں آئیں تو سوائے خاص ماحول کے باقیماندہ ماحول میں کوئی اشتراک نہ ہو، تو ایسی segments آپس میں دوہرا تعلق رکھتی ہیں جو کہ Partially in complementary distribution, partially in free variation کہلاتا ہے۔

اگر ایسی segments میں ایک component یا combination کا اشتراک ہو، اور باقیماندہ کا اشتراک نہ ہو، تو باقیماندہ آپس میں Partial C.D./F.V. ہوتی ہیں۔

۴۰۸ ـ دفعہ ۳۰۰ میں دی گئی اصطلاح utterance کا تجزیہ پیش کیا جاتا ہے:۔

(۱) سماعتی واقعہ کا چھوٹا سا ٹکڑا feature کہلاتا ہے، جو کہ component ہو یا نہ ہو۔ مثلاً prosodic feature میں stress, quantity اور tone شامل ہوتے ہیں۔

(۲) articulation یا sound کے ایک feature کو component کہتے ہیں۔ زبان کے utterances کے تجزیہ سے simultaneous components بن جاتے ہیں، مگر جب یہ تجزیہ تمام زبان پر حاوی کیا جائے تو اس سے تمام یا کثیر تعداد کے صوتیے ضمنی بنیادی عناصر (sub-elements) میں ٹوٹ جاتے ہیں، جو کہ components کہلاتے ہیں۔ Constituent کو بھی component کہہ دیتے ہیں۔

(۳) utterance کے دوران کسی ایک گفتاری عضو کی محسوس کُن articulations کے سلسلہ کو بغیر کچھ باقی بچنے کے، مسلسل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جن کو phases کہتے ہیں۔

(۴) کوئی phase یا اُس کا ٹکڑا جو کہ ایک دی ہوئی segment کے ساتھ منسلک ہو، وہ اُس segment کا aspect کہلاتا ہے۔

۲۰۶ — (۱) دو utterances جو کہ تقریباً ایک جیسی elements ایک ہی ترتیب میں رکھتے ہوں، تو وہ similar phonetically کہلاتے ہیں۔

نوٹ:- اصوات کے ایسے قریبی عضوی اور نطقی اشتراک کی درجہ بندی نامعلوم ہونے کی وجہ سے کوئی گروہ بندی نہیں ہو سکتی۔

(۲) آوازوں میں جب articulation کے ایک feature کا اشتراک ہو جو کہ باقیماندہ آوازوں میں نہ ہو، تو وہ اصواتی طور پر similar کہلاتی ہیں۔

آوازوں میں ایک یا زیادہ feature کا اشتراک similarity کہلاتا ہے۔ اصواتی similarity کے اصول یہ ہیں:-

(i) اگر کسی صوتیہ کی ایک phone کو "ا" کہا جائے اور "ب" ایک دوسری phone جو کہ پہلی سے متمیز نہ کی جا سکے، اُسی صوتیہ کی ہوتی ہے، چاہے وہ "ب" اسی "ا" کے ماحول میں واقع ہو یا کسی دوسرے ماحول میں۔

(ii) وہ Allophones جو کہ complementary distribution میں واقع ہوں، تب ہی ایک صوتیہ کے تحت آ سکتے ہیں، جب (ا):- وہ اصواتی لحاظ سے similar ہوں، اور (ب):- وہ بہ نسبت کسی دوسرے صوتیہ کے Allophones سے آپس میں زیادہ similar ہوں۔

اِس اصول کا حصہ (ا) کسی قسم کی overlapping نہیں ہونے دیتا اور اِس کا حصہ (ب) یہ ضروری قرار دیتا ہے (گو کافی بنیاد نہیں بناتا) کہ اِن allophones کو ایک صوتیہ کے تحت لایا جائے۔

۲۰۷ — دفعہ ۱۹۲ میں Articulator کا بیان ہو چکا ہے۔ جب وہ articular دہنی حصہ میں ہو تو اس کو primary articulator کہتے ہیں۔ اسی طرح انفی جوف میں secondary اور مرشیہ جوف میں tertiary کہلاتے ہیں۔

اس کے علاوہ جب اعضائے گفتار میں سے کوئی عضو یا اُس کا کوئی حصہ utterance کے دوران خود مختار ہو کر حرکت کرے تو وہ vocal organ کہلاتا ہے۔ جب نچلا ہونٹ اور زبان کے وہ حصے

Punjabiandpunjab.com

جو خود مختار اپنی حرکت رکھتے ہوں، تو ان کو primary organs کہا جاتا ہے۔

۲۰۸ - اصواتی کتابت کا ذکر دفعہ ۱۵ میں گزر چکا ہے۔ Phonetic alphabet اُن تمام نشانات (Symbols) کا سلسلہ ہوتا ہے جو بطور ایک فارمولا کے نطقی حرکات کو ظاہر کرتے ہیں یا اُن سے جو آوازیں پیدا ہوتی ہیں اُن کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس کے برعکس Phonemic alphabet میں ہر علامت (Sign) ایک صوتیہ ظاہر کرتی ہے۔ وہ نشانات (Symbols) جو کہ لسانی نہیں بلکہ اصواتیات forms کے لئے استعمال ہوں Phonograms کہلاتے ہیں۔

۲۰۹ - صوتیہ:- Phonemes (a distinctive sound)

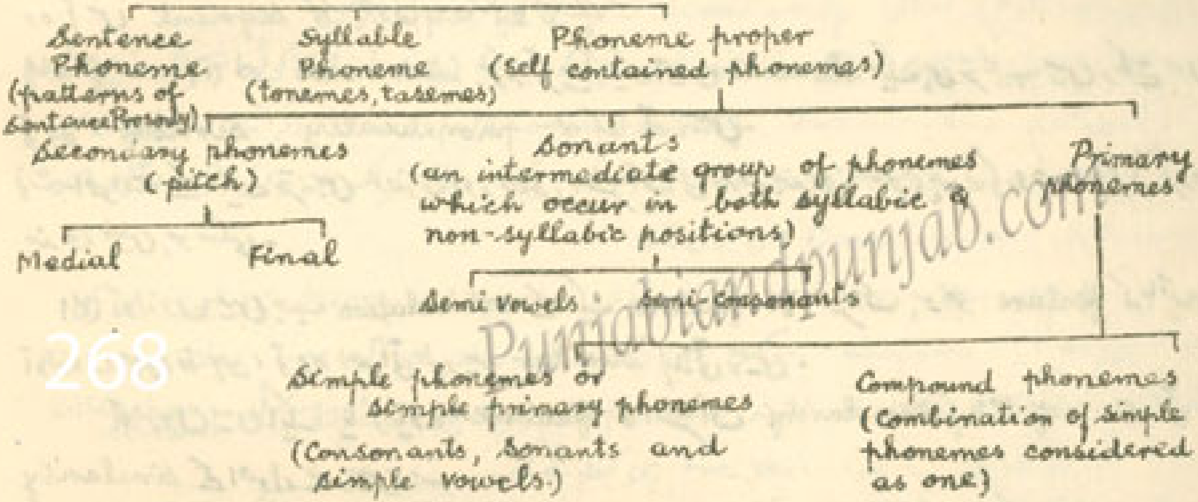

PHONEME:- A functionally significant unit in the rigidly defined pattern or configuration of sounds peculiar to a language as opposed to "phonetic element". It is a minimum unit of distinctive sound feature.

The number of different phonemes of a language is a small sub-multiple of the number of "forms".

The number of orders of phonemes in the morphemes and words of a language is a sub-multiple of the number of possible "orders".

The procedure involved in grouping these sounds into phonemes is to bring together into classes similar sound-types occuring in "Complementary distribution" —— these classes are the phonemes.

A phoneme is a class of phonetically similar sounds, contrasting and mutually exclusive with all similar classes in the language. It is a perceived totality of speech.

A phoneme is a class of phones determined by six criteria:— (i) similarity (ii) non-intersection (iii) Contrastive and Complementary distribution (iv) Completeness (v) pattern congruity (vi) economy.

Secondary Phoneme: (= stress) Significant units of stress (or pitch phoneme) or pitch which occur only with combination of morphemes. (i) pitch-accent = phonemic tone (ii) pause-pitch = medial pitch phoneme.

269

Prosodic phoneme: (accentual) = Prosodemes.

Subphonemic: not distinctive on the level of phonemes.

Microphoneme: The term of any minimum phonological difference among forms.

Macrophoneme: The sum of all similarly ordered terms (microphonemes) of similar minimum differences among forms.

Punjabiandpunjab.com

Juncture phonemes:— ۱۰ - اتصال (Juncture) کا ذکر صفحہ ۲۹۵ پر آچکا ہے۔

A class can be defined in terms of a property, or vice versa. So we see that the failure of all the allophones of some juncture phonemes to have some (articulatory or acoustic) property in common is no logical defect. They do consist of allophones with a "structural property" in common. Those that relate to the way in which utterances begin and end (or secondarily to the way in which elements of an utterance are joined together) we call juncture phonemes. They are divided by factors of rhythm of the onset and contour of stress, and of the use of pre- and post-pausal allophones.

Sequence: An uninterrupted succession of two or more segments is a sequence:— (i) Additive i.e. the addition of phonemes.
(ii) Zero i.e. the addition of no phoneme.
(iii) Negative i.e. dropping of a phoneme.
(iv) Phonemic component (= stress). The addition of a physiological feature of phonemes.

Partitioned phoneme sequence: (PPS) is a phoneme sequence considered as being broken up into morphs, or fragments of morphs, in a certain way. (By definition, a purely phonemic transcription does not indicate partitioning).

CONSTITUENT:- دفعہ ۵۰۸(۲) میں Constituent کا ذکر آیا ہے۔

The common part of any (two or more) complex forms is a "linguistic form". It is a constituent (or component) of these complex forms. The constituent is said to be "contained in" (or to be "included in", or to "enter into") the complex form. In any complex form, each constituent is said to "accompany" the other constituents subdivided into:-

(i) Ultimate constituents (morpheme):

in syntax, the ultimate constituents of any phrase or words, the taxemes and tagmemes of the ultimate constituents are called the "ultimate taxemes" and "ultimate tagmemes".

(ii) Immediate constituents:

Constituents such that one, at least, is, in turn, a complex form, and such that we 'observe the "structural order" of the constituents, which may differ from their actual "sequence".'

The principles of immediate constituents leads us to observe the "structural order" of the constituents, which may differ from their actual sequence.

270
Punjabiadab.com

Forms:- ۱۱م -

The vocal features common to same or partially same utterances are "forms". Thus a form is a recurrent vocal feature which has meaning (see glossemic).

All forms having the same functions constitute the form-class. Form-classes are not mutually exclusive.

To avoid the possible ambiguity of the term form-classes, the term "distributional classes" is used, which includes distributional classes in the present sense, but also sometimes to classes of forms with a particular phonological structure.

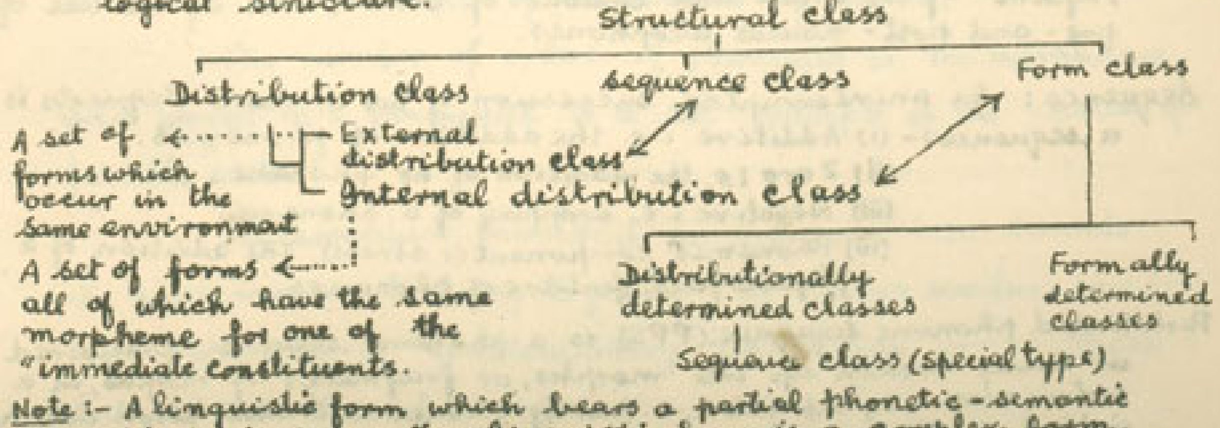

Note:- A linguistic form which bears a partial phonetic-semantic resemblance to some other linguistic form is a complex form.

Every complex form is entirely made up, so far as its phonetically definable constituents, of morphemes.

۱۳- ہر زبان میں ہر وقت اُس کی خاصیت کے مطابق تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ زبان کی تمام sound - changes ایک مخصوص ترتیب سے وقوع پذیر ہوتی ہیں جن کو phonetic laws کہا جاتا ہے۔ ایک linguistic change کسی law کے تحت نہیں آتی اور نہ ہی یہ کسی قانون کی مستثنیٰ حالت ہوتی ہے بلکہ یہ ایک تاریخی وقوعہ ہوتا ہے کیونکہ قانون بغیر مستثنیٰ حالات (laws without exception) ہوتے ہیں۔

صوتیہ یا صوتیہ کے گروہ آہستہ آہستہ تبدیلی پکڑ سکتے ہیں ایسی تبدیلی کو sound change یا (Phonemic systems change) کہتے ہیں۔ یہ تبدیلی ہمیشہ مختلف forms کو ترجیح دیتی ہے:-

(۱) sound - change جب صوتیہ یا صوتیہ کے گروہ میں دوسرے صوتیہ یا صوتیہ کے گروہ کے ماحول کی وجہ سے پیدا ہو تو Conditioned sound - change کہلاتی ہے۔ اس میں ایک صوتیہ دو یا زیادہ allophones پیدا کرنے میں phoneme-split پیدا کرتا ہے۔

(۲) ایسی sound - change جو conditioned نہ ہو، یعنی جس میں Phoneme split واقع نہ ہو، تو اس کو Unconditioned (sound - change) کہتے ہیں۔

(۳) analogic forms اور loan words کے صوتیے زبان کے sound pattern کے مطابق (زبان کی ساخت پر چڑھنے کے لئے تبدیل ہو سکتے ہیں، جس کو sudden sound - change کہتے ہیں۔

۱۴- ہر زبان کا مخصوص sound - pattern ہوتا ہے جو کہ خود اُس زبان کے اندر ہوتا ہے، اور اس کی ایک نسبت اُس زبان کے گروپ کے بنیادی phonetic pattern سے ہوتی ہے۔ صوتیوں کی ترتیب ہی اُس زبان کا sound-pattern ہوتا ہے، مثلاً انگریزی کا word - initial ہمیشہ (st-) نہ کہ (ts-) ہوتا ہے۔ sound - pattern کے صوتیوں کی گروہ بندی اور اس گروہی زبان کی امراقی alternations اور automatic formal alternations کو Phonetic pattern کہتے ہیں۔

۱۵- ایک ہی morpheme کے کوئی دو morphs کا آپس کا تعلق morphemic alternation کہلاتا ہے:- (alternants کو substitution بھی کہتے ہیں)۔

(۱) ایسا alternant جو دوسرے alternant سے کوئی تعلق نہ رکھے suppletive alternant ہوتا ہے۔

(۲) ایک construction میں جب ایک صوتیہ دوسرے صوتیہ سے اپنے دوسرے ملے ہوئے صوتیوں کے اثر سے alternate کرے، تو اس کو phonetic alternation کہتے ہیں۔ آج کل اس کو Phonologically Conditioned morphophonemic alternation or replacement کہتے ہیں۔

(۳) ایک construction میں جب ایک form دوسری form سے اپنی دوسری ملی ہوئی forms کے اثر سے alternate کرے تو اس کو formal alternation کہتے ہیں۔ آج کل اس کو morphologically conditioned alternation

(۴) اگر ایک formal alternation اپنے دوسرے ملے ہوئے صوتیوں سے متعین ہو، تو اس کو automatic alternation کہتے ہیں، مثلاً انگریزی میں اسم کے جمع کے صیغوں میں (-s, -z, -ez)

Punjabiandpunjab.com

کے سابقوں کے altemation کو automatic کہتے ہیں کیونکہ ان کا تعین اسم کے مادہ کے آخری مصوتیہ پر منحصر ہوتا ہے۔ یہ phonetic alternation سے فرق رکھتا ہے کیونکہ انگریزی میں پر (s) اس alternation کا مصداق نہیں ہوتا، سوائے اس form کے چند صوتیے جو کہ اب allomorphs ہیں۔

اس کی مزید تقسیم یوں ہے :- automatic alternation

- Static
  - Narrow
  - Wide (i.e. Widely statically automatic)
- Dynamic

(b) Free alternation سے مراد ہے کہ :-

(i) one cannot predict save perhaps statistically, which form will occur in a particular instance and
(ii) the occurence of one, rather than the other, does not produce an utterance different in meaning.

۲۱۶- دفعہ ۲۰۵ میں Distributions اور Variants کا ذکر آچکا ہے۔ اس کے علاوہ ایک segment میں تمام aspects میں سے ایک سے لے کر کُل سے ایک کم* تک کی کوئی تعداد Combination کہلاتی ہے۔

Non Contrastive Distribution: Two elements of the same kind (i.e. both allophones, both morphs, or the like) are in non-contrastive distribution if either:-
(a) they are in complementary distribution, or
(b) they are in partial complementation and in those environments in which both occur they are in free alternation.

Contrastive Distribution: If A and B occur in corresponding positions in utterances of different equivalence classes, they show contrastive Distribution and they are members of different phonemes.

۲۱۷- دفعہ ۲۱۰ میں juncture اور sequence کا ذکر آچکا ہے - مزید اصطلاحات ملاحظہ ہوں۔ Juncture کو Schismeme بھی کہتے ہیں - دیکھیے دفعہ ۲۱۹-

Border point: is "phonemic" (but not a phoneme) if it serves as a point of reference for describing the phonetic modification of phonemes.

Boundary modification: The subphonemic modification of a sound unit at a grammatical or phonological border.

Phonetic modification: a change in the primary phonemes of forms.

Phonetic element:- an objectively definable entity in the articulated and perceived totality of speech.

Conditional variant (allophone): determined by position in the sentence.

Non-Conditional, Optional, or Free Variant: either variant is equally correct in any position.

Dyad: a sequence of only two segments.

Syntagm: A compound sign i.e. an uninterrupted sequence of morphemes (no two of which occur simultaneously.

Constitute: Whenever sequence is constituted by two or more immediate constituents.

Punjabiandpunjab.com

Sequence classes: Consist of sequences of morphemes in which the corresponding immediate constituents belong to structurally parallel external distribution classes

دفعہ میں Constituents کی مزید اصطلاحات درج کی گئی ہیں:- **۲۱۸ -**

Constituents of a sentence:- Let us call the immediate constituents of a sentence, and the immediate constituents of those immediate constituents, and so on down to the morphemes, the constituents of the sentence.

Structural parallelism: is defined as occurance with the same class of constituents and in the same order.

Structural series:- A single "internal distribution class" or multiple distribution classes united by means of supplementary or complementary morphemes.

Paradigms: The sets of forms or series may be called paradigms. Form used to refer collectively to all the members of a paradigm is a name form. Simple paradigm is a single series of complementary morphemes in an identical environment. Compound paradigm shows several ranks of inflection.

Seriation: establishes categories by the examination of the sets of related forms created by the modification of a base form by some element which changes it.

Sequence کی مختلف شکلیں ملاحظہ ہوں:- **۲۱۹ -**

Postsequential: a sequence of two segments where a release of one stricture of the first segment produces the second.

Presequential:- Composed of two segments, the second of which is, in articulatory positons, identical with the first except for one added stricture.

ان کے علاوہ { post presequential, post postsequential / post presequential, pre presequential } بھی اصطلاحات ہیں جن کی تعریف کی گئی ہے۔

Substitute sequence: is composed of two crests with a crossing glide between.

دفعہ ۲۱۷ میں سندھی کا ذکر ہے۔ مزید تفصیل ملاحظہ ہو:- **۲۲۰ -**

Sandhi: Features of modulation and phonetic modification in syntactic construction.

Morphologic sandhi: a phonetic modification by which a prefix joins with a base to make a derivative.

Compulsory sandhi: which always occurs in a given word environment.

Optional sandhi: which is paralleled by unaltered variants.

Regular sandhi: which applies to any and all words in a short (close-knit) phrase.

Irregular sandhi: that which is not regular sandhi. This is also called special sandhi.

273
Punjabiandpunjab.com

<u>Reminiscent Sandhi</u>: Sandhi-distinctions based on morphologic features that occur also when the morph is in non-sandhi position.

<u>Perturbations</u>: Forced meaningless substitutions of one toneme for another may be called perturbations of tonemes, in which one toneme is perturbed by another in <u>regular tone sandhi</u>. = Morphotonemics.

<u>Atonic form</u>: Sandhi-form of a word spoken as if it were part of another word :-

<u>Enclitic</u>: an atonic form which is treated as if it were part of the preceding word.

<u>Proclitic</u>: An atonic form which is treated as part of the following word.

<u>Clitics</u>: Morphemes, called clitics, intermediate between words and affixes, when these morphemes are grammatically loosely bound, but phonologically tightly bound to a free word to which they are adjacent.

Note :- The whole morphophonemics and sandhi becomes a series of statements about <u>variants</u> of morphemes.

Punjabiandpunjab.com

272

۲۴۱- جوڑی آوازوں کا ایک اور پہلو ملاحظہ ہو :-

<u>Cut</u>: The division of a stretch of speech between one morph and another, even if the two are simultaneous, overlapping, or staggered, is called a cut.

But at the beginning or end of one of these, or at both, there will be an abrupt change of acoustic quality, resulting nearly always from a very small articulatory movement — a small section of a great and long-lasting movement, but a crucial section thereof — and this is the <u>criterion of consonantal articulation</u>. Thereby an acoustic cut is introduced, as a mere incident in the continuously-shifting articulation, and this is what we call <u>re-cutting</u>. The insertion of the acoustic cut is given this name and is called a 'mere incident' because there is no immediate connection between this acoustic cut and the <u>phonemic cut</u>. The <u>acoustic segmentation</u> is the result of re-cutting.

۲۴۲- (۱) آواز کی شناخت کے مختلف طریقے یوں ہیں :-

(1) <u>Imitation-label technic</u> (merely gives names to known sounds) (۲) auditory articulation technic (۳) <u>auditory acoustic technic</u> (۴) Instrumental articulatory technic (۵) Instrumental acoustic technic

-(Morpheme) <u>allophone</u> -(morpheme) <u>allomorph</u> -(sememe) <u>allosememe</u> -: <u>Subunits</u> (۲)

<u>Perceptible</u> phone, segment, syllable .... :- (۳) جو عام آدمی شناخت کر سکے

<u>Real</u> or <u>audible</u> phone, segment, syllable ...... :- جو عالم شخص ہی پہچان سکے

<u>Instrumental</u> phone, segment, syllable ...... :- جو صرف آلات سے معلوم ہوسکیں

<u>Sub-valvate</u>: Closures which shut off an egressless cavity. .... (۴)

۲۴۳- دیکھو ص ۲۰۰ - خط لینی الفاظ کے متعلق اگر phonetic کہیں کہ آواز اس سے طلب ہے :-

Suggesting the ideas indirectly through the medium of speech-sounds, e.g. in Serbo-croatian each phenomena is represented by a unit-symbol, and this is phonemically correct. The writing of Peipingese Chinese is <u>morphemic writing</u>. In <u>morphophonemic writing</u> there is a written formula for a given <u>morpheme</u>. = ۲۴۴

<u>Morph</u>: recurrent partials not composed of smaller ones are <u>alternants</u> or morphs.

<u>Morphophoneme</u>: one of a class of like phonemes considered as components of actual morphemes which behave alike morphologically.

Tactic forms: When combinations of taxemes, or, quite frequently, single taxemes, occur as conventional grammatical arrangements.

Grammatical form: A tactic form with its meaning.

Linguistic form: A phonetic form with its meaning. Every language consists of a number of signals called linguistic forms. A linguistic form as actually uttered, always contains a grammatical form. It is a meaningful unit of linguistic signalling, smallest or complex, which is called "form".

Phonetic form: Any combination of phonemes that occur in a language, and is a phonetic form. If the forms are semantically different (i.e. different as to linguistic meaning), they are not "the same", even though they may be alike as to phonetic form.

Simple form: A linguistic form which bears no partial phoneto-semantic resemblance to any other form. = morpheme.

Bound form: A form which is not free. A linguistic form which is never spoken alone.

273

Free form: Forms which occur as sentences.

Absolute form: The form of a word or phrase as it is spoken alone. The replacement of absolute forms by conjunct forms is to be described as a feature selection rather than of modification.

Lexical form: A form mentioned in the abstract without, for instance, any specification as to final pitch (e.g. John, run), is properly speaking, not a real linguistic form, but only a lexical form. Any actual utterance can be fully described in terms of the lexical and the grammatical forms.

Canonical forms:- Typical phonemic shapes of morphs in a given language.

Punjabiandpunjab.com

Portmanteau morphs: Which belong simultaneously to two (or, theoretically, more) morphemes, and have simultaneously the meanings of both.

Empty Morph: Which have no meaning and belong to no morpheme.

Simultaneous morph: Overlapping morph: Staggered morph:

Supplementary morphemes: have identical meanings and overlap in distribution with the same external distribution class.

Complementary morphemes: have difference in meaning, but within the same semantic category and are in complementary occurrence in at least one series.

Visual morphemes: a morphological entity in a graphic system for which no spoken counterpart with similar status exists.

Peripheral morpheme: never consists of a root and is always structurally "outside" of the nuclear constituent.

Additive morphemes: include roots, prefixes, suffixes, infixes, suprafixes, and reduplicatives.

Subtractive morphemes: subtraction of phonemes from stems.

Replacive morphemes: morphemes which replace parts of stems.

Discontinuous morpheme: is the same as the old "continuous morpheme".

Long segment: contains a distinctive aspect of duration.

Short segment: A segment that is organically the same as a long segment but lacks the aspect of duration. Other segments are neither long nor short. If three or more segments differ distinctively in duration, it will be necessary to use still other terms in speaking about them, such as half-long and over-long.

Trigger segment: One during which pressure is building up behind the strictures following a syllable trough and just before a syllable crest, in preparation for the latter; upon release of the segment the initiator movement speeds up because of the smaller degree of resisting pressure during the syllabic.

Phone: a member of a segmental phoneme.

Phonetic Units: Once segmentation is complete, the segments of perceptually similar or identical sounds are grouped into phonetic units, which correspond directly with what in general usage is known as the "phone" except that phonetic units are more rigorously controlled as to size.

punjabiandpunjab.com

Archiphoneme = Partial complementation (i.e. Partial complementary distribution) In all positions where there is no contrast, the type of trill is in each case more similar to [r] or to [r̄] of the contrasting positions, and the phonemic membership is determined accordingly.

Positional Variant: a variant conditioned by context.

Primary symbol: is that represents primary phonemes.

Phonograms: Symbols not for linguistic forms, but for phonetic forms.

Phonetic alternation: Phonologically conditioned morphophonemic replacement or alternation.

Phonemic alternation: When in a construction, a phoneme alternates with another phoneme according to accompanying phonemes.

Pattern sound: = phoneme   Like = Phoneme.

۴۲۵ - دفعہ ۳۶۳ میں تلفظ کے بارے میں ذاتی رجحان کا ذکر ہے، جس میں phonic substitution یا linguistic substitution کی مثالیں "بنگالی انگریزی" اور "پنجابی اردو" کے محاورے کا لہجہ (دیکھو دفعہ ۱۹۳) سے دی گئی ہیں، جو کہ دفعہ ۳۰۶ کے مطابق رجحانی بھی ہوتی ہیں۔ اس کے الٹ ایک اور چیز linguistic borrowing بھی ہوتی ہے، جس میں بولنے والا خود اپنی زبان میں باہر کی دوسری زبان کا اثر قبول کر لیتا ہے۔ اس کی ایک خاص مثال intimate borrowing کی ہے جو کہ ہمیشہ یکطرفہ ہوتی ہے۔ اس میں محکوم رعایا اپنی مغلوب (lower) زبان میں حاکم کی یا اونچے طبقہ کی غالب (upper) یا (dominant language) زبان کا اثر قبول کرتی ہے۔ البتہ ایک ethnocentric قوم میں اتنا گہرا linguistic ethocentrism ہوتا ہے کہ اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبانوں کو ہیچ سمجھا جاتا ہے اور اس طرح ہر دوسری زبان کو متعصبانہ رنگ (glottocentric) سے دیکھتی ہے اور یوں Glottocentrism کا شکار ہو جاتی ہے۔

دفعہ ۳۶۱ کی قابل اصلاح ذاتی دشواریوں میں ایک esophageal speech بھی ہے جس میں حنجرہ (Larynx) (sound box) نکل جانے کی وجہ سے وہ شخص کھانے کی نالی (esophagus) سے نگلی ہوئی ہوا کو باہر نکال کر آواز نکالتا ہے۔
دفعہ ۳۶۲ کی مجبور ذاتی دشواریوں میں ایک یہ بھی ہے کہ لہات (Uvula) پیدائشی نہ ہو۔ وہ شخص آواز میں خیشومی رنگ رکھتا ہے اور غلغل کی طرح جھپٹ کر بولتا ہے۔

اشاریہ

دفعہ

آ (عربی/اردو) کا اختتام ۵۲
آدھا لبا ۱۲۰، ۱۳۰
آدھی کھُلی ملی آواز = اشناسک
آزادانہ صوتیہ ۳۷۳، ۳۸۱(۱)(vii)
آزاد آواز ۱۵۵
آزاد صوتیہ ← صوتیہ
آگم ۲۹۹(۶)(iii)
آگے بڑھا ہوا (مصوتہ) ۹۵
آلۂ تعریف = ال تعریفی
آواز ۳۶
اتصالی — دیکھو علاوہ
بکھری — ۱۹۱(۲)
بھاری — ۱۹۱(۲)
بھرائی ہوئی — ۱۹۱(۲)
بیٹھی ہوئی — ۱۹۱(۲)
پھُسپھسائی ہوئی — ۴۲(۵)
پھیلی — = بکھری —
پھٹی ہوئی — ۱۹۱(۲)
ٹیپ — ۴۲(۲)
جھری دار — ۴۲(۲)
چُچکی — دیکھو علاوہ
چھوری — = بکھری —
خرخراتی — ۱۹۱(۳)
دبی — ۱۹۱(۲)، ۳۵۵
درشت ۱۹۱(۲)
ذو مخرجی دیکھو علاوہ
رگڑویں ۴۲(۵)

دفعہ

زنانہ — ۱۹۸
حزیں — ۱۹۱(۲)
— کا نسبتی احساس ۱۸۶
کرخت — ۱۹۱(۲)
کھُلی آواز ۱۹۱(۱)
— کی اصطلاحی نام دہی ۱۰۸
— کی اکائی :-
بسیط آواز کی ۱۹۴
رکن تشکیل کی ۲۰۰
گرام — ۴۲(۲)
گلو گرفتہ — ۱۹۱(۲)
گھگی — ۱۹۱(۲)
متعین ۳۴۶(۱)
مجرد — ۵، ۳۶
مردانہ — ۱۹۸
مرتعش — ۱۹۱(۲)
مستقل ناطق — ۳۷، ۴۰، ۳۴۴
ممکن — فی زبان ۳۸۲
ناطق — ۳۶، ۳۷
آوائی = مجہورہ
آویزہ دار "ہ" ۱۸۵(۵)
آہنگ = لہجہ
آیاتی ٹکڑا ۱۹۳(۱)(ii)، ۱۹۳، ۲۱۰
قرآن میں — ۲۱۵
آیت ۲۱۵
— کی نشانی ۲۱۷
ابتدائی = معیاری مصوتے

دفعہ

ابتدائی آواز ۲۹۷(۱)(ii)، ۳۴۴
— پچکی ۴۲، ۲۹۶
— غیر مجہور ۴۲، ۲۹۶، ۲۹۷(۱)(ii)
— مجہور ۴۲، ۲۹۶
— مختنق ۴۲، ۲۹۶
— مسموع ۴۲، ۲۹۶
ابتدائے گفتگو ۲۹۷(۱)(i)
ابجد ۳۴، ۳۶۷ الخ
— عربی ۳۹۴(۲)
ابجدی تحریر اصوات ۳۹۵
ابجدی طریقہ = طریقۂ تعلیم
ابجدی مالا ۳۷۹
ابدال ۲۳۱(۹)
— بہ ملاوٹ ۲۳۱(۹)
ابنیہ ۳۳۲
اپبھرنشیہ ۲۴۸(۱)(ii)
اتصال = بیرونی سکتہ
اصواتی — ۲۹۵
اثبات ۷۵
اجتماع ساکنین علیٰ حدّہٖ = موقوف
اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ ۲۹۹(۷)، ۳۲۰
احادی المقطع = مفرد صوت
اخذ حرف حکرہ/اخفو ۸۳
اختتام گفتگو ۲۹۷(۱)(ii)
اختتامی آواز ۲۹۷(۱)(iii)، ۳۴۴
— پچکی ۴۲، ۲۹۶
— مکمل مجہوری آواز ۲۴۸(۲)

دفعہ

— غیر مجہور ۴۲، ۲۹۶، ۲۹۷(۱)(ii)
— مجہور ۴۲، ۲۹۶
— کمزور ۳۰۹(۳)(iv)، ۳۰۹(۵)
— مختنق ۴۲، ۲۹۶
— مسموع ۴۲، ۲۹۶
اختلاس ۱۳۲
اختلاط = مخلوط
اخراجی ۴۲(۷)
—— حلقیہ چپاتی ۸۶(۶)(ii)
اخفا ۱۱، ۱۰۷، ۲۸۸(۲)
اخفاءِ نون = حذف مع الغنہ
ادائیگی
— کی شدت ۱۰۶
ادب ۳
ادبی ۷
ادغام ۱۱، ۱۳۸، ۲۳۰، ۲۳۱(۷)، ۲۶۱
ادھورا — ۲۷۳، ۲۷۹(۲)(۵)
تاریخی — ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳
تدریجی — ۲۷۹(۱)
خلاف — ۲۸۳
دوہرا — ۲۷۹(۳)
رابطی — ۲۷۹، ۲۷۳(۲)
رجعتی ۲۷۹(۲)
شفتی — ۲۶۱، ۲۷۴(۲)، ۲۷۵
استیعابی — ۲۷۹
ترکِ الادغام = خلاف ادغام
التزامی — ۲۷۹(۳)

Punjabiandpunjab.com

– مع الغنہ ۳۸۹(۷)(i)(ب)، ۲۱۶
مکمل – ۲۷۹(۳)(i)
ادن الحلق = لیات
ادن اللسان = لسان
ادھک ۱۳۶(۵)
ادھورا ملاپ ۸۷(۱)(ii)، ۱۹۴(۱)(i)
ما بعد البا کا – ۹۴(۵)، ۸۳، ۱۸۵(۳)
– کا ما بعد البا کی صوت ۹۴(۱)(ii)، (الا)
ادیب ۴
اذلاق (صفت) ۸۷(۲)(i)(ب)، ۸۷(۲)(ii)
ارتسام ۲۲، ۳۶۵
ارتعاشی ۸۷(۲)(i)(ج)
اردو میں عربی صیغے ۳۱۵(۱)
اساسی فقرہ ۴
اساطیر نگاری ۴
استطالت ۱۰۷
استطالتی = مستطیلہ
استعلاء ۱۰۷
استفال ۱۰۷
استفخام = تفخیم
اسقاط ۲۱۳، ۲۳۱(۱)، ۲۸۴(۲)
اسکان ۲۳۱(۱)
اسلوب بیان ۸، ۱۹۴
اسلہ = سر زبان
اسلیہ ۱۷، ۸۶(۲)(ii)(۹)
اسماع ۱۰۷
اشباع ۵۱، ۱۱۵
اشباعی
– آواز میں ۳۹۳(۲)(ٹ)

– اعراب ۱۱۶
– الف ۱۱۵، ۱۱۶، ۳۸۹(۳)
– ضمہ ۱۱، ۱۱۵، ۱۱۶
– فتحہ ۱۱، ۱۱۵، ۱۱۶
– کسرہ ۱۱، ۱۱۵، ۱۱۶
اشتباہ ۹
اشمام = کمزور ڈھیلی آواز
= اشمامی رباؤ
= Flavour
– بالحرف ۱۹۰(۱)، ۳۱۰
– بالحرکت ۳۰۲، ۳۱۱
– حرفی = – بالحرف
اشمامی حرکت = دوہرے مخرجی نطق کا مصوتہ
اشمامی رباؤ ۲۲۸(۳)(iii)، ۲۲۸(۱)
اصطلاحات ۱۴
اصطلاحی لحن والے ۴۴
اصطلاحی گفتار والے ۴۴
اصلیہ حروف ۴۴، ۲۳۵(۲)، ۳۸۹(۵)
اصمات (صفت) ۸۷(۲)(ii)، ۸۷(۲)(i)(ب)
اصوات = صوت = آواز
اصواتی
– اجزاء = رکنی تہجی
– بند ۳۰۶
– تبدیلیاں = علم واردات
– تعلقات ۵، ۳۱۳
– تعلقات کا زبان کی قواعد پر بوجھ ۳۱۵
– تلافی ۳۱۶(۱)
– توقف ۲۰۹
– حدوں کی گروہ بندی = علم وقف

– خصوصیات ۱۱۱
– درسیہ ۲
– سطحیں ۱۸۶
– صلاحیت ۳۱۶
– کتابت ۱۵
– ماحول کے بغیر ۲۲۹
اصواتیات ۱، ۴
آلاتی – ۳۷۰
تجرباتی – = تجربوتیات
تشریحی – ۳۰۱، ۳۷۸، ۳۹۹
تقابلی – ۲۴
توضیحی – = تشریحی –
قراءتی – ۳۷۰
کلیاتی – ۳۰۱، ۳۷۸، ۳۹۹
ہوائی – ۳۷۰
اضافت ۳۸۹(۲۲)(ii)(ٹ)، ۳۱۵(۲)
اضافۂ حرفی ۲۹۹(۶)(i)
اضافی
– مصمتہ ۲۹۹، ۲۹۹(i)
– مصوتہ = آگم
اضراس ۳۵
اضطراری = مشارکی عمل
اطباق ۱۴۲
اظہار ۱۰
اعراب ۱۱، ۵۱
– (آخری) ۷۵
– بالحرف ۷۵
– بالحرکت ۷۵
– عثمانی اور املائیہ ۲۸۸

– ناگری وغیرہ میں ۲۵(۳)، ۵۱
اعرابی ۵۱
– ترخیم برائے تخفیف رکن ۲۹۲(۳)
– ترخیم برائے یک رکنی ۲۹۲(۳)
– ترخیم ۲۵۴
– تعلیل = تحلیل
= املائی قواعد
– حروف ۵۱
– علامات ۵۱
مکمل – نظام ۳۸۳
اعضاء گفتار ۳۵–۳۶، ۱۹۴
اعلال ۲۳۰، ۲۳۵
اعلانِ نون = حذف مع الغنہ
افعال ۲، ۱۰۶
افسانہ بیانی ۴
اقصی الحلق = نرخرا
اقصٰی جز ۳۸۱(۱)(i)
اقصٰی جوڑ ۳۴، ۴۳، ۱۴۴، ۳۸۱(۲)
اکائی = آواز کی اکائی
اکبرا = لبسیط
اکلا = مقدم
الپ پران ۴۳، ۹۴(۱)
التباس ۲۹۰
ال تعریفی ۸۹(۲)، ۲۸۴، ۲۸۵(۱)
الثقنا = تحریری منتقلی
الٹی ویں آواز = معکوس
الٹی واں لام ۸۶(۲)(ii)(ڑ)
الٹی آواز = مخرفہ
الحاقی R ۲۹۹(۶)(i)(ب)

278
Punjabandpunjab.com

الماین خوش ۸
الف ۳۸۹ (۱۵)
- لبی ۳۸۹ (۲) (iii)
- زائد ۱۱۸
- ممدّہ (فارسی) ۱۱۷
- مُغنی ۳۸۹ (۱۵)
- معروف/مجہول/وغیرہ ۸۳
الفاظی طریقہ = طریقۂ تعلیم
امالہ اصواتی ۲۷۰
- قواعدی = خصوصی بھاری طرز
امالۃ الصُغریٰ، امالہ بَین بَین، امالۃ اللتقلیلین، امالہ بین اللفظین ۲۷۱
امالۃ الکبریٰ، امالۃ البطح، امالہ محضہ، امالۃ التّامہ، امالۃ الاضجاع ۲۷۱
امالہ دار زبر ۲۷۱ (۲)
امالہ دار زیر ۱۱۹
ترک – ۲۷۰
امتداد ۱۱۳
پنجابی/اردو کی – کا جھگڑا ۱۴۹ تا ۱۵۴
اضافی – ۱۳۴
موسیقی میں – ۱۳۶
امتزاجی ۵, ۱۱۱
امتیازی ذو مخرجی گروہ بندی ۹۷
– نشانات ۲۳، ۳۶۵

امریکی تلفظ ۲۱
امریکی لسانیاتی اصطلاحات ۳۹۸
املا ۲۱۹
انتقالی آواز ۸۷ (۲) (ii) (ج)، ۲۹۷ (۹)، ۳۰۶ (i)
مستقل اختتامی ۲۹۷ (۹)
انحراف ۱۰۶
انخفاض ۱۰۹
- فم ۷۴ (۳)
انداز تشکیل = انداز عضو
انداز عضو ۴۱، ۸۴
ترمیمی – ۴۱
جزوی ثانوی – ۴۱، ۸۴
اندرونی ۵۹
- مخلوط ۶۴
- مدورین ۵۹، ۳۸۹ (۲)
- مصوتہ ۶۴
- مقدم ۶۴
- مؤخر ۶۴
انسدادی ۸۷ (۱) (i)
- نشانی ۱۵
انسوار ۴۸ (۲)، ۳۸۹ (ii)
انشاء پردازی ۴
انضمام شفتین فی الجملہ ۷۴
مکمل – ۱۰۷
– ناقص ۸۶ (۱) (i)، ۱۰۷
انفتاح ۱۰۷
- فم ۷۴
انفصال ۲۹۵
انفصالی ۸۷ (۱) (ii)، ۸۷ (۱) (ii) (د)

– کرنا ۲۷۸
انفی ۴۱، ۸۷ (۲) (i) (د)، ۹۸
– انفی جوف ۳۵
– انفی جوف کی بندش ۴۱
– انفی راستہ = انفی جوف
انسناسک ۴۸ (۲) (ج)، ۹۸، ۳۸۹ (۹) (i)
انیاب = شوا
ادواۃ تعریف = ال تعریفی
اوتار صوت ۳۵
اوسع المخرج ۳۱۸
اوقاف = علم وقوف
اوشٹھیہ = لبی
اوقافی ۲۲۸
اوگرہ = حذف
اوماج ۷
اہل زبان ۳۵۱
ایک تھپکی "ر" ۹۷ (۱) (i)
بالا اصواتی امتیازی عناصر ۳۸۱ (۱) (ii)
بالا دنتی (= س- ز- ش)
بالائی اوتار صوت ۳۵
بالائی مزمار ۳۵
باریک چھوٹے حروف ۵۱
بحری ۸۶ (۱) (ز)
بدخطی ۴
بری ۸۶ (۱) (ن)
بڑبڑاہٹ ۳۴۹، ۳۵۵
بسم اللہ = ترک امالہ
بسیط (آواز) ۲۸، ۳۵، ۵۳، ۵۶ (۲) (ii)
بطنی = مخرط التلفظ = الف، یاء بطنی

بغلی ۸۶ (۲) (ii) (ز) ۱، ۸۶ (۲) (i) (ب)، ۹۹
– تنگی (زبان کی) ۹۹ (۳)، ۸۷ (۲) (ii) (ج)
– کشادگی ۸۷ (۲) (ii) (ج)، ۹۳ (۴)
بغیر صامتی تھپکی کے حروف ۸۶ (۲) (۱) (ب)، ۸۷ (۲) (ii)
بل = نبرہ
بلغومی ۸۶ (۴)
بلند ۹۲، ۸۷ (ii) (ج) ۱
– ترین مصوتہ ۹۲
بلندیٔ آواز ۱۵۵، ۳۱۱
بنائی = مبنی
بند پشاخی ۸۷ (۱) (i) (د)
بند مصوتہ ۲۰۶ (۳)
بندش ۵۷ (۳)، ۸۷ (۱)
اندرونی – ۸۶ (۱) (i) (ب)
بندشی ۸۷ (۱) (i) (د) ۱
– چوٹی ۵۷ (۳)، ۲۰۰
– طرز ۹۷ (۱)
بندی ۱۰۳
بنگالی श ۸۶ (۲) (i) (ii) (ج) ۲
بنیادی ۱۰
– صوتیہ ۳۸۱ (۱)
بول = ناطق آواز
غیر نمایاں – ۳۷۱
نمایاں – ۳۷۱
بھاری طرز ۲۳۲
بھاری مخلوط املا = ثقیل مخلوط املا
بھنّاہٹ ۸۶ (۲) (ii) (ب)
بھنّاہٹی ۸۶ (۲) (ii) (ب)
– مالحد املا = مالحد املا

Punjabiandpunjab.com

بھینچنا = فشار
بے آواز = مہموسہ
بے تعلق ۶۱
بے تصنع = بے ساختگی
بے ساختگی
بے قراری
بے ضغط ۳۶(۱)، ۳۸۹(۱۵)
— الف ۲۰۸، ۸۷(۲)(iii)(د)
— رواں ۸۷(۲)(iii)(د)
— "ر" ۸۷(۲)(iii)(د)
بے مجبوری بندش مصمتے ۳۰۹(۶)
بے مجبوری جوڑ ۳۰۹(۶)
بے معنی آوازیں نکالنا ۳۶۴
بیرونی ۵۹، ۱۶۶
— مخلوط ۶۴
— مدور پن ۵۹
— مصوتہ
— مقدم ۶۴
— مؤخر ۶۴
بین الاقوامی اصواتی ایسوسیشن
بین الاقوامی اصواتی نشانات ۲۰
بین الحرکاتی ۱۳۷
بیضیہ = متوسط
پٹاخہ ۸۷(۱)
الٹی پٹاخہ ۹۴(۲)
ڈھیلا — ۸۷(۱)(ii)(د)، ۹۴(۱)(د)
ڈھیلا پٹاخہ مخلوط (R) ۹۴(۱)
— کا عمل ۸۷(۱)(ii)(ب)
پٹاخی ۸۷(۱)(ii)(د)
— حاشیہ ۹۳(۳)
— سادہ آواز ۸۷(۱)(ii)(د)
پچ بخارگری ۳۵
پچھلے = مؤخر
پُر آواز ۱۱۵، ۲۷۰
— حرف ۹۳(۳)، ۳۹۴
— صوت ۳۶(۱)
— "ل" ۸۷(۲)(i)(ب)
— مصوتہ = اشباع ۲۷۰
پرگ ربیا ۲۷(۳)، ۳۰۹(۲)
پیوست ۸، ۵۹، ۹۲، ۸۷(۲)(ii)(ج)
— ترین مصوتہ ۹۴
— زبان ۹۰(۷)، ۹۴
پہلے منہ سے بڑبڑاہٹ ۱۵۵
پورا لمبا ۱۳۱
پھرتی (اشتداد میں) ۱۲۳
— کی رفتار ۱۲۹
پھسکی ۹۰(۴)
— مع طوالت لبی ۹۰(۸)
پھسپھسا صفیرہ — مع طوالت لبی ۹۰(۸)
پھسلویں حالت (بیوگی) = بھجھ
پھونک ۹۰(۱)
پھیلاؤ (= بندشگی کے برخلاف)
پہلیاں ۴
پیچھے ہٹا ہوا (مصوتہ) ۶۵
پیش ۱۱، ۷۵
پیشکاری = سقفی
پیلیو ٹائپ ۱۹
ت عربی ۹۰(۶)
تاریخ ادب ۴
تاریخ زبان ۴
تاریک ۹۳(۳)
قدرے — ۹۴(۲)
تاکید ۱۱۲
امتیازی — لفظی ۱۶۲(۱)
— لفظی ۱۶۰، ۱۶۱
تقابلی — لفظی ۱۶۲(۲)
— متصل ۱۶۲
تالو ۳۵
تالوئی (۰ ج - چ)
تالیفی آواز Complex
تائے طویلہ ۳۹۴(۳)
تبدیل ہو جانے والا = مبہم
تبویب الالسنہ ۴
تتلاہٹ ۹۰(۹)
تجرید ہجاء = ہجاء
تجصوتیہ ۳۴
تجصوتیات ۳، ۳۲، ۳۷۸
تجصوتی نشانیاں ۳۷۹
تجنیس
— تام ۲۸۳(۲)
— خطی ۲۸۳(۲)
— وتقلیب ۲۸۳
تجوید القرآن ۳۹۴
تحریری علامات ۴۴
تحریری تلفظ ۲۴
تحریری مشق = تعلیم زبان
تحریف تلفظ = صرف تلفظ
تحریک ۳۱(۲)
تحسین القرأت = صحت تلفظ
تحسین اللحن = خوش الحانی
تحزین ۲۲۵، ۳۵۶
تحلیلی ۵، ۳۶
تخفیف ۲۳۰، ۲۸۷
— ہمزہ ۲۳۰، ۲۹۴
تدویر ۷، ۳۵۷
= فن تدویر
ترتیل ۷
= فن ترتیل
ترجیحی لکھائی ۱۹، ۶۱
ترخیم ۲۹۱
— اعرابی ۲۹۲(۳)
— اعرابی برائے تخفیف رکنی / برائے یک رکنی ۲۹۲
رکنی — ۲۹۲(۱)
معنی — ۲۹۲(۲)
ترعید ۲۲۵، ۳۵۶
ترقیص ۲۲۵، ۳۵۶
ترک امالہ ۲۷۰
ترقیمات ۳۶۵
ترکیبی ۲۶
— ابجد ۱۵
— کتابت ۲۳
ترمیم ۶۴، ۳۳۰
— شدہ (مصوتہ) ۶۵، ۶۷
ترمیمی حرکت ۶۴
ترمیمی علامات ۲۳
ترمیمی مصمتے ۹۵

281

سخت ـ مصمتہ ۱۱۶
غیر سخت ـ مصمتہ ۱۱۶
نرم ـ مصمتہ ۱۱۶
ترنم (زیر و بم) ۳۵۶
تسریحی ۹۰، ۸۷(۲)(ii)(د)، ۳۲۷، ۳۴۲
ـ مصمتہ ۸۷(۲)(ii)(د)
تسبیل ۱۱، ۱۳۴، ۲۳۱(۸)
تشدید = شد
تشکیل
ـ اصوات ۵، ۳۶
ـ مصوتات ۶۶
تشکیلہ ۳۴ ـ ۳۸۰
تشریری ۶۰، ۸۷(۲)(ii)(د)، ۳۲۷، ۳۴۲
ـ مصمتہ ۸۷(۲)(ii)(د)
تصریفات آواز ۳۹۹(۴)(i)و(iii)، ۲۹۶
تصرفات لفظی ۲۳۰
تضییق = بندش ۸۷(i)
تطابق ۲۶۲
تعریفی لام ۲۸۳
تعلیل ۲۳۰، ۲۳۴
اعرابی ـ ۲۳۴، ۲۳۵
تعلیلی گوشہ ۳۵۵
تعلیم زبان (زیر دیکھو طریقہ تعلیم) ۱۰
ـ براہ راست طریق کار ۱۰
ـ تحریری مشق ۱۰
ـ تقریری مشق ۱۰
سماعتی مشق ۱۰
ـ فطری طریق کار ۱۰
تفخیم (صفت) ۲۷۰، ۹۳(۳)

تغیر ۲۶۴، ۲۷۴(۲)
اعرابی ـ ۲۷۱(۲)
تفشی ۸۷(۲)(ii)(ب)
تقریری مشق = تعلیم زبان
تقلیل ۲۵۴، ۲۷۱
تکریر (تکرار) ۱۰۶
تکملی بٹوارہ ۲۶۰
تکیہ = نبرہ
تلفظ ۱، ۳۸۲
ـ بغیر بیماء ثانی ۱۹
زبان مروڑ ـ ۳۶۴
عمدہ ـ ۳۴۹
ـ کی توانائی = نبرہ
لغتی ـ ۳۱
مشکل ـ ۳۱۴
معروف (خراب) ـ ۳۴۵
گلے کی نالی سے ـ ۳۹۱(۵)
ـ کی صحت = صحت تلفظ
صحت ـ ۳۵۳، ۳۵۷
ہجائی ـ ۳۸۵
تلفظی طریقہ = طریقہ تعلیم
مخصوص تلفظی تحریف = جذباتی لہجہ
تلفظی تبدیلیاں ۳۹۱
تمطیط ۷
تمویم ۳۶۲(ک)
تند چر چراہٹی آواز ۸۶(۴)(i)
تنقید (متنی) ۴
تنگ ۹۲
ـ اندرونی مدور پن ۵۹

ـ بیرونی مدور پن ۵۹
ـ پست ۶۲
ـ بی پھیلاؤ ۵۸
ـ مدور پن ۵۸
تنوین ۷۵، ۳۸۹(۱۲)
ـ جر ۸۳
ـ رفع ۸۳
ـ نصب ۸۳
توافق (اعضاء گفتار کا) ۳۴۱(۱)
توانائی (تلفظ کی) = نبرہ
توتلاپن ۳۶۲(۱)
غشائی ـ ۳۶۲(۴)
توسط ۱۷۴
تھپک دار = تھپکی دار
تھپکی ۸۷(۲)(i)(ج)۱، ۹۳(۱)، ۹۷(i)(ن)
ـ دار ۸۷(۲)(i)(ج)۱
ـ دار صامت ۹۷(۳)
بولی کی ـ ۹۰(۳)
ٹھپّی ۱۰۳، ۱۳۶(۵)
ٹھکاری ۸۷(۱)(i)(د)۲
ٹھکرا ۲۱۴
ٹولی ۳۰۶(۲)
ث عربی پوپ ۹۰(۳)، ۹۰(۵)ر(۶)
ثابت ۸۶(۲)(ii)(ج)۲
ثانوی = معیاری مصوتے
ثقل ۲۳۰
ثقیل مخلوط الہا = مخلوط الہا
ثقیلہ ۸۸
ثلث ۲۲۵

ثنایا = دانت
جامع (رونک) ۲۰
جائے برخاستگی = مقام تشکیل
جر ۷۵
ـ کی تنوین ۱۱
جرسیہ ۸۷(۲)(ii)(ب)
جڑا بندشی = غشائی بندشی
جڑواں دوہرا حرف ۵۵
جڑواں جڑا حرف ۵۵
جڑواں مصمتہ Condomental Cluster = جھرمٹ (مصمتوں کا)
جزم ۲۰۸، ۲۰۹
خیشومی ـ ۱۱
شبہ غنہ ـ ۱۱
مدغمی ـ ۱۱، ۳۹۹(۶)(iii)
موقوفی ـ ۱۱، ۳۹۹(۶)(iii)
جزء (یک جزا، دو جزا، سہ جزا) = رکن تہجی
جزو = سپارہ
جزوی ثانوی انداز ۹۳
جلّی = ملفوظی
جگہ ۲۱۰
جماؤ (مخرج کا) ۸۷(۲)(ii)
جملیاتی طریقہ = طریقہ تعلیم
جنبش = زبان
جوڑ = اتصال
مصمتوں اور مصوتوں کا جوڑ ۱۲۴، ۲۰۶، ۳۳۱
جوف انفی = انفی جوف
جوہر صوت = صوتیہ
جیت کر پڑھنا ۱۳۲
جھٹکا ۸۶(۶)(ii)

جبری جھٹکا ۸۶(۹)(ii)
جبری = سائیشی
جبڑ ۳۷، ۸۷(۲)(ii)(د)
جبڑی ۴۶(۱)
جبری کیفیت ۵۰
کم جبری ۴۹
جبری ابتدا ۲۷۹(۱)(i)
جُھرمٹ (معنی کا) ۱۳۹
جُھرّی دار = گھُرنے دار
جھنکار ۴۶(ل)، ۱۰۰
جھنکاری غنہ ۱۸۹
جیہوا ٹمولیا ۴۸(۳)
= تلفیہ
— "ز" ۴۸(۳) و(۴)
چباچبا کر آہستہ تلفظ ۳۰۷، ۳۵۸
چپٹا ۶۱
= مخلوط
چٹکی آواز ۴۲(۵)
کمزور — ۴۲(۵)
= اشمام
مضبوط — ۴۲(۵)
عبوری رنگ میں — ۳۱۰
چٹاخہ ۸۷(۱)(i)(ب)
— کا عمل ۸۷(۱)(i)(ب)
چٹاخی ۸۷(۱)(i)(د)، ۸۷(۱)(i)(ب)، ۹۴(۵)
— انسدادی = چٹاخی
حافیہ — ۹۴(۳)
چٹخاری ۸۷(۱)(i)(ب)
چرچراہٹ ۸۶(۱)(i)

چلاہٹ ۱۹۱(۱)
چوہری آواز ۵۴
چھ اردو ۹۴(۱)(ii)
چہرۂ لغت (لفظ) ۹
چھوٹا ۱۱۹، ۱۳۱
بہت چھوٹا = خفیف ۱۳۰، ۱۳۱
رسماً — ۱۱۹
حقیقی — ۱۱۹
— الف ۱۱، ۱۱۶
چھوٹی قوس = Slur ۶۹ نٹ
چھوٹی واؤ ۱۱، ۱۱۶
چھوٹی یاء ۱۱، ۱۱۶
چھوٹی حرکت پر حروف کا ختم ہونا ۱۱۸، ۳۳۶
حافیہ ۹۴(۳)
حالت اخراجی ۲۳۷
حالت زبان ۵۶(۲)(ii)
حالت ظرفی ۲۳۷
حالت عاملہ ۲۳۷، ۲۳۸
حافیہ ۸۷(۲)(i)(ب)، ۹۴(۳)
= کروٹ زبان
— سائیشی ۹۴(۳)
حدر ۷، ۳۵۴
= فن حدر
حذف ۱۱، ۱۳۳، ۲۱۳، ۲۳۱(۳)، ۲۸۴
— بطور ادغام ۲۸۹
خالص — (ہمزۃ الوصل مع حرکت کے —) ۲۸۶
— مع الغنہ ۲۸۸
— میں طفیلی اعراب ۲۸۷
ہمزۃ الوصل کا — ۲۸۵

حرف = حرف صحیح
حرف ۴۴، ۴۵
— اشباعی = — مدّہ
— اشتباہی ۹
— اخفاء ۳۸۹(۹)(ii)
باریک — = چھوٹے —
چھوٹے — دیکھو علاوہ
— صحیح ۵۱
— ربط ۲۵۴
— علت ۵۱
— متشابہ ۴۵(۱)
— مدّہ ۱۱۶، ۱۳۷(۱)
قوی — ۳۸۹(۱۳)(viii)
مختل الفاظ بنانے والا — ۳۸۹(۱۳)(viii)
— مسروق ۳۰۰
— معجمہ (منقوط) ۹
— مغیرہ ۲۳۸
— مہملہ (غیر منقوط) ۹
— ہوائیہ = — مدّہ
حرفیہ ۳۴، ۳۸۰
حرقوز = جڑ زبان
حرکت تامہ = معروف
— کو ضعیف کرکے پڑھنا = جھپٹ کر پڑھنا
— کی علامتیں ۷۵
— مختلسہ = اختلاس الحرکت
— ناقصہ = مجہول
حرکاتی حروف ۵۱
حرکاتی نشانی ۵۲
حرکتی رفتار کا یک لخت کم ہونا ۲۰۰

حزب ۲۲۵
حلق ۳۵
حلقی = حلقیہ
— بندش = — گرفت
— گرفت ۸۷(۱)(i)(د)، ۴۸(۱)، ۹۴(۳)، ۹۴(۵)
حلقیہ ۱۵، ۸۶(۹)(ii)
— مکررہ آواز ۸۶(۲)(ii)(ج)
حنجرہ = فم حلق
حنک الاعلیٰ = نرم تالو
حنکی ۱۵، ۸۶(۳)
— مصوتہ = مستعلیہ مصوتہ
خارجی آواز ۲۹۸
اتفاقی — ۲۹۹(۴)
خاص رسم الخط ۳۹۰
خالص آواز ۳۸، ۵۶(۲)(ii)، ۳۳۲
خالص ادبی تصانیف ۴
خاموش بول ۸۷(۱)(i)(د)
خرخراہٹ ۴۲(۵)
خرخراہٹی آواز ۱۹۱(۳)
خصوصی بھاری طرز ۱۱، ۲۲۳
خط = رسم الخط
خطابیات ۴
خطاطی ۴
خفی ۳۰۵
— مصوتہ ۵۷(۱)، ۵۷(۲)(i)، ۳۲۸
خفیف = بہت چھوٹا ۵۴
— لبائی ۶۱
— نشانی ۶۱
خلاف ترخیم ۲۹۳

Punjabiandpunjab.com

خلفی = مؤخر
خوش الحانی [بیانی] ۳۵۰، نیم ۳۵۵، ۳۵۷
خیال نگاری ideography دیکھو گ
خیشومی ۳۱، ۶۹، ۹۸، ۳۲۸
کمزور طاقت سے خیشومی مصمتے ۳۱، ۹۹، ۱۰۰
مضبوط طاقت سے خیشومی مصوتے ۳۱، ۹۹، ۱۰۰
— مع ہمزہ ۸۶(۳)(i)(د)
نیم — (مصمتہ) ۱۰۱
— باشیہ ۶۹
ہلکی — حالت ۱۰۲
د عربی ۹۰(۶)
داستان گوئی ۳
دانت ۳۵
جڑ — ۳۵
کرسی — ۳۵
کنارے — ۳۵
گرہ — ۳۵، ۸۶(۲)(ii)(د)۱
دب جانا (آواز کا) ۹۱، ۱۴۷(۲)، ۲۸۹
دب کر حذف کرنا ۲۸۹
دبا ہوا حرف ۲۰۵
دبا ہوا مصوتہ ۹۱، ۱۴۷(۲)
دبی آواز ۱۹۱(۲)، ۳۵۵
درجات ۳۵۸
درز ۵۷(۳)، ۱۹۲
دیرگی شعور ۶۰
دُھرا لکیر ۷۷
دنت اوسطیہ = لب دنتی
دنت کھنلی ۳۵
دنتی ۶۵، ۸۹(۳)(i)، ۹۰(۲)

— پشانخی ۹۰(۱)
— لثوییہ ۱۵، ۸۹(۲)(i)، ۹۹
دنتیہ = دنتی
دوبارہ لکھے جانے والے تشکیلی اصول Transformational Rewrite Rule
دو بلنلی ۸۹(۲)(ii)(د)۱، ۸۷(۲)(i)(ب)، ۹۰(۳)، ۹۴
دو پیشی ۷۵
دو تھپکی "ڑ" ۹۷(۱)(i)
دو چشمی "ھ" ۱۸۵(۵)
دو چند
— آواز ۱۲۱
— مثل لبیا = مثل لبیا
— مصمتہ ۱۱۴
— مصوتہ ۱۱۴
دوگنا مصمتہ ۱۱۴
دوہرا نے کی تکرار ۳۵۵
دوہری آواز = دوچند مثل لبی
دوہرے صامتی نطق کا مصوتہ ۶۹، ۹۴
دوہرے مرکب مصمتے ۱۲۸، ۱۴۸، ۲۹۹(۶)(iii)
دوہرے مرکب مصوتے ۷۷
دوہرے مصوتی نطق کا مصمتہ ۹۴
دوہرے صامتی نطق کا مصوتہ ۶۹(۴)
دہنی ۴۱، ۹۸
— جوف ۴۱
دیوناگری ۱۳۶(۴)
ڈاڑھیں ۳۵
ڈنمارکی ۲ (WOA) ۹۴(۳)
ڈھلاواں ۶۱
ڈھیلا ۱۸۳

ڈھیلا پن ۸۷(۱)(ii)، ۸۷(۲)(ii)(ج)۱
ڈھیلے اجزاء کا نطق ۸۷(۱)(ii)
ذ عربی ۹۰(۵)(۷)، ۹۹(۳)
ذ فارسی ۳۲۶ (فٹ)
ذاتی خصوصیات (تلفظی) ۳۶۱
ذاتی دشواریاں ۳۳۹(۱)
ذلاقت = اذلاق
ذلاقہ، ذلقیہ، ذولقیہ = منذلقہ حروف
ذو مخرجی آواز ۵، ۹۶
ذیلی ۲۹
ر انگریزی ۸۷(۲)(i)(ب) نوٹ
ر پنجابی ۸۷(۲)(i)(ج)۲
ر عربی ۸۷(۲)(i)(ج)۱، ۲۴۰
زَ اَزَاُتْ = ابدال بہ راء
رباعیات = دانت
ربطی حروف ۴۴
رُبع ۲۲۵
رخاوت ۱۰۶
رخنہ = درز
رخوہ ۸۲(۲)(ii)
رسم الخط ۳۵(۸)، ۳۶۶، ۳۹۰
خاص — ۳۹۰
امازیہ و شمالی ۳۸۹
رفتار (امتداد کی بجائے بھی) ۱۲۹
رفع ۷۵
— کی تنوین ۱۱
رکن (تہجی) ۲۰۰
بند — ۱۳۵، ۲۰۶(۲)
چھوٹا — ۲۰۶(۴)

کھلا — ۲۰۶(۱)
گونجی — ۲۰۳
لمبا — ۲۸(۲)، ۲۰۶(۳)
لمبی حالت والا ۱۷ا، ۲۰۶(۳)
لہری — ۲۰۳
رگنی ۳۷، ۴۹، ۵۰، ۱۹۵، ۱۹۶
— غنہ آواز ۱۹۹
— مصوتہ ۳۰۶(۱)(ii)
— مصمتہ ۱۹۵
رکوع ۲۲۵
رگڑ ۳۶(۱)، ۸۹(۵)(iv)، ۸۷(۲)(ii)(د)
بلکی — ۳۱۱
رموز اوقاف ۴
قرآن میں — ۲۱۹
— و قصل ۲۱۹
رنج ۸۷(۲)(ii)(ج)
رنگ ۳۵۴
رنگینیاں ۲۶
رواں ۸۷(۲)، ۴۸(۲)
روشن ۹۳(۲)
رومی ۱۳۲، ۲۸۸(۴)(ii)
رومک ۱۴، ۱۸، ۲۰، ۲۲
— ارتسام ۲۳
— نشانات ۲۲
رومن اردو ۳۸۴
رومن لکھائی ۳۸۴
رباؤ ۲۲۶
ربائی ۸۷(۱)، ۸۷(۱)(i)(د)۱
ڑ پنجابی ۸۹(۲)(ii)(ج)۱

Punjabiandpunjab.com

ڈ (سویڈش) ۹۷ (۱) (i)، ۸۷ (۲) (i) (ج) ۲
زعربی ۹۰ (۷)
زبان ۳۰، ۳۷۸
ترکیبی — ۱۷۳
تحلیلی — ۱۷۳
زیروبم رکھنے والی — ۱۷۳
— ٹرُ ۳۵۱
مرکب امتزاجی — ۱۷۳
یک رُکنی — ۱۷۳
زبان (لسان) ۳۵
بالائی — ۳۵
— بڑھا کر ۶۴
پیٹ زبان ۳۵، ۶۱
— پیچھے ہٹا کر ۶۴
جڑ — ۳۵، ۶۱
جڑ — کا آخری کنارہ ۳۵
جُنبش —
حافت — = کروٹ —
حالت — = لسانی مقام
حرکت — = جنبش زبان
ذولق ← لسان
سر — ۳۵، ۸۶ (۲) (i)
ظاہر — ۳۵
— کا پیچھے کھنچنا ۹۰ (i)
— کا سکوس ہونا ۹۰ (i)
کروٹ ← ۸۷ (۱) (i) (د)، ۳۵
کنارہ — ۸۷ (۲) (i) (ب)، ۸۷ (۲) (ii) (د) ۱، ۳۵
— کی استعلی حالت ۶۴
— کی بلند حالت ۶۳
— کی بیرونی حالت ۶۴
— کی پست حالت ۶۳
— مروڑ تلفظ ۳۱۲
نوک — ۳۵
— "۷" کی شکل ۶۱، ۸۶ (۲) (ii) (د) ۲
زباندان ۳۵۱
زباندانی ۴
زُبر ۵۲، ۳۸۹ (۱۵)
زِبر ۱۱، ۷۵
زلقیہ ۵۰، ۸۷ (۲) (iii) (د)، ۳۰۶ (۴)
حلقیہ — ۸۶ (۶) (ii)
زنانی ۹۰ (۷)
زور (اشداد کی بجائے میں) ۱۲۹
زیادت ۲۳۱ (۴)
زیر ۱۱، ۷۵
زیروبم (ترنم) ۱۶۸
= سُرلَے
س عربی ۹۰ (۷)
سان = تلفظ کی سان
سادہ = بسیط
— کرنا = غیر مدور ۲۶۳
ساکن ۵۳، ۲۰۷
— بالقوہ ۳۰۱
سائنس ۱۵
— کی دھڑکن ۲۰۰
— کی نشانی ۸۷ (۲) (i) (د)
ساہت ۴
سالشی ۸۷ (۲) (ii) (ب)
پشاخی سالشی ۸۷ (۱) (ii)
حافیہ — ۹۴ (۳)
ذلقیہ — ۹۴ (۳)
غشائی — ۸۶ (۵) (iii)
غشائی ہائیہ — ۸۹ (۵) (iii)
غشائی ہائیہ مرتعش ۸۹ (۵) (iii)
— عقب لثویہ "پہ" ۸۹ (۲) (iii) (د) ۱
سپارہ ۲۲۵
سپنگ ۴۲ (۳)
تیبر — ۴۲ (۳)
— ۴۲ (۳)
سپرش ۹۸
سٹیج ۳۵۷
— سرگوشی ۸۶ (۶) (ii)
= خرخراہٹ
سجدہ ۲۲۵
سختی ۱۶۱
سرکویں مصوتہ ۵۶ (۲) (ii)، ۳۰۶ (۵)، ۸۷ (۲) (ii) (د)
سُرلَے ۱۶۳، ۱۷۳
اُونچی — ۱۶۸
زیادہ — ۱۴۴، ۱۹۵
کم — ۱۲۵، ۱۴۴
— کی اساس (اتار چڑھاؤ کی تبدیلی) ۱۷۳
غنائی — ۱۷۳
— کی اصواتی سطحیں ۱۶۳
نیچی سُرلَے ۱۶۸
سسکار ۸۷ (۲) (ii) (ب)، ۳۷۸
سسکاری ۸۷ (۲) (ii) (ب)
سسیاہٹ ۸۷ (۲) (ii) (ب)
سسیاہی ۸۷ (۲) (ii) (ب)
— مالبعد البا = قوی مالبعد البا
— مصوتہ ۶۹
سقف الحنک = تالو
سقفی ۸۶ (۳)
سکتہ ۲۰۲، ۳۱۳
اندرونی — ۱۲۱ (۳) ۲۱۳
بیرونی — ۲۱۳
لرزشی — ۱۳۲، ۲۱۳
— لطیف = وقف سکتہ لطیف
سکون اول ۲۷۶
سماعی ۳۷۰
سماعتی ۳۶، ۳۹
— طریقہ ۳۱۷
سمرئی سرلی تحریر = ارتکازی
Condensed writing
سمیلیپی ۲۷۴، ۳۹۸
غنائی — ۲۹۹ (۵)
سنجوگی حرف ۵۵، ۳۶ (۵)، ۳۶۵
سندھی ۲۷۴، ۳۰۹ (۲)، ۳۳۵
سنسکرت ۸۶ (۲) (ii) (ج) ۴
سنن ۳۵
سنیہ ۸۶ (۲)
سُوآ ۳۵
سُور ۴۷
سور بھگتی ۲۹۹ (۴) (ii)
عربی میں — ۲۹۹ (۴) (iv)
سہ شکلی ساختی کتابت ۱۵
سہٹ ۴
سیٹی ۸۷ (۲) (ii) (ب)
سیدھی لکیر ۱۵

Punjabiandpunjab.com
284

شش پنجابی ۸۶(۳)
شارٹ ہینڈ = مختصر نویسی
شاعری ۴
شبہ ۴۸(۲)(ج)
- خنہ ۹۶، ۸۷(۲)(۱)(ث)
شجر الفم ۸۶(۳) نوٹ
شجرہ ۸۶(۴) نوٹ
شبہد ۱۱، ۱۳۷، ۲۳۱(۷)، ۳۲۹(۲۱)
شد (دیوناگری میں نہیں) ۱۳۹(۵)
شدت ۱۵۵
= ادائیگی (شدت)
شدید مکررہ حالت ۸۶(۵)(۷)
شدیدہ ۱۲۵، ۱۷، ۸۷(۱)، ۲۷۱
- مصمتوں کا نظریہ ۸۷(۱)، ۹۳(۱)، ۳۱۲
شفویہ = لبی
= شفتی (مخرج)
شمسی ۶۸(۲)، ۲۶۶(۵)
شنا زبان کی مخصوص آوازیں ۳۲۶
شنوائی = آواز کا طبقی احساس
اکتار — ۲۰۱
شور ۳۸
شوکری ۹۰(۱۰)
صامتی
- آواز ۳۶(۲)
- تھپکی ۹۷، ۹۷(۳)
- تھپکی دار آتشی ۹۷(۱)(i)
- تھپکی دار حروف ۹۷(۱)، ۸۷(۱)(۲)(i)، ۸۷(۲)(i)(ج)
- نظام ۱۴۷
صحت تلفظ ۳۵۳، ۳۵۷

صحیح لفظ ۲۳۰
صرف ۴
صرفی الف/واؤ وغیرہ ۸۳
صرفی حالت ۲۳۸
صفات آواز دوران گفتگو = صفت محلیہ
صفت
- ذاتیہ ۵، ۸۴(۳)
- عارضیہ = - محلیہ
- غیر متضادہ ۸۷(۲)(i)(ب)
- لازمہ ۵، ۸۴(۳)
- غیر ممیزہ ۸۴(۳)
- لازمہ غیر ممیزہ ۵، ۹۶
- متضادہ ۸۷(۲)(i)(ب)
- مصنفہ ۵
- مصنفہ محلیہ ۹۳
- محلیہ ۵، ۱۱۱
- مزینہ ۵
- مقومہ ۵، ۸۴(۳)
- ممیزہ ۵، ۳۱، ۸۴، ۸۷
صفیرہ (صفیریہ) ۸۷(۴)(ii)(ج)
صنائع ۴
صوت (مصوت آواز) ۴، ۲۶، ۳۰
صوتیات ۱، ۳، ۳۰، ۲۲۹
صوتیاتی تبدیلیاں ۲۲۹
صوتی اعضاء = اعضائے گفتار
صوتی لب = اوتار صوت
صوتیاتی معاون ۳۵۸
- قدرے صوتیاتی ۳۸۱(ii)(iii)
- نظام ۴

صوتیہ ۲۶، ۳۴، ۳۷۱
آزمائش — ۳۷۳، ۳۸۱(i)(ii)
آزاد — ۲۷، ۱۳۸، ۱۳۱، ۱۳۲، ۳۸۱(i)(i)
بنیادی — ۳۸۱(i)
ذیلی صوتیہ ۳۷۵
ضمنی — ۳۷۸
فرقی (آزاد) — ۱۳۱، ۱۳۶، ۳۸۱(i)(ii)
متعلق بہ آزاد — ۳۸۱(i)(iv)
ہمصوتیہ = دیکھو علاوہ
ضروریات ۴
ضرب ۱۲۱(۲)، ۱۳۳
ضعف ۶۹
ضمنی ارکان / ضمنی آواز ۲۶، ۲۸، ۲۵۸
ضمیر ۱۱، ۷۳(۲)
- اشباعی ۱۱، ۵۱
- معروف المجہول وغیرہ ۸۳
ضعیف التلفظ ۱۵۶(۶)
ضراحک ۳۵
ط قدیم عربی ۸۸
طرز ۲۳۲
- ہلکی ۲۳۲
- بھاری ۲۳۲
- نثر (بھاری) تاکیدی — ۲۳۳
- خصوصی بھاری طرز ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۶، ۲۵۶
طرز کلام = وضع کلام
طرفیہ ۸۶(۲)(ii)(ii)(ل)، ۱۸۷(۱)(ب)، ۸۷(۲)(ii)
- سالیشی ۸۷(۲)(iii)(i)(ب)، ۹۳(۳)
- آوازوں کا مخرج ۸۷(۲)(iii)(ب)

طریقۂ آموزش (دیکھو تعلیم زبان) ۱۰
- (جبری) — ۱۰
- اتفاقی — ۱۰
- جبلیاتی — ۱۰
طفیلی (الف، ب) ۱۳۵، ۳۸۷، ۳۹۹(۹)(ii)(iii)
طواحن ۳۵
طوالت لبی ۵۹، ۹۰(۲)
طوالت لب (بریکی) ۹۰(۳)، ۹۷(iii)
طوطے کی طرح دہرانا ۳۵۷
طول ۱۴۳
طویل المقطع = ہجا رکن
ظ عربی ۹۰(۶)
ظاہر = ملفوظی
عام = (عام) نطق
عام کشادہ لبی ۵۸
عام لمبائی کا دہرانا ۳۳۱
عام مدور لبی ۵۸
عبرانی ص ۳۱۸، ۸۷(ii)(iii)(ب)
عبوری صوت ۸۷(۲)(ii)(iii)، ۳۰۹
- آواز ۳۷، ۵۳، ۱۱۳، ۵۶(۲)(ii)
- ابتدائی — ۸۵، ۸۷(۱)، ۳۰۷(i)
- اختتامی — ۸۵، ۸۷(۱)، ۳۰۷(۲)
- اختتامی حلقی — ۲۷۸
- انفی — ۳۰۶(۹)(ii)، ۸۷(۲)(i)(و)
- ترمیم شدہ — ۳۰۹(۷)
- تھپکی ۳۰۸(۳)
- تھپکی آوازوں کی — ۳۰۹(۹)(i)
- شدیدہ — ۹۳(۱)، ۱۱۳، ۹۳(۱)(ii)
(صفیرہ کی بجائے شدیدہ) — (۸ک) ۳۰۶(۹)، ۹۳(۱)(ii)
- غیر جہری — ۳۹۷(۱)(ii)
- تانفی آواز = — صوت

Punjabiandpunjab.com

وصل مستقل — ۵۳، ۳۰۹ (۲)
گھشو بن — ۹۳، (۵) ۳۰۹ (۴)
شل — ۹۲، ۳۰۶ (۳)
مجہورہ — ۳۰۸ (۱)
مہموسہ — ۳۰۸ (۲)
ہاء (ہ) کی — ۹۴ (۱) (ا)
عبری صوت والے مصمتے ہمسایہ مصمتے ۵۰، ۸۷ (۲) (i) (ج) ۱، ۱۹۷، ۸۷ (۲) (ii) (د)، ۹۲، ۹۷ (۲)
عبری صوت علاحدگی ہمسایہ مصوتے ۳۹، ۱۹۷، ۳۰۹ (۸)
عروض ۴
— کی علامتیں ۳۱۴
عثمانیہ یونیورسٹی کا اردو رومن ۳۸۴
عصری تصویری لکھائی ۱۵
علامت نگاری ۴
عقب لفظیے ۸۶ (۲) (ii) (ث) ۱
عقل ڈاڑھ ۳۵
عکرہ = پیش زبان
علامات بے صوت ۳۷۳
علت خفیف ۸۳
علم احوال اصوات ۵، ۱۱۴، ۲۲۹
علم اشتقاق ۴
علم الاصوات = اصواتیات
علم الالسنہ ۴
علم الاملاء ۳۲
علم الاصنام ۴
علم الانسان ۴
علم الخط ۴
علم اللسان = علم الالسنہ
علم اوقاف = علم وقوف
علم بدیع ۴
علم بیان ۴
علم تلفظ ۴
علم صوتیات = صوتیات
علم معانی = معنویات
علم ولدوات ۵، ۲۲۹
علم وقوف ۵، ۱۹۳، ۲۲۹
علم ہجاء ۴
علّی حروف = مصوتہ
علّی علامتیں = اعراب
عمیق (لکھائی) ۲۴
عوامی روایات ۴
غبی آواز ۹۳ (۳)
غرغراہٹ ۸۶ (۵) (iv)
غرغرہ ۸۶ (۵) (iv)
غشائی ۱۵، ۸۶ (۵) (ii)
— بندشی ۸۷ (۱) (i) (ذ) ۱
— حنکیہ ۸۶ (۵) (i)
— صفت ۸۶ (۵) (ii)
— قصبیہ ۸۶ (۵) (v)
— کیفیت ۹۳ (۳)
— لباتیہ ۸۶ (۵) (iii)
— مرور ۱۵
— مصوتہ = مخفیہ مصوتہ
غلصمہ = (جڑ) زبان کا آخری کنارہ
غنائی ۹۳ (۲)
— ٹکڑے ۱۵
— غرغر = غرغر
غناشیت ۱۹۱ (۲)، ۳۲۸
غنہ ۹۸، ۸۷ (۲) (i) (ذ)، ۱۸۹
— گونج ۸۶ (۴) (ii)
غوں غاں ۳۶۴
غیر
— اصواتی رنگ کے بجاؤ ۳۸۵
— بلند ۹۲
— ترمیمی مصمتے ۸۵، ۸۹، ۸۷ (۱) (ا) (ڈ) ۱
— رنگی ۴۷، ۱۹۶
— رنگی مفرقی آواز ۱۹۷، ۲۹۳
— سابقی رواں ۸۹، ۸۶ (۲) (ii) (ج) ۱
— سسکاری آواز = جرسیہ
— شنیدہ ۴۲ (۳)
— لسانیاتی سطح ۲۷۸
— متعین ۵۶ (۳) (ii)، ۳۰۶ (۱)
— مخلوط ۲۶۹
— مدور ۵۸
— مستعلیہ = قمریہ
— مستفلیہ = مستفلہ
— مطبقہ = منفتحہ
— مفخمہ = مرققہ
— ملفوظی ۳۰، ۳۰۵
— مقوس ۸۵ (۳)
— ناطقی آوازیں ۳۸
— نمایاں اصوات = — نمایاں ناطقی آواز
— نمایاں ناطقی آواز ۳۳
— واضح = مبہم
— واضح جہر ۸۷ (ا) (ل) ۱
— یقینی = مبہم
ف عربی ۸۷ (۲) (i) (ب)
فاتح الحرف (الف) = آگم
فتحہ ۷۳ (۲)، ۱۱
— اشباعی ۱۱
— شدیدہ = — متوسط
— متوسط ۲۵۴
— معروف/مجہول وغیرہ ۸۳
فرانسیسی نیسو ۹۳ (۲)، ۸۷ (۲) (ii) (د)
فرض منصبی ۳۳، ۳۷۱
فرق بین لب ۸۷ (۲) (i) (ب)
فشار = تکیہ
= بھینچنا
فصاحت و بلاغت ۴
فُل سٹاپ ۳۱۰
فم حلق ۳۵
— کی بندش ۸۷ (۱) (i) (ب)
— کی بندش (مشارکہ کا عمل) ۸۷ (۳) (ج)
فن ابجد ۴
فن املا ۴
فن تجوید ۳، ۴، ۶، ۳۹
فن تدویر ۶
فن ترتیل ۶
فن تقریر = خطابیات
فن تلفظ ۴
فن حدر ۶
فن رسم الخط ۴
فن رموز
فن قراءت ۵
فن وصل ۵
فن ہجاء ۴، ۲۱۹
فرق الآزاد صوتیہ = صوتیہ
فی البستان ۹۰ (۵)، ۹۶ (۳)
فی الشغو ۹۰

ق قدیم عربی ۸۸
قاطع ۴۲ (۷)، ۹۳ (۹)
قافیہ ۳۵۷
قافیہ پیمائی = شاعری
قبل
قدامی = مقدم
قدرے
— اندرونی ۶۸
— بلند زبان ۶۸
— بیرونی ۶۸
— پست زبان ۶۸
— قسریئی ۶۸
— قشیری ۶۸
— ترمیم شدہ مصوتہ ۶۸
— چپٹی ۴۲، ۲۹۶ (۵)
— غیر مجہر ۴۲ (۳)، ۲۹۶ (۱)
— مجہر ۴۲ (۴)، ۲۹۶ (۳)
— مخفی ۴۲ (۳)، ۲۹۶ (۳)
— مسموع ۴۲ (۳)، ۲۹۶ (۴)
قراتی سکولائی = تعلیم زبان ۳۹
قریب المخرج ۱۱۵، ۲۹۷ (۹)، ۳۸۹ (۸)
قصبۃ الریہ = نرخرا
قصبیہ ۱۵، ۸۶ (۶) (۱)
قصر
قصیرہ ۸۷ (۱) (iii) (ب)
قطعہ ۳۰، ۳۸۱ (۱) (ن)
افقی ۳۸۱ (۱) (ن)
قلب = مقلوب

قلبی رشتہ والا = اصلیہ حرف
قلقیہ ۸۳ (۱) (i) (ب)، ۸۶ (۵)
قلقلہ = مُتقلقلہ
قری ۸۶ (۴)
قواطع = دانت
قواعد زبان ۴
اصولی — = تشریحی
بیانی — = تشریحی
تاریخی — ۴
تخلیقی — ۴
تشریحی — ۴
تقابلی — ۴
توصیفی — ۴
فلسفی — ۴
کلیاتی — ۴
تحویلی — ۴
فلسفی — ۴
کلیاتی — ۴
قواعدی اعلال = اعلال
قواعدی ابدال = ابدال
قواعدی صیغہ ۲۶۳
قوس ۱۵
چھوٹی قوس ۶۹ زٹ
قوسین ۲۸
قوی (حروف) ۳۸۹ (۳) [illegible]
— سسکاری ۸۷ (۲) (iii) (ب)
ک عربی ۹۳ (۱) (ii)
کامل مجہر ۲۹۷ (۱) (ii)
کبڑی ۶۱، ۶۹

کتے کا غرانا ۸۶ (۵) (۱۷)
کٹکن (زبان کی) ۴۰، ۸۷ (۲) (iii) (الف)
کثیرالہجائی ۱۵۹
کثیرالمقاطع
کری مادہ اجسام ۳۵
کری مزمار ۳۵
کسرہ ۱۱، ۴۳، ۸۷ (۴)
— اشباعی ۱۱، ۵۹
— معروف (مجہول) وغیرہ ۸۳
کشادہ ۶۲
— اندرونی مدورپن ۵۹
— بلند ۶۲
— بیرونی مدورپن ۵۹
— لینہ مصوتہ ۹۳، ۸۷ (۴) (iii) (ج) ۴
— مدورپن ۵۸
کشادگی چوتھی ۴۰، ۵۷ (iii)
کشش = امتداد
کمزور ۳۰۹ (۵)، ۳۱۰
کلاسیکل عربی ۳۱۹
کلمہ ۴۳، ۳۸۳
— حرف
تحسین — ۲۳۵
فاء — ۲۳۵
لام — ۲۳۵
کم جہری ۴۹
کناری = شجریہ
کنٹھ = فم حلق
کنٹھیہ = حلقیہ
کوا = لہات

کواسر = شوآ
کوزی ۴۲ (۹)
کوما ۲۱۱
کہانیاں ۴
کہاوتیں ۴
کھٹکاری ۸۷ (۱) (ii) (i) (ب)
کھرچنی آواز = لہاتی کھرچنی آواز
کھرکھری ۸۷ (۲) (i) (ج) ۴
کھڑا الف = فتحہ اشباعی
کھڑی پیش = ضمہ اشباعی
کھڑی زیر = کسرہ اشباعی
کھلا مصوتہ ۳۰۹ (۱)
کھنگھرا = کھرکھری
کیفیت آواز ۳۱، ۸۴، ۱۹۰
کیفیت دوران گفتگو ۵
گرا ۸۶ (۵) (iv)
گرانا (آواز کا) = اسقاط
گرفتی ۸۷ (ii) (iii) ۴، ۹۳ (۵)
— رنگ ۹۳ (۷)
گروہ بندی ۵۸
مصوتوں کی ۶۶
گفتاری شکلوں کی لکھائی ۱۵، ۶۶
گفتگو ۳۰، ۳۷۸
— میں دیگر جسمانی حرکات ۱۵۵
گلک ۴۲ (۵)، ۱۷۳، ۱۹۶، ۳۳۰، ۳۲۹
ٹھپ — ۱۷۶، ۲۷۱ (۲)
گرام — ۴۲ (۵)، ۱۷۶
مرکب — ۱۷۸
اُفرقی — ۱۷۶

پنجابی — ۱۸۰
چڑھتی — ۱۲۶
— دار زبان ۱۲۳
— مستوی ۱۲۳
گُن ۳۸(۵)، ۸۴(۹)، ۱۱۵، ۲۳۳(۲)
گُنگُنا ۱۰۵
— پن ۹۹
گُنگُنی آواز = غنائیت
گورمکھی خط ۱۳۶(۵)، ۳۸۷
— میں ترکیب مالی ۳۲۱(۲)
— میں حرف و، ی ۵۵
— میں نئے حروف ۱۸۱
— تلفظ ۱۳۴(۵)، ۲۸۷
گولائی ۹۰(i)
گونج ۱۸۶، ۲۰۰
— دار آواز ۱۸۹
گھِسَنی = لبات
گھنٹی ۹۳(۵)۱۴، ۱۸۲
گھرنے دار ۹۱، ۸۶(۵)(iv)
گہری غرغری آواز = قصبیہ
ل مچھر/ رقیق/ ترکیب مالی ۲۲۰
"لا" ۵۲، ۲۷۹(۱۵)
لام چامہ ۲۵۳، ۲۸۲
لب بندش ۱۵، ۸۶(۱)(ii)
لب دانتی ۱۱۲، ۲۹۲
لبوں کی گولائی (صرف چپی ہے) ۹۰(۱)
— (غیر مدوری کی) ۹۰(۲)
لبی ۱۵، ۸۶(۱)
— پھیلاؤ ۵۹
— جھٹک ۹۷(i)(iii) و (iv)
— مخمصہ } ۱۵، ۹۳(۲)
— مخمصہ سائیشی }
لپّی = رسم الخط
لثاتی ۸۶(۲)(ii)(ز)
لثوی ۱۵، ۸۶(۲)(ii)(ز)1
— بندشی ۸۷(i)(i)(ز)
لِثّہ = گرو دانت
لحیان ۳۵
لحن ۵
— جلی ۵
— خفی ۵
— داؤدی ۳۵۷
لرزش ۱۳۲
لرزشی سکتہ ← سکتہ
لرزشی ہمزہ ۱۳۲، ۲۰۷
لسان
ادنی اللسان = یا طرز زبان
اقصی اللسان = جڑ زبان
ذولق اللسان = کنارہ زبان
راس اللسان = سر زبان
طرف اللسان = نوک زبان
لسان الزمار ۳۵
وسط اللسان = پیٹ زبان
لسانی نظام ۶۳، ۵۶(۲)(ز)
لسانیات ۴۰۱
لسانیہ ۸۶(۲)(ii)
لغتی اندراج ۱۹، ۴۴
لغتی تلفظ ۳۱
لفظ ۴۴
مجموعہ الفاظ ۴۴
موضوع الفاظ ۴۴
مہمل الفاظ ۴۴
لفظیہ ۴۳، ۴۴، ۳۸۰
لگاتار ہچکیاں ۸۷(ز)(i)(ج)۲
لگ رہت ۱۳۱
لمبا ۱۱۹، ۱۲۰
— آدھا ۱۲۰، ۱۲۰
— رسمی ۱۱۹
— حقیقی ۱۱۹
— بہت ۱۳۱
— پورا ۱۳۱
— مثل دو چند = مثل دو چند
— خالص مصوتہ رکھنا انگریزی کے حوالے ۵۶(۴)(ii)، ۳۴۴
لمبائی کی قدریں ۱۲۷
مختلف لمبائیاں ۱۲۸
لمس جلدی = انفصالی
لرزہ = لبات
لبات ۳۵، ۸۶(۵)(iv)
لباتی ارتعاش ۸۶(۵)(iv)
لباتی بندش ۴۱
لباتی غرغرہ ۹۹(۲)، ۸۶(۵)(iii)
لباتی گھرچنی آواز ۸۶(۵)(iv)، ۹۹(۲)
لباتیہ ۸۶(۵)(iv)
لہجہ ۴، ۸، ۱۶۳
اونچا — ۱۶۳(۱)، ۱۶۸، ۱۷۰
— کی محسوس حالت ۱۶۳، ۱۶۴
— کی لہر ۱۶۷، ۱۶۹
اونچا — اور امتداد کا فرق ۱۶۲(۲) نوٹ
جذباتی لہجہ ۱۷۰، ۳۵۵
لگاتار — ۱۶۷
نظام — ۱۶۴
نیچا — ۱۶۳(۲)، ۹۳(۲)، ۱۶۸
یکساں (ہموار) — ۱۶۳(۳)
لہر ۱۵۵
لیپسیس ابجد ۱۹
لینہ ۸۷(۲)(ii)(ج)
ما بعد الہا ۹۴(۱)(i)
— پچھلا ہی — ۹۴(۱)(i)
— سپاہی — ۹۴(۱)(i)
— سنسکرت آوازیں ۹۴(۱)(i)، ۱۸۴
— قوی — ۹۴(۱)(i)
ماترا ۱۳۱
— کی نشانی عروض میں:
ایک ماترا ۲۱۴
دو ماترا ۲۱۴
مادہ ۴۴
ماڈرن خط الہا ۹۴(۱)(ii)، ۱۸۴، ۳۳۸
ماقبل آخر ۱۷۱
— سے قبل ۱۷۱
ماقبل حرکت ۲۹۷(۳)(iii)
مبدو دہ حالت ۲۵(۷)، ۳۳۳
— میں حرکت ۲۱(۸)۲ نوٹ، ۳۲۰
مبنی ۷۵
مبہم ۵۶(۳)(ii)، ۱۵۵
متجانس ۳۸۹(۷)
— الفاظ ۲۷
متحد الجنس آواز ۱۱۵

متحدالصوت = ہمصوتیہ
متحد فی المخرج ۵
متحرک ۵۲
— بالقوہ ۳۰۱
متعین آواز ۳۰۶(۱)
متنفسیہ = تنفسی
متقارب ۳۸۹(۸)
متقارب المعنی = رنگینیاں
متوسط ۶۲
— بلند ۶۲
— پست ۶۲
متوسطہ ۸۷(۲)(د)، ۲۷۱
مثل در چند ۱۲۲، ۱۳۹، ۲۰۸
مثل دوہرا مرکب مصوتہ ۲۹۹(۶)(iv)
مثل مجری صفت والا مصوتہ ۳۰۹(۳)
مثل لبا ۱۲۳، ۱۳۸، ۱۴۰
مثل مصوت ۵۰، ۹۰، ۸۷(۲)(ii)(ج)۲
مجرد آواز ← آواز
مجرور ۷۵
مجوف ۶۱
مجودین (تجرانی) ۳۶۰
مجہر رُکنی لام ۴۸(۵)
مجہورہ ۴۲(۲)
— پشاشی ۸۷(۱)(ii)(د)
— سایشی ۴۲(۲)
— مصمتہ ۴۲(۲)
مجہول ۶۰
— آوازیں ۳۸۹(۴)(ii)
محاورات ۴

متماثلی ترکیب ۹۰(۷)
مخارج الکبریٰ ۸۵
مختصر نویسی ۴
مختفی ۴۲(۳)، ۸۷(۲)(ii)(د)
= مکتوبی
آدھی — ۲۹۷(۳)(vi)
— سایشی ۴۲(۳)
— میم = میم مختفی
— غنہ ۳۸۹(۹)(ii)
مختلف الجنس آوازیں ۱۱۵
مخرج (مخارج) ۲، ۴۱
— آواز ۸۴
حلقی — ۸۵
شفتی — ۸۵
— کبریٰ = مخارج الکبریٰ
وسطی — ۸۵
مخصوص (الکعائی) ۲۵
مخصوص بحرف تلفظی ۳۱۲
مخفف ۲۹۲(۲)
مخففات ۳۶۵
مخلوط ۶۱
= مخلوط اللفظ
اندرونی — ۶۹(۳)
— دوہرا مصوتہ ۵۶(۳)(ii)، ۸۷(۲)(ii)(د)
مخلوط التلفظ ۱۳۲
مخلوط اللفظ ۱۳۴، ۱۸۵(۱)
مخلوط الہا (= مہاپران) ۹۴(۱)(i)، ۸۷(ii)[illegible]، ۹۹، ۱۸۳، ۱۸۴، ۲۴۳
ثقیل (بھاری) — ۱۸۳، ۹۴(۱)(ii)
مخلوطی = مخلوط التلفظ
= پنجابی سمکیس

مُخنی = موردھنیا
مد
ادھورے قلم والی — = چھوٹی —
اردو — ۱۱، ۱۴۸
— اصلی ۱۴۷(۱)
باریک — = چھوٹی —
— بدل = — کلمی مخفف
بڑی — ۱۱، ۱۳۲
— بسکون عارض = — وقفی
پورے قلم والی — = بڑی —
— تمکین = — اصلی
— جائز ۱۴۷(۵)
— جائز منفصل = — منفصل
چھوٹی — ۱۱، ۱۳۲
— حرفی ۱۴۷(۱۰)
— حرفی مثقل ۱۴۷(۱۲)
— حرفی مخفف ۱۴۷(۱۱)
— ذاتی = — اصلی
— ساکن = — کلمی مخفف
— سکون مخفف = — کلمی مخفف
— سکون مدغمی = — کلمی مثقل
— شبع = — حرفی
— فرعی = — کلمی مثقل
— طبعی = — اصلی
— عارض مظہر = — وقفی
— عارضی = — وقفی
عربی مد = بڑی —
= چھوٹی —
عربی — کا نظام ۱۴۷

— فرعی ۱۴۷(۲)
— فواتح = — حرفی
— کلمی ۱۴۷(۱۴)
— کلمی مثقل ۱۴۷(۱۶)
— کلمی مخفف ۱۴۷(۱۵)
— لازم ۱۴۷(۹)
— لازم خفیف = — حرفی
— لازم مظہر = — حرفی
— لین ۱۴۷(۸)
— لین لازم ۱۴۷(۱۳)
— لین وقفی = — لین
— متصل = — واجب
— مدغم = — کلمی مثقل
— منفصل ۱۴۷(۶)
— منقلب ۱۴۷(۴)
— واجب ۱۴۷(۳)
— وقفی ۱۴۷(۷)
مدخلہ اعراب ۱۳۴، ۲۹۹(۶)(ii)
مدخلہ حرف ۲۹۹(۶)(i)
مدخلہ "R" ۲۹۹(۶)(i)(و)
مدخلہ "L" ۲۹۹(۶)(i)(و)
مدور ۹۳(۱)
— وسطیہ ۹۳(۱)
— چپن ۵۸، ۹۰(۲)، ۱۴۹(۷)
— جوفیہ = شجریہ
— غشائی ۹۳(۱)
حلقی — چپن ۹۳(۱)
— مصمتہ ۹۳(۱)
— مصوتہ ۵۸

Punjabiandpunjab.com
289

مطلق نہ — ۹۳ (۱)
ہلکا — ۹۳ (۱)
مزلقہ = صامتی تھپکی دار حروف ۸۷ (۲) (ii) (۴)
= طرفیہ (رنگ کی آوازیں) ۹۷ (۱) (vi) نوٹ
مراتب ۳۵۴
مراتب تجویدیہ ۷
مرتعش ۹۴ (۴)
— سایشی — ڈنمارکی "ر"
غشائی قصبیہ — سایشی ۸۹ (۵) (v)
بیاتیہ — سایشی ۸۶ (۵) (vi)
مرفوع ۷۵
مرقق ۱۰۶، ۲۷۰
مرققہ ۹۳ (۳)
مرکب ۴۴
— آواز (حرکات مرکب) ۵۳، ۵۴
— دوہری آواز = مرکب دوہرا مصوتہ/مصمتہ
مرکب دوہرا (بنانا) ۲۸۲ (۳)
— بلند ۵۶ (۳) (i)
مخلوط — ۵۶ (۳) (ii)
— مصمتہ ۸۷ (۲) (ii) (۳)، ۵۷، ۳۸۰
— مصوتہ ۳۸، ۵۴، ۵۷ (کا ۱)، ۲۸۰
— مصوتہ بنانا ۲۸۲ (۳)
ہائیہ — ۹۴ (۱)
مرکب تہرا مصوتہ ۵۴
مرکزی = مخلوط
مرتی لام = الشاوی لام
مرثیہ = قصبیہ
مزمار ۳۵
مزید ۴۴

مستطیلہ ۸۷ (۱) (ii) (ب)، ۳۱۸
مستعلیہ ۶۴، ۹۳ (۲)
= مفخمہ ۹۳ (۳) نوٹ
— لبی ۸۶ (۱) (i)
— مصوتہ ۷۳
مستفلہ ۹۳ (۳)
مستقل اختتامی "انتقالی آواز" ۲۹۷ (۹)
مستقل اصوات (بول) ۳۴، ۲۷۰، ۸۷ (۲) (ii) (د)، ۳۳۳، ۳۶۷
مستقل حرف مغنّہ ۳۹۰ (۱۳)
مسموعی آواز ۸۷ (۱)
مسکن آواز ۸۷ (۱)
مسموع ۴۲ (۴)، ۸۷ (۲) (ii) (ج)
مسوڑھے ۳۵
مسیلہ (جیبی صفت والے) مصمتے ۵۰، ۸۷ (۲) (ii) (ج) ۲
مسیلہ (جیبی صفت والے) مصوتے ۴۹، ۸۷ (۲) (ii) (ج) ۲
مسئلہ گونج ۲۰۳
مسئلہ لہر یا نبرہ ۲۰۳
مشارکی عمل ۴۲ (۲)، ۹۳ (۹)، ۹۷، ۱۰۳، ۳۴۹
مشبہ الصوت ۵
مشترک تجنیس = مخلوط الیا
مشتق ۴۴
مشدد ۱۴۶
— مصمتے = دوہرے مصمتے
مصمت حرف ۴۷، ۳۹۵
مصمتہ ۴۶ (۲)
— حروف (= بغیر صامتی تھپکی کے) ۸۷ (۲) (ب)، ۸۷ (۲) (ii)، ۹۷ (۱) (vi) نوٹ
= رخوہ آوازیں
— کی مصوتہ کی طرف انتقالی ۸۷ (۲) (ii) (د)
مصوّت حرف ۴۷، ۳۹۷

مصوتہ ۴۶ (۱)
— بند ۲۰۶ (۲)
— پورا لمبا ۲۰۶ (۲)
— چھوٹا ۲۰۶ (۲)
— جیبی صفت والا ۲۰۶ (۲)
— کی بسیط سے مرکب کی تبدیلی = سرکویں
— کی مصمتہ کی طرف انتقالی ۸۷ (۲) (ii) (د)
— کھلا ۲۰۶ (۱)
— مدور ۵۸
مصوتی آواز ۴۶ (۱)
مصوتی صوتیہ ۳۵۰
مضاف ۳۸۹ (۲) (ii) (ج) ۲، ۳۱۵ (۳)
مضاعف کلمہ ۲۳۰، ۳۲۶ (۲۱)
مضبوطی ۸۷ (۲) (ii)، ۸۷ (۲) (ii) (ج) ۱
مضموم ۷۵
مضمون نگاری ۴
مطبقہ ۹۳ (۳)
— مستفلہ ۹۳ (۳)
معتل کلمہ ۲۳۰
معتل الفی آوازیں بنانے والے حروف ۳۸۹ (۱۳) (vii) نوٹ
معدولہ حرف = واؤ معدولہ
معرب ۷۵
معروف ۶۰
معکوس ۳۸، ۴۱ (۳)، ۷۹، ۹۱ (۲)، ۸۷ (۲) (ii) (د)
معکوسی = مغرفہ
معنوی وجود = لفظیہ
معنویات ۴
معیار (زبان ۲) ۳۵۱
معیاری آوازیں ۲۱

معیاری تلفظ ۳۵۲
معیاری زبان ۳۵۱
معیاری مصوتے ۷۱
ابتدائی — ۷۲
ثانوی — ۷۲
مغناۃ = غنّہ
مغنویہ = خیشومی
مفتوح ۷۵
مفخمہ (مصوتہ) ۷۳
مفخمہ (مصمتہ) ۹۳ (۳)
مفخمہ لبی ۸۶ (۱) (i)
مفرد آواز (حرکات مفردہ) = بسیط
مفرد مصوت ۲۸، ۸۲
مفہوم سی ٹکڑا ۲۱۱
مقام تشکیل ۸۶
مقدار جنبش = انداز عضو
مقدم ۹۱
— اندرونی ۶۹ (۴)
— حالت ۲۶ (۱)
— مدور ۶۹ (۴)
مقصورہ ۱۱۶
مقطع = رکن تہجی
متناقب مقاطع ۲۱۳
مقطعات ۱۷۷، ۱۷۴ (۱۰)، ۲۱۶
مقفیٰ آوازیں ۲۹۲ (۳)
مقلقلہ ۸۸، ۳۰۹ (۱)
مقلوب ۲۳۱ (۵)
مقولی ۱۱
مکتوبی ۳۰۱ (۳)

290
Punjabiandpunjab.com

مکررہ ۸۶(۲)(i)(ج)۲
غشائی — ۸۶(۵)(iv)
لہاتیہ — ۸۶(۵)(iv)
مکسور ۷۵
مکمل رکاوٹ ۱۵
ملاپ ۲۰۶(۲)
بند — ۲۰۹(۲)، ۲۹۵
کھلا — ۲۰۶(۲)، ۲۹۵
ملازی = لہاتیہ
ملتانی بولی کی گمشدہ آوازیں ۹۲(۵)
ملفوظی ۳۰۱(۲)، ۳۰۵
ملفوظی = مختلف اللفظ
ملوّن ۶۹(۲)
— "ر" والا ۶۹، ۹۷(i)(ii)
مماثل جوڑا ۱۴۳، ۳۸۱(۲)
مماثلت ۲۵۸، ۲۵۹
منحرف زلقیہ "ر" ۸۷(۲)(iii)(د)
منحرف ۸۶(۲)(ii)(ج)۲
— "ر" ۹۰(i)، ۹۷(i)(ii)
منخفضہ = مستفلہ
منزل ۲۲۵
منصوب ۷۵
منفتحہ ۹۳(۳)
منقوس = مابعد الہا
منقطع ۷۴
منہ ۳۵
موردھنیا ۸۶(۲)(ii)(ج)
— "ر" ۸۲(۳)، ۹۸(۳)
موصل (جوڑنے والے حروف) حروف جو لکھنے میں جڑ جائیں) — وصلی
غیر موصل (وہ حروف جو دوسرے حروف سے) جو لکھنے میں نہ جڑیں — غیر وصلی
موقوف ۳۰۷
مہا پران = مخلوط الہا
مہمل کلمہ ۴۳۰
مہموس [آدھا / پورا] ۳۹۷(i)(iii)
مہموسہ ۴۴(۱)
— دولبی سالیشی = [illegible]
— غشائی سالیشی [illegible]
— مصمتہ ۴۲(۱)
مؤخر ۹۱
— سادہ ۶۹(۳)
— بیرونی ۶۹(۳)
متیسر ہوا
میم سنسکرت ۹۷(۱)(iv)
میم عربی ۸۷(۲)(i)(ب)، ۹۷(i)(iv)، ۱۳۶، ۳۱۰
میم مختفی ۹۱
میم متلاطی ۳۸۹(۲)(iv)
ناشنو نقل ۲۸۳(۳)
ناطق آوازیں ۲، ۳۰
— کی زبان ۳۱۷
ناطقین بالضاد ۳۱۸، ۸۷(۱)(ii)(ب)
ناک کا صوتی جوف = انفی جوف
ناول نویسی ۴
نبرہ ۴، ۱۵۵، ۱۶۰
آزاد — ۱۵۵
بغیر — کے ۱۵۵، ۶۱
بغیر — والا مصوتہ ۱۵۶(۲)
بل دار — = سخت —
بند — ۱۵۶(۷)، ۲۰۶(۲)
تبدیل شدہ — ۱۵۶(۸)
جملیاتی — ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۰
دو — والا
زوردار — = سخت —
زائدہ سخت — ۱۵۶(۴)
سخت — ۱۵۵، ۱۵۶(۵)
ضعیف — = کمزور نبرہ
فقرے کا — = جملیاتی —
قوی — = سخت نبرہ
کمزور — ۱۵۵، ۱۵۶(۲)
کمزور سے سخت ۱۵۶(۵)
کھلا — ۱۵۶(۶)
— کی تاکید ۱۵۵
گمشدہ تاریخی — کی کمزوری کی شکل ۲۳۳
لفظی — ۱۵۷، ۱۵۹
معنوی — = جملیاتی —
میانہ — ۱۵۹(۳)
نثر مرجز / نثر مقفیٰ / نثر مسجع ۳۵۷
نثر نویسی ۴
نرخرا ۳۵
— کی تالیاں ۸۶(۶)(i)
نرم ۸۸
— تالو ۳۵، ۴۱
نحو ۴
نصب ۷۵
— کی تنوین ۱۱
نصف ۲۲۵
نطع = تالو
نطعیہ ۱۵، ۸۶(۲)(ii)(ب)
نطق ۲، ۳۸
حلق چباؤ کا — ۴۲(۷)
ترمیمی — ۳۲، ۹۰، ۹۲
ثانوی — ۴۱
خصوصی مقام — ۳۴، ۸۴(۲)، ۹۰، ۹۱
عام — ۸۴(۲)، ۹۰
مقام — ۳۸، ۴۱، ۸۴(۲)
نظم گوئی ← شاعری
نظم ۳۵۷
نفسی = مابعد الہا
نفی تاکیدی ۷۵
نفی جحدی ۷۵
نقل ۲۳۱(۱)
— لفظی ۳۸۳
نُقرہ = نبرہ
خاص — = سخت نبرہ
ثانوی — = میانہ نبرہ
نمایاں اصوات (بول) ← ناطق آواز ۳۳، ۳۷
نمایاں مستقل اصوات ۳۷
نمایاں چپٹاپن ۵۹
نمایاں قدر ۳۳
نمایاں مدور پن ۵۹، ۹۰(۲)
نواجذ = عقل داڑھ
نوعیت ۵۸، ۳۲۷
نوک بندشی = لثویہ بندشی
نوکیلے = بستہ
نون (اعلان یا اخفاء) = حرف مع الغنہ

Punjabiandpunjab.com

نُون شبہ غنہ (فارسی) ۱۱۷
نُون ستقی = الشوار
نُون غنہ (فارسی) ۱۱۷
نُون قُطنی ۱۱، ۳۹۹ (۴) (iii)، ۳۸۹ (۶)
نُون غنہ ۱۸۵ (۴)
نون فاصل ۳۸۱ (۲)
نون واصل ۳۸۱ (۲)
نون قطنی ۱۱، ۳۹۹ (۵) (iii)
نئی تاکیدی طرز ۲۲۳
نیا انگریزی رسم الخط ۳۲۱
نیم السعدادی ۸۷ (i) (ii)
نیم مصوتے ۸۴ (ii) (۳) (ج) ۲، ۸۴ (۲) (i) (ج)، ۵۰۰
نیم مصوتی صوتیہ ۳۸۰
واردانی تبدیلیاں ۲۲۹، ۸۴ (i) (i) (ii) ۱
واوِیی ۱۶۲
واوِ اشمام ضمہ ۲۷۷
واوِ لفظی ۱۳۲
واوِ عطف ۳۸۹ (۳) (ج) (iii) (و) و (ب)
واوِ معروف/مجہول دیرہ ۸۳
واوِ معدولہ ضمہ = واوِ اشمام ضمہ
واوِ معدولہ ۱۱، ۳۲، ۳۱۱
وِتران صوتیاں = اوتار صوت
وِترانی مزمار ۳۵
وِراما ۱۳۱
وِردھی ۳۸ (۵)، (۶)، ۲۲۳ (۱)
وزن
وِسرگ ۳۸ (۱)، ۸۷ (i) (i) (ن) ۲
وسط الحلق = لسان المزمار
وسعت ۱۱۳، ۱۲۵، ۳۲۷

وصل ۱۱، ۲۲۶
وصلی = موصل
غیر — = غیر موصل
وصلہ ۸۷ (i) (ii) (ن)
— اعراب ۲۹۴ (۵)
وضعِ تکلم ۸
وطنی دشواریاں ۳۱۹ (۲)
وقائع نگاری ۴
وقایہ نون = نُون وقایہ ۳۸۹ (۳) (iii)
وقایہ یاء ۳۸۹ (۳) (ii)
وقایہ ہمزہ ۳۸۹ (۳) (iii)
وقف
— آیاتِ حسن ۲۲۱
— آیت ۲۲۰
— النبی ۲۲۰
— اولیٰ ۲۲۰
— تام ۲۲۱
— جائز ۲۲۰
— جبریل ۲۲۰
— حسن ۲۱۹، ۲۲۱
— سکتۂ لطیف ۲۰۹، ۲۲۰
— طویل ۲۲۰
— غفران ۲۲۰
— قبیح ۲۲۱
— قد یصل ۲۲۰
— قیل علیہ الوقف ۲۲۰
— کافی ۲۲۱
— کذالک ۲۲۰
— کفران ۲۱۹، ۲۲۱

— لازم ۲۲۰
— لا وقف علیہ ۲۲۰
— مجوز ۲۲۰، ۲۲۱
— مرخص ۲۲۰، ۲۲۱
— مطلق ۲۲۰
— معانقہ ۲۲۰
— مراقبہ ۲۲۰
— منزل ۲۲۰
— وصل اولیٰ ۲۲۰
— یوقف علیہ ۲۲۰
وقفہ ۲۱۱، ۲۲۷
وقفوں کے صحیح مقام میں ہونا ۲۲۴، ۳۸۸ (i) (ii) (۵)، ۳۰۹ (۲)
وقفی ۲۱۳
— گرفت = حلقی گرفت
وَیفن ۴۷
ہ "ساکن انگریزی میں نہیں" ۳۳۳
ہائے بیان = ہائے غیر ملفوظی
ہائے شبہ ۳۰۱
ہائے غیر ملفوظی ۳۰۱ (۲)
ہائے لیاقت ۳۰۱
ہائے جلی (ملفوظی) ۲۲۳، ۳۰۱ (۲)، ۳۲۶
ہائے مختفی (مکتوبی) ۲۲۳، ۳۰۱ (۳)
ہائے مخلوطی ۳۰۱ (۲)
ہائے مخلوط التلفظ = ہائے مخلوطی
ہائے مظہرہ حرکت = ہائے غیر ملفوظی
ہائے غیر ملفوظی ۳۰۰، ۳۰۵
ہاشیئیت = مخلوط الہا
جہری — ۸۶ (۵) (۷)
ہاشیئے = مخلوط الہا
— رنگ ۳۳۳

ہجاء ۱۳، ۳۸۲
= فن ہجاء
تجریدی — ۳۸۶
تجریدی — ۳۸۷
ہجائی تلفظ ۳۸۵
ہر سو شور ۶۰
ہکار = (جاری) مخلوط الہا
ہکلاتا ۳۶۲ (۲)
ہلکی دبی مسعودی آواز ۱۰۵
ہلکی طرز ۲۳۲
ہلکی ہنسی = وسرگ
ہم آواز حروف ۳۷۳
ہم رنگ آواز ۳۰، ۳۷۱
ہمزہ ۲۹۷ (۱) (i)، ۸۴ (i) (i) (ن) ۲
— اور مع ہمزہ والی "ی" ۳۸۹ (۳) (ii) (ج) ۲
— بین بین (اقرب/البعید) ۳۴۹ (۸)
— القطع ۲۳۱ (۸)
— الوصل ۲۸۵
— القطع کی غنائی آواز ۹۴ (۳)
— زائد ۱۱۸
— سلب ۵۱
— کا شوشہ ۳۸۹ (۲۱)
— کا پچھلے حرف سے پہلے یا بعد پڑھنا ۳۸۹ (۲۲)
— کے بغیر الف ۳۸۹ (۳) (ii) (ج) ۱
— کے بغیر ی ۳۸۹ (۳) (ii) (ج) ۲
— کی لکھائی ۳۸۹ (۱۵)
لرزشی — ۳۸۹ (۲) (ii)
ہمس
ہمسی ابتداء ۲۹۷ (۱) (i)
ہمسائیگی

Punjabiandpunjab.com

ہمصوت = ہم آواز حروف
ہمصوتیے ۲۷، ۳۳، ۱۴۲، ۔ متھ الصوت ۳۶۱
ہنڈسی کی شوں شوں ۸۹ (۹) (i)
ہوا ۳۵
ہوائی لہر ۱۲۲، ۱۲۱ (۲)
ہواشیے ۱۱۹
ہونٹ ۳۵
پیٹ — ۳۵
تری — ۳۵
خشکی — ۔ پیٹ —
شکم — ۔ پیٹ —
ہیہٹ مُخزلہ ۵
یاما ۱۰۴، ۲۹۹ (۵) (iii)
یائے بطنی ۱۳۲
یائے معروف / مجہول وغیرہ ۸۳
یرملون ۳۵ (۸)، ۳۸۹ (۹) (i)
یک جُزی آواز = مُفرد آواز
یک رُکنی لفظ ۱۹۸
یگانگت ۲۶۲

چند پنجابی مترادفات

ارتعاشی	لرزیا	منفصل (لکھائی)	پیتلی
اصواتیات	آوازاں دا علم	مخلوط الہا	گھلویں ھ والے حرف
انفی	نکواژاں	(مہا پران)	ساہ واژاں
بھاری مخلوط الہا	گھلہائی	مکررہ	تکراری
تتلاہٹ	توتلی	منحرفہ	اُلٹا
ترمیمی	چکویں	عقب لثویہ	اُلٹاواں
تشیری	گھچی ہوئی آواز	مہموسہ	بے آواز
حرف صحیح	حرف	نبرہ	تکیہ
حرف علت	حرکت	ذیلی آواز	سیٹی آواز
خیشومی	گنگنی	مجہول حرکات	ڈھلویں آواز
دوچند	دوہری	I.P.A. نشانیاں	چنھاں
رکن تہجی	سنگ	نُون لثویہ n	عام نون
زلقیہ	تلکویں	" دنتی n̪	اتنون (مشبہ)
سائیشی	گھسرویں	" منحرفہ ɳ	اُلٹا نون
شجریہ	اطرافی	" عقب لثویہ n̠	اُلٹاواں نون (مشبہ)
صفیرہ	سیٹی دار	" حنکی ɲ	اینون
عقب لثویہ	اُلٹاواں	" سقفی ŋ	اجنون (مشبہ)
عمیق (لکھائی)	ڈونگھی	" لہاتیہ N	اغنون
لرزشی	کنبنی	" غشائی ŋ	اگنون (مشبہ)
لین	گھولویں		
مالجہ الہا	پچھہائی		
ماڈرن مخلوط الہا	ملہائی		
مہموسہ	مُڈھلی		
متشابہ	رلدے ملدے		
متوسطہ	پُلکویں		
مجہورہ	آوائی		
مختفی	ادھوائی		

Punjabandpunjab.com

Vocalic
— Consonants مصوتی مصمتے
Vocalism
Vocalise مجہور (تمدید)
Vocaloid ٣٠١
Vocoid ٨٨ (٣)
Syllabic ٣٠١
Non-syllabic ٣٠١
Vocule
Voice صوت
رجہ
— aspirate جہری ہائیت
— assimilation
— box = Larynx
— glide
— Chest گرام آواز
— glottis = Cord glottis
Head voice ٹیپ آواز
— leap سُر کے خاص اُتار چڑھاؤ کی تبدیلی
— murmur غیر واضح جہر
Sonorous — پُر جہر دار آواز
— stop
Voiced مجہورہ
— breath
— explosion مجہورہ پٹاخی
— glide
— fricatives = Tenues
Voiceless خفی
مختفی
— glide
— Vowel خفی مصوتہ
Writing
Morpheme — ٣٢٣
Morphophonemic — ٣٢٣

Voicing
Vowel حرف علت
شُوَر
مصوتہ
— Classification (مصوتوں کی گروہ بندی)
— gradation
— letter حرکاتی، اعرابی، مصوتی حرف
— like مثل مُصَوِّت
— method (حُجیاتی (طریقۂ تعلیم
— modified consonant دوہرے مصوتی لفظی کا مصمتہ
— mutation اعرابی تغیر
— points اعراب
— sound مصوتی آواز، صوت، حرکات
— system اعرابی نظام
— English ١١٩
— American
Vowelize
Vriddhi وردھی
Weak = Feeble کمزور
1. Unstressed
2. Weak sense stress & Strong
Weak form ہلکی طرز
Weak letter
Weak oral explosion ہلکی دہنی مسدودی آواز
Weak stress
Weaken
Weakening
Weight
Wen ٢٢

Wheeze خرخراہٹ
Wheezing Whisper → Whisper
Wheezy character خرخراہٹی آواز
Whisper چپکی آواز
Strong — مضبوط (چپکی آواز)
Weak — (or softly whispered) کمزور (چپکی آواز)
Wheezy — → Wheeze
Stage — دکھاوا
— glide
— glottis = Cartilage glottis
Whispering voice
Whispered
Softly — = Weak Whisper
Wide بر سو شُوَر
— Vowel
Word لفظ
Compound — مجموعہ الفاظ
Relational — ربطی حرف
Simple presentational — موضوع لفظ
Word intonation
Word accent
Word method (الفاظی (طریقۂ تعلیم
Word order ٣
Word stress
Written drill تحریری مشق (تعلیم زبان)
Yamas یاما
Yogha ٢٢
Zero grade
Zero stem

294
Punjabiandpunjab.com

Trisyllable

Trisyllable

True alveolar لثوی

True alveolar stop لثوی بندش

True dental دنتی

Tut بے قراری

Two articulations
= Sounds of two articulations

Type
- internal — ۳۰۳
- external — ۳۰۳

Ultima

Umlaut = Ablaut اصواتی امالہ
قواعدی امالہ
= Inclination

U.O. Umlaut ۲۷۳

Unaspirated الپ پران

Under rounding ۳۲۹

Understanding اِفہام

Unfold

Unhigh غیر بلند

Unilateral یک طرفی

Unit اکائی

Unity stress

Universal عام (نطق)

Unrounded غیر مدور

Unstopped Consonants
= Continuants

Unstressed بلنبر (نبرہ)
- — Vowels ۵۰ غیر نبرہ کا مصوتہ

Unvocalised } (initially)
Unvoiced } ابتدائی غیر مجہر

Unvoiced glide ۲۹۷
غیر شعوری جبری آواز مل

Unvoicing

Upper glottis = false glottis

Upper teeth ridge = alveoli

Utterance

Uvula لہات

Uvular لہاتیہ
- — "ر" ۸۶(۵)(۱۷)، ۹۳(۲)
- — roll لہاتی ارتعاش
- — scrape لہاتی گونجتی آواز

Uvularly

Uvularised

Value stress

Variant
- Free — ۲۱۷
- Non-conditional ۲۱۷
- Optional ۲۱۷
- — of morphemes ۳۲۰
- positional — ۲۲۳

Variation
- Free — ۳۰۳
- Partial free ۳۰۳

Variations تلفظی تبدیلیاں
- Individual — = Idiologism

Velar غشائی
- — Closure لہاتی بندش
- — gutturals
= gutturo-palatal
- — "l" = Dark "L"
- — pharyngeal غشائی تعبیہ

"ٹ" —
- — scrap (while pronouncing "ٹ")
- — stops
- — Vowel

Velaric ۳۲(۷)

Velarization تفخیم (صوت)
استعلی ۳

Velarized = Dignified

Velic ۴۱، ۱۸۹
- — Closure انفی جوف کی بندش

Velum = palate (soft)

Verse آیت

Versification شاعری، نظم گوئی، قافیہ پیمائی

Very close = Close high

Very open = Open low

Vibrant مرتعش

Vibratory trills ۳۰

Visarga وسرگ

Visible speech صوتی تحریری اشارات

Vocable لفظ

Vocabulary entry

Vocal
- — apparatus
= speech organs
- — bands = — cords
- — Chink
- — cords اوتار صوت
- — folds
- — lips = — cords

295
Punjabiandpunjab.com

Thick = Dark

— "l" = back vowel = Swedish "l"

Thin = front vowel

Thorn ۷۲

Throat حنجرہ

حلقیہ اور تصیبیہ

— stop modified = Choked

Timbre کیفیت آواز

۱۹۲(۲)۸۷

Belch — ۱۹۲

Dull — غبی آواز

Egressive — ۱۹۲

Glottalized — ۱۹۲ قاطع حالت کی آواز

Implosive — ۱۹۲ چھتائی حالت کی آواز

(Ingressive) Click — ۱۹۲

Pulmonic — ۱۹۲

Velaric — ۱۹۲

Time bulge حرکتی رفتار کا ایک لخت گر جانا

Tip ظاہر زبان

Titles ارتسام

Tongue-back = Velars

— front = Palatals

— point = True alveolar

— twister زبانی مروڑ تلفظ

Tone لگ

Compound — مرکب لگ

emotional — = والی لہجہ

entering — بڑھتی لگ

even-lower — = Low —

even-upper — = High —

falling — {sinking — / Low-falling —}

falling-rising —

— grammar

grammatical — = Syntactical —

High — ٹیپ لگ

High-falling — اترتی ٹیپ لگ

High-level — = High —

High-low — اترتی گراں لگ

High-rising — چڑھتی لگ

Inherent — = Semantic —

— language

level — یکساں لگ

low — گراں لگ

low-falling اترتی لگ

low-high — چڑھتی گراں لگ

low-level — = Low —

low-rising چڑھتی ٹیپ لگ

Mid — وسطی لگ

Mid-level — وسطی یکساں لگ

— of voice انگریزی میں دیگر جسمانی حرکات

Punjabi — = Blends

rising — {Entering — / High-rising —}

rising-falling —

semantic — معنوی لگ

sentence — جملیاتی لہرہ

sepulchral —

sinking — گھٹتی لگ

— syllable لفظی لہرہ

syntactical — نحاتی لہرہ

Toneme لگ کا صوتیہ

Tongue زبان

back of — جڑہ زبان

base of — جڑہ زبان کا آخری کنارہ

blade of — سرزبان

edge of — کنارہ زبان

flatness of —

fore of — = outer —

— front پیش زبان

— lowered زبان کی پست حالت

middle of — = Front of —

outer — بالائی زبان

— point نوک زبان

— position لسانی مقام

raised — زبان کی بلند حالت

rim of — = Edge of —

root of — = Back of —

sides of — کروٹ زبان

tip of — ظاہر زبان

Tonic

— accent

Transcribe

Transcription نقل لفظی

Transition sound انتقالی آواز

Transformational دوبارہ لکھے جانے والے

Transformational grammar

Transformations

Transliteration تحریری منتقلی

Trigraph جڑواں تہرا حرف

Trill لگاتار تھپکیاں

Trough کشادگی چوٹی

Triphthong مرکب تہرا مصوتہ

Punjabandpunjab.com

Successive Sound = Vowels & Consonants

Sulcal گھرنے دار

Suppressed

Surd (opposed to Sonant)

Surdation (opposed to Sonation)

Svarbhakti سُور بھکتی

Sweedish "l" ۲(ج)(۱)(۲)۸۷ (۱)(۱)۹۷

Sweet's Organic alphabet ۱۸، ۱۶، ۱۵

Sweet's Romic alphabet ۲۰، ۱۸، ۱۶

Syllabary

Syllabic رُکنی
- — former = Syllabic
- multi — کثیر الہجائی
- — prominence = Accent

Syllable رُکن ہجی
- Closed — بند رُکن
- Common —
- Checked — = closed —
- expiratory — پھیپھڑائی رُکن
- — formers = Syllabic
- heavy — = long —
- — in pausa = In pausa
- Irrational — ۲۱۳
- Long — لمبا رکن
- — Long by nature } لمبی بلحاظ
- — Long by position } ادائیگی
- Light — = Short —
- Normal —
- Open — کھلا رکن
- Pressure — = Expiratory —
- Short — چھوٹا رکن
- Sonority — گونجی رکن
- Stressed —

Syllable signs
- Irrational — ۲۱۴
- Long — ۲۱۴
- Short — ۲۱۴
- Two syllables of one mora ۲۱۴
- Two syllables of 1½ mora ۲۱۴

Synaeresis } اعرابی ترخیم برائے
Syneresis } تخفیف رکن

Synaloepha }
Synalepha }

Syncope ترخیم
- Syllabic — = Haplology

Synecphonesis اعرابی ترخیم

Synizesis اعرابی ترخیم برائے یک رکنی

Syntagm ۲۱۷

Syntax نحو

Synthetic امتزاجی

Tagmeme تشکیلہ

Tambour

Tap = Flap

Tasema نبرہ کا صوتیہ ۳۸۰، ۳۴

Tautosyllabic

Taxeme ۳۴

Teeth دانت
- — arch = teeth ridge
- edges of — کنارے دانت
- — ridge = Alveoli
- — rim جڑ دانت

Tempo رفتار

Temporal

Tense تشیری

Tenseness (زبان کا) کھنچ پن

Technic
- auditory acoustic — ۳۲۲
- auditory articulation — ۳۲۲
- Imitation label — ۳۲۲
- Instrumental acoustic — ۳۲۲
- Instrumental articulatory — ۳۲۲

Tension } کھنچ
Tensity }

Tenue غیر ترسیمی مصمتہ

Tenues جمہورہ سالیشی

Tetraseme ۲۱۴

Textual criticism تنقید متنی

Thematic Vowel

Theme

Theory of Plosive consonants شدیدہ مصمتوں کا نظریہ

Punjabiandpunjab.com

Spirant رخنہ
Spiritus asper = Visarga
Spiritus lenis = glottal stop
Spoken language ۳۰
Spoonerism
Spread = Emphatics
Spreading = lip spreading
Stammering آرکلا پن
Standard معیار
- sounds معیاری آوازیں
Stem
Stage whisper سٹیج سرگوشی
= Wheezy whisper
Stammering ہکلانا
guttural — غشائی آرکلا پن
Stigma ۲۲
Stimulus-reaction features ۳۰۰
Stod = Stödtone
Stödtone = Visarga
Stop مسدودی آواز
= بندشی
- glide consonants = glide stops
- modifier انسدادی متشکل
Suction — چٹاخ کا عمل
Pressure — پٹاخ کا عمل
Stopped
- Consonant = Plosives
- Vowel = Checked
Stosston = Visarga
Strained متاثر

Straight accent
Stream of speech = spoken language
Strengthened
Stress
- accent نبرہ کی تاکید
Close — = close contact
double — دو نبرہ و الا
end —
even —
extra strong — زیادہ سخت نبرہ
- group
checked — منضبط نبرہ
free — آزاد نبرہ
- impulse
medium — = secondary —
open — = open contact
primary — = strong —
Recessive —
Regressive —
Retracted —
Secondary — میانہ نبرہ
Sense — معنوی نبرہ
sentence — جملیاتی نبرہ
Shifted — تبدیل شدہ نبرہ
Strong — سخت نبرہ
Stronger than weak — کمزور نبرہ سے سخت نبرہ
Weak — کمزور نبرہ
Word — لفظی نبرہ
Stressed syllables

Stress signs
accute — شدید
grave — ثقیل
media — خفیف
Stricture رخنہ / درز
Double primary — ۳۰۳
Double subprimary — ۳۰۳
Initiating — ۳۰۳
Primary — ۳۰۳
Primary vulvate — ۳۰۳
Subprimary — ۳۰۳
Sub. vulvate — ۳۴۲
Vulvate ۳۰۳
Strictural function ۳۰۳
Strike ضرب
Strong
- conjugation ۳۲۵
- form بھاری طرز
- Grade
Stuttering ہکلانا
Styles مراتب تجوید
Subjunctive Vowel
Subnexe
Subphonemic ۳۰۹
Subsidiary members ضمنی ارکان
Subsimilation
Substitutes ۳۰
Substitution = alternant ۳۱۵
Substitution
Linguistic — ۳۲۵
Phonic — ۳۲۵
sequence — ۳۱۹
Subunits ۳۲۲

Signalling value نمایاں قدر
Silent voice خاموش بول
Silent letter حرف مستور
Similar ۳۰۴ (۲)
a- phonetically — ۳۰۴ (۱)
Similarity ۳۰۴ (۲)
Similitude مماثلت
Simple مجرد / بسیط
= element
Simplification
Simplified spelling
Simultaneous action اشتراکی عمل
Single sound مفرد
Single tap 'r' ایک تھپکی 'ر'
Slack
Slide سرکویں مصوتہ
= (زبان کی) پھسلن کی حالت
Sloped ڈھلواں
Slow formal ترتیل
Slur تھپڑی ترسی
Smooth سادہ کرنا
— breathing
= soft breathing
— flowing consonants
= liquids
Soft نرم
= Flat (Voiced consonants)
— attack ہمس ابتدا
— breathing
= glottal stop

— mute = mediae
— palate نرم تالو
Solar consonant = Apical
Solidi/Solidus ۳۲۹
Solution lenes
= Semi-occlusive
Sonant (opposed to 'Surd')
جہری، پُر صوت
less — کم جہری
Sonantic
Sonants ۳۰۹
Sonation (opposed to 'Surdation')
Sonorant
Sonoric
Sonority جہری کیفیت
= گونج
— theory مسئلۂ گونج
Sonorous voice → Voice
Sound آواز
= speech sound
— attributes احوالِ اصوات
— box = Voice box
— compensation
اصواتی تلافی
— considered as in the flow of speech
— formations تشکیلِ اصوات
— groupings
اصواتی ٹکڑوں کی گروہ بندی (علم ترتیبِ اصوات)
— in isolation مجرد آواز
— joints اصواتی بند
— modifications علم واردات
= واردات کی تبدیلیاں

— of two articulations دو مخرجی آواز
— relations اصواتی تعلقات
Successive —
= Sounds in isolation
Sound change ۳۱۳
Sudden — ۳۱۳
Unconditioned — ۳۱۳
Conditioned — ۳۱۳
Speech گفتگو
bad — عیوبِ تلفظ
Good — عمدہ تلفظ
Esophageal — ۳۲۵
— melody = Intonation
— organs اعضائے گفتار
— pattern وضع تکلم / طرزِ کلام
— perception
— tune = Intonation
Speech sounds ناطق آوازیں
Breathed —
Definite — متعین آواز
Voiced —
Voiceless —
Whispered —
Spelling ہجاء
Multi-spelt کثیر الہجائی
— pronunciation
→ Pronunciation
— reform تجدیدِ ہجاء
Reformed — تجدیدی ہجاء
Reverse —

Punjabiandpunjab.com

Rhetoric نثر نویسی
Rhotacism راء رأت / ابدال بہ راء
Rhythm ترنم / زیروبم
Rhythmical accent ۱۴۸
Rising
— intonation → intonation
— tone → tone
Robust قوی (حروف)
Rolled مکررہ
— "l"
Roman writing رومن لکھائی
Roman Urdu رومن اردو
Romic رومک
Root ۵۰۱
Rotation of mutes
Rough
— breathing = Visarga
Round
— curve ۱۵
Rounded مدور (مصوتہ)
Rounding گولائی
Roundness = Labialization
Sandhi سندھی ۳۳۰
Compulsory — ۳۳۰
Irregular — ۳۳۰
Morphologic — ۳۳۰
Optional — ۳۳۰
Regular — ۳۳۰
Regular-tone — ۳۳۰
Reminiscent — ۳۳۰

Schwa ۳۲، ۶۱
Scrape = Velar/uvular —
Screaming character چلاہٹ
Sepulchral tone مرغل آواز
Seconds = Affricates
Secondary ثانوی
= حرکات ناقصہ
— responses ۳۰۰
Segment قرص
= قطعہ
Long — ۳۳۳
Short — ۳۳۳
Trigger — ۳۳۳
Segmentation
acoustic — ۳۱۱
Semantics علم معانی / معنویات
Semanteme ۳۳
Semasiology ۳۲۸، ۳
Sememe ۳۸۰ لفظی کے معنی
Semi-
— consonants = half consonants
— hiatus
— high = High mid
— low = Low mid
— nasal (اکثر دو حالت میں) خیشومی
— occlusive نیم انسدادی
— rolled = flapped
— reduplication تکمیلی تکرار
— vocal
— vowel نیم مصوتہ

Sense group معنوی ٹکڑا
Sense stress معنوی نبرہ
Sentence فقرہ
— accent = — stress
— intonation → Intonation
— stress → stress
— method جملہ جاتی طریقہ تعلیم
— tone
Sepulchral مرغل آواز
Sequence ادھورا ملاپ
۳۱۰
— of two vocoids = diphthong
Partitioned phoneme — ۳۱۰
Sequential
pre — ۳۱۹
post — ۳۱۹
Seriation ۳۱۸
Series
Structural — ۳۱۸
Servile
Sharp = breathed consonants
Sharpen ذوکرار
Shifted position ترمیم حرکت
Shifted Vowel ترمیم شدہ مصوتہ
Shifting accent
Short چھوٹا
Extra — خفیف
— syllable → syllable
Shut بند ہجائی
Sibilant } سیسکاری
Sibilate }

Punjabiandpunjab.com

— molars ڈاڑھیں
— palatal سقفی
— phonemic ۳۴۸
— tone
— tonic
Presentational اصطلاحی گفتگو والے
Primary ابتدائی
— consonants = حرکات تامہ تکبیریہ
— stress → stress
— symbol ۳۲۳
Primitive
Production اظہار
Progression
Pronunciation تلفظ/بول چال تلفظ
Erasmian —
Continental —
Lexical — لغتی تلفظ
Spelling —
— without respelling تلفظ بغیر ہجے ثانی
Proparoxytone
Prose = Rhetoric عروض
Prosodeme = Supra-segmental phoneme
Provection
Psellicism
Psittacism
Punctuation فن رموز
— marks رموز اوقاف
Pulmonary
Pulmonic
Pulse
Pure خالص
Quadriliteral
Quadrisyllabic
Qualitative
Quality نوعیت
= Timbre
Voice — = Timbre
Quantity وسعت
Quaver لرزش
— rest لرزشی سکتہ
Quiescent ساکن
Radical اصلی حرف
Radix
Raised → Tongue
Rank
Rapidity تیزی
Degree of — تیزی کا معیار
Rapidly = tempo
Rapid colloquial حدر
Rarefactives = Ingressives
Rattle غرغرہ
R-coloured طرز آر والا
Recoil
Real ۳۲۳
— syllable ۱۹۵
Recursive (Turner اصطلاح) = Choked
Reduplication دہرائی کی تکرار
Regimen = Government
Register سپتک
thick — مندر سپتک
thin — تیبر سپتک
Reinforcement
Reiterative
Relation تطابق
Relational اصطلاحی تعلق والے
— words ربطی حروف
Release رہائی
Replacement
= Alternation
Resonance جھنکار
Resonant
— sounds = Nasal sounds
— nasal جھنکاری غنہ
Respell
Rest
Restressed form نئی تاکیدی طرز
Retreat زبان پیچھے ہٹا کر
Retracted پیچھے ہٹا ہوا مصوتہ
Retraction = In
Retroflex معکوس مصمتہ
= معکوس مصوتہ
laterally sounded — vowel (۹) ۳۲۸
Rattskrivning ۳۸۲
Rheme

Punjabiandpunjab.com 301

Phoneme صوتیہ / جوہر صوت ۳۰۹
Archi — ۳۲۳
— cluster } = Diphthong
Compound — }
Compound primary — ۳۰۹
Fringe phoneme — اطرافی صوتیہ
High-frequency base — زیادہ دوری صوتیہ
Juncture — ۳۱۰
Macro — ۳۰۹
Micro — ۳۰۹
Primary — ۳۰۹
Prosodic — ۳۰۹
Secondary — ۳۰۹
Segmental — آزاد صوتیہ
= Successive sounds
Supra-segmental — فوق الآزاد صوتیہ
= Exponential sounds
Self-contained — ۳۰۹
Sentence — ۳۰۹
Simple — ۳۰۹
Simple primary — ۳۰۹
Sentence — ۳۰۹
Syllable — ۳۰۹

Phonemic
— differences = All + Same
— environment → Phonematic
Partially — قدرے صوتیاتی
— systems change ۳۱۳
= Sound change

Phonemics تجصوتیات
= فن ابجد = علم الاملاء

Phonetic
— conditions اصواتی ماحول
— element ۳۹۹، ۳۱۷
— fraction = segment
— laws ۳۴۴
— Reader اصواتی درسیہ
— script اصواتی کتابت
— system تلفظی طریقہ
— units ۳۲۳

Phoneticize اصواتی کتابت کرنا

Phonetics اصواتیات / علم الاصوات
Acoustic — ۳۴۸، ۳۷۰
Auditory — ۳۴۸، ۳۷۰
Comparative — تقابلی
Descriptive — تشریحی / توضیحی
Experimental — تجرباتی
General — کلیاتی
Instrumental — آلاتی
Physical — ۳۴۸
Physiological — ۳۴۸، ۳۷۰
Practical — عملی
Laboratory — = Experimental ۳۹۹
α — ۳۹۹
β — ۳۹۹

Phonic ملفوظی
— method صوتی طریق کار (تعلیم زبان)

Phonics فن تجوید
Phonograms ۳۲۳
Phonography مختصر نویسی
Phonologically صوتیاتی
Phonology صوتیات / صوتیاتی نظام
Phrase
Phthongal
Pig's whistle = Wheezy character
Pitch سُر
High — اونچی
— language
less — کم سُر
— levels اصواتی سطحیں
low — نیچی

Place جگہ / مقام
— of articulation → articulation
— of formation → formation

Plosion مسدودی آواز
Plosive مشددہ
Poetry = Versification

Point = (tongue) point
— alveolar = True alveolars
— aspirate
— consonants → consonants
— dental }
— teeth } True dentals
— blade alveolar
= palato-alveolar
— gum = True alveolars
— modified = Retroflex vowels

Pointing
Polyphone
Polyphonic
Polyphony
Position = Word order
Post —

Post —
— alveolar عقبی لثویہ
— aspirate مابعد الہا
— aspirated
— consonantal
— dental اسلیہ
— palatal
— tonic
— velar = Uvular
— vocalic

Praghriya

Pre —
— alveolar
— consonantal
— linguistic قبل لسانیاتی سطح
— linguistics ۳۴۸

302
Punjabiandpunjab.com

Pairs
- Analogous — مماثل جوڑا
- Minimal — اقلی جوڑا

Palaestype پیلیو ٹائپ

Palatal حنکی
- — off glide
  اختتامی حنکی عبوری آواز
- — vowel
  = Front vowels

Palatalization

Palatalized = Elevated
= out vowels

Palate
- Front — } سخت تالو
- Hard — }
- soft — نرم تالو

Palato-alveolar لثوی حنکی

Palato-dental
= Palatals

Palatogram

Palatography

Palatonasal

Paradigms ۳۱۸

Para - Gammacism
= Gammacism
- — Lambdacism (۵) ۳۴۲
- — Rhotacism (۹) ۳۴۲
- — language
  متوازی زبان / سانوی

Paragoge

Parallelism
- structural — ۳۱۸

Parasite

Parasitic

Partially قدرے
- — devoiced قدرے غیر مجہور
- — Fortis قدرے سخت
- — modified sounds
  قدرے متغیر آوازیں
- — Voiced قدرے مجہور
- — voiceless قدرے مہموس

Pattern
- Phonemic — ۳۱۴
- Phonetic — ۳۱۴
- Sound — ۳۱۴
- — sound. = phonema ۳۴۴

Pausal
- — stop

Pause وقف ۳۴۳
- Embracing — معانقہ
- Forbidden — لا وقف علیہ
- Hiatus — سکتہ خفیف
- obligatory — وقف لازم
- — of verse آیت کی نشانی
- voluntary absolute —
  وقف جائز
- Voluntary better —
  وقف اولیٰ
- Voluntary unnecessary —
  وقف اولیٰ

Penult

Penultimate ماقبل آخر

Perceptible ۳۴۴

Perceptibility شنوائی / آواز کا نسبتی احساس

Personal difficulties
ذاتی دشواریاں

Percussors (۷) ۳۴۲، ۱۹۲

Percursives (۷) ۳۴۲، ۱۹۲

Perceptual ۳۴۴
- — syllables ۱۹۵

Perturbations ۳۴۳

Pharyngonasal خناقی

Pharyngeal مزمار؟
- — cavity = Pharynx

Pharyngealised
= Emphatics

Pharynx حلق

Phases ۳۰۵

Phememe تجفوتیہ

Phonation

Phenotype (opposite of cryptotype)

Philology علم اللسان / علم اللغات / علم الالسنہ
= linguistics (۶)

Phone مستقل اصوات / لفظی آواز / ابال
- Instrumental — ۳۰
- Perceptual — ۳۰
- Real — ۳۰

Phonems

Phonematic
مستقل آزاد صوتیہ
- — environment
  = Phonetic Conditions

Phonematics ۳۷۸
(see also ...)

(۶) The British use of "philology" for "linguistics" is not imitated in America. Similarly the term "Phonology" (as opposed to "Semasiology") is kept distinct from "Morphemics". Even the theory of the nature and permutation of the sounds (i.e. phonemics) & Phonetics of a language are considered as its phonological systems, its phonology.

Punjabiandpunjab.com

— sounds انفی آوازیں
— twang = Nasality
Nasality غنائیت
Nasalization تغنیہ
Nasalized خیشومی
Nasopharynx ۳۱
National difficulties
وطنی دشواریاں
Neutral
بے تعلق (زبان کا)
— lip position
عام کشادہ لبی
— lip spreading
عام مدور پن
— sound غیر متعین آواز
— vowel دبا ہوا مصوتہ
— letter دبا ہوا حرف
= خفی
Noeme ۳۸ حرفیہ کے معنی
Nexus
Nigoré
Noise شور
Non-distinctive غیر نمایاں
— speech sounds
غیر نمایاں بول
Non-emphatic
تنفخیہ
Non-fricative
= Semi-vowels
Non-palatalised
= Lowered

Non-sibilants جرسیہ
Non-stop
= continuants
Non-syllabic غیر رکنی
Non-velarised
= Delicate
Northumbrian burr
= Grassaye
Note
Nuances (متقارب المعنی کی رنگینیاں)
Nunnation تنوین
Obscure دب جانا (آواز کا)
— vowel مبہم مصوتہ
Obstruction تضیق
Occitone
Occlusion = Obstruction
Occlusive انسدادی
On breathing اُبھانیہ
Onset ابتدائی آواز
Open کشادہ
— consonants
= continuants
— high کشادہ بلند
— low پست تریں مصوتہ
— rounded
کشادہ مدور پن
— vowels
— inner rounding
کشادہ اندرونی مدور پن

— Outer rounding
کشادہ بیرونی مدور پن
Oral دہنی
— drill
تحریری مشق (تعلیم زبان)
Order ۳
Organs
Primary — ۳۰۷
Vocal — ۳۰۷
Organic ترکیبی
— alphabet ترکیبی ابجد
— script ترکیبی کتابت
Organically ترکیبی
Origin ماخذ/اصل/اولیشہ
Orinasal
(مقبوضہ حالت سے) خیشومی مصوتہ
Orotund
Orthoepy فن تلفظ
= علم تلفظ
Orthography فن ہجاء
= علم ہجاء
Orthology صنائع
Out زبان کی بیرونی حالت
= بیرونی مصوتہ
Outer = Advanced
— rounding
بیرونی مدور پن
Over
— flatness
نمایاں چپٹا پن
— rounding
نمایاں مدور پن

Punjabiandpunjab.com

Mediovelar
Mediopalatal
Medium length
Metacism = Mytacism
Metaphysics of language
= Philosophical grammar
Metalinguistics ۳۲۸
Metathesis تجنیس و تقلیب
Microlinguistics ۳۲۸
Mid متوسط
– back
– central
– close = High mid
– front
– mixed
– open = Low mid
Middle وسط
= Medial
– mute = Mediae
Memmation
= Mytacism
Minimal pair اقلی جوڑا
Mixed مخلوط اعراب
= Fricative
– divided
= lateral fricative
Modern aspirates
ماڈرن مخلوط الہا
Modified ترمیم شدہ
۳۰۲
– articulation
Modification ترمیم
= Vowel mutation

Boundary — ۳۱۷
Phonetic — ۳۱۷
— symbols ترمیمی علامات
Modifier ترمیمی
Molars ڈاڑھیں
Momentaneous = Shut
Momentary
Monophthong بسیط مصوتہ/مفرد آواز
Monophthongal = Pure
Monophthongize
Monosyllabic
Monosyllable
Mora ماترا
Morph ۳۴۳
Empty — ۳۴۳
Overlapping — ۳۴۳
Portmanteau — ۳۴۳
Simultaneous — ۳۴۳
Staggered — ۳۴۳
Morpheme لفظیہ (تاریخی یا
غیر تاریخی) / صرفی وجود
Additive — ۳۴۳
Complementary — ۳۴۳
Discontinuous — ۳۴۳
Peripheral — ۳۴۳
Supplementary — ۳۴۳
Subtractive — ۳۴۳
Replacive — ۳۴۳
Visual — ۳۴۳
Morphemics ۳۲۸
Morphology صرفیات
Morphophoneme ۳۴۳

Morphophonemics ۳۲۸
Mortify
Mouillé (۲)۳۶۲
Mouillation }
Mouillure }
Mouth منہ
Movable
Muffled character
دبی آواز
Mumble (لب بیچ منہ سے) بڑبڑاہٹ
Murmur پھسپھساتی آواز
غیر واضح =
– diphthong } = obscure
– vowel } vowel
Mutation تغیر
Deaf — ناشنو نقل
Vowel —
Mutative
Mute وقفی
= Nonsyllabic contoid
۳۰۱
Middle — } = Mediae
Soft — }
Mytacism تمویم
Mythology اساطیر نگاری
Narrow عمیق
– script عمیق لکھائی
– vowel = Tense
Nasal انفی
– cavity انفی جوف
– glide → Glide
– modifier ← غنائی گرہ
– plosives
= Pharyngo-nasal

– lingual vowel ۴۳
– palatal
– velar = lip-back
– velar vowels = shifted

Lallation (۳) ۳۴۳
Lambdacism (۲) ۳۴۳
Language زبان
dominant — ۴۲۵
lower — ۴۲۵
upper — = dominant —
– classification
تجویب الالسنہ
La — = language
La parole = Speech
Laryngal = glottals
Larynx نرخرہ حلق
Lateral طرفیہ
Bi — دو بغلی
– contraction of tongue
زبان کی بغلی تنگی
– fricative طرفیہ سایشی
– manner بغلی طرف
– spreading of tongue
زبان کی بغلی کشادگی
Uni — بغلی
Laterally حاشیہ
– explosive
– fricative
– implosive
Lax ڈھیلا
Lene لینہ
Length = Quantity
Normal — عام لمبائی کا
Induced — = Induced lengthening
medium —
short = short
Lenis = Voiceless
Lyneus لیپسیس
Less sonant کم جہری
Letters حرف
– in spelling ہجے
– of cutting مقطعات

Level
Lexical glosseme = morpheme
Liaison رابطی ادغام
Lidded
Ligature مجموعہ حرف
Light
Like = phoneme ۴۳۳
Limma = catalexis
Lingual = Blade Consonants
Linguists } عالم لسانیات
Linguistic scientists }
Linguistic forms ۳۷۸
Linguadental } = True dentals
Linguodental }
Lingualised شوکری
Linguistic history تاریخ زبان
Linguistics لسانیات
Linguopalatal = Palato-alveolar
Linking الحاقی
– "r"
Lip ہونٹ
– back (مخفی) لبی سایشی
– consonant لبی
– modified = labialized
– protrusion طوالت لبی
– round
– rounding = labialization
– spreading لبی پھیلاؤ
– stops
– teeth = labio-dental
Lipography
Liquids متوسط
Liquidation
استیفائی ادغام
Lisped تتلا پن
Lisping
Literary history تاریخ ادب

Literies ۳۷۸
Littera canina کتے کا غرانا
Long لمبا (آواز کا)
– by nature or position → syllable
half — ۴۲۴ آدھا لمبا
over — ۴۲۴ بڑی مد
Loose ڈھیلا
– articulation
ڈھیلے اجزاء کا نطق
Looseness ڈھیلا پن
Loudness بلندئ آواز
Low پست
– back
– mid متوسط پست
– tone → tone
Lower
– blade
Lowered مستفل
– lip outward from upper teeth
طوالت لب زیریں
– tongue → tongue
Lunar قمری (حروف)
Lyryngal
Lyryngealization
Macrolinguistics ۳۷۸
Malmesburry bray = Grassaye
Manner of formation → Formation
Mediae مختلی سایشی
Medial = Mediae
= اندرونی (لفظ کے بیچ)

306
Punjabiandpunjab.com

Ich-laut = Ger. Ich
Ictus
Ideogram ہجاء
Ideophone تلفظ
Ideo-unit کلمہ
Idioglossia مخصوص حرف تلفظی (تلفظی تحریف)
Idiolect لب ولہجہ
Idiologism ذاتی تلفظی خصوصیات
Idology علم الاصنام
Imanlaut بہ وجہ حالت
Imauslaut اعراب (آخری)
Implodent = Implosives
Implosion = stop
= Applosion
چٹاخہ
Implosive چٹاخی
Implosives چٹاخی انسدادی
Impulse لہر
In اندرونی (مصوتہ)
(زبان کی) اندرونی حالت
-mixed (vowel) اندرونی مخلوط
Inarticulate sounds غیر ناطق آوازیں
Inaudible غیر شنیدہ
Incisors دانت
Inclination امالہ (قواعدی)
Independent = Isolative
Indeterminate مبہم
Induced lengthening ۲۲۹
Infection ۲۲۹

Inflection ۲
= Voice leap
falling — of the voice
rising — of the voice
Inflectional مزید
Ingressives ۱۹۲، (۲) ۲۲
حلقی ہوا لطیف ہونے سے باہر کی ہوا کی لہر داخل ہونا
Initial teaching alphabet
نیا انگریزی رسم الخط
Inner = Tract
— rounding اندرونی مدور
Innervation ۳۰
Inorganic sound خارجی آواز
In pause وقف کے مصیدا میں ہونا
Inspirant تُرُدی
Instrumental ۳۲۲
— case حالت واسطہ
— syllables ۱۹۵
Intensity سختی
Inter-dental فی السنان
— labial
— lip فی الشو
— vocalic بین الحرکاتی
Intermediate بغیر نبرہ والا مصوتہ
Intonate
Intonation لہجہ
double — = level —
diminishing — = falling —
equal — = level —

— contour لہجہ کی لہر
increasing — = rising —
falling — نیچا لہجہ
— pattern نظام لہجہ
level — یکساں (ہموار) لہجہ
rising — اونچا لہجہ
Intrusive مدغم
— consonant مدغم حرف
— l
— r
— sound
— vowel مدغم اعراب
Inverse = Inspirant
Inversion
Inverted = Retroflex vowel / consonant
— commas واوین
Iotize
IPA Symbols بین الاقوامی اصواتی علامات
Isogloss اصواتی صلاحیت
Isolative اصواتی ماحول کے بغیر
Italics ترچھی لکھائی
Izafat اضافت
Izzard ۲۲
Japanese syllabic n = ترکی غنہ آواز
Jerk (= English h) جھٹکا
— of voice جہری جھٹکا
Junction وصل
فن وصل =
Juncture اصواتی اتصال
بیرونی سکتہ =
Kernel sentence اساسی فقرہ
Labial = Front vowel
Labials لبی
Labialism
Labialismus
Labialization مدور پن
Front — حلقی مدور پن
Labialized مدور
Labio-alveolar ۴۲
— dental لب دنتی
— guttural = lip-back
— lingual = Inter-lip
— nasal

Glottalized (stops) تالعی
Glottid (۱۰)۳۰۴
Glottids (۱۰)۳۰۴
Glottis مزمار
Glottocentrism ۳۲۵
Government ۳
Grade
reduced —
Gradation (=Ablaut) تحلیل
Gradual
Grammar قواعد زبان
Comparative — تقابلی قواعد
Descriptive — توصیفی، اظہاری، بیانی، تشریحی قواعد
General — کلیاتی قواعد
Generative — تخلیقی قواعد
Historical — تاریخی قواعد
Philosophical — فلسفی قواعد
Transformational — تحویلی قواعد
Universal — =General —
=Philosophical —
Grammatical glosseme
=Tagmeme
Grapheme تحریری علامت
Grasseye غرغراہٹ
Group مجموعہ
— of sounds forming one unit

Gruff creak تند چرچراتی آواز
Guna گُنا
Gums مسوڑھے
Guttro — nasal
— palatal غشائی حنکیہ
— palatal vowels
=Mixed Vowels
— Uvular غشائی لہاتیہ
Guttural حلقیہ
= Velar
— vowels = Back Vowels
— Spirant چھپرا مگوریا
Gutturality گلگلی آواز
Half — breath
— consonants =Vocalic
— diphthong =Diphthong
— close =High mid
— long → Long
— open =Low mid
— voice
Hamza ہمزہ
Haplology ترکیبی ترخیم
Hard ثقیل
— aspirates ثقیل مخلوط الہا
— attack جبری ابتدا
— gutturals کلفیہ حروف
— labials پ سپرش
— palate → Palate
— spirants
— voice

Hardened مشدد
Hardening = Synizesis/Synaeresis
Harsh character درشت آواز
Head voice → Voice
Head words لغتی اندراج
Hearing ۳۰
Heteric غیر امراتی رنگ کے ہجاء
Heterography ۳۷۷
Hiant مصوت کی مصوتی کی طرف انتقال
Hiatus سکتہ
External — بیرونی سکتہ
Internal — اندرونی سکتہ
Hirrient شریدہ مکررہ حالت
High بلند
— back
— front
— mid متوسط بلند
— tone → Tone
Hiss سسیاہٹ
— of goose = Stage whisper
Hissing sounds صفیرہ (صفیریے)
H, not "aspate"
= Silent h (now & formerly)
Homonyms ہم صوت / آواز
Homophones متجانس الفاظ
Homorganic متجانس
Hushing sounds — تنفشی (تنفشیہ)
Hyphaeresis = Syncope
Hyphen وصل

Punjabiandpunjab.com

Re-stressed — نئی تاکیدی طرز
Simple — ۴۲۴
Phonetic — ۴۲۴
Strong — بھاری طرز
Tactic — ۴۲۴
Weak — ہلکی طرز
Formation تشکیل
Form of — } انداز تشکیل
Manner of — }
Organ of — } مقام تشکیل
Place of — }
Form words ۴
Forward = Dentals
Fracture
Free = open consonant
= کھلا مصوتہ
= آزاد آواز
French "oui" فرانسیسی "oui"
Fricative سایشی
—Nasals ۱۸۹
—trill سایشی تکرار
Friction رگڑ
Cavity — ۳۰۲
local — ۳۰۲
primary — ۳۰۲
Secondary — ۳۰۲
Tertiary — ۳۰۲
— sound ۳۰۲ رگڑ والی آواز
Frictionals ۳۰۲
Non — ۳۰۲

Frictionalised ۳۰۲
Frictionless بے ضغط
— Continuant "r"
Front مقدم (مصوتہ)
= مقدم حالت
Tongue - front
— labialization → labialization
— of mouth = - palate
— of tongue → Tongue
— palata = hard palate
— palatal = pre-palatal
Fronted = Palatalised
Fully long vowels پورا لمبا
Fully voiced کامل جہر
Functional فعلی
Gammacism = guttural stammering
Gemination دو چند مصوتہ
Generative grammar
Genetic ۳۲۸
Gennemic ۳۲۸
Genuflection رکوع
Glide جبری آواز
= Slide vowels
= Transition sounds
After — = off —
breathed — مہموسہ جبری آواز
Choky — گھٹی ہوئی جبری آواز
— Consonants جبری صفت والے مصمتے
fore — = on —

— like مثل جبری آواز
modified — ترمیم شدہ جبری آواز
nasal — انفی جبری آواز
off — اختتامی جبری آواز
on — ابتدائی جبری آواز
— sound جبری حرکت / ناطق آواز
— stops جبری شدیدہ بول
Stress — شدیدہ جبری آواز
Unvoiced —
Voice —
Voiced — مجہورہ جبری آواز
— Vowels جبری صفت والے مصوتے
Whisper — چپکی جبری آواز
Gliding consonants زلقیہ
Glideless
— combinations بے جبری جوڑ
— stops بے جبری بندشی مصوتے
Glosseme حرفیہ
Glottal حلقیہ
— catch حلق گرفت
— closure
— plosive = - stop
— "r" حلقیہ مکرر آواز
— stop حلقی بندشی (ہمزہ)
Simultaneous glottal closure
مصوتی عمل سے ہم حلق کی بندش
Glottalic
— clicks = Implosives
— pressure → Articulation
— suction stops = Implosives

309
Punjabiandpunjab.com

Egressives حلق بند ہوا کی لہر باہر خارج کرنا ۳۲(د) ، ۱۹۳

Ejectives اخراجی

Element اکہرا / بسیط

Elevated مستعلیہ

Elision حذف

Ellis's alphabet ۱۹

Elocution فن تقریر یا خطابیات

Emphasis تاکید لفظی

= Sense-stress

— of intensity

اختیاری تاکید لفظی

— of prominence or contrast

تقابلی تاکید لفظی

Emphatic تاکیدی

مطبقہ =

— "l" پُر لام

— Velarization مطبقہ استعلام

Enclitic تاکید متصل

English "h" = Jerk

Entrance = on-glide

Epenthesis اضافہ حرفی

Epiglottis لسان المزمار

Episememe ۳۸۰ تشکیل کے معنی

Essay writing مضمون نگاری

Esophageal

— closure = Epiglottis

— Speech کھانے کی نالی سے تکلم

Esophagus کھانے کی نالی

Ethocentric ۴۲۵

linguisti — ۴۲۵

Etymology علم اشتقاق

Euphony سہیلیں

Eutomy

Excrescent

— Consonant اضافی مصمتہ

— Sound اضافی آواز

Exit = off-glide

Expirate ۳۴(۷)

Expiratory theory

مستعلم لہری

Expired ۳۴(۷)

Explode

Explodent = Explosive

Explosion

Explosive پشاخی

— fricate

Exponential sounds

صفات محلیہ

Extra short علت خفیف

Falling diphthong

→ Diphthong

Falling tone → tone

False glottis بالائی مزمار

False vocal cords

بالائی اوتار صوت

Fan = Emphatic

Faucal بلعومی

— plosive = pharyngo-nasal

Feature ۳۰۵

Prosodic — ۳۰۵

Feeble مُعتل

Feet (Devision between) ۲۱۳

Firmness

Flap تھپکی

— Consonant حامل تھپکیدار حروف

Flapped تھپکی دار

Flat چپٹا لب

= Voiced Consonant

منرط مصوتہ =

— ai

Flatness = lip-spreading

— of tongue → Tongue

Flatus سانس

Flip = Flap

Folklore عقائد نگاری، عوامی روایات

Force بشدت

Forcibly زور

Form قواعدی صیغہ

طرز =

۴۱۲

Absolute — ۴۲۴

Atonic — ۴۲۰

Bound — ۴۲۳

Canonical — ۴۲۴

Complex — ۴۱۲

Free — ۴۲۴

Grammatical — ۴۲۴

Lexical — ۴۲۴

Linguistic ۴۲۴

Punjabiandpunjab.com

Dental بِنتیہ
True — دنتی
Denti-labial = Labio dental
Denti-lingual = True dental
(Formerly) Alveolar
Denti-nasal (۱)(i)(۲)۸۷
Dento-alveolar دنتی لثوی
Departure ابتدائے گفتگو
= آخر، اختتام
Dependant ملحقات
Derivative مشتق
Detente انتہائی آواز
= Release
Deviation انضمام
Devocalised (finally) } اختتامی غیر مجہور
Devoiced (finally) }
= partially devoiced
Diacritical marks امتیازی نشانات
Diaeresis ۲۱۳
= خلاف مرخیم
Diaphone ہم رنگ آواز
Diaphoneme ۳۷۱
Digamma ۲۲
Dignified مفخمہ
Digraph جڑواں دوہرا حرف
Diminuendo
= falling intonation
Diphthong مرکب دوہرا مصوتہ
ascending —
back —
centering — مخروط —
closing — بلند —
descending —
falling — (ii)(۶)۵۶
front — (iv)(۳)۵۶
full — (i)(۲)۵۶
half — (ii)(۲)۵۶
improper — (i)(۲)۵۶
half-voiced — (۲)۵۷
imperfect — (ii)(۲)۵۶
level — (iii)(۳)۵۶
murmur — = centering —
open — (iii)(۳)۵۶
partial — (ii)(۲)۵۶
proper — (i)۵۶
rising — (i)(۳)۵۶
Diphthong consonantal
مرکب دوہرا مصمتہ
alveo-labial — (ii)(۲)۵۷
dento-alveolar (iii)(۲)۵۷
explosive-fricative —
(vi)(۲)۵۷
glotto-labial — (ii)(۱)۵۷
glotto-palatal — (iii)(۱)۵۷
labio-dental — (iv)(۲)۵۷
labio-labial —
labio-palatal — (i)(۲)۵۷
palato-labial — (i)(۲)۵۷
palato-palatal —
Diphthongize مرکب دوہرا مصوتہ بنانا
Diplasiasmus دوگنا مصمتہ
Direct attack = Hard attack
Direct method
براہِ راست طریق کار (تعلیم زبان)
Disagreeable form of Sniffing غنہ گھرون
Discrete
Disjuncture انفصال
Dissimilation خلافِ ادغام
Distinct اعلانی، جہر
Distinctive نمایاں اصوات
— phones نمایاں مستقل اصوات
Distribution
Complementary — تکمیلی بٹوارہ
۲۱۴
Contrastive — ۲۱۴
Non-contrastive — ۲۱۴
Partial Complementary —
۲۲۳
Partial
Complementary/Free —
۲۲۳
Divided چُسکی
— with lip protrusion
چُسکی مع طوالت لبی
Dog's letter =
Littera Canina
Domal = Cerebral
Dorsal = Palato-alveolar
= Velar
Dorsum = Blade of tongue
= جزو زبان سے پیدا ہونے والی آوازیں
Dotted curve ۱۵
Double = level intonation
= دوچند
= مشدد
Double articulation دُو مخرجی
Double Consonant دوہرے مصمتے
Double tap "r" دو تھپکی "ر"
Doubling
Drawling چبا چبا کر آہستہ تلفظ
Drop = Contraction
Dull voice غبی آواز
Duration امتداد
Durative = Spirant
Dutch "l" (i)(ii)(۲)۸۷
Dutch "r" ۱(ج)(ii)(۲)۸۹
Dyad ۲۱۷
Dynamic = Accent
Ecthlipsis دبا کر حذف کرنا
Edh ۲۲
Egressive clicks (۷)۳۲

311
Punjabiandpunjab.com

Sudden sound — ۳۱۳
Unconditioned sound — ۳۱۳
Character = Timbre
Checks = Stops
Checked = — accent
= بند مصوتہ
Chest pulse ہوائی لہر
Chest voice → Voice
Choke stop = Choked
Choked plosive گھٹی بندش
Circumflex
Class
Distribution — ۳۱۲
Distributional — ۳۱۲
External distribution — ۳۱۲
Form — ۳۱۲
Formally determined — ۳۱۲
Internal distribution — ۳۱۲
Sequence — ۳۱۲، ۳۱۷
Classification گروہ بندی
Clear واضح / روشن
— "l"
— Voice کھلی آواز

312

Cleave
Cleaving
— Consonant
— Vowel
Cleft
Click ۱۴۲، ۱۷
= چٹخاری
Clipping
Clitics ۲۲۰
Ex — ۲۲۰
Pro — ۲۲۰
Close تنگ
— consonants = Plosives
— high بلند ترین (مصوتہ)
— inner rounding
تنگ اندرونی مدوریت
— lip spread تنگ لبی پھیلاؤ
— low تنگ پست
— outer rounding
تنگ بیرونی مدوریت
— rounded تنگ مدوریت
— Vowel = High

= obstruction
Cluster (consonantal)
تجرش (تجرا) (آمیزہ)
Coloured ملوّن
Combination (glide) ترکیب
Combination ۳۱۶
Compensatory
— Change = sound-compensation
— doubling
— lengthening
Complementation
Partial — ۳۳۴
Complete closure مکمل رکاوٹ
Complex ناایکی (آواز)
Components ۳۰۵
Simultaneous — ۳۰۵
Composition انشاء پردازی
Compound مرکب
— sound مرکب آواز
Compressives = Egressives
Concave مجوف
Concord ۴
Concrete
Condensation
Assimilatory —
condensed writing سمٹی ہوئی تحریر
Conjunct consonant] سنجوگی
Conjunct letter] حرف
Consonant حرف صحیح
= مصمتہ
— letter مصمتی حرف
— modified letter
دوہرے مصمتی نطقی حرف
Point — = tongue-point consonant
— sound مصمتی آواز
Front — = Tongue-front consonant
Consonantal = non-syllabic vowel
— articulation ۳۲۱
— flap مصمتی تھپکی
— cluster مجردی مصمتہ
— vowel مسبط مصوتہ
Consonantism مصمتی نظام
Consonantize

Constituent ۳۱۱
Immediate — ۳۱۱
— of a sentence ۳۱۸
Ultimate — ۳۱۱
Constitute ۳۱۷
Contact ملاپ
close — بند ملاپ
free — = open —
open — کھلا ملاپ
Contextual function ۳۰۳
Continuant رواں
— nasal = Anusvara
— "r"
Continuative = Continuant
Continuous consonant = Continuant
Contoid ۵۷ (۳)
Non-Syllabic — ۳۰۱
Syllabic — ۳۰۱
Contract
Contraction مخفف
= اسقاط
Cooing غوں غاں
Cord glottis وتراتی مزمار
Corona = point of tongue
Coronal = True alveolars
= Coronal "r"
— "r" = Frictionless Continuant "r"
Coup de glotte = Hard attack
Crasis
Crescendo = rising intonation
Crest بلند ترین چوٹی
Curl کنڈلی
Cut ۳۲۱
Phonemic — ۳۲۱
re-cutting ۳۲
Danish "r"
Danish WOA
Dark تاریک
Darker قدرے تاریک
Death rattle گرا
Decrescendo
Deep throat sounds
گہری نرخری آوازیں
Defective کسری
Delicate مرقق

Punjabiandpunjab.com

Spasmodic — ۳۰۱
Articulative
Articulators = Speech Organs
Articulators
  Primary — ۳۰۴
  Secondary — ۳۰۴
  Tertiary — ۳۰۴
  Vulvate — ۳۰۳
Arytenoids پچیرنا کری
Aspects ۳۰۵
Aspirata = modern aspirate
Aspirate مخلوط الہا
  Not — غیر مخلوط
Aspirated مہاپراں
Assibilation سسکار
Assimilation ادغام
  accidental — = negligent —
  action —
  Double — دوہرا ادغام
  Established — = Historical assimilation
  Complete — مکمل ادغام
  Contextual — سیاقی ادغام
  Historical — تاریخی ادغام
  Negligent — غفلتی ادغام
  Partial — ادھورا ادغام
  Progressive — تدریجی ادغام
  Reciprocal — التزامی ادغام
  Regressive — رجعی ادغام
  Shifted — = Contextual —
  Voice —
  Place —
Assimilatory Condensation مدغمی ترخیم
Asyllabic غیر رکنی
Atonic = breathed
Atony نبرہ کی کمزوری
Attack
  Hard —
  Soft —

Audible شنیدہ
  = Real ۳۱۲
Auditory impressiveness
Augmented Roman
  = Initial teaching alphabet
Aural drill سماعی مشق (تعلیم زبان)
Auslat (ابجدہ کا آخر)
Babbling بچے کی آوازیں نکالنا
Back
  — consonants = Velar
  — flat (vowel) = In-mixed
  — of mouth = soft palate
  — of tongue → tongue
  — rounded عقبی مدور
  — vowels مؤخر
Bar سیدھی لکیر
Basic بنیادی
Belch → Timbre (<) ۳۲
Belles letters خالص ادبی تصانیف
Bell's Organic alphabet
Bicuspids = pre-molars
Bilabial دولبی
  — Spirant مہموسہ دولبی سایشی
Bilateral دو جانبی
Biplosion دو شاخی
Blade اسلیہ
  — alveolar = post-dental
  — consonant لسانیہ
  — point نطعیہ
Blählaut = voiced explosive
Blends مخلوطی
Border point ۳۱۷
Borrowing
  intimate — ۳۲۵
  linguistic — ۳۲۵
Brackets قوسین
  Square — مربع خطوط وحدانی
Braces (۲) ۳۲۹ زنجیرہ دار خطوط وحدانی
Break
Breaking
Breath سانس
  — group آوازی گروہ ۱۵۱

  — pulse سانس کی دھڑکن
  — stress
Breathed مہموسہ
  — hissing divided with lip protrusion
  (مہموسہ صفیرہ) پھٹکی مع فراخ الب لبی
Breathy glide → Glide
Broad
  — script مخصوص
  — vowel = open-low
  — a = a-broad
Bronchials قصبیہ
Buccal = Oral
Burr = Northumbrian burr
Buzz بھنبھناہٹ
Buzzed vowels سیائی مصوتے
Cacoëpy لحن
Cacography بدخطی
Cacology
Cacophony
Cacuminal = Retroflex vowel/consonant
Caesura
Calligraphy خطاطی
Canones شوآ
Cardinal vowels معیاری مصوتے
Cartilage glottis کرّی مزمار
Cartilaginous کرّی مادہ اجسام
Catalexis ۲۱۳
Catch گرفتی
  — of the glottis = glottal stop
Chatters ۳۰
Central (= mixed) مرکزی
Centre indenting
Centroid
Cephalic = Cerebral
Cerebral موردھنیا
Change تبدل
Change
  Conditioned sound — ۳۱۳
  Linguistic — ۳۱۳
  Phonemic systems — ۳۱۳
  Phonetic —

a - broad
- flat
- long
- short

ABC method ابجدی (طریقۂ تعلیم)

Ablaut اعرابی تحلیل

Abbreviated letters مختصرات

Accent تاکید
= Ictus

Accute — = — Stress
checked — = Close Contact
Close — = — stress
dynamic — / emphatic — / Expiratory — } = Stress accent
musical — = Intonation
free — = Open Contact
negligent —
open —
pitch — = Intonation
primary — = — stress
grave — = — Stress
media — = — Stress
recessive — = — Stress
repressive — = recessive
retracted — = — stress
secondary
— theory = Expiratory theory

Accidence صَرف

Accidental ذیلی

Acoustic سماعی
— aspect

Acoustically سماعتی

Ach-Laut (Ger. Ach)

Adjunct

Adjustment توافق

Adnexe

Advance زبان بڑھا کر

Advanced آگے بڑھا ہوا مصوتہ

Adventitious

Affricate انفصالی

Affricated انفصالی شدہ

Affricative

Agreement = Concord

Allomorph ۳۲۲

Allophone ہم صوتیہ ۲۰۶، ۳۲۲

Alloseme ۳۲۲

Alphabet
— phonemic ۳۰۸
— phonetic ۳۰۸

Alphabetics علم الخط

Alternant
suppletive — ۳۱۵

Alternation ۳۱۵
automatic — ۳۱۵
Dynamic — ۳۱۵
Formal — ۳۱۵
Free ۳۱۵
Morphologically conditioned — ۳۱۵
Morphophonemic — ۳۱۵
Phonemic — ۳۱۵، ۳۲۲
Phonetic — ۳۱۵، ۳۲۲
Phonologically conditioned — ۳۱۵
Narrow — ۳۱۵
Static — ۳۱۵
Wide — ۳۱۵

Alveolabial

Alveolar
— arch دنت تغلی
— Consonant لثائی
— ridge = Alveoli
— Stop
True — لثویہ

Alveoli (گرہ) دانت

Ambisyllabic

American retroflex "r"

Anacrusis

Ampersand

Anagram مقلوب

Analogous pair مماثل جوڑا

Analphabetic ہمہ شکلی ساختی کتابت

Analytic تحلیلی

Anaptyctic

Anaptyxis = Svarbhakti

Anlaut = Imanlaut

Antepalatal

Antepenultimate ماقبل آخر سے قبل

Anterior-palatal = gutturo-palatal

Antevocalic ماقبل حرکت

Anthropology علم الانسان

Anusvara انسوار

Aorist جزم

Apex = tip

Aphaeresis

Aphesis

Aphonic غیر ملفوظی

Aphthong حرف مسروق

Apical شمسی
= Tip

Apocope

Apophony = Ablaut

Appetent مصوتہ کی سمت کی طرف انتقالی

Applosion = Obstruction

Approach ابتدائے گفتگو

Arch = teeth arch
— rim (کرسی) دانت

Articulate
— Sounds ناطق آوازیں

Articulated

Articulation نطق
Flap — ۳۰
Glottalic pressure حلق دباؤ کا نطق
Iterative — ۳۰
Normal — ۳۰
Place of — مقام نطق
Secondary — ۳۰
Sounds of —
Two — دوہری

Punjabandpunjab.com

Vowel harmony: a structural feature of some languages (as Finnish & Turkish) whereby the vowels of the language are divided into two or more classes and affixed morphemes have vowels that vary so as to belong to the same class as that of the morpheme to which they are affixed.

Vowel system: the system of vowels, vowel sounds, or vowel indications of a language or of a group of related languages.

Vowelize: To change into or use as a vowel; to change or effect by vowels, to furnish with vowel signs or points, as to vowelize a Hebrew text. (Cf Vocalise)

Weak: bearing the minimal degree of STRESS occurring in the language =LIGHT, e.g. weak syllable, weak stress.

having little or no stress and obscured vowel sound = Unemphatic — used of monosyllabic pronouns, prepositions, auxiliaries (WOULD is often heard in its weak form "d").

Weaken: To change from a complex to a simple sound, as from a diphthong to a long vowel, or from a strong to a weak sound, or from an open to a close vowel.

Weakening: the change in the quality of a vowel sound in an unaccented syllable, as of "a" to "i" in Latin "conficere" from "facere", or of ă to ă in postm'ăn (from măn).

Weight: (Vis): stress value, quantity, or general sonority in individual sounds, syllables & units of rhythmic structure in verse.

Word: an articulate sound or series of sounds which, through conventional association with some fixed meaning symbolizes & communicates an idea, without being divisible into smaller units capable of independent use; i.e. the smallest unit of speech that has meaning when taken by itself; a vocable: Words are divided as to origin into RADICAL (e.g. cloud) & DERIVATIVES (e.g. cloudy); as to form into INFLECTIONAL (e.g. clouds) and SIMPLE (e.g. man) or COMPOUND (e.g. manservant). Words are PRESENTATIONALS i.e. presenting ideas as terms of thought, or RELATIONAL i.e. showing relationship between terms of thought. We cannot attempt any definition of the "Word" which shall be applicable to all languages, except perhaps the definition proposed by M. Meillet, which purposely avoids any explanation of the grammatical use and its expression:—

"A WORD is the result of the association of a given meaning with a given combination of sounds capable of a given grammatical use."

Word accent: } The manner in which stresses are distributed on the
Word stress: } syllables of a word (Cf. Sentence stress.

Zero (ablaut) grade: the most reduced form of the weak ablaut grade in which the vowel disappears entirely.

Zero stem: Stem showing the zero grade.

Syllabic stress: a secondary phoneme 'applied to semi-consonants'.

Synaloepha] The blending into one syllable of two vowels of adjacent syllables,
Synalepha] as by crasis, synaeresis, synezesis, elision etc., especially a contraction of syllables by obscuring or suppressing a vowel or diphthong at the end of a word, before another vowel or diphthong (e.g. "th'army" for "the army").

Tambour: a similar device for recording certain movements of speech (e.g. Kymograph).

Tautosyllabic: belonging to the same syllable.

Temporal: pertaining to or distinguished by the quantity of syllables (See Augment)

Thematic vowel: a vowel ending the stem of a noun or verb but not belonging to the root; especially the varying e:o (as in Latin nominative "servos", vocative "serve" slave) – Compare GRADE

Theme: = Stem

Tonic: A voiced sound } (1) Syllabic accent, vocal accent [relative phonetic prominence (as from greater stress or higher pitch)
Tonic accent: } of a spoken syllable or word] as compared with a written or graphic accent. (2) pitch stress as distinguished from dynamic stress.

Transformation: One of an ordered set of rules that specify or describe how to produce one sentence pattern or lower-level syntactic construction from another in a given language; also: such a set of rules considered as a process whereby one syntactic structure is transformed into another.

Trillization: glottal trill modified by pharyngeal, nasal and oral cavities. It cannot simply be a slow form of voice, but the exact properties and distinction are not quite clear.

Type: See "Articulation type".

316

Ultima: The last syllable of a word.

Unfold: to develop a parasitic vowel by anaptyxis.

Unity stress: accent that unites the meanings of words as of "up" & "on" in "upon".

Unvoicing: Devocalization, as of the "z" sound in "these" to the "s" sound in "this". (English "r" is partly unvoiced in "tree").

Value stress: Sentence stress that enhances the importance of a word: Emphasis.

Vocable: A word regarded as composed of certain sounds or letters without regard to its meaning. also an individual sound.

Vocabulary entry: a word (as the noun "book"), hyphened or open compound (as the verb "book-match", or the noun "book review"), word element (as the affix "pro-"), abbreviation (as "agt"), verbalized symbol (as "Na"), or term (as "man in the street") entered alphabetically in a dictionary in bold face type and also run on at its base word giving inflectional forms or as derived forms or related phrase.

Vocal feature: = sound.

Vocalism: = Vowel system

Voice: a vibratory trill produced by the vocal cords.

Voice pitch: Vocal cord vibration.

Vocule: The off-glide of certain consonants, as of m. g. ("Rush" term)

Reiterative: A word formed from another, or to be used to form another, by repetition e.g. dilly-dally.

Resonants: When without velic friction, nasals are resonant nasals (otherwise they are fricative nasals). The resonants comprise the resonant orals (Central and lateral) and resonant nasals. They have no local friction in their escape cavities. (see Sonorants).

Respell: To spell in another way, especially in a phonetic way to show pronunciation.

Retroflex sound: is a domal sound except that vocoids are modified by retroflection, not by domal articulation.

Rhematic: derived from a verb.

Rheme: = Semanteme.

Rotation of mutes: = Lautverschiebung.

Root: (1) the simple element inferred as the basis from which a word is derived by phonetic change or by extension (as composition and addition of a prefix, suffix, inflectional ending, or replacive). (2) the simple element as common to all words of a group in a language (e.g. Latin "Sta"). (3) the sequence of consonants recurring with various vowel sequences and affixes in a set of related words in Semitic. (4) a meaningful morpheme especially as recurring with various affixes or replacives in grammatically different forms.

Semi-Consonant Sonant: whose syllabicity is determined by surroundings and by syllabic stress. Subdivided into Consonantoids & Vocaloids.

Semi-Vowel Sonants: whose syllabicity is determined not only by the criteria applying to semi-Consonant (sonants), but also by manner of articulation i.e. diphthong forming. The non-syllabic Vowel has a higher tongue position than the Syllabic. It is useful to have a special name for a non-syllabic Vowel with this kind of relation to the contiguous syllabic; we call it a "Semi-Vowel".

Sentence: A maximum form in any utterance. Every utterance therefore consists of one or more sentences.

Punjabiandpunjab.com

Servile: (1) Not itself sounded, but serving to indicate a long preceding vowel, e.g. "e" in "stone". (2) Not belonging to the root, e.g. certain sounds or letters so in Hebrew, or as "s" in English man's, dogs, sits. (3) Subject to assimilation.

Simplification: (1) the reduction of a double consonant to a single one e.g. Latin "vacillo" besides "vacilo" (2) The elision of silent letters, e.g. gramme → gram.

Sonantic: of syllabic sound.

Sonorants: are non-vocoid resonants and comprise the lateral resonant orals and resonant nasals. (See Resonants).

Sonoric: (of a syllable) made prominent by sonority.

Spoonerism: An accidental transposition of sounds, usually the initial sounds of two or more words, e.g. "a blushing crow" for "Crushing blow".

Stem: the part of an inflected word that remains unchanged except by phonetic changes or variations throughout a given inflection, is sometimes identical with the root, but is often derived from it with some formative suffix.

Straight accent: = macron (¯) placed over a syllable or used alone to indicate stress in a foot of verse.

Strengthened: opposite of "Weaken".

Subnex: a word of the third order of subordination in a nexus = Subjunct.

Subsimilation: Partial assimilation, as that of Umlaut.

Nexus: A predicative relation or an expression presenting two ideas either actually or felt as so related. ("Jasperson" term).

Nigory: The secondary change, in Japanese, of a voiceless consonantal sound to a voiced, when beginning the second element of a compound.

Occitone: accented on the last syllable.

Orotund (mode of intonation): ringing and musical (said of voice or vocal delivery).

Paragoge: The addition of a sound or syllable to the end of a word. Such sounds or syllables may be either inorganic, or a grammatical device or historical development as in Hebrew.

Para-language: Optional vocal effects (as tone of voice, drawling) that accompany or modify the phonemes of an utterance and may communicate meaning.

Punjabianpunjab.com

Parasite: a parasitic sound or letter.

Parasitic: Of, relating to, or constituting an inorganic sound or its orthographic counterpart developed next to another sound (as a liquid or a nasal) through euphony or to facilitate utterance, e.g. elm (el<u>ə</u>m), athlete (ath<u>ə</u>lēt), fence (fen<u>t</u>s), nimble (nim<u>b</u>əl) from Middle English "nimel".

Particle: (ذرّہ): A unit of speech ranked as an uninflected word but serving almost as a loose affix, expressing some general aspect of meaning or some connective or other relation (e.g. the, of, and). Particles thus include articles (ال، حرفِ تعریف), most prepositions and conjunctions, various pronominal adverbs ([illegible]) and in some classification even the ejaculatory interjections (e.g. tut, O).

Pause-pitch: (1) a medial pitch phoneme. (2) Consists of a rise of pitch before a pause within a sentence. It is used, in contrast with the final-pitches, to show that the sentence is not ending at a point where otherwise the phrasal form would make the end of a sentence possible.

Phonation: Act or process of uttering voice; producing of phones or speech sounds.

Phonems: (German) an auditory hallucination of voices & spoken words. It is stated that the only phonems that have allophones are the velars.

318

Phrase: a breath group.

Phthongal: a voiced sound (Rare).

Polyphone: A character or written sign representing more than one sound, as "ea" in "read", pronounced "rĕd" or "rēd". Having more than one phonetic value, as Assyrian polyphonic characters.

Polyphony: representation of more than one sound or sound combination by means of the same written character.

Primary organs: The lower lip and such parts of the tongue as articulate independently.

Primitive: a radical or root word, as distinguished from a DERIVATIVE.

Progression: The change of the vowels, especially that of simple lengthening or of guna, caused by conditions of accent (Sanskrit Grammar).

Proparoxytone: a word having the acute accent on the antepenult.

Provection: (1) In Celtic languages a kind of mutation in which voiced consonants are changed to voiceless (as d → t, v → f). (2) The carrying forward of a final sound or letter to a following word, e.g. nickname → ekename. (3) Grimm's law.

Pulmonic: Stops with inner closure at the bottom of the lungs. (See Belch timbre).

Quaver: a tremulous uncertainty of tone, esp. in the voice due to emotion, old age, etc.

Radix: a radical; root; etymon.

Rank: (1) In an ordered series according to the width of aperture between the organ & point of articulation, the place of each articulation type is its rank. The highest rank is characterised by the smallest aperture. (2) Jasperson uses adnex & subnex of primary or kernel word as names of ranks in word groups where the terms show predicative relation.

Recoil: Aspiration after a voiceless stop, a neutral or murmur vowel or a voiced aspirate after a voiced stop.

<u>Homeophone</u>: a class of phones such that all members of the class are characterised by all the features that characterize any one member. Obviously all the members of a homeophone will belong to the same phoneme.

<u>Homorganic</u>: Sharing one or more of the articulating vocal organs i.e. articulated with the same basic closure or constriction but differentiated by one or more modifications e.g. \p\ \b\ and \m\ are homorganic, contact of two lips being common to all three. Different aspects defined by the same vocal organ are homorganic. If the aspects of highest rank in two organically different segments are homorganic, the segments are homorganic.

<u>Homotypical</u>: Aspects defined by the same articulation type of different primary organs are homotypical. If the aspects of highest rank in two organically different segments are the same, the segments are both homotypical & homorganic.

<u>Ictus</u>: Stress as of voice, distinguishing one syllable of a foot or certain syllables of a verse from the others. (Metrical or rhythmical beat in utterance.

<u>Interjection</u>: an ejaculatory word (as Heavens! Wonderful!) or form of speech (as Alas! eh? ha ha!) usually lacking grammatical connection. A cry or inarticulate utterance (as ouch! phooey! ugh!) expressing an emotion.

<u>Intonate</u>: to utter with voice.

<u>Inversion</u>: The turning upward & backward of the tip of the tongue (cf. inverted)

<u>Iotize</u>: To pronounce with a preceding sound of i or y; to blend the sound of i or y with [(English ū : ūse, amūse) = yōō or ĭōō].

<u>Labialism</u>: <u>Labialismus</u>: } Quality or characteristic of being labial, as the labialism of an articulation; conversion into a labial; tendency to labialise sounds.

<u>Laryngealisation</u>: may conveniently be said to be trillization with superimposed voice.

<u>Level</u>: to bring into the same class, as word forms, etc. (Cf. levelling).

<u>Levelling</u>: The analogical change of word, word form or category of words or forms, so as to conform, partly or completely, with a different but allied category, as in the loss of distinction in form between the singular and plural sang (Middle English sing - sang - plural sungen).

<u>Lexical pronunciation</u>: pronunciation of individual words not in connected speech.

<u>Light</u>: of a syllable, unaccented; weak; of a vowel, unaccented and lightly or obscurely pronounced; of accent or stress, weak. (Cf. Long).

<u>Linear</u>: (1) of, relating to, or constituting a segmental phoneme. (2) <u>Linear Script</u>: not pictorial. (3) <u>Linear a script</u>: used in Crete from 18 to 1500 BC. (4) <u>Linear b script</u>: used in Crete from 15 to 1200 BC. for Mycenaean language.

<u>Lisping</u>: Defective pronunciation of Sebilants (interdental lisping).

<u>Loudness</u> (comparison of): (1) "Fortis" & "Lenis" of articulation only. (2) "Loud" & "Soft" of acoustic judgment as regards an assumed norm of loudness. (3) "contextually loud" to show acoustic judgments of the relation of one sound to another in context.

<u>Lower</u>: To move (the tongue) down away from the palate; to pronounce with a lower tongue position.

<u>Momentary</u> = <u>Momentaneous</u>: pronounced without a nasal closure (t, d, etc).

<u>Mortify</u> (Irish Grammar) To change by mutation (obs.)

<u>Mouillation</u>: <u>Mouillure</u>: } Act of uttering, or conversion into a mouillé sound. Mouillé (1) Pronounced as, or changed into, any of several palatal consonants as Italian gl (egli), French gn (agneau), or the y-sound of "ll" in Parisian French (Fille). (2) Palatalized as "l" or "n" modified by a following y-sound. (million, minion) or combined "ly", "ny" (million, minion).

<u>Movable</u>: (1) (as distinct from "quiescent") ... - of certain consonants and syllables as in Hebrew. (2) Certain consonants which may be added or dropped according to Euphony (as in Greek).

<u>Morphotonemics</u>: meaningless substitution of one tone phoneme for another.

<u>Mutes</u>: Consonants which are always non-syllabic. (Opposed to SONANTS).

Cleft: changed from a simple into compound sound by "Cleaving; having such a compound sound. ("Sweet" term).

Clipping: the shortening or abbreviation of words in pronunciation or vocabulary by cutting of, usually at the end, as in thousan(d), photo(graph).

Concrete: of the voice, gliding from one pitch to another as in speech; distinguished from DISCRETE.

Consonantism: the consonant system (as of a language or dialect). The consonants, sequence of consonants, or quality peculiar to the consonants of a word or group of related words.

Consonantize: to change into or articulate as or use as a consonant.

Contour: a sequence of levels of pitch or stress typically extending over several successive words in an utterance. The movement in shape of the exponential in terms of changes of intensity. = Intonation contour.
A pure contour tone language is one in which glides are basic to the system, with no level tonemes whatever: each contrastive pitch unit is a glide.

Contract: to shorten by omitting one or more vowels or syllables to one.

Crasis: a contraction of two vowels or diphthongs (esp. in Latin & Greek) at the end of one word and the beginning of an immediately following word into one long vowel or diphthong, e.g. Coago → Cogo, Kai an → Kan.

Decrescendo: of a diphthong, falling.

Discrete: (cf. Concrete) "Leaping" from one pitch to another (as in song); said of the voice.

Domal (sound): implies that the tongue tip articulates somewhere behind the alveolar arch.

Double: Of stress, equal; level. (cf. even-stress).

Eutony: [Eu (good) + tone] Agreeableness of sound of letters.

Explode: to utter with a slight puff of breath (voiceless or voiced) following a complete stoppage, as the stops, or mutes p, b, t, d, before vowels.

Form-stress: a secondary phoneme 'applied to meaningful forms'.

Fracture: = Breaking.

Free variation: Use or usability in the same environment by different speakers or in different utterances of linguistic items that are perceptually different but semantically the same and idiomatically normal (as using either an unreleased or a released \t\ in "cat" or using \with\ or \with\ for "with").

Grade (1) any one of the phases of a root which appear in an ablaut series. Each series has three (or more) grades, of which two, the high and the low, called "strong grades", have a fuller vocalism than the third, called by contrast "weak grade". (2) To alter (a vowel) by ablaut, or vowel-gradation. (3) The class of a consonant as "tenuis" or "media"; — from Grimm's use.

Gradual: of the beginning of vowels, pronounced with gradual narrowing of the glottis to the position for voice during emission of breath, of the ending of a vowel finished with gradual opening of the glottis; — Contrasted with CLEAR.

Grimm's law: A statement of the regular changes (Lautverschiebungen, CONSONANT SHIFTINGS) which the stops, or mute consonants, of the primitive Indo-European consonant system have undergone in the Teutonic languages. Set of secondary changes which the Teutonic stops undergo in High German is known as HIGH GERMAN SHIFT or the second Lautverschiebung.

GLOSSARIAL INDEX

Adnex: a word of secondary rank (adjunct) in a nexus ("Jesperson" term).

Adventitious: Not historically an organic part of the word i.e. parasitic — used of final excrescent consonants, as the "t" in "against". Cf. Epenthetic.

Ambisyllabic: (of a sound or cluster of sounds) partly in the first & partly in the second or not assignable to one only of two consecutive syllables (the "n" in "Cynic" is ambisyllabic). — the division occurs, if at all, within the consonant itself.

Anacrusis: One or more (unstressed) syllables at the beginning of a line of poetry (properly beginning with a long or an accented syllable) that are regarded as preliminary to and not a part of the metrical pattern of that line.

Anaptyctic: of or pertaining to anaptyxis, e.g. an anaptyctic vowel.

Aphaeresis: (baby talk) the dropping or loss of one or more sounds or letters at the beginning of a word, e.g. racoon → coon, amid → mid.

Aphesis: the gradual loss of a short unaccented vowel at the beginning of a word, e.g. alone → lone, esquire → squire.

Apocope: the loss or omission of the last sound, letter or syllable of a word; e.g. singan → sing.

Articulation type: each of the perceptibly different ways in which a given vocal organ articulates is an articulation type of that organ.

Articulative: of or pertaining to articulation.

Augment: A vowel prefixed, or a lengthening of the initial vowel to mark past time, as in Greek & Sanskrit words.

Syllabic augment: (In Greek) is a prefixed epsilon (ε).

Temporal augment: (In Greek) is an increase in quantity of an initial vowel, as by changing epsilon (ε) to eta (η).

Belch timbre: The esophageal mechanism can be used to produce a large %age of the sound types that are seen in the pulmonic mechanism. Each of the sounds is modified by belch timbre.

Break: to undergo or subject to breaking.

Breaking: change of a simple vowel sound into a diphthong whether through the influence of a nearby sound, (e.g. Old English "weorc" (work) with "eo" from earlier "e" before "r" plus constnant) or regardless of phonetic environment. It resulted from the introduction of a glide between a palatal vowel, æ, e or i, and a following consonant group beginning with guttural r, l, or h, æ (from "a") becoming broken to ea, and e, i to eo, io; as, Latin "novus" → Italian "nuovo" (cf. Fracture).

Cacuminal: i.e. against the hard palate behind the alveolar ridge.

Clear: of the voice, pure; not obscured or dulled by accompanying noises, as breathiness; specifically, of the beginning of vowels, pronounced with the glottis in position for voice before the breath starts; of the end of vowels, finished with the glottis still in position for voice. See Clear and dark L.

Cleave: to change the sound by cleaving.

Cleaving: a sound change affecting long vowels (Vowel cleaving) or, sometimes, long consonants (Consonant cleaving), which consists in the conversion of a simple into a compound sound.

321

Interjections & Ejaculations

فجائیہ الفاظ

A
Abie
Aboo
Ach
Achtung
Adad
Addio
Adieu
Adios
Ah
Aha
Ahem
Ahey
Ahoy
Ahush
Ai
(Aie)
Alack
Alackaday
Alala
Alas
Aleikum
All (hail)
Amen
Anon
Arrah
Aue
Augh
Auh
Ave
Aw
Ay
Baal
(Bail, Bale)
Babai
Baccare
(Backare)
Bah
Bam
Bang
Banzai
Barley

Baw
Bayete
Bedad
Begad
Begob
Begorra
Behear
Bejabers
Benedicite
Bing
Bitte
Blah
Blimy
Boo
Boohoo
Bowwow
Brava
Bravo
Bueno
Buzz
Caramba
Check
Cheerio
Cheet
Chop chop
Chut
Contact
Coo
Coop
Coraggio
Corbleu
Crickey
Cripes
Crum
Cuidado
Damnation
Dilly
Domino
Easy-osey

Ecce
Encore
Er
Eureka
Evoe
Ewhow
Ey
Fains
Farewell
Fast
Faugh
Fee-faw-fum
Fiddlededee
Fie
Gar
Gee
Gee-haw
Gip
Good
Goody
Gorblimy
Gup
Ha
Haeremai
Ha-ha
Hait
Hallelujah
Halfoo
Hallow
Handy-dandy
Harrow
Haw
Heaveho
Heavens
Hech
Heehaw
He he
Hein
Hem
Hep
Heu
Heugh

Hey
Heyday
Hey-ho
Hi
Hic
Hie
Highday
Hillo
Hip
Hist
H'm
Ho
Hoch
Hoi
Holla
Hollo
Hoo
Hooch
Hooey
Hoop-la
Hosanna
How
Howdy
Hoy
Huddup
Huff
Huh
Hulloo
Hullo
Hum
Hunh
Hurrah
Hurroo
Hush
Hushaby
Husht
Huzza
Imshi
Io
Jeewhilikens
Jossa
Juckies

Kerchoo
Kerwham
La
Lack
Lackadaisy
Law
Lawk
Lo
Lovanenty
Mashallah
Mew
Mon Dieu
Morbleu
Mordieu
Mort-Dieu
Mum
Mumbudget
Musha
My
Napoo
Nichevo
Nitchevo
Now
O
Och
Ochone
Odso
Oh
Oho
Oime
Om
Oons
Ouf
Ough
Oyez
Pah
Perfay
Pew
Phew
Phip
Phippe
Pho

Phoh
Phoo
Phut
Piff
Piff-paff
Pilillo
Pip-pip
Pirpiri
Pish
Pitikins
Plop
Poh
Pouf
Pox
Prithee
Proface
Proo
Prut
Pshaw
Pst
Puff
Pugh
Push
Quotha
Rah
Rat
Rather
Rats
Ree
Rivo
Rubbish
Salamat
Salve
'Sblood
Schon
Scoat
See

See-ho
'Sfoot
Sh
Shabash
Shish
Shoo
Shoot
Sh-sh
Shush
Sirs
Sist
Sizz
Skoal
Slainte
'Slid
'Slife
'Slight
Soh
Soho
Sola
Sooky
Soss
St
Staboy
Steady
Suz
Taihoa
Tallyho
Ta-ta
Tch
Tchu
Tck
Te-hee
Tereu
Thalassa
There
Tiens
Toho
Toots
Tra-la-la
Troth
Tush
Tut
Tut-tut

Ugh
Uhhuh
Um-hum
Unberufen
Unhunh
Unh-unh
Up-a-daisy
Upsy-daisy
Viva
Voetsak
Waly
Waugh
Wee
Week
Weet
Weet-weet
Wha
What
Whau
Whee
Whew
Whist
Whoa
Whoo
Whoopee
Why
Wirrasthru
Woe
Woons
Wounds
Yah
Yo
Yo-ho
Yoicks
Yoop
Zounds
Zowie

Kajawah
Kalaazar
Kaladana
Kanat
Kareeta
Kasida
Kastura
Katar
Katha
Katar
Katha
Kedgaree
Kaf
Khaki
Khan
Khanjar
Khankah
Khansamah
Khanum
Kharaj
Khass
Khatib
Khedive
Khitmatgar
Khilafat
Khilat
Khir
Khirka
Khoja
Khubur
Khula
Khutbah
Kikar
Killadar
Kincob
Kismet
Kitab
Kiyas
Koel
Kohl
Kos
Kotwal
Kotwalee
Kriya-sakti
Kubba
Kumhar
Kunkur
Kusum
Kutcha
Kutiragam
Kuttab
lac
lascar
lat
lathee
mimbar
minar
minaret
mir
mlechchha
mofussil
moha
mohabat
mohur
mokaddam
moksha
moslem
moslmin
mosque
mouzah
muckna
mudar
mudir
mudra
muezzin
mufti
mug
mujtahid
muktar
mukhtma
mukti
mulaprakriti
mullah
munj
munshi
murid
murshid
mushaa
mushru
musnud
mussal
mussalchee
musuk
muta
mutawalli
mutsuddy
nabob
nagara
naik
nak
naker
nakhoda
namaz
namda
naraka
narghile
nargil
narsingha
nasab
nastika
nataka
natchnee
nautch
navaratra
nawab
nazim
nazir
neelbhunder
neem
neoza (pine)
nephesh
nidana
nilgai
nirmanakaya
nirvana
niyoga
numdah
om
omlah
omrah
oont
padishah
pajama
palampore
palas
palkee
palkee-gharry
pall
palla
pandaram
parao
pardesi
pargana
pashm
pashmina
pata
patel
patnidar
patola
patti
pattidari
pattu
patwari
pawnee
peri
peshkar
peshkash
peshwa
phansigar
phulkari
pilau
pinda
pinjra
post
posteen
pottah
prabhu
prakriti
prana
pratiya-samutpada
pucka
puggree
puja
pultan
pundit
pungi
punjum
punkah
punkah-wallah
purdah
purusha
purushartha
purwannah
puttee
Qadi
Quchi
Quincunx
Rabi
Rahdar
Rahdaree
Raia
Rais
Rabab
Raj
Roza
Rani
Rath
Ressala
Resaldar
Ressaidar
Rezai
Rishi
Rishtadar
Roc
Rook
Rubaiyat
Rupia
Rupie
Rusot
Russud
Ryot
Ryot-war
Ryot-wari
Subzi
Saddik
Saffron
Sahib
Sahibah
Saj
Sakieh
Sal
Salaam
Salagrama
Salat
sama
samadh
samaj
saman
samhita
sang
sangar
sanjak
sannyasi
sansi
sarangi
sari
sarinda
sarod
sarsar
sarwan
sasan
satiagraha
satiagrahi
satia-shodak
sayid (said, sayyid)
sebundy
sedjadeh
seersucker
seetulputty
sepoy
ser
serai
serdab
seth
shabash
shadoof
shahi
shahin
shehzada
shaikh
shaitan
shalwar
shama
Shamal
Shamianah
Shampoo
Shastra
Shastri
Sheik-ul-Islam
Sherbacha
Sherbet
Shere Khan
Sherif
Sherifa
Sheristadar
Shikar
Shikra
Shimal
Shoofa
Shooldarry
Shroff
Shutur-sowar
Sicca
Sikhara
Silladar
Simoom
Simurgh
Singh
Singhara (nut)
Sircar
Sirdar
Sirkeer
Sirki
Sissoo
Sitar
Sitringy
Sloka
Smriti
Sola
Soma
Sonar
Soneri
Soorkee
Soucar
Saudager
Sowar
Sowarry
Spahi
Sraddha
Sri
Sruti
Sthulasharira
stridhana
subah
subahdar
subahdary
Suclat
Sudder
Suji
Sultan
Sultana
Sumbul
Sun
supari
sura
surahi
taluk
talukdar
talukdari
tabasheer
table
tabut
tahkhana
tahsil
tahsildar
taj
tal
tamas
tamasha
tamboura
tangi
tanjib
tanzimat
tapas
tar
taraf
tariqat
tarkashi
tarkeean
tarkhan
tashrif
tat
tathy
teapoy
teheran
tekke (tekya)
tendour
thakur
thana
thanadar
thug
thuggee
ticca
tonga
topee
topee-wallah
toshakhana
trichinopoly
tuba
tufan
tukra
tulsi
tulwar
tunca
tur
turbeh
Ulema
Unglee
Upanayana
uparno
Urd
Vairagi
Vakil
Varna
Varsha
Verandah
Vidya
Vilayet
Vizier
Vizier-azim
Wadi
Wakf
Wali
Wallah
Widu
Yabu
yashmak
yati
yoga
yogi
youse
Zabti
Zamindar
Zamindari
Zaqqum
Zenana
Zerumbet
Zihar
Zillah
Zonar

Vernacular words in English

Abadi
Abadal
Abdest
Abhiseka
Abir
Abkar
Abkari
Abwab
Achar
Acharya
Adhaka
Adharma
Afreet
Aftaba
Aga
Agal
Agama
Aghan
Aghanee
Ahankara
Ahimsa
Ahwal
Aiwan
Akasa
Akhrot
Akhoond
Akhoond-zada
Akhyana
Alem
Alfaqui
Alif
Alim
Aliofar
Alizari
Alkali
Allah illah allah
Almemar
Almirah
Aloe
Alpaca
Amah
Amala
Amani
Amchoor
Amir
Amli
Amrita
Amsath
Anacara
Anil
Ankus
Anukpara

Apabhramsa
Arains
Arali
Arhar
Arhat
Arjun
Arna
Arnee
Artha
Ashraf
Ashrama
Ashva-medha
Atman
Atta
Attar
Attargul
Aumil
Aumildar
Avadana
Avadhuta
Avatar
Avichi
Avidya
Aya
Ayah
Azam
Azan
Baba
Baboo (Babu)
Babul
Badam
Baft
Bahadur
Bahr
Bairagi
Bakal
Baksheesh
Bakula
Bali
Balisaur
Baloo
Balushai
Bandar
Bandhava
Bandhu (bangash)
Banian
Banian (banyan)

Banya
Baradari
Barasingha
Bari
Basaree
Batta
Bawarchi
Bazaar
Begar
Begari
Begum
Benami
Bhabhar
Bhaiya-chara
Bhakti
Bhaktia
Bhalu
Bhandar
Bhandari
Bhang
Bhat
Bheesty
Bhikshu
Bhoosa
Bhungi
Bhut
Bibi
Bildar
Bin
Bint
Biri
Bismillah
Blighty
Bock
Boddi
Bodhi
Boro
Bowly
Brahma-chari
Brinjarry
Buckshee
Budhi
Budzat
Bukh
Bukshi
Bund
Bunder
Bundook
Bungalow
Burka
Burkundaz
Burr
Burra

Burra-khana
Burra-sahib
Bursatee
Bustee
Butcha
Cabob
Caftan
Calendar
Caliph
Camise
Canaut
Caphar
Caratch
Caraunda
Caravan-serai
Carcoon
Cha
Chabouk
Chabutra
Chagul
Chakdar
Chakra
Chakra-vartin
Chuksi
Champac
Chandoo
Chapatty
Charas
Charkha
Charkhana
Chatta
Chattack
Chatty
Chaudh-ari
Chauth
Cheese
Cheetah
Chela
Cheroot
Chhatri
Chick
Chil
Chillum
Chillum-chee
Chokidar
Chokra
Choky
Chor
Chota-hazri
Chowk

Chuddar
Chukker
Chunari
Chuprassy
Churel
Churrus
Chutney
Chymia
Clashy
Clashi
Corah
Corge
Cot
Cowle
Cowrie
Culgee
Cumbly
Cummer-bund
Cutcherry
Cuttanee
dacoit
dal
dargah
darogha
darwaza bund
darzee
dashahera
dasi
dasturi
dastur
dekho
dervish
deva
devata
dewan
dewanee
dhai
dhan
dharm-sala
dharna
dheri
dhobi
dhoti
dhyana
divan
dixie
dixy
denia
duffadar
dufter
duftery
dunga

dooly
durbar
durrie
durwaun
ekka
elchee
emir
enam
enamdar
fakir
fa-la
Fana
Feringi
Firea
Foujdar
Foujdary
Frangi
Futwa
Gaddi
Gali
Ganja
Gariba
Gharry
Gharry-wallah
Ghat
Ghatwal
Ghazi
Ghee
Ghoom
Ghoor
Ghurry
Gola
Goladar
Golandaas
Gomashta
Gomlah
Gomukhi
Goolah
Gopura
Gorasco
Gorelong
Gosain
Gotra
Grihya-sutra
Guar
Gugal
Gulgul
Gunge
Gup
Gurrah
Gurry
Guru

Gymkhana
hackery
hadith
hadj
hadji
hafiz
hak
hakdar
hakeem
hakim
halal
halalcor
hamal
hammam
hammock (cloth)
hanif
hansa
hanum
harem
hartal
hashish
hasta
hatha-yoga
hathi
hatti-sherif
havildar
haznader
hegira
hing
hircarra
hokhmah
hookah
hookum
hoon
hoonoo-maun
howdah
hubshi
hudee
hundi
huzoor
Idat
Idgah
Ihram
Ijma
Ikbal
Ikrar-namah
Imam
Imamba-rah
Imaret

Irade
Izar
Izzat
Jackal
Jadu
Jagir
Jagirdar
Jagrata
Jajman
Jaleework
Jalkar
Jama
Jaman
Jambool
Jamdani
Jami
Jampan
Jampani
Jann
Jantu
Jarool
Jatha
Jaun
Jawab
Jamedar
Jezail
Jeziah
Jheel
Jhool
Jhow
Jihad
Jinnestan
Jinni
Jirga
Jiva
Jivatma
Jhana
Jhodhpura
Joola
Joshi
Jotishi
Jowar
Jubbah
Jugger
Jungle
Jungly
Jutka

326

Rerum novarum
Rewa-rewa
Ribble-rabble
Rick-rack
Riff-raff
Rikki-tikki-tavi
Rimble-ramble
Rip-rap
Riroriro
Roly-poly
Roperipe
Roucou
Rowdydowdy
Rubadub
Rub-dub
Ruffy-tuffy
Rufty-tufty
Rumble-bumble
Rumble-tumble
Rum-dum
Rure
Rusty-fusty
samsam
sancta sanctis
Sanctum-sanctorum
Sanga-sanga
sa-sa
scot & lot
Scribble-scrabble
scritch-scratch
semsem
shagrag
shick-shack
shiffle-shuffle
shilly-shally
shim-sham
shipshape
sibship
sing-sing
singsong
skimble-scamble

skimper-scamper
slampamp
slang-whang
slap-bang
slap-dab
slim-jim
slipslop
smick-smack
snick-a-snee
snip-snap
snipsnapsnorum
so-&-so
soso
spick-&-span
splish-splash
squish-squash
sting & ling
stouth & routh
strumstrum
stud & mud
sumdum
summa summarum
sublum bonnum
susu
swee-swee
swing-swang
swish-swash
tac-au-tac
tagrag
tahoe trout
talkee-talkee
talky-talky
tam-tam
tangan tangan
tan-tan
tapetum lucidum
tap-tap
ta-ta
teeter-totter
terre a terre
tersy-versy
terutero
tete-a-tete

tick-a-tick
ticktack
ticktick
ticktock
tied-&-dyed
tie-tie
tikitiki
ting-a-ling
tingtang
tink-a-tink
tinkle-tankle
tirle-wirlie
tirly-whirly
tirralirra
tisty-tosty
titbit
tit for tat
titi
titter-totter
tittle-tattle
toatoa
toc-toc
toetoe
toing & froing
tol-lol
tom-tom
toodle-loodle
too-too
topsy-turvy
totiesquoties
toto
tow-row
trick-track
trimtram
trit-trot
tuco-tuco
tum-tum
tutti-frutti
tutu

tweet-tweet
twiddle-twaddle
twingle-twangle
twing-twang
twisty-wisty
twit-twat
Unh-unh
Upsy-turvy
Urbi et orbi
Urbis et orbis
Urim & thummim
Verbatim ac litteratim
Vouacapoua
Wagwag
Wallawalla
Warranty in presenti
Wartwort
Waw-waw
Weet-weet
Whim-wham
Whittie-whattie
Wigwag
Willy-nilly
Wing & wing
Wish-wash
Wishy-washy
Wonga-wonga
Wou-wou
yabber-yabber
yaw-haw
yaya
yo-yo
yum-yum
Zemzem
Zigzag
Zoozoo
Zu-zu

Panjabiandpanjab.com

Hirdum-dirdum
Hitty-missy
Hity-tity
Hob-lob
Hobnob
Hobson-Jobson
Hocus-pocus
Hoddy-doddy
Hodgepodge
Hogen-mogen
Hoity-toity
Hokeypokey
Holus-bolus
Hooky-Crooky
Hootchy-kootchy
Hose-in-hose
Hotchpotch
Hubble-bubble
Hubbub
Huckmuck
Huftytufty
Huggermugger
Hula-hula
Humbug
Humdrum
Humhum
Hummum
Humpty-dumpty
Hurdy-gurdy
Hurly-burly
Hurry-burry
Hurry-durry
Hurry-scurry
Hush-hush
Hyahya
Ilang-ilang
Iwaiwa

Jib-a-jib
Jiggery-pokery
Jig-jig
Jingle-jangle
Jipijapa
Jog-jog
Kicksey-winsey
Kicksy-wicksy
Joukery-pawkery
Jubjub
Jugjug
Kai-kai
Kaka
Kakkak
Kie-kie
Ki-ki
Killeekillee
Kimkam
Kitcat
Klook-klook
Knickknack
Knol-khol
Koko-kuku
Lablab
Lardy-dardy
Lava-lava
Lilly-pilly
Linsey-woolsey
Lolo
Lomi-lomi
Lulu
Magnum-bonnum
Makaraka
Makomako
Mama
Matamata
Meum-&-tuum

Miamia
Mininypiminy
Mingle-mangle
Mishmash
Mixty-maxty
Mizmaze
Mocomoco
Moho
Mulmul
Mumbo jumbo
Mummu
Murmur
Moko-moko
Nemby-pamby
Neti neti
Niam-niam
Nibby-jibby
Niddle-noddle
Niddy-noddy
Nid-nod
Nievie-nievie
Nick-nack
Niff-naff
Niminy-piminy
Nipperty-tipperty
Nisnas
Nol-khol
Nomen-novum
Nomen-nudum
Nonny-nonny
Nudum pactum
Nulla-nulla
Nunc pro tunc
Omnium-gatherum
One-one
Onga-onga
O-o
O-o-a-a
Pall-mall

Pat-pat
Paw-paw
Paxwax
Pele-mele
Pell-mell
Pewee
Piff-paff
Piggy-wiggy
Pincpinc
Ping-pong
Piou-piou
Pipi
Pippip
Pish-pash
Pish-posh
Pitapat
Pitpit
Pitter-patter
Poco a poco
Pole pile
Pompom
Pongapong
Pooh-pooh
Poroporo
Powwow
Primoprime
Princum-prancum
Prittle-prattle
Proof-proof
Pudu
Puff-puff
Puku
Pully-hauly
Pulu
Pungapung
Purupuru
Put-put
Quangle wangle
Quaverymavery
Quia-quia
Quina-quina
Ragtag
Ramarama
Rantum-scantum
Rat-a-tat
Rat-tat
Razzle-dazzle

Punjabkandpunjabi.com

Reiterative Words

تکراری الفاظ

Aa
Abinu Mulkenu
Abitibi
Abracadabra
Acey-deucy
Aclang-parang
Adad
Add-add
Aff loof
Afifi
Agar-agar
Akeake
Alfalfa
Algal
Alibang-bang
Alidada
Alintatao
Allolalia
Alum-alum
Anounou
Antinganting
Apitpat
Argy-bargy
Auhuhu
Awikiwiki
Awiwi
Aye-aye
Ayer-ayer
Ayuyu
Bandy-bandy
Barrabora
Bay-bay
Beglerbeglic
Benben
Beriberi
Bibble-babble
Bibi
Bibliaobiblia
Blah-blah
Bolo-bolo
Bonbon
Bon ton
Bric-a-brac
Bulbul
Bunji-bunji
Bunya-bunya
Cache-cache
Cagmag
Cancan
Caracara
Cha-cha
Chac-chac
Chiff-chaff
Chimachima
Chinchin
Chitchat
Chocho
Chop-chop
Chowchow
Christcross
Chug-chug
Chung yung
Chupa chupa
Clap trap
Click-clack
Clink-clank
Cobcab
Cocorico
Coddy-moddy
Couscous
Coxcox
Craw-craw
Clinkum-clankum
Clip-clop
Clish-clash
Clitter-clatter
Clop-clop
Crinkle-crankle
Crinkum-crankum
Crisscross
Cuggermugger
Curlicewurly
Curucucu
Cush-cush
Diddle-daddle
Dik-dik
Dillydally
Ding-a-ling
Dingdong
Dingledangle
Dodo
Double trouble
Divi-divi
Driggle-draggle
Drip-drip
Dub-a-dub
Dugdug
Duk-duk
Dumdum
Dunga-runga
Easy-osey
Enaena
Equal-equal
Fan-tan
Fiddle-faddle
Fidfad
Fie-fie
Fifty-fifty
Flic-flac
Flip-flap
Flipperty-flopperty
Foo-foo
Froufrou
Furfur
Fuzzy-wuzzy
Gabgab
Ganggang
Gewgaw
Gibble-gabble
Gluck-cluck
Gogo
Gonggong
Goody-goody
Grigri
Grugru
Gugu
Guidguid
Guitguit
Gulgul
Gum-gum
Habnab
Ha-ha
Haikai
Handy-dandy
Hanghang
Hanky-panky
Handydandy
Harum-scarum
Havey
Cavey
Haw-haw
Heehaw
He-he
Helter-skelter
Hiccius doccius
Hickery-pickery
Higgledy-piggledy
Higgle-haggle
Highty-tighty
Hiphape
Hippety-Hoppety
Hirdie-girdie

تصحیحات و زیادات

صفحہ | سطر

(iv) | ۳۰ | کشش / کشش

(vii) | ۳۰ | (ع)l / (ع)al

(vii) | ۸ | -۳-۱-(vi)/(ii)-(i)-(iv)/۳-۱-۲

۳۳ | ۲-۱ | (bands)(lips)-(sound box) /

۳۳ | ۵ | (Pharyngeal cavity) /

(Glottal & esophageal closures are contained in the Pharyngeal cavity)

۳۳ | ۱۲ | (apical pertains to the tip of the tongue, as distinct from coronal i.e. the blade.

۳۳ | ۱۵ | Extreme tip) / (Corona)

۳۳ | ۱۶ | (the edge of the / (Dorsum) tongue immediately behind & around the "point" usually applied to the upper surface only; "lower blade" being used for the lower surface)

۳۳ | ۱۷ | (The part lying imme- / or diately behind the apex, and extending about 1½" back from the blade) or

۳۳ | ۱۸ | (extends from a point / or almost 1½" back from the apex to the extreme rear of mouth) or

۳۳ | ۲۶ | لِثہ / لِثہ - اوپری مسوڑھے -

۳۳ | ۳۳ | Velic - ۲۶ -

Nasopharynx - ۲۷

۴۲ | ۱ | ناقرس / ۸۳ - ناقرس

۴۷ | شرحی | ۸۶(۲)(ج)۲ - ۸۹(۲)(ج)۲ /

۸۶(۲)(ii)(ج)۲ - ۸۹(۲)(ii)(ج)۲

۴۷ | ۱۱ | یا [alveo (lo) palatal]

۴۷ | ۲۰ | تالو (domal) / تالو

۴۸ | ۱۱ | جوکا (fronted) Antepalatal /

جوکا (medio - palatal)

۴۸ | ۲۰ | ہات - (pre-velar)(dorsal) / ہات

۴۸ | ۲۳ | ہات - (mediovelar) / ہات

۴۹ | شرحی | ۸۶(۴)/۸۹(۵)(vi)۲

۴۹ | ۴ | جوکا - (post - velar) / جوکا

۹۳ | ۲۳ | نوٹ: ضمہ اور الف کی ممدودہ آوازوں کی مثالیں عربی اشباع میں ملاحظہ ہوں۔
مقصورہ ضمہ مجہول = پیش مجہول معروف (عربی)
ممدودہ واؤ مجہول مثلاً چور۔
مقصورہ واؤ مجہول مثلاً خبردہ۔
مقصورہ ضمہ معروف عربی میں ہوتی ہے۔
مقصورہ کسرہ معروف عربی میں ہوتی ہے۔
مقصورہ کسرہ مجہول = زیر مجہول معروف (عربی)
ممدودہ یائے مجہول مثلاً ایک۔
مقصورہ یائے مجہول مثلاً بہتر۔
ممدودہ یائے لین مثلاً خیبا۔
مقصورہ یائے لین مثلاً مخفل، تبلا۔

۹۳ | ۵ | ابھرتی ہے / ہوتی ہے، جو سرگرمِ تنفس سے پیدا ہوتی ہے اور سینہ کے زور سے ادا کی جاتی ہے۔

۱۰۵ | ۸ | وغیرہ۔ / وغیرہ۔

(۱) اس پر شبہ غنہ نون کو (نون واصل) بھی کہا جاتا ہے جیسے بجائے اس کے ساتھ استعمال ہو تو اس کو نون واصل کہتے ہیں۔

(۲) ۵ کی آواز بعض دوسرے لفظوں میں شروع حروف کی صورت میں آتی ہے ... الفاظ کے لئے حروف کو مختلف (نیز سیرسی) اس انتخاب کیا جاتا ہے مثلاً حروف کے ... (ک، ق، ت، ٹ)

(۱) ... کا غلط اور لہجہ کا صحیح ... اس کے بعد زائد الفاظ ... آئی ایک میں باقی رہ گئے۔

پ پیرش میں ایک غنہ حرف ہوتا ہے جس کی ایک آواز نون واصل کی ہوتی ہے جس کا مخرج منہ کی طرف سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ دوسری آواز نون واصل یعنی مشبہ غنہ کی ہوتی ہے۔ پ پیرش میں شبہ غنہ آواز (ں) ہے۔

۱۱۷ | ۲۹ | الفظ / الفاظ

۱۳۵ | ۳۰ | دو چند / دو چند

۱۳۸ | ۸ | نبرہ ہوتا ہے / نبرہ یعنی بل دار رکن (Stressed Syllable) ہوتا ہے۔

۱۳۸ | ۱۲ | ہے۔ / ہے۔ ایک ہی نبرہ برقرار رکھنے کو (even or level stress) کہتے ہیں۔

۱۳۸ | ۱۷ | or loud stress / stress

۱۳۸ | ۱۹ | والی ہوتی / والی (sustained stress i.e. Constant Contour of stress) کو

۱۳۸ | ۲۱ | medium or Quiet / medium

۱۳۸ | ۲۳ | Weak i.e. soft stress / Weak

۱۳۸ | ۲۴ | ضعیف التلفظ / ضعیف التلفظ (Cadent or weak stress)

۱۴۰ | ۷ | پھیلاتی ہے۔ / پھیلاتی ہے:-

Intensity is the amount of particular exponential present, the CONCENTRATION as it were. It is graded as follows:-

1. Minimal (lowest)
2. Medial (Intermediate)
3. Maximal (Highest degree)

۱۸۰ | ۲۷ | "[ہا ۂ]" / [ہا ۂ]

۱۸۰ | ۲۷ | انداز / انداز

۱۹۷ | ۲۳ | (Synaeresis) / (Synaeresis)

۲۲۲ | | سطر کے نیچے درج کریں:-

صوت نگاری کے لئے حروف کی تحریری شکل مندرجہ ذیل چار اصولوں پر مبنی ہونی چاہئے:-

۱۔ ہر حرف کا نام ایسا ہونا چاہئے جو اس حرف کی مطلوبہ آواز کو ظاہر کرے یعنی ملفوظی آواز اس حرف کی داخلی آواز ہونی چاہئے۔ ایسی صوتی مناسبت والی ابجد کو مشر آئزک فطری ابجد (Alphabet of nature) کا نام دیتا ہے۔

۲۔ الفاظ میں حرکاتی حروف صرف بوقت ضرورت ہی ظاہر کئے جائیں ورنہ ان کا بے ضرورت تحریری اظہار (Vocalization) اسراف ہوگا۔ اسی لئے سامی زبانوں میں اعراب (pointing) کا رواج ہے۔

۳۔ جب حروف کو ملا کر الفاظ بنائے جائیں تو حروف میں اختصار کیا جائے (شارٹ ہینڈ کی طرح حروف اختصار ہی نہیں بلکہ وضاحت اور صفائی بھی) تاکہ خیال کی علامت مختصر سے مختصر ہو۔ ایسی تحریر کو اپنے رسم الخط کو صوتی مجموعی تحریر (Condensed writing) کا نام دیا جاتا ہے۔

۴۔ تحریری حروف سادہ ترین لکیر دار مساحتی شکل (linear geometric) کے ہوں تاکہ ...

استعمال میں آسانی ہو۔ مثلاً عربی کی ع کی شکل کو ذرا سے تصرف سے (ﻉ) بین الاقوامی اصواتی ابجد میں شامل کر لی گئی ہے۔

جب دو یا زیادہ الفاظ کا تلفظ اور ہجاء ایک ہی ہو، مگر ان کے معنوں میں فرق ہو تو ان کو Homonyms کہتے ہیں، مثلاً pool of water اور pool the game - مندرجہ ذیل قسموں کو بھی Homonyms کہا جاتا ہے:-

(۱) Homographs: جب دو یا زیادہ الفاظ کے ہجاء ایک ہی ہوں، مگر ان کے مادے یا معانی یا تلفظ علیحدہ علیحدہ ہوں، مثلاً fair (بمعنی market) fair (بمعنی beautiful) یا lead (to conduct) lead (بمعنی a metal)۔

(۲) Homophones: جب دو یا زیادہ الفاظ کے تلفظ ایک ہی ہوں، مگر ان کے معانی یا ہجاء مختلف ہوں، مثلاً:- two - too - to, awl - all - wright - right - write - rite

کسی ابجد میں ایسے حروف جن کا تلفظ ایک ہی ہو، وہ بھی homophones کہلاتے ہیں، مثلاً موجودہ اردو میں ء، ع، ا، ة، ت، ط، ث، س، ص کی آوازیں ایک ہیں۔

۳۱۰ | ۳ | (ا) / (أ)

۳۱۲ | ۱ | BELL / BELL (i)

۳۱۳ | ۱ | SWEET / SWEET (ii)

۳۱۵ | ۲۳ | رومک / (iii) رومک

۳۱۶ | ۱۹ | (i) / (أ)

۳۲۰ | ۱۷ | (ii) / (ب)

۳۲۳ | ۱۱ | جوف / جوف (oral cavity)

۳۲۴ | ۱۳ | جوف / جوف (Nasal cavity)

۳۵۹ | ۱ | معیاری / کے۔ معیاری

۳۶۲ | ۲۸ | zaɖun / zajɖun

۳۶۸ | ۱۹ | کے جوڑے / کے تقابلی جوڑے (Contrastive pairs) جن میں کامل بٹوارہ ہے یا

۳۷۳ | | ذیل ۳۸۹ کی شرحی:-

(iii) عثمانی اور امارتِ خط

۳۷۰ | ۴ | نہیں ہوتا / ہوتا ہے۔

۳۷۳ | | عمودی لکیر تا ان ۹ سے نہیں بلکہ ۱۳ سے یعنی Vocalic Consonants سے شروع کریں۔

۳۷۴ | ۱ | (viii) Adjuncts: Contacts produced during the strictures in such a way that only a part of the potential opening is used i.e. by restricting the size of an opening without completely closing off its aperture e.g. for most continuants) are called adjuncts to primary, secondary or tertiary strictures.

۲۷۳ | ۳۳ | Phoneme / Morpheme

۱۱۷ | ۱۳ | کے / (ناصر الدین شاہ قاچار) کے

۱۱۷ | ۲۳ | خوند - نون / خوند - نون

۱۴۳ | ۱ | ۳۶ | Cavity ۳۰۲ -

۱۴۳ | ۳ | ۳۶ | (viii)(۲)۳۰۳

صفحہ	کالم	سطر	
۲۷۹	۳	۱۰	(vi)(۵)۸۶ / (۶)۸۶
۲۸۰	۳	۳۰	:- ترقیمات ۳۶۵
۲۸۱	۱	۹	شد / مقدر (علامت) = اِدْغام
۲۸۱	۱	۱۶	:- تصدیق جائزہ ۳۶۵
۲۸۲	۲	۱	:- چلیپا ۳۶۵
			چوپارہ ۳۶۵
۲۸۲	۲	۱۴	:- چٹک ۳۶۵
۲۸۲	۳	۱۲	:- خارجہ ۳۶۵
۲۸۲	۳	۲۳	:- خطِ رقیمۃ الاعداد ۳۶۵ خط کشیدہ ۳۶۵
۲۸۲	۳	۳۲	:- خلعت ۳۶۵
۲۸۳	۱	۲۹	:- دفعہ ۳۶۵
۲۸۳	۳	۲۸	:- رقم = ترقیمات
۲۸۳	۳	۱۲	:- ستارہ ۳۶۵
۲۸۵	۱	۱	:- ش عربی زبان) ۳۶۰(ii)
۲۸۵	۱	۱۶	:- شرح ۳۶۵
۲۸۵	۱	۲۵	:- صاد کرنا ۳۶۵
۲۸۵	۲	۱	:- صدا = آواز (جہر)
۲۸۵	۲	۲۷	:- صوتی توقف صوتی جوف = ہیر ہوا صوتی سیاق Phonemic Context
۲۸۶	۲	۳	علم مخرج الحروف = علم الاصوات
۲۸۸	۳	۹	:- لہریہ = عبوری آواز
۲۹۰	۲	۱۵	:- اوپری مشوش ۳۵
۲۹۰	۲	۲۱	:- ہیر ہوا = صوتی جوف
۲۹۱	۲	۱۵	ہیر ہوا / —
۲۹۱	۳	۲۷	:- نرمانا (آواز کا) = مسبب آواز
۲۹۱	۳	۱۰	:- نقطی = چوپارہ
۲۹۲	۱	۷	فاصل / فاصل ۹۸،
۲۹۲	۱	۸	واصل / واصل ۹۸،
۲۹۳	۱	۱۷	= Lax (Vowel)
۲۹۳	۲	۱	جہر (اجہار) (حروف مجہورہ)
۲۹۳	۲	۱۳	- pitch → pitch :-
۲۹۳	۲	۲۹	معتل الفاظ بنانے والے حروف (علت)
۲۹۳	۲	۳۲	وزن (شعر کا) وزن (= تاکید) =
۲۹۳	۳	۱۶	Chest — / - Chest
۲۹۳	۳	۲۱	-pitch → pitch :-
۲۹۳	۳	۳۲	Morphe-mic / Morpheme
۲۹۵	۲	۳	جنس
۲۹۵	۱	۱۰	Completely — :-
۹۰	-	۶ ۲۱ ۲۲	[illegible]
۲۹۵	۳	۱۷	Underlined خط کشیدہ :-
۲۹۶	۱	۲۲	- Rewrite rule :- دوبارہ لکھے جانے والے تشکیلی اصول
۲۹۶	۲	۲۲	Phonemic — :- = pitch accent
۲۹۶	۳	۹	Tick mark = تصدیق جائزہ :-
۲۹۶	۳	۲۹	Cavity — = Vowel pitch :-
۲۹۷	۲	۷	۱۵۵
۲۹۷	۳	۴	دب جانا (آواز کا)
۲۹۷	۳	۱۶	۳۰۳ [illegible]
۹۳	-	۱۶	[illegible]

صفحہ	کالم	سطر	
۲۹۷	۳	۲۱	- stress → stress :-
۲۹۸	۱	۱۰ ۱۲ ۱۳	Valvate / Valvate حروف / اصوات ۱۶ ۱۱۳ اصواتی / صوتی ۱۷ ۱۱۳ صفات علتی /
۲۹۸	۲	۱۰	۱۵۵
۲۹۸	۲	۳۱	
۲۹۸	۳	۹	Staccato ۱۳۱ :-
۲۹۸	۳	۱۷	Stet صاد کرنا :-
۲۹۹	۱	۹	Space جگہ :-
	۲	۱۰	= of syllabic sound
	۲	۱۳	گونج دار
	۳	۱۳	= Reformed spelling
	۳	۱۷	رخوہ حروف = Lax (Vowel)
۳۰۰	۲	۹	Section mark دفعہ :-
۳۰۱	۱	۳	تشدید (= اِدْغام)
	۱	۳	Reiterated مکرر :-
	۱	۵	تکراری (الفاظ)
	۱	۹	Repeat مکرر :-
	۱	۱۳	تکراری
	۱	۱۸	= Quaver rest
	۲	۳۰	Reference mark حرجہ :-
	۳	۵	- Velar = Velars :-
	۳	۳۱	= Pulmonic
	۳	۳۲	(ے) ۳۲ '۱۹۲
۳۰۲	۱	۲۷	= Gutturo-palatal
	۱	۲۵	تبرلسانیاتی / غیر لسانیاتی
	۲	۳۲	- tone آواز کا اتار چڑھاؤ :-
			Voice — = Vocal cord vibration
			Vowel — = Cavity tone
	۳	۱۸	(بالا صوتی امتیازی عناصر)
	۳	۳۲	- System اصواتی نظام :-
			- Tone → tone
	۳	۳۶	- Context صوتی سیاق :-
	۳	۳۱	- Structure اصواتی نظام :-
۳۰۳	۱	۱۳	Phonation :-
	۲	۱۹	دباؤ
	۳	۲	Contrastive تقابلی حرف :-
	۳	۳۲	صوتیاتی / صوتیاتی
	۳	۱۳	Paragraph mark ۳۶۵ :-
			Paragraph number
			Parallel mark دفعہ ۳۶۵
۳۰۴	۲	۹	= mora
	۲	۱۲	Obelisk چلیپا :-
			Obelus ۳۶۵
۳۰۵	۱	۱۹	= of mutation حرکاتی (افعال) وغیرہ
	۳	۱	= Gutturo-uvular
	۳	۱۳	Minuent = Diminuendo :-

صفحہ	کالم	سطر	
۳۰۶	۱	۳۲	Mediopalatal = palatal :-
	۲	۵	(i.e. completely velarized) مطبق حروف
	۲	۶	۳۶۵
	۲	۸	Linear :- - a script - b script - script
	۳	۲۸	Lengthened ممدود :- Lengthening مد
۳۰۸	۱	۲۸	Homeophone :- Homographs ۳۶۵
۳۰۸	۱	۳۰	(ہم آواز حروف) ۳۶۵
	۳	۱۰	تدریجی ۳۹۷(۳)(xii)
۳۰۹ ۹۴	۲ ۲	۲۰ ۲۹	تخلیقی گرامر مصوتے / مصمتے
۳۰۹	۳	۳	- stress → stress :- Substitution —
	۳	۱۳	Formative ۳۲۳
	۳	۱۵	= Breaking
۳۱۰	۱	۳	مضبوطی
	+	۱۱	= a flat
	۱	۲۵	Combining — :-
	۲	۳	Eutony / Eutomy
	۳	۳۲	linguistic / linguisti
۳۱۱	۱	۶	= Cerebral ۸۶(۲)(ii)(x)
	۱	۱۳	- Obelisk ۳۶۵ :-
	۱	۱۸	اِدْغام یا تشدید
۳۱۲	۱	۱	Constant = level intonation :-
	۱	۲۳	Contour = Intonation :- Constant — of stress = Sustained stress - tone language
	۱	۳۲	Crescent = Crescendo :-
	۱	۳۷	Delete چوپارہ (نقطی) :-
	۱	۲۸	(i.e. not velarised) رقیق
	۲	۳	Coarticulation :- = Secondary articulation
	۲	۱۳	(۱)۳۰۲
	۲	۲۳	Concentration :- = Intensity
۳۱۳	۱	۲۶	Caret چٹک :-
	۲	۲۰	۲۸۲
	۳	۳۶	Asterisk ستارہ
۳۱۴	۱	۸	= palatal ۸۶(۳)
	۱	۲۹	Article دفعہ :-
	۲	۳	اتفاقی خارجی آواز
	۲	۶	= Affricate = Fricative
	۲	۳۲	→ Diphthong Consonantal
	۲	۴۰	۳۱۳
	۲	۴۳	۳۶۵
	۳ ۳	۱ ۳۹	Alveo(lo) palatal ۱۱۹ :- ۴(ii)(x)(۲)۸۶

Punjabiandpunjab.com
330

۱۳۲ صفحہ، سطر ۱۳:-

<u>Long segment</u>:- A segment that contains a distinctive aspect of duration.

<u>Short segment</u>:- A segment that is organically the same as a long segment but lacks the aspect of duration is a short segment. Other segments are neither long nor short. If three or more segments differ distinctively in duration, it will be necessary to use still other terms in speaking about them such as half-long and over-long.

۱۳۲ صفحہ، سطر ۶:-

<u>Formant</u>: is a characteristic component of the quality of a speech sound, specifically any of several resonance bands which are regarded as together determining the phonetic quality of a vowel i.e. frequencies corresponding to the centres of the two principal peaks of the profile of sound (a recognizable rhythmic line characterizing a speech utterance). These frequencies are called Formant 1 and Formant 2 respectively.

<u>Saturated Vowels</u>: are characterized by a compactness of their formant-spectrum, and they exhibit a higher energy than the diluted vowels. The saturation involves a longer duration, a higher perceptibility, & a greater resistibility against distortion — this demands a widening of the front resonator and a reduced volume of the back resonator.

۲۳۸ صفحہ، سطر ۲۵:-

<u>Minimal contrast</u>: (in that only one determining feature is different in the set). The <u>Content</u> of the minimal contrast is the complex of determining features that are shared by the set. For this reason the term "contrastive pair", meaning any pair between which there are differences in a context of similarity, any pair usable for the listing of features, is used instead of the traditional term "minimal pair".

<u>Non-minimal contrast</u>: (that involving more than a single determining feature).

<u>Direct Contrasts</u>: (those between phones which share determining features).

<u>Indirect contrasts</u>: (those between phones which share no determining features).

<u>Distinctive features</u>: i.e. ultimate constituents of phonemes. Every language has a strictly limited number of underlying ultimate distinctions, which form a set of binary oppositions. These opposite features occur either solely as terms of a single relation (i.e. pure oppositions, represented in analytic transcription by + & −) or they can occur together as complexes (when the joint features of a complex are represented as ±).

<u>Contrastive distribution</u>: If a and b occur in corresponding positions in utterances of different equivalence classes, they share contrastive distribution and they are members of different phonemes.

۲۴۴ صفحہ، ۱ '(viii)(2) ۲۰۳ ص:-

1. <u>Centre adjuncts</u>: produce lateral continuants.
2. <u>Side adjuncts</u>: produce central continuants.

(ix) <u>Qualifiers</u>: All noninitiating, nonvalvate, non acme strictures are qualifiers, unless as in nasals, the acme structure is itself a valvate closure.

(x) <u>Acme stricture</u>: of any sound is the highest ranking one within the active chamber. It is, therefore the articulator with the nearest approach to closure within the highest ranking cavity of the active air chamber.

Punjabiandpunjab.com

۲۴۵ ص ۲۰، سطر ۸ :-

Air stream mechanism or **Air mechanism**: An initiator with its full gamut of possible air chambers is an air stream mechanism. It is either an active mechanism or a passive mechanism (which is in fact a potential mechanism). The major types are pulmonic, oral and pharyngeal air mechanisms. The minor types are esophageal air mechanism and others with no specific names.

Scraping mechanism: use of scrapives (i.e. sounds caused by the rubbing of one object against another) for sound production.

Percussion mechanism: Air chambers which have percussors but no initiators, and have "static air" rather than an "air stream."

Induction mechanism: If sound vibrations (from voicing, primarily) are transmitted across some closure or wall of a chamber, that section becomes an "induced vibrator" for sounds of "static air" in an induction mechanism.

Reversed mechanism: where the initiator is outwardly situated.

۲۶۵ ص ۱، سطر ۲ :-

Grammatical forms

- **Construction** [whenever two (or, rarely, more forms) are spoken together, as constituents of a complex form, the grammatical features by which they are combined, make up a construction].
- **Substitution** (where a form is spoken as the conventional substitute for any one of a whole class of other forms)
- **Sentence-type** (when a form is spoken alone, it appears in some sentence-type).
  - **Minor sentences** (when any other form is used as a sentence).
    - **Completive type** (It consists of a form which merely supplements a situation)
    - **Exclamatory** (They occur under a violent stimulus, & often show "parataxis").
  - **Full sentences** (when a favorite sentence-form i.e. one of a certain frequent forms is used as a sentences)

Punjabiandpunjab.com
332

۲۳۵ ص ۲۰، سطر ۲۹

([illegible]) = Coarticulation. (Action or position of such part of an articulator as is not directly participating in an articulation. The concurrent activity of the other organs than those primarily involved).

۳۴۷ صفحہ، سطر ۲۸ (تحت ...) :-

Syntax

- Intrasentential linkage (Syntax) i.e. integrating priciples within the sentence; e.g. "Sentence harmony" (i.e. agreement of formal classes, as in Bantu).
- Intersentential linkage (external syntax) i.e. addition of sentence to sentence.
  - Paratactic (Coordinating i.e. Parataxis)
    - semi-absolute (forms which grammatically and in meaning duplicate some part of the form with which they are joined in parataxis).
    - Parenthesis (in which one form interrupts the other, e.g. "Hesitation-forms" are a special parenthetic forms when a speaker hesitates).
    - ⊗ Apposition (when practically joined forms are grammatically, but not in meaning, equivalent).
  - Hypotactic (subordinating i.e. Hypotaxis e.g. by Conjunctions)

333

⊗ see "Exclamatory minor sentences."

Punjabiandpunjab.com

۳۴۸ صفحہ، سطر ۱ :-

Air chamber: Any cavity or part of a cavity which is completely shut off by itself from others by some closure, or any group of cavities or parts of cavities which are united by connecting passageways of air, forms an air chamber.

Initiator: Certain parts of the walls of an air chamber may be flexible: any part is an initiator of an air stream at the time the part is moving within the chamber, making the chamber smaller or larger. (opposed as a term to "Percussion").

Percussive transition: The moment of reinforcement of the sound of an air mechanism by a percussive may be called a percussive transition from one segment to the next.

Percussive-transition pharynx-air Vocoids: The loud "pop" due to the front oral release of non-affricated clicks (or even weaker sounds following the release of some close fricatives).

Percussion: Just at the time some part of the wall of an air chamber is making or breaking a closure it becomes a percussor, if there is no centering or outward movement in respect of the chamber during the actual contact time. (opposed as a term to "initiator").

Side chamber: When part of an active air chamber does not have the air stream passing directly through it, but only by it, that part becomes a side chamber.

Static air: Opposed to "air stream."

					۲/۳		۳	(۱۷)
					:- ۱- لسانیات (اور علم الاصوات)		۳	۲
Language is / language pronounceable in this language	۸	۳۲۵	دیکھو دفعہ ۱۳-	۱۹	۳۴۳	دیکھو دفعہ ۲-۳	۵	۳۳
Formative: A bound form: is part of a word, & may be complex or minimum (i.e. morpheme)	۱۵	۳۲۵	دیکھو دفعہ ۳۵ ،۱۹-	۲۰		دیکھو دفعہ ۲-۳	۲۲	
			دیکھو دفعہ ۳۵-	۲۱		کیلا تا / (دیکھو دفعہ ۲-۳) کیلا تا	۱۱	۳۶
			Valvrate / Vulvrate	۲۴	۳۴۵	کی طرف / - دیکھو دفعہ ۲-۳ - کی طرف	۱۱	
— = Lidded / —	۲۵	۳۳۰	: Complementation or /:	۴	۳۴۴	الولید / الولید - اردو والے غلطی سے	۱۳	۱۹۳
تعمیم / تعمیم فارسی	۵۸		prepure ... / postpure ...	۲۸	۲۲۳	یہی کر" یہاں تا پڑھتے ہیں..		

vii	۱۷	(۷)۱۴۳/(۷)۱۴۱
۲	۲۵	Syntactics Cross reference
۳	۱۶	صوتیاتی نظام / صوتیاتی نظام
۳	۱۸	(آرسینی)/(آرشیمی)(آرسینی)

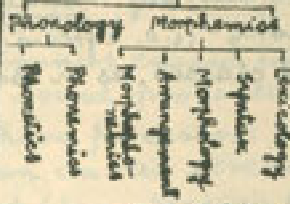

۳	۲۹	صوت / اصوات
۲۳	آخر	Schwa :-
۲۵	۱۱	Diminishing/Dimishing
۲۹	۱۸	معترض / مخصوص
۲۸	۱۶	سکے / سکتے، مثلاً اردو قول چال میں الف کا علم ... ایک ہی طرح بولے جاتے ہیں۔
۲۹	۲۱	کے دا / کے دا "گردا" کے دو
۳۲	۱	Vocal apparatus :-
۴۰	۸	گئے / گئے۔ وہ لکھائی جس میں ہر لفظ کے لئے علاوہ علامت (ideogram) پہلی سے ideographic کہلاتی ہے۔ یہ اصطلاح قدرے گمراہ کن ہے اس کی بجائے بہتر اصطلاح logographic یعنی word - writing ہے جس میں logograms یعنی word - signs استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسی صورت علاوہ مخصوص آوازوں کے خاص طور پر ایک ... کا ... مسلسل گفتگو میں استعمال کی جاتی ہیں تو پھر لکھے Graphemes یعنی linguistic forms کا استعمال کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔
۴۰	۲۰	کیلائی میں /- کیلائی میں۔ تحریری علامتوں (Graphemes) میں حرف اکہرے حروف ہی نہیں بلکہ digraphs بھی شامل ہو گئے ہیں۔
۴۳	۱۳	(Successive Sounds):- (Segmental phonemes)
۵۹	۱۸	غنائی - حلقی / غنائی (انفی)- حلقی (مستعلیہ)
۶۰	۱	شجرہ / شجرہ (Vowel triangle)
۶۳	[illegible]	cup ^ ہ / ^ ہ
۶۴	[illegible]	اداۃ / اداۃ
۶۸	۳۰	حنکیہ / حنکیہ (Post palatal)
۷۳	۲	(ا) (Ablation lands)- (ا)!

۷۳	۲	ہے۔/ ہے۔ چونکہ جنوبی کو آہستہ آہستہ ترقی دینے سے پیدا ہوتی ہے۔
۷۹	۱۶	دیکھو / دیکھو دفعہ ۲۹۷ (۹)
۷۹	۲۰	تحت / تحت دفعہ ۹۷ (۳)
۸۰	۱۷	دیکھو / دیکھو دفعہ ۲۹۷ (۱۰)
۸۱	۲۸	یا / mouille (۳) ہے۔ [ولسیبی میں انگریزی "t" کی طرح table آواز ہوتا ہے، مثلاً (tab)۔
۸۱	۲۸	Dutch / Dutch - ولندیزی میں کے ہاں خالص تالیں رنگ سے ادا ہوتا ہے۔ مثلاً Llangollen = ɬaŋgɔɬen
۸۴	کے	وہیں تک تو "ل اظہاری" کی بجائے "ل ادغامی" پڑھا لیں۔
۹۵	۱۳	حروف / حروف دو یا زیادہ مجہول حالت میں ہیں
۹۵	۲۲	بھی / (حرکت سے پہلے یا حرکت کے بغیر) بھی
[illegible]	۱۵	مجہول آواز / مجہولی آواز
۱۱۲	آخر	مخففات کے ...
		۱۳۹ پر ملاحظہ ہو
۱۱۳	}	"بیشانی" کی مندرجہ ذیل مثالیں درج کر لیں:- قمری / شمسی، مختلی :- ... مسری :- ...
۱۱۳	}	
۱۱۳		"شمسی" اور "قمری" کے درمیان "لسانی" اور "دلشی" کو فرق کرنے والی لکیر ذرا سی بڑھ گئی ہے۔
۱۱۳	۱۱	(Exponential sounds):- (Supra-segmental phonemes)
۱۱۳	۱۳	Prominence/Prominence
۱۱۷	۲۴	خوشہ / خوشہ
۱۲۸	۲۷	کے تحت / دفعہ ۲۹ (۳) کے تحت
۱۳۱	۸	لہجہ / لہجہ (Crescent)
۱۳۱	۱۰	لہجہ / لہجہ (Minuend)
۱۳۱	۱۳	لہجہ / لہجہ (Constant)
۱۴۴	۲۳	ملتا ہے /- ملتا ہے چونکہ Word intonation کہلاتا ہے۔
۱۵۰	۱۳	جاتا ہے /- جاتا ہے (دیکھو دفعہ ۱۹۷)۔
	۱۹	ہے /- ہے۔ کشمیری واحد زبان ہے جس میں سکتہ کا عام رواج لہجے کی نوعیت شمار کیا جاتا ہے۔ سکتہ کشمیری زبان کا خاصہ ہے
۱۵۹	۲۱	ہو /- ہو، مثلاً Too -
	۲۲	ہو /- ہو، مثلاً ... -
۱۶۰	۱۷	ایضاً / ایضاً

۱۸۱	۲۶	ہیں / ہیں، مثلاً:-
		ورق اجل ← آور اجل
	۲۷	مثلاً /- (۷) اگر متحرک "و" یا "ی" فتح کے بعد آئیں، تو ان کو جیسے ان سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً:-
۱۸۳	۳	کسرہ / فتحہ
۱۸۳	۱۳	بناتی ہے / بناتی
۱۸۸	۹	وحدت / وحدت، عہد۔
۱۹۳	۱۷	)- /)- [دفعہ ۲۹۳ (۳)]
۱۹۵	۹	عف / عطف
۱۹۶	۲۸	ہو، مثلاً / یا دو حرکات کے درمیان ہو، مثلاً:- There it is, for ever, after all, pouring
	۲۹	حرف صحیح / مگر اس کے بعد حرف صحیح ہو
	۳۹	ہو / ہو ہو تو
	۳۹	مثلاً / مثلاً:- poured, there, nowadays, afterwards
۱۹۷	۱	"آوازیں") - / آوازیں"۔ دفعہ ۲۹۹ (۶)(i)
	۳	آوازیں) - / آوازیں)۔ دفعہ ۲۹۹ (۹)(۱)
۱۹۷	۹	ترخیم - / ترخیم -
	۲۲	(عین) مل کر ایک ہو جاتے ہیں / (عین)
۲۰۳	۱۵	(m)- / (m)- [(ʒɛl) = yell]
۲۱۲	۷	دفعہ ۸۸ / دفعہ ۸۸
۲۱۳	۱	دئے گئے / دی گئی
	۲۹	ظ / حرف ظ
۲۱۵	۱۳	جاتا ہے /- جاتا ہے۔ مثلاً ایک طریقہ حرف "ذ" کی آواز کی تفصیل بیان کی جاتی ہے:- "التحلیل" نے اسے "لثویہ" یعنی انگریزی کی (th) لکھا ہے۔ اس لئے یہ لثوی کہلاتا ہے۔ ابن لحیقش نے اسے انگریزی کی ذ (ð) دندانیہ لکھا ہے۔ سیبویہ نے اسے فی اللسانی (ثاثی) لکھا ہے۔ حضرموت بعض ان کی گفتگو میں "ذ" حضری آبادی میں (ð) بن جاتا ہے۔ حرف "ذ" بہت سے فارسی الفاظ میں آتا ہے کیونکہ جدید فارسی ... X ... کا تلفظ ...

:- ادوات تعریفی = ال تعریفی	۱۱	۳	۲۷۷
:- ادوات تعریفی والی اسم نکرہ کو معرفہ کرنا	۸	۳	۲۷۹
دُھرا لکیر / دُھری لکیر	۲۶	۱	۲۸۳
۳ ، ۳۹۵ / ۳	۱۳	۳	
:- صرفیے ۳۳	۳	۳	۲۸۵
:- صوتی وقف ، اصواتی وقف	۲۵	۲	
:- ۲۹۷		۳	۲۹۰
:- وسیع ۳۱	۲۹	۱	۲۹۲
وصل / وصل ۳۹۳ (۵)	۳	۲	
Conditioned — = allophone :-	۱۳	۲	۲۹۵
Diaphonic — = Free — :-	۱۳	۲	
اختلافی تلفظ	۱۳	۲	
Non-conditional — :-	۱۶	۲	
optional — :-	۱۷	۲	
Trough گذشتہ پیچ :-	۳		
— teristeristics :-	۱۳	۱	۲۹۶
Transformational grammar تحویلی گرامر	۲۰ ، ۲۱	۱	
falling rising — گھٹتی بڑھتی	۲	۲	
rising-falling — بڑھتی گھٹتی	۲۳	۲	
Texeme صرفیہ	۳	۱	۲۹۷
Prominent —	۳	۲	
Pre-tonic —			
unchecked — = open —	۷	۲	
Free — = open —	۲۰	۳	
acme — (x)(۲) ۳۰۳	۵	۱	۲۹۸
sublexical ۳۷۸	۲۲	۱	
form —	۱۳	۲	
level — = even —	۱۵	۲	
quiet — = medium —	۱۸	۲	
syllabic —	۴۷	۲	
semi-aspirates — :-	۲	۲	۳۰۰
Qualifiers (x)(x)(۲) ۳	۳	۲	۳۰۱
Phonology علم الکلام الاصوات	۳۱	۲	۳۰۲
Incomplete — = stops	۳۵	۲	
— context اصواتی سیاق	۳۴	۳	
Paradigm (schedule) گردانی نقشہ	۳۳	۳	۳۰۳
Morphophonemics ۳۲۰	۱	۱	۳۰۵
Mouille ۹۵	۳	۱	
Narrow باریک	۳۴	۱	
Morphological صرفیاتی	۳۰	۲	
[illegible] phoneme التغیر	۲	۲	۳۰۶
[illegible]	۳	۲	

الفاظ کے / الفاظ کے تقابلی جوڑے (Contrastive pairs)	۱۹	۲۳۸
جس میں / جس میں تکملی تقسیم (Complementary distribution)	۳۲	
ڈنکا - منکا - ٹنکا / ڈنکا - منکا - ٹنکا سے یا	۲۳	
گنگا - منگا / گنگا - منگا	۲۵	
ہجا / (ii) ہجا	۲۶	
زبان کا نیا / زبان کا ۱۹۳۸ سے نیا	۲۳	۲۳۰
"بوتی - بوتی" ، "بلاتی - بلاتی" / "بوتی (جمع بوتی) - بوتی (جمع بوتیں)" ، "بلاتی (جمع) - بلاتی (جمع)"	۲۸	۲۳۲
جس شعر کا وزن ... کے موازا - مُوازات = مُوازات	۱۱	۲۳۸
تحا کا - تھا کات = تحا کا تا		
(اوپر) - الفاظ (اخفی - واخفاء) (اخفی - اخفاء) وغیرہ کا ذکر اور ... کا ایک جیسا نہ ہونے سے خود ہی تلفظ میں پہچانا جاتا ہے۔	آخر	۲۳۹
لحن / لحنی	۱۹	۲۵۳
جائز / جائزہ	۱۹	۲۶۰
تین / (۸۸/۲۲) تین	۳۸	
/Consonantal Vowels Consonantal vowels (Semi-Vowels)	۹	۲۴۳
/Vocalic Consonants Vocalic Consonants (Semi-Vowels)	۱۳	
air Chamber / Chamber	۱۳	
Velvate / Velvate	۱۳	۲۴۸
Velvate / Velvate	۲۴	
/Semi-Consonants Semi-consonants	۱۴	۲۴۸
Vocaloid Consonanted		
/Compound phonemes Compound primary phonemes	۱۷	
(۳) / (۳) - [دیکھو ذیلی (۳) اور (۱۹۵)] -	۳۰۴	۲۴۳
پشتو / پشتو	۱	۱۱۸

[illegible]		
سیاقت / سیاقت	۵	۲۲۷
(أ) / (أ)	۲	۲۳۱
تمہید / تمہید	۲۵	
:- ۸ - ...	۲	۲۳۲
(Compound / Compound) (Ampersand) (Tironian Sign)	۱۵	
(&c)		
:- Paragraph mark (Pilcrow)		۲۳۲
:- ...	آخر	۲۳۴
Stroke		
up stroke		
down stroke		
Stroke / oblique / virgule /		
Foot note حاشیہ		
Interspace #		
Reduce space		
Remove space ○		
Indenting □		
Types :- خط		
Roman — سیدھا		
Italic — ترچھا		
Script — دستی		
Clarendon — or Bold faced — or Thick faced — موٹا		
Upper case بڑا حرف		
Lower case چھوٹا حرف		
جزو اتحاد / اتحاد	۱۷	۲۳۷
- (Vocoids / Vocoids	۲۰	
دیکھو ذیلی ... (۳) -		
... (۱۹۳) -	۲۶	

335

۲۳/۳۰	۳۸	۱	۳۲۹	esophageal —	۳۰	۱	۳۱۳	Fist (note) ۳۵۶	۳	۱	۳۱۰
۲۶/۲۳	۳۹	۱		Nasal —				Linguistic —/Linguistic	۲۹	۱	
				Oral —				۱(ج)(۱)(۲)۸۹/= Cerebral	۵	۱	۳۱۱
/Hypotactic	۸		۳۳۲	Pharyngeal —				Contraction (اِدغام) =	۱۲	۱	۳۱۲
Hypotactic				Pulmonic							
Banta). /Banta).	۸		۳۳۴	— type :-	۱	۲			۳	۱	
				Articulators آلاتِ تلفظ	۳	۲		esophageal ۳۵			
Tmesis / sentence harmony				Article :- دفعہ	۲۸	۱	۳۱۳	glottal — ۳۵			
(Interrupted order — a subtype of word order)				Double — Two —	۳۲	۱		Velar — ۳۱			
				Irregular —	۱۵	۲		Velic — ۳۱			
				Regular —				Focus —	۱۰	۳	
				Substitution —				Broad (عریض، وسیع)	۸	۱	۳۱۳
				Grammatical —	۲۱	۲		— word ۳۶۵ خارجی	۳۰	۱	
								Cavity ۳۰۳			

۱۹ صفحہ ، ۲۷ سطر :-

نوٹ I :- الفاظ کی شاموں کو "آکسفورڈ ڈکشنری" کی بنیاد پر رکھا گیا ہے ، مگر قوسین کے اندر دیئے ہوئے الفاظ "تھیری انٹرنیشنل ڈکشنری" سے لیے گئے ہیں۔ یہ تمام نشانات محض صرفی طور پر ایک طائرانہ نظر سے دیکھنے کے لیے درج کر دیے گئے ہیں۔

نوٹ II :- انگریزی میں معیاری تلفظ RP (Received or Standard pronunciation) جنوبی انگریزی کا وہ تلفظ مانا جاتا ہے جو کہ عام مشہور ہے اور تقریباً ہر جگہ سمجھا جا سکتا ہے۔ بلکہ جنوبی افریقہ ، آسٹریلیا ، نیوزی لینڈ اور کینیڈا کے انگریزی بولنے والے علاقوں میں بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ صوبجات متحدہ امریکہ (USA) (جہاں مختلف تلفظ رائج ہیں) میں بھی آسانی سے سمجھا جاتا ہے ، گو اس کے الٹ امریکی تلفظ انگلینڈ میں کم ہی پوری طرح سمجھ میں آتا ہے۔ چونکہ خالص RP کا علاقہ بہت ہی محدود ہے ، اور زبان کی تبدیلی کے تقاضے بھی ہو گئے ہیں ، اس لیے RP میں آہستہ آہستہ پچھلی نصف صدی میں تبدیلی ہو رہی ہے ، مثلاً :-

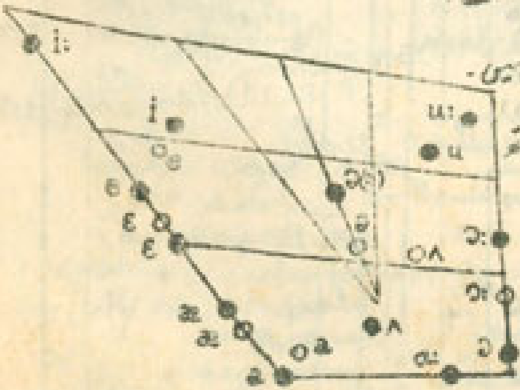

(۱) - آواز (ʌ) قدرے زبان بڑھا کر ادا ہونے لگ گئی ہے۔

(۲) - آوازیں (ɔ:) اور (ɔ) زبان کی بلند حالت سے ادا ہونے لگی ہیں۔

(۳) آواز (o) اب متروک ہو گئی ہے۔

یہاں شجرہ میں اگری آوازوں کی پرانی جگہوں (نشانی o) کے ساتھ نئی جگہیں (نشانی ●) دکھائی گئی ہیں۔ (دیکھو پیرا فقرہ دفعہ ۸۲) :-

(۴) مندرجہ ذیل دو وجوہات سے دوہرا مرکب مصوتہ (ou) اب (əu) ادا ہوتا ہے :-

(ا) - اس دوہرے مرکب مصوتہ کی ابتدا آجکل (ə) کی آواز سے زیادہ موزوں ہے جو کہ (əː) سے زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔

(ب) - کمزور نبرہ والی حالت میں (ə) یا (əu) کی متبادل شکلیں ہی مستعمل ہیں ، مثلاً (o) کا تلفظ allopath میں (-əu-) اور allocate میں (-ə-) ہے۔ اس دوہرے مرکب مصوتہ کا خالص (o) تلفظ اب متروک ہے ، مثلاً going میں (-əu-) ، یا slower میں (-əu-) میں (o) کا استعمال آجکل متروک ہے۔

نوٹ III :- انگریزی کے لیے اختصار شدہ بین الاقوامی نقل لفظی (Simplified IPA transcription) حقیقت میں جنوبی انگریزی (Southern English) کی صرف ایک قسم پر ہی حاوی ہے ، جس میں مندرجہ ذیل خاص مصوتے استعمال نہیں کیے جاتے :- (ɛ) ، (æ) ، (a) ، (ɔ)۔

لہٰذا غیر اہل زبان اور خود اہل زبان کے لیے ، خصوصاً صوتی طلباء کے لیے جو صرف مندرجہ بالا مخصوص تلفظ ہی نہیں بلکہ اس میں مختلف رنگ کی تبدیلیوں کو بھی جاننا چاہتے ہوں جو کہ (RP) کے تحت آ سکتی ہوں ، قدرے واضح نقل لفظی دکھانے کے لیے مندرجہ بالا چار زائد علامات (Symbols) کے علاوہ اختلافی تلفظ کی مندرجہ ذیل حالتیں (جو کہ غیر اہل زبان کے نقطۂ نگاہ سے کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتیں) دکھائی جاتی ہیں :-

(۱) خاص موقعہ پر یا اپنے موقعہ محل پر (æ) کی استعمال۔

(۲) مندرجہ ذیل الفاظ سے علاوہ تبدیل ہو کر مرکب دوہرے مصوتے بن جاتے ہیں :-

(eiə) ← (eə) ← (ɛə) سے مختلف۔
(ouə) ← (oə) ← (ɔə) سے مختلف۔
(oui) ← (oi) ← (ɔi) سے مختلف۔

(۳) شاذ ہی خالص (o) آواز [چونکہ (ɔ) سے مختلف ہے] کا بغیر نبرہ کے ارکان تہجی میں مختلف جگہ استعمال جہاں (ou) ، (ɔ) ، یا (u) کی آوازیں بھی ممکن ہو سکتی ہیں، مگر آجکل (ou) کی بجائے (əu) کی آواز ہی استعمال ہوتی ہے۔

(۴) اس کے علاوہ اضافی تنا سبی فرق دکھانے کے لئے (a) کی خاص علامت [چونکہ (æ) یا (ɑ) سے مختلف ہے] استعمال کی جاتی ہے تاکہ مرکب مصوتے (ai) اور (au) ظاہر کئے جا سکیں۔

(۵) البتہ مندرجہ ذیل غیر نمایاں ہمصوتی اختلافی تلفظ (Non-distinctive allophonic variants) دکھانے کے لئے جو علامات استعمال ہوتی تھیں، وہ اب صرف انگریزی میں باہری زبانوں کے الفاظ کے لئے ہی استعمال ہوتی ہیں یا انگریزی کے نامانوس الفاظ میں:-

اختلافی تلفظ:- (oə) (ɣ) (æ:) (ʔ) (m̩)

عام تلفظ = (uə) (hj) (æ) (r) (f) یا (v) سے پہلے کا (m) یا (n)۔

نوٹ IV :- (۱) کبھی کبھی مندرجہ ذیل غیر ضروری اختلافی تلفظ دکھانے کے لئے بھی چار زائد علامات استعمال کی جانے سے لکھائی عمیق ہو جاتی ہے:-

(i) کبھی کبھار (e) کے عام رسمی تلفظ کا امتداد۔ (ii) کبھی کبھار (ʌ) کے عام رسمی تلفظ کا امتداد۔

(iii) (aiə) کا اختصار ہو کر مرکب دوہرا مصوتہ (aə) بن جانا۔ (iv) یا (aiə) کا اختصار ہو کر خالص آواز (aː) [چونکہ (ɑː) سے مختلف ہے] ہو جانا۔

(۲) اسی طرح مندرجہ ذیل آوازوں کے لئے چار مزید علامات اختیار کرنے سے لکھائی عمیق بن جائے گی:-

(i) - (i) ، (u) اور (ə) آوازوں کی رسمی چھوٹی آوازوں کو امتداد دینا۔

(ii) - (auə) آواز کو مرکب دوہرا مصوتہ (aə) [چونکہ مندرجہ بالا (۱) (۳) اختصار (aə) سے مختلف ہے] بنا دینا۔ یا اسی (auə) آواز کو خالص (aː) بنا دینا [چونکہ (ɑː) سے مختلف ہے اور مندرجہ بالا (۱) (۳) اختصار (aə) سے بھی مختلف ہے]۔

(۳) لکھائی کو مزید عمیق نہ کرنے کی وجہ سے مندرجہ ذیل کے لئے بھی علامتیں نہیں دکھائی جاتیں:-

(۱) امتداد کی تیسری ڈگری نہیں دکھائی جاتی۔ (۲) تاریک (l) کی نشانی نہیں لکھتے۔ (۳) انگریزی کی عام چھوٹی "e" کی آواز (جو کہ فرانسیسی é یا ɛ کی آوازوں سے مختلف ہوتی ہے) کے لئے کوئی علامت نہیں دی جاتی۔

(۴) مندرجہ ذیل اختلافی تلفظ اب متروک ہیں:- مثلاً dear میں (jəː) متروک اور (iə) رائج ہے۔

(۵) مندرجہ ذیل اختلافی تلفظ اب زیادہ رواج پکڑتا جا رہا ہے:-

مثلاً curious ، endurance ، furious وغیرہ میں (jɔː) اختلافی تلفظ اور (juə) عام تلفظ ہے۔

(۶) اکثر صورت بطابق "(l) + (n) + مصوتہ" میں (l̩) کی کوئی علامت نہیں دکھائی جاتی، مثلاً الفاظ final ، panel وغیرہ۔

۱۱۸ صفحہ، ا سطر:-

فارسی والی ہاء کی بجائے ہمیشہ دو چشمی ھ لکھی جاتی ہے، مثلاً نامہ ھا۔ گھر (یعنی گوہر)۔

پرانی طرز "دانائی۔ زیبائی۔ خانۂ خوب" وغیرہ کو "دانایی۔ زیبایی۔ خانہ یی (خانہ ی) خوب لکھتے ہیں۔

تنوین صرف عربی کلمات پر آتی ہے اور اس میں بھی ۃ پر تنوین نہیں لکھتے، مثلاً دفعۃً کی بجائے دفعتاً۔

لیکن عصر حاضر میں بعض علما تنوین بالکل استعمال ہی نہیں کرتے، مثلاً اصلا۔ ابدا۔ مطلق۔ حقا وغیرہ۔

۱۹۷ صفحہ، ۳ سطر:-

(۸) "a" کی بجائے "an" کے استعمال سے اصلی لفظ کا "n" تلفظ اور لکھائی میں غائب ہو جاتا رہا، مثلاً ہسپانوی لفظ naranja (naˈraŋxa) انگریزی میں اس سے پہلے "an" لگانے سے ایک "n" گر کر Orange (ɔrindʒ) بن گیا۔ اسی طرح فرانسیسی لفظ naperon (ˈneipərən) کا "n" گر کر انگریزی میں apron (eiprən) بن گیا، کیونکہ بولنے میں ایک دوسرے سے مشکل ہی فرق کیا جا سکتا ہے "mine apron اور my naperon" یا "an apron اور a naperon"۔ دیکھو دفعہ ۴۹۹ (۲) (ا) ج۔

۲۰۲ صفحہ، ۱۰ سطر:-

(ج) دفعہ ۴۹۰ (۸) کے الٹ analogy کا عمل ہوتا ہے، جس میں فالتو "n" داخل کرکے بولتے ہیں، مثلاً eggs کو (nɛɡz) اور uncle کو (nʌŋkl) بولتے ہیں۔

Punjabiandpunjab.com

۲۰۷ صفحہ، سطر ۱۱:-

ایسے حروف مسروق عموماً لاطینی اور فرانسیسی زبانوں کے محض تبرکات ہی ہوتے ہیں، مثلاً :-
وسطی دور کی انگریزی کے الفاظ ان تبرکات کو قائم رکھنے کے لئے موجودہ انگریزی میں یوں تبدیل ہو گئے ہیں:-

dette → debt (latin: debitum), doute → doubt.

اسی طرح لفظ "ile" میں محض لاطینی insula (معنی in sea) سے مطابقت رکھنے کی غرض سے فالتو "s" رکھا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ وسطی انگریزی کے "iland" میں بھی خواہ مخواہ "s" زائد کر کے "island" بنا لیا گیا ہے، حالانکہ قدیم انگریزی کا یہ اپنا حرف i = iʒ = ieg تھا۔

یونانی زبان کی "p" بھی اسی تبرک کا ایک نمونہ ہے، مثلاً pneumonia کی "p" یونانی میں تو آواز رکھتی ہے مگر انگریزی میں نہیں۔ دیگر مثالیں یوں ہیں:-

(i) شمسی حروف یا کسی حرکت سے پہلے تو "l" اپنی آواز رکھتا ہے، مثلاً follow, lamb, elder, malt, salt، مگر قمری حروف سے پہلے "l" مسروق ہوتا ہے، مثلاً :- balm, half, calf, Holborn, stalk, talk, walk۔

(ii) "gn" کا "g" مسروق ہوتا ہے، مثلاً gnat, gnaw وغیرہ۔

(iii) "kn" کا "k" مسروق ہوتا ہے، مثلاً knife, know۔ اس تبدیلی کی تفصیل زمانہ دار یوں ہوئی:-

Knife : (knaif → tnaif → ŋaif → naif).

(iv) "ht" میں اس سے پہلے (i) لمبی ہو جانے کے بعد "h" مسروق ہو گیا، مثلاً :- night, sight, fight۔
بعض یوں بھی کہتے ہیں کہ فی الحقیقت "gh" اپنے سے پہلی حرکت کو لمبا دکھانے کی محض ایک نشانی ہے، اور "gh" اگر کوئی آواز رکھتا بھی ہے تو (j) کی رکھتا ہے۔ جیسا کہ اب بھی night کو (naijt) بولا جاتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ "gh" یا تو (f) کی آواز دیتا ہے (مثلاً laugh, draught) یا مسروق ہوتا ہے (مثلاً bought, daughter)۔

۲۰۷ صفحہ، ۱۳ سطر:-

اسی طرح مسروق "h" بھی اپنے سے پہلی حرکت کو لمبا کر سکتا ہے، مثلاً oh! eh! ah! - دوہرے حروف صحیح اپنے سے پہلی حرکت کو چھوٹا کر دیتے ہیں۔

۲۳۶ صفحہ، ۳۰ سطر

Morphology — Construction of compound words & to some extent of phrase derivation occupy an intermediate position. — Syntax

۲۳۶ صفحہ، ۳۲ سطر

Word formation / Word formation

۲۳۶ صفحہ، آخری سطر:-

Practical Phonetics (i.e. description of vocal organs).
Physiological Phonetics (i.e. sound producing movements of the speaker).
Physical Phonetics (i.e. sound waves).

۲۳۹ صفحہ، ۱۴ سطر:- نقل لفظی (Transcription) کی مندرجہ ذیل قسمیں ہوتی ہیں:-

Phonetic :-
(i) Narrow = Allophonic or Linguistically Narrow + Comparative or Typographically Narrow.
(ii) Broad = Typographically Broad + additional marks.

Phonemic = Linguistically Broad.

کتابیات

جمال القرآن - محمد اشرف علی تھانوی
معلم التجوید - قاری محمد شریف
Persian Grammar & Arabic Inflexions — M. Lumsden (1810)
Glossary of American Technical Linguistic usage — Eric Hamp
Glorious Quran (1935) — M. Pickthal
1. The Principles of the I.P.A. — شرح مقدمہ جزری - محمد شریف
2. An Outline of English Phonetics — ...
3. The Pronunciation of English
4. The Phoneme, its nature & use — ...
5. English Pronouncing Dictionary — edited by A.C. Gimson 1968
(1–10: Daniel Jones)
6. Pronunciation of Russian (& M.V. Trofimov)
7. A Colloquial Sinhalese Reader (& H.S. Perera)
8. A Sechuana Reader (& S.T. Plaatje)
9. A Cantonese Phonetic Reader (& Kwing Tong Woo)
10. English Phonetic Dictionary (& H. Michaelis)
11. Phonemics — K.L. Pike
12. The Phonetics of Zulu — C.M. Doke
13. First steps in Tamil — S.G. Daniel
14. The E. & O. Vowels in Gujrati — Turner
15. Phonetic Observations (Sanskrit) — Verma
16. A short history of English — H.C. Wyld
17. General Phonetics — G. Noel Armfield
18. Primer of Phonetics — H. Sweet
19. Visible speech (1867) — A.M. Bell
20. Hindustani Phonetics (1920) — Syed S.M. Qadri
21. Phonetics of Arabic (1926) — W.H.T. Gairdner
22. Phonetic Roots in Persian (1841) Prof. Charles Rieu
23. A brief sketch of Bengali Phonetics — S.K. Chatterji
24. Ibn Sina's Risala on Arabic Phonetics — Khalil I. Semaan
25. اردو کی کتابت کے لیے ...

Phonetic Readers:-
Burmese — Armstrong
Bengali — S.K. Chatterji
Italian — A. Camille
Welsh — Stephen Jones
German — A. Egan
Czech — A. Frinta
Polish — J.M. Arend
Eduard Mätzner transl. C.J. Grece
E.A. Sonnenschein
Henry Sweet
Otto Jesperson
A Phonology of Punjabi & Ludhiani Phonetic Reader — B.D. Jain
Manual of Foreign Languages — Washington
سندھی صوتیات

مصادر (کتابیات)

1. LANGUAGE: (The journal of the Linguistic Society of America).
2. Language. (A Danish Scholar) O. Jesperson — London, 1922.
3. Language: E. Sapir — New York, 1921.
4. Language: (An American scholar) R. Bloomfield — London, 1935.
5. La Language: (J. Vendryes) – English translation by P. Radin, London, 1925.
6. The international journal of American Linguistics: (Principally for American-Indian languages).
7. Cours de Linguistique générale: (F. de Saussure) – English translation by W. Baskin, New York, 1959 [a posthumous collection of his teaching course in Linguistics.
8. Dictionary of Linguistics: M. A. Pei & F. Gaynor — London, 1958.
9. A course in Modern Linguistics: C. F. Hockett — New York, 1958.
10. An introduction to descriptive Linguistics: H. A. Gleason — New York, 1961, 2nd. ed.
11. An introduction to Modern Linguistics: L. R. Palmer — London, 1936.
12. Historical Linguistics: W. P. Lehmann — New York, 1962.
20. Four articles on Metalinguistics: B. L. Whorf — Washington, 1950.
21. Linguistic Typology: C. E. Bazell — London, 1958.
22. Introduction to Linguistic Structures: A. A. Hill — New York, 1958. (of English & appendices on Latin and Eskimo).
23. Methods in Structural Linguistics: (examples given from a number of languages) Z. S. Harris — Chicago, 1951.
24. General Phonetics: R. S. Heffner — Madison, 1952.
25. Motor Phonetics: R. H. Stetson — Amsterdam, 1951.
26. Phonology as Functional Phonetics: A. Martinet, (Publication of Philological Society 15, Oxford, 1949.
27. The Sounds of language: L. F. Brosnahan — Cambridge, 1961.
25. The alphabet: D. Diringer — New York, 1948.
?. A manual of Phonology: C. F. Hockett, (Indiana University publication in Anthropology & Linguistics 11, 1955).
?. The Phoneme: D. Jones — Cambridge, 1950.
1. Outline of Linguistic analysis: B. Block & G. L. Trager — Baltimore, 1942.
2. Webster's Dictionary – New International 2nd Ed. 1934 & 3rd New International, 2nd. Ed, 1968
3. Semantics: S. Ullmann — Oxford, 1962.
4. Syntax: E. A. Nida — Glendale, 1946.
5. Old English Grammar: A. Campbell — Oxford, 1959.
6. An elementary Grammar of Middle English: J. & E. M. Wright — Oxford, 1928.
7. Introduction to Semantics: R. Carnap — Cambridge, Mass., 1948.
8. Prolegomena to a theory of language (L. Hjelmslev) – originally published in Danish, 1943 – translated by F. T. Whitfield — Baltimore, 1953.
9. 'Glossematics': (Trends in European & American Linguistics 1930-60)
?. Tone languages: H. Spang-Hanssen — Utrecht, 1961 (pp: 128-64). K. L. Pike — Ann Arbor, 1948.
1. The language of the Chinese 'Secret History of the Mongols' M. A. K. Halliday — Publication of the Philological Society 17, Oxford, 1959.
?. Introduction to the study of Greek dialects: C. D. Buck — Boston, 1928.
?. Introduction to Romance Linguistics: (I. Iordan) — Translated by J. Orr, London, 1937.
?. German pronunciation & Phonology: J. Bissell — London, 1952.
?. Juncture in modern standard German: W. G. Moulton — Lang: 23 (1947), pp: 212-67
?. The German dialects: R. E. Keller — Manchester, 1961.
?. An introduction to a survey of the Scottish dialects: A. McIntosh — Edinburgh, 1952.
?. The Irish of West Muskerry: B. O. Cuív — Dublin, 1944.
?. The dialects of American English: R. I. McDavid — Chapter 9 of M. W. Francis, "The structure of American English" New York, 1958.
?. American pronunciation: J. S. Kenyon — Ann Arbor, 1935.
?. Cockney Phonology: E. Siversten — Oslo, 1960.
?. An introduction to the Basque language: H. H. Houghton — Leyden, 1961.

339
Punjabiarchive

53. A grammar of the dialect of Windhill in the West Riding of Yorkshire: J. Wright English Dialect Society, London, 1892.
54. Analytic grammar of the Hungarian language: R. A. Hall Lang: 14(1938), Part 2, Supplement.
55. The English dialect grammar: J. Wright Oxford, 1905.
56. Studies in French intonation: H. N. Coustenoble & L. E. Armstrong Cambridge, 1934.
57. The Phonetics of French: L. E. Armstrong London, 1932.
58. Manual of Russian pronunciation: S. C. Boyanus London, 1935.
59. Notes on the phonetics of an Eastern American Speaker: W. S. Allen TPS: 1957, (pp: 180-206)
60. Structural sketch of Rumanian: F. B. Agard Lang: 34(1958), part 3, Sec. 2).
61. Morphophonemes of the Keltic mutations: E. Hamp Baltimore, 1949.
62. Icelandic: S. Einarsson Philadelphia, 1940.
63. The pronunciation of Greek & Latin: E. H. Sturtevant London, 1925.
64. The philosophy of grammar: O. Jespersen Oxford, 1877.
65. Handbook of Phonetics: H. Sweet
66. Visible Speech: R. K. Potter, G. A. Kopp & H. C. Green New York, 1947.
67. Machine translation of languages: W. N. Locke & A. D. Booth (editors) New York, 1955.
68. Automatic translation: D. Y. Panov London, 1960.
69. Automatic language translation. A. G. Oettinger Cambridge, Mass. 1960.
70. Some aspects of the phonology of the nominal forms of the Turkish word: BSOAS 18 (1956), pp: 578-91.
71. The Phonology of colloquial Egyptian Arabic: R. S. Harrell New York, 1957.
72. Introduction to colloquial Egyptian Arabic: T. F. Mitchell London, 1956.
73. Structure & system in ABAZA: W. S. Allen TPS: 1956, pp: 127-76.
74. Historical grammar of Japanese: E. B. Sansom Oxford, 1928.
75. Morphophonemics of standard colloquial Japanese: S. E. Martin Lang: 28(1952), Part 3, Sec. 2.
76. Studies in colloquial Japanese: B. Bloch 1. JAOS: 66(1946), 97-109, 2. Lang: 22(1946), 200-48, 3. JAOS: 66(1946), 304-15, 4. (Phonemics) Lang: 26 (1950) 86-125.
77. The structure of the Chinese monosyllable in a Hunanese dialect: BSOAS: 8(1937), pp: 1055-74.
78. Junction in spoken Burmese: R. K. Sprigg Studies in Linguistic analysis, special publication of the Philological Society Oxford, 1957, pp: 104-38.
79. Malay grammar: R. O. Winstedt Oxford, 1927.
80. Fijian grammar: G. B. Milner Suva, 1957.
81. A study in the phonetics of Fijian: N. C. Scott BSOAS: 12 (1947-48), pp: 737-52.
82. The decipherment of Linear B (i.e. for Mycenaean language at Knossos on Crete from 15 to 12 c. B.C.): J. Chadwick Cambridge, 1958.
83. Vowel Nasality in Sundanese: R. H. Robins Studies in Linguistic Analysis special publication of the philosophical society. Oxford 1957, pp: 87-103.
84. Formal divisions in Sundanese: R. H. Robins TPS: 1953, pp: 109-42.
85. Studies in Vietnamese (Annamese) grammar: M. B. Emeneau Berkeley, 1951.
86. Word classes in Vietnamese: P. J. Honey BSOAS: 18(1956), pp: 534-44.
87. Prosodies in Siamese: E. J. A. Henderson Asia Major, new series 1(1949) pp: 189-215.
88. The Vowels & Tones of Standard Thai: A. S. Abramson IJAL: 28(1962), part 2, Sec. 3.
89. Phonetics in Ancient India: W. S. Allen London, 1953.
90. A Short outline of Tamil pronunciation: J. R. Firth In A. H. Arden, "A progressive grammar of common Tamil" - Madras, 1934.
91. Some prosodic aspects of retroflexion & Aspiration in Sanskrit: W. S. Allen BSOAS: 13 (1951), pp: 939-46
92. Sandhi: W. S. Allen The Hague, 1962.
93. An account of the different existing systems of Sanskrit Grammar: S. K. Belvalkar Poona, 1915.
94. Phonetics & Phonology of Awankari (Lahndi): Hardev Bahari Malik Lahore, 1942.
95. Practical Phonetics for students of African Languages: Westerman & Ward
96. Tone in West African languages: I. C. Ward Proceedings of the 3rd International Congress of Phonetic Sciences, 1938, pp: 383-6.
97. The verb in Bilin: F. R. Palmer BSOAS: 19(1957), pp: 131-59.
98. Swahili grammar: E. O. Ashton London, 1944.
99. Vowel Harmony in Igbo: J. Carnochan African language studies 1(1960) pp: 155-63.
100. A study in the Phonology of an Igbo speaker: J. Carnochan BSOAS: 12(1947-8), pp: 417-26.

Punjabkapunjab.com

101. The classification of Bantu languages: M. Guthrie London, 1948.
102. A phonological analysis of the Szechuanese monosyllable: N.C. Scott BSOAS: 18(1956), 556-64.
103. The classification of American Indian languages: F. Boas Lang: 5(1929), pp: 1-7.
104. The cultural implications of some Navaho linguistic categories: H. Hoijer Lang: 27(1951) pp. 111-20.
105. Componential analysis of Sierra Popoluca: C.F. Hockett IJAL: 13(1947), 258-67.
106. Some problems of segmentation in the phonological analysis of Tereno: J.T. Bendor-Samuel Word: 16 (1960), pp. 348-55.
107. The verbal piece in Jibaro (Jebero): J.T. Bendor-Samuel Word: 17(1961), Supplement.
108. Eastern Ojibwa: L. Bloomfield Ann Arbor, 1956.
109. Tunica: (Handbook of American Indian languages 4) M.R. Haas New York, 1941.
110. The Yurok language: R.H. Robins Berkeley, 1958.
111. Nootka texts: E. Sapir & Swadesh Philadelphia, 1939.
112. The development of Affixes in a Group of Monosyllabic Languages of Oaxaca (i.e. Zapotecan language stock): J. de Angulo Lg: 2(46-61) & (119-33) (1926).
113. Tone patterns & Verb Forms in a dialect of Zapotek: J. de Angulo Lg: 2 (238-50) (1926).
114. Popular account of the Kiowa Indian language: Edith Crowell, rev. McKenzie SIL: 6, 75-9 (1948).
115. Noun Incorporation in the Muskogean languages: Mary R. Haas Lg: 17, 311-5 (1941).
116. Potawatomi Syntax: C.F. Hockett Lg: 15, 235-48 (1939).
117. Kota texts: Z.S. Harris rev. Emeneau Lg: 21, 283-9 (1945).
118. Immediate constituents of Mazateco Syllables: K.L. Pike IJAL: 13 (78-91) 1947.
119. The Phonetics of Chitimacha: Morris Swadesh Lg: 10, 345-62 (1934).
120. Shawnee Phonemes: C.F. Voegelin Lg: 11, 23-37, (1935).
121. Some Verbal categories of Hopi: B.L. Whorf Lg: 14, 275-86 (1938).
122. The Vowels of Chicago English: Morris Swadesh Lg: 11, 148-51 (1935).
123. A phonological dilemma in Canadian English: Martin Joos Lg: 18, 141-4 (1942).
124. The dialect of Lunenburg: M.B. Emeneau Lg: 11, 140-7 (1935).
125. Statistical Patterns in Gothic Phonology: Martin Joos Lg: 18, 33-8 (1942).
126. Componential analysis of a Hebrew Paradigm: Z.S. Harris Lg: 24, 87-91 (1948).
127. [illegible] (دو جلدیں) – کراچی 1972 128. [illegible] (ایڈیشن ۱۲) – لاہور 1961.
129. The loom of language (Frederick Bodmer), London, 1945

صفحہ ۲۰ سطر 16 :-

Note:- American phonemic analyses of English vowels are rather different, partly because the phonetic phenomena are themselves different in American English.

In contrast to the vowels, English geminated or 'long' consonants are normally analysed as sequences of two of the same consonant phonemes. Such occurrences within a word are always the result of grammatical composition or affixation (night-time/naittaim/, solely/soulli/).

On the syllables as a phonetic entity, Jones defines the phonetic syllable in terms of a stretch of sound produced with one chest pulse. Pike distinguishes checked syllables, when in consonantal articulation stops or reduces the outward flow of air (as in 'up' /ʌp/), and unchecked syllables, in which the outward air flow is checked at its source in the lungs (as in 'too' /tuː/).

On the phonemic analysis of English diphthongs, Jones prefers to regard them as single phonetically complex phonemes, transcribed with digraphs (sequences of two symbols). American linguists generally phonemicize English diphthongs as sequences of a vowel phoneme and a consonant (semivowel) phoneme. (See § 380). This 'different' treatment is partly due to the different nature of some of the sounds involved, as compared with British English.

نوٹ :- ویبسٹر کی تیسری نئی بین الاقوامی لغت میں تلفظ کو Phonetic کی بجائے Phonemic انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ چونکہ مختلف مکتب فکر کے as phonemic analyses نتیجے برآمد ہو سکتے ہیں اور مزید برآں دو بڑے الفاظ کے ابھی تک ... Anglicize نہیں ہوئے ان میں Phonemicity کا کوئی خاص خیال نہیں رکھا گیا۔ اس لیے اس لغت میں phoneme کی نشانی /-/ کی بجائے \-\ رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ صوتیوں کی نشاندہی کرنے والے امتیازی نشانات سے بھی کام نہیں لیا گیا۔ مثلاً ایسے امتیازی نشانات صرف bar (–)، one dot (·) اور two dots (··) رکھے گئے ہیں، ورنہ نشانیوں کو plain ہی رکھا گیا ہے۔ ویبسٹر کا پہلا تلفظ بڑی حد تک phonetic ہے ... [–] ... phonemic ... سے کیا فرق پڑ گیا ہے، مثلاً :-

\ə\ اس صوتیہ کے علاوہ اعراب اس صوتیہ کے طور پر ... نہیں دکھائے جاتے بلکہ ایک صوتیہ \ə\ ہی ان سب کے لیے کافی ہو گا :- تحت مندرجہ ذیل اعراب

alone, Sabbath, banana, Sofa [ȧ]
Occur, Connect [ŏ] Charity [ĭ] maker [ĕ] Silent [ĕ] account [ă]
Verdure, Nature [ŭ], Circus [ŭ]

\ə\ اس صوتیہ کے دو ہم صوتیے [ĭ] اور [ŭ] ہیں جو کہ بولنے والے ایک ہی لفظ میں دونوں طرح بولتے ہیں، مثلاً

الفاظ Romain, Dutchess, habit.

\ə\ دونوں قسم کے نمونے سے ملے یا چلے = [ŭ] : مثلاً ...

\ə̂\ = [û] urn.

\əi\ (alternative \ə\) bird for r dropper

\ər\ (alternative \ər\) 'bird' 'operation'
'hurry' 'burry' جیسے [ər] =.

\ə\ دو صورتیں ہیں ask [à] اور add [ă].

\ā\ دو صورتیں ہیں ale [ā] اور chaotic [ă].

\ä\ دو صورتیں ہیں odd [ŏ] اور soft [ŏ].

\ä\ = [ä] father, arm.

\aə\ = \eə\ = [â] care, pare.

\ȧ\ = [à] ask ([ă] اور [ä] کے درمیان)۔

\aü\ = [ou] out

\e\ = [ĕ] end

\eə\ = \aə\ = [â] here, pear.

\eü\ اس میں l کی آواز کے لئے \ü\ لکھتے ہیں، مثلاً
twelve, help, elm, elk.

\ē\ = [ē] envious, event
(alternative \i\)

\ēə\, \ē\ = [ē] eve.

\i\ = [ĭ] ill. (alternative \ē\)

\ī\ = [ī] ice

\iə\ = [ē] clear.

\iü\ اس میں l کی آواز کے لئے \ü\ لکھتے ہیں، مثلاً
milk, film

\ō\ = [ō] old اور [ō] obey.

\ȯ\ = [ô] orb.

\ȯə\ = [oi] strawy, destroy.

\ȯi\ = [oi] oil, boy, coin.

\œ\ صورتیں \e\ کے ساتھ ہلکا مدور ہیں (فرانسیسی الفاظ میں)۔

\œ̄\ صورتیں \ā\ کے ساتھ شدید مدور ہیں (فرانسیسی الفاظ میں)۔

\u̇\ = [o͝o] foot.

\ü\ = [o͞o] food.

\ue\ صورتیں \i\ کے ساتھ درمیانہ مدور ہیں (جرمن الفاظ میں)۔

\üē\ صورتیں \ē\ مع شدید مدور ہیں (جرمن الفاظ میں)۔

\yü\ = [ū] cube اور [ū] unity.

\yu̇\ = [ū] European, curable

\(y)ü\ = [ū] menu.

\yə\ = [ū] ammunition (variant \yü\)

نوٹ: جب کوئی نشان دو مرتبہ لکھا جائے تو اس سے دو الگ آوازیں مراد لی جاتی ہیں، مثلاً \ōō\ ,\ēē\

[illegible] \d\ اور \d\ کی دونوں آوازیں [illegible] suitable division [illegible] adopt [illegible]

\ᵊ\ چھوٹی ə کی نشانی جو ذرا اوپر لکھی جاتی ہے اور [illegible] ایک کمزور آواز کی علامت ہے
= [ʼ] مثلاً \ˈba-tᵊl\ battle, \ˈkit-ᵊn\, \ˈsiz-ᵊm\ -
اور جو [illegible] کی نشانی ہے اور مثلاً فرانسیسی الفاظ میں:-
table \ˈtäbᵊl\ , \ˈprēzᵊm\ , \ˈärᵊ\ -

\ʸ\ چھوٹی y کی نشانی جو ذرا اوپر لکھی جاتی ہے اور یہ اجنبی زبانوں کے
الفاظ میں صرف اس بات کی علامت ہے کہ اس سے پہلی آواز
کی ادائیگی زبان کو y کی حالت میں اوپر اٹھا کر کی جائے، مثلاً
\kᵞ\, \lᵞ\ ، مگر \ʷ\ کی جگہ \wʸ\ بھی لکھتے ہیں کیونکہ
anglicize کرتے وقت y کی جگہ w استعمال کیا جاتا ہے
مثلاً فرانسیسی لفظ suede جس کو \swʸed\ بولا جاتا ہے
anglicise کر کے \swād\ بھی کہتے ہیں۔

\ⁿ\ چھوٹا n جو ذرا اوپر لکھ کر ظاہر کرتے ہیں جو کہ اس بات کی علامت
ہوتا ہے کہ اس سے پہلی آواز خیشومی ہوگی ہے = [N] bon-
مثلاً \bōⁿ\ bon.

\ŋ\ = [ng] مثلاً \-ŋ\ sing, \-ŋg-\ finger.

\ch\ ایک مرکب (\t\ + \sh\) = [ch] much = [t] nature.

\j\ ایک مرکب (\d\ + zh\) = [j] soldier = [d] verdure.

\sh\ ایک مرکب (s + h) = [sh] shy, ocean, passion.

\zh\ ایک مرکب مثلاً \rōz-hil\ rosehill = [zh] vision.

\ths\ مثلاً cloths, myths

\thz\ مثلاً cloths کا دوسرا تلفظ \thz\ میں \th\ کی آواز
بہت ہی غیر نمایاں ادا ہوتی ہے، بلکہ یوں کہیے کہ یہ اپنے سے پہلے
مصوتہ کی ہی ایک طرح کی طوالت ہوتی ہے تاکہ خود اس صحیح کی آواز
Scotch "loch" i.e. German ich - laut [K] = \k\

\hw\ = [hw] whale.

\d\ یہ جہرہ لثویہ تھپکی دار اور لمحاتی آواز ہے جس کو بین الاقوامی
نشان (ɾ) Voiced alveolar flap consonant ہے۔
یہ صرف امریکی تلفظ میں عام ہے ورنہ برطانوی (RP) میں
لفظ very میں اس کی مثال ملتی ہے جس کو امریکی نقل کے
طور پر انگریز اس تلفظ کو veddy لکھتے ہیں۔
امریکی میں حروف t(t) اور d(d) کا تلفظ یوں ادا کیا
جاتا ہے:
1. وقفہ کے بعد لفظ کے شروع میں پر اس کی آواز Voiceless stop
(t) یا Voiced stop \d\ ہوتی ہے، مثلاً tie, die.
2. وقفہ سے پہلے لفظ کے آخر پر بھی یہی آواز ہوتی ہے cut, bid.
3. بین الحرکاتی Inter-vocalic (یعنی دو حرکتوں کے درمیان)
آواز \ɾ\ یا بالعموم حرکت ہو سکتا ہے، اگر یہ
(i) بغیر نبرہ کے ہو تو d(d) کی آواز \d\ یا \d\ دونوں
میں سے کوئی ایک عام ہے، مثلاً ladder, tidal.
(ii) جب کہ دوسری حرکت نبرہ والی ہو تو t(t) کی آواز
ہمیشہ \d\ ہوتی ہے، مثلاً latter, title.
(iii) جب کہ اگلا لفظ نبرہ دار ہو اور t(t) لفظ کے آخر پر
یا لفظ کے اندر لفظ کے آخر پر ہو تو حرف \d\ تلفظ ہوتا
ہے، مثلاً butt end, pick it up, separatism.
4. جب t(t) لفظ کے آخر پر [illegible]
[illegible]
[illegible] \d\ [illegible]

\t\ اس [illegible] gentlemen [illegible]
[illegible] winter [illegible] wintry [illegible]
[illegible]

صفحہ 40 سطر 26:-

WORDS

- Secondary words
  - Compound words (The included free forms are the MEMBERS of the compound word)
    - Copulative c. (dvandva)
      - ↓ Repetitive (amredita)
    - Endocentric c.
    - Exocentric c.
      - Numeratives (dvigu)
      - Adverbials (avyayibhav)
    - Determinative c. (Attributive c. or Subordinative c.) (tatpurusha)
      - ↓ Syntactic attribute-and-head c. (Karmadharaya)
    - Synthetic / Semi-syntactic / Syntactic / Semi-syntactic / Asyntactic
  - Derived secondary words (or Secondary Derivative)
    - Underlying form
    - de-composed
- Primary words
  - Derived Primary words (Complex)
    - Primary root-words
  - Morpheme words (Simple)
    - Secondary Morphemes

صفحہ 114 سطر 19:- اصواتیات (جس میں تجزصوتیات کی اصطلاحیں بھی شامل کر لی گئی ہیں) کا میدان کچھ مختصراً مندرجہ ذیل نقشہ میں دیا جاتا ہے:-

[Phonemics تجزصوتیات] Phonetics (اصواتیات)

- Sound Relations اصواتی تعلقات
- Synthetic Part امتزاجی حصہ / Prosodic Phonemics / Suprasegmental Phonemes
  - Junctural اصواتی اتصال
  - Sound Modifications علم واردات
  - Sound Groupings علم ترتیب
  - Exponentials / Accentuals علم احوال اصوات / Prosodeme — صفات عالیہ یا تاکید (Accent) or Accentuation
    - Secondary Phonetic Characters ثانوی اصواتی خصوصیات e.g. glottalization, nasalization, labialization, retroflexion, "throatiness", "weight", etc. may function as exponent in a given language.
      - Sonority گونج ⑥
      - Timbre i.e. Quality کیفیت آواز ⑦
    - Accentual systems — (دنیا کی کسی زبان میں بھی دو سے زیادہ نہیں) بنیادی خصوصیات Parameters
      - Intensity — Maximal / Medial / Minimum — GRADES. The energy with which air is propelled through the vocal tract in articulating. [The amount of particular exponential present, the CONCENTRATION (a better term for "intensity") as it were].
        - (length) Duration i.e. Quantity امتداد ①
        - Stress نبرہ (سانس کی قوت کا ترفع) Force of breath impulse TASTE ②
        - Emphasis تاکید لفظی (ایک خاص قسم کا مقبول نبرہ جس کا انحصار بلندئ آواز کے ترفع پر ہے) Intensity of loudness ③
      - Crescent / Minuent / Constant — GRADES
      - Contour ارتقائی خاکہ — A sequence of levels of pitch or stress (?) extending over several successive words in an utterance. (The movement in shape of the exponential in terms of changes of intensity).
        - Intonation لہجہ (آواز کا زیر و بم یعنی تحرک) (Variations in pitch or loudness are called MODULATIONS) ④
        - Tone لَے (وہ لہجہ جو الفاظ کے معنوی فرق دکھانے کے لئے ہو) (Toneme) Voice-leap or Inflection ⑤
- Analytic Part تحلیلی حصہ / Timbre Phonemics / Segmental Phonemes

صفحہ 143 آخری سطر:- انگریزی کی "تاکیدی" (accentual) یعنی نبرہ پر انحصار رکھنے والی بحریں ہوں یا عام قسم کی متقررہ معدودہ حرکات پر منحصر بحریں ہوں، دونوں میں ارکان کی گنتی تو ہر حالت میں مد نظر رکھی جاتی ہے (درگزر اس بحث کے کہ ہجا اور تلفظ کے ارکان ہجی میں بھی فرق ہو جاتا ہے)، مگر اردو کی عام قسم کی بحروں میں صرف متقررہ معدودہ حرکات ہی نہیں دیکھی جاتیں بلکہ ان کو باقاعدہ ارکان عروضی کی مخصوص قیود و بند میں لایا جاتا ہے تاکہ ان ارکانی عروضی کے لہجوں کو اس مخصوص انداز میں ملا کر شعر کا لہجہ پیدا کیا جائے۔ غرضیکہ اگر انگریزی میں "تاکیدی" بحریں نبرہ پر انحصار رکھتی ہیں تو اردو کی بحریں بھی "تاکیدی" ہی کہلائیں گی جو کہ لہجہ پر اپنا انحصار رکھیں گی۔ اس کو زبان کا تاکیدی نظام (accentual system) کہتے ہیں، اور شاید دنیا کی کسی زبان میں بھی دو سے زیادہ ایسے نظام نہیں ہو سکتے، اسی لئے عام طور پر "تاکید" کی دو ہی بنیادی خصوصیات (parameter) تصور کی جاتی ہیں۔ اردو میں "تاکیدی نظام" ارتقائی خاکہ (Contour) پر منحصر ہوتا ہے، یعنی انگریزی کے نبرہ کی طرح اردو میں لہجہ کو زبان کا اہم جزو (دیکھو دفعہ ۱۵۹) تصور کیا جاتا ہے۔ ... (دیکھو دفعہ ۱۶۳۔ نبرہ کے مقام کی ... انگریزی لغات میں باقاعدگی سے دکھائی جاتی ہے، مگر اردو لغات میں لہجہ کا مقام نہیں دکھایا جاتا ... کیونکہ لہجہ کے بنیادی اصول بھی تقریباً نبرہ کی طرح کار فرما ہیں۔ جس طرح انگریزی

میں باوجود اس کے کہ نبرہ کا مقام کئی حالتوں میں یا مختلف بولنے والوں میں فرق کر جاتا ہے پھر بھی انگریزی کی جنوبی معیاری آوازوں کو بطور سٹینڈرڈ RP (دیکھو دفعہ ۳) مقرر کر لیا جاتا ہے۔ اسی طرح اردو میں بھی ارکانِ عروضی کے معیاری لہجوں کو بطور پیمانہ سامنے رکھ کر بنیادی اصولوں کی روشنی میں تمام اردو الفاظ کے لہجے مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ ویسے تو بولنے والے اپنی زبان میں از خود اس معیار کو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے استعمال کرتے ہوتے ہیں، اور کسی پر یہ قدغن بھی نہیں لگائی جا سکتی کہ جب تک وہ معیاری تلفظ ادا نہ کر سکے تب تک وہ زبان کو استعمال ہی نہ کرے، پھر بھی بطور اصولی چیز لہجوں کو معیاری طور پر مقرر کر کے دکھا دینا علم المعانی (Semantics) کے تحت لغت نویس کا ثانوی فرض ہو جاتا ہے۔

یہاں پر معیاری لہجوں کی چند مثالیں بطور نمونہ دی جاتی ہیں:- اُونچا لہجہ (۲) نیچا لہجہ (L) ہموار لہجہ (-)

رکنِ ہجی	لہجہ
مُتفاعِلان	مُ - تَ - فا - عِ - لاؔ نْ۔
مُتفاعِلُن	مُ - تَ - فاؔ عِ - لُن
فاعِلاتُن	فا عِ - لاؔ تُن۔
فاعِلاتُن	فا - عِ - لاؔ تُن
فاعِلاتُ	فا عِ - لاؔ تُ
فاعِلاتُ	فا - عِ - لاؔ تُ
مُفاعِلُن	مُ - فاؔ عِ لُن
مُفاعِلُن	مُ - فاؔ عِ لُن
فَعِلاتُ	فَ - عِ - لاؔ تُ
مُفاعِلاتُن	مُ - فا عِ لاؔ تُن۔
مَفاعیلُن	مَ - فا - عیؔ لُن
مَفاعیلاتُن	مَ - فا عی - لاؔ تُن۔
مَفعُولُن	مَف - عُوؔ لُن۔
مَفعُولاتُن	مَف - عُو - لاؔ تُن۔

لفظ	لہجہ
حشرات الارض	حَ - شَ - رَا تُ - لَرؔ ض۔
صنم آشنا	صَ - نَ - ماؔ شْ - نا
رستگاری	رَس تَ - گاؔ ری۔
اختلافی	اِخ - تِ - لاؔ فی۔
آبگینہ	آ بْ - گیؔ نَہ۔
استفادہ	اِس - تِ - فاؔ دَہ۔
نچوڑنا	نِ - چوؔ ڑ - نا
برہنگی	بَ رَ ہَؔ نَ - گی
نظریہ	نَ - ظَ - ریؔ یہ
ربیع الآخر	رَ - بی عُ - لاؔ خر۔
مہارانی	مَ - ہا - راؔ نی۔
محبت کاری	مُ - حَب بَت - کاؔ ری۔
گھبرانا	گھب - راؔ نا۔
بیت المقدس	بَے تُل - مُقؔ دِس۔

”لہجہ“ کے عوامل اور عملی صورتیں:-

لہجہ	تعریف	عوامل			مثال
اونچا	اونچا (بلند آواز)	ممدود حرکت	کھینچنا	①	اٹکھیلیاں
		ممدود حرف	پھر دباؤ	②	اَٹ - کھےؔ - لِ - یاں ۷-۱-۸-۵
		لمبی حرکت	کھینچنا	③	پنڈت
		لمبا حرف	پھر دباؤ	④	پنڈؔ - ت۔
نیچا	نیچا (دھیمی آواز)	لمبی حرکت	کھینچنا	⑤	۲-۷
		لمبا حرف	پھر دباؤ	⑥	ملکہ مَ - لِ - کَ۲ ۹-۸-۳
ہموار	کمزور (صفت تلفظ) سماعت	لمبی حرکت یا لمبا حرف	نہ کھینچنا نہ دباؤ	⑦	انگریزی اَنْ - گْرے - زی
		چھوٹی حرکت یا چھوٹا موقوف حرف	— " —	⑧	۸-۵-۳-۹ مسئول
		خفیف حرکت یا خفیف موقوف حرف	— " —	⑨	مَس - ءُو - ل۔ ۹-۱-۲
		حرف ساکن یا حرف موقوف	پرخفیف سا زور	⑩	تیرؔ ۔ ئی ۱-۷

بر وزن فَعْل = ربع الفعل:-

اَصْل، اَمن، جُہد، حَجم، حذف، حسب، حشر، حُکم، خِلط، خُلق، درد، ذبح، (حلال کرنا) عُضو، ذبح (قربانی) عَقد

زخم، رسم، زین، سُتر، سحر (جادو)، سُقم، شرط، پشت، شُغل (کام کاج)، صبر، عجز، عرق، عطر، عقد

غُسل، قدر، قُفل، لغو، مثل (مانند)، مرض، مشک، مُشک، مہر، نثر، نرد، نزع، نسخ (منسوخ)، نفس

نفع، نقل، نقب، نقص، نقل، نقل، ورد، وِرد، وِتر (طاق)، وزن، وسط (درمیان)، وعد، ہزل، نفخ (بلا)

بر وزن فَعَل = ثَبَت۔ فَلَک:-

اُفُق، اِلخ، اُمم، برص، (ب) نقط، ترک، جرس، جسد، حرج، حصص، خلف، خجل، خنک، رقم

شجر (صبح)، شغل، شغل (مشغولیت)، صنم، جمعت، صفت، طرح، طمع، عوض، قلعہ، قلق، لبن، مثل (کہاوت)

غرض، ثمن (من)، شمہ، تمک، تجنس (سراپا ناپاک)، نجس (ناپاک)، نسب، نشہ، نجم (جمع نجمت)، نفس (سانس)، نیخ، وخم (وتم)

بدن، برک، برخ، پھوس، صغر

Punjabiandpunjab.com

صفحہ ۲۰۸ سطر ۱۵ :- مزید مثالیں :-

ابخرہ
اثاثہ
اجارہ
احاطہ
اختتہ
ادارہ
ادعیہ
ادویہ
ازالہ
ازمنہ
اساتذہ
استخارہ
استرہ
اشترا
استخاضہ
اسوہ
اعادہ
افاضہ
افادہ
افاقہ
البتہ
الف لیلہ
الہیہ
امارہ
امثلہ
باغیچہ
باکرہ
④ بالمشافہ
⑤ بالمواجہ
بدرقہ
بردہ
برشتہ
بشرہ
بقیہ

⑥ بلاواسطہ
بلدیہ
بنفشہ
برزنہ
بیجانہ
پرندہ
پشتہ
پشمینہ
بیگانہ
پیادہ
پیرایہ
پیوستہ
تابندہ
تبصرہ
تتمہ
تجربہ
⑤ تجزیہ
تخلیہ
تذکرہ
ترجمہ
ترکہ
تشنہ
تفتہ
تفرقہ
تلامذہ
تنقیہ
توبہ
تہلکہ
ثمرہ
جبیرہ
جبریہ
جبہہ
جمعہ
جمعدہ

جذبہ
جرثومہ
جرعہ
جزیہ
جستہ جستہ
حادثہ
حبالہ
④ حجلہ (دولہن)
حربہ
حلیہ
حوصلہ
حیطہ
خاتمہ
خارجیہ
[illegible]
[illegible]
خربوزہ
خزانہ
خسارہ
خجیہ
داخلیہ
دجلہ
درخیہ
دبدبہ
درّہ — مخفف درّ (گھاٹی)
دُرّہ
درّہ
⑤ دوبارہ
دیباچہ
ذی الحجہ
رابطہ
رقعہ (حرف و نہیں بولتا)
روبیہ
رقعہ

زہرہ
زُہرہ
سانحہ
شبحہ
سپیدہ
ستارہ
ستودہ
سبزہ (گھاس)
سجدہ
سرچشمہ
سرقہ
سرنامہ
سرّیہ
سعرہ
سفلہ (پرور)
[illegible]
سکتہ
سکورہ
سکینہ
سکینہ
① شائستہ
شبہہ
شجرہ
شذرہ
شرطیہ
شرقیہ
شعبدہ
شفاخانہ
شکستہ
شکنجہ
شکوہ
شگفتہ
شگوفہ
شمّہ

شنبہ
صحابہ
صدقہ
صفحہ
④ صلۂ (رحم)
صومعہ
طبقہ
طرفہ (تماشا)
(یک) طرفہ
طلعبہ
طنبورہ
طویلہ
عارضہ
عدلیہ
عربدہ
عشوہ
[illegible]
علاقہ
علانیہ
علاوہ
⑥ علیحدہ
عمامہ
عملہ
عمرہ
غرّہ
غزوہ
غلبہ
فاتحہ
فاحشہ
فاختہ
فاصلہ
فاطمہ
فریضہ
فربہ

فرخندہ
فرشتہ
فرومایہ
فریفتہ
فسانہ
فضلہ
فقہ
فلاسفہ
فلسفہ
فی البدیہہ
قافلہ
قبالہ
قرطبہ
قصبہ
قضیہ
قطامہ
قطعہ
قلادہ
قلعہ
کرّہ
کاسہ
کلیہ
کنارہ
کنایہ
گُنبدہ
گزیدہ
کفیسہ
گریستہ
گرویدہ
گزشتہ
گزیدہ
گزیدہ
گنجینہ
(۱۱) مالہ

لمحہ
لمعہ
مادہ
مادّہ
مباحثہ
مبالغہ
متارکہ
متخیلہ
متداولہ
مترقبہ
متفقہ
متفقہ
متعہ
مثلہ
مجاہدہ
مجریہ
مجلہ
مجوزہ
مجوزہ
محاسبہ
مخمصہ
محاکمہ
محلہ
محتاطانہ
مدرسہ
مذاکرہ
مراسلہ
مرتبہ
مرکبہ
مرتبہ
مسلمہ
مسرفہ
مسودہ
مسئلہ
مستعملہ

مشاطہ
مشاطہ
مشاعرہ
مشغلہ
مشورہ
مصلحۃ
② مضایقہ
مطالبہ
مطالعہ
مطلقہ
مطلقہ
مظاہرہ
مظلمہ
معاشرہ
معاملہ
معاوضہ
معاہدہ
③ معاینہ
مغربیہ
مفسدہ
مفسدہ
مقابلہ
مقالہ
مقدمہ
مکالمہ
ملکہ
ملکہ
منارہ
مناظرہ
مناظرہ
منطقہ
موازنہ
موتہ
③ مورخہ
③ مولدہ
نطفہ
نکرہ
نمونہ
نوشتہ

نشستہ
نیچہ
نیزہ
وابستہ
وارستہ
واسطہ
والہ
ورثہ
ورثہ
ورقہ
باجرہ
باضمہ
ہیرمیہ
یادہ (گو)
ناشائستہ
ہیرہ
نشاستہ
نشانہ
نشستہ
نظریہ

345

صفحہ ۲۰۸ سطر ۱۳ :-

مزید مثالیں :-

ہائے اصلی

توجہ
زرہ
شہنشاہ
فرودگاہ
فسانہ — مخفف ہے فسانا
متنبہ
متوجہ

① حرف "ہ" نہیں بولتا۔ ② حرف "یا" الف کی طرح بولتا ہے۔ ③ حرف واؤ بطور الف بولتا ہے۔ ④ حرف "ہا" نہیں بولتا۔
⑤ [illegible] ⑥ حرف واؤ نہیں بولتا۔ [illegible]

Punjabiandpunjab.com

Rising / چڑھتی آواز / چڑھتی تیپ

Falling / اُترتی آواز / اُترتی تیپ

"High" تیپ "Low" / وسطی

Non-Voceid / بےآواز | ۳۶ | ۱۵۱

Sounds

Resonants (without Valic Friction)

Resonant orals / other orals

Lateral / Central

Nasals

Fricatives

Affricates / Semivowels (non-vocoid resonants)

Compressives / Egressives

/ Articulated / Articulation

(X^m) / (X^m) اوسطی آواز | ۲۳ | ۹۰

of Resonant Sounds | ۱ | ۱۰۵

Nasal / Resonant | ۷

Note:- Nasalized fricatives & laterals are found in some languages.

j (ی) (W) و

Back Central Front

Long = Maximal

Half Long = Central = Medial

Short = Minimal

Fully long = staccato = Overacute = Lightened.

Extra Short = Drawling = Minuent.

of Lavent / Stress

(double Stressed)

Perceptual / Receptual | ۱۷ | ۳۵

Aspects of speech | ۲۳

Physiological / Auditory

Acoustic

(Loquacious) | ۱۲ | ۶

(Ladida speech) | ۱۳ | ۶

Natural / Direct | ۳ | ۸

Phoneme / Phoneme | ۲۵ | ۳۱

Tonemes / Tonemes | ۲۸

ng / King | ۳

Voiceless Vowel

Comanche زبان

ideogram / Graphemes | ۱۰ | ۳۰

Word-signs / logogram

phonetic / picture writing

hire /haiə/, hired /haiəd/, tower /tauə/, hours /auəz/, Coir /kɔiə/, loyal /lɔiəl/

Crest / Crest | ۱۷

Trough / trough | ۱۸

Shifted / Shifted | ۱۳ | ۵۵

(father) / (father) Cup A / A

two-lip articulation | ۲۸ | ۶۵

(Cacuminal) | ۲۰

(Cacuminal) | ۲۹

(Front palatal?) | ۷ | ۶۸

(Anteropalatal) | ۲۰ | ۶۸

(anterior palatal)

ʃtʃn / ʃʃn | ۶ | ۱۹۰

(pitch) آواز

modulations

Rhythm

Voiceless

Inflection

Word

Rhythm accent / intonation

Phonetic Substitution

Spoonerism

Tut tut

"Gasping"

Punjabiadabi.com

لسانی اصطلاحات

۱۲۹	۴	الیمی / [illegible]
۱۳۰	۱۰	تخفیف / [illegible]
۱۵۳	۳	قسمی / قسم
۱۵۵	۲۴	[illegible]
۲۲۲	۱۵	& (Commercial) [illegible]

Commercial a (@)

Per sign

Spread rule

French rule / swell dash /

Diamond dash

Cross:-

Latin Cross

Maltese Cross

Cross:-

- ansata

- decussata

- stellata

Gammadion -

swastika

Voided Greek Cross

Deleatur (= delete)

(Fistnote) / Fist)

obelisk / obelisk

(or dagger mark)

۲۳۳	۱۸	ج / ج
۲۳۶	۱۳	Linguistics (Applied, comparative, contrastive, Historical or diachronic)
	۱۷	[illegible] — دیکھو نشان
		برصفحہ ۳۰۳

Tactics (arrangement)

Phonemics (= Phonology 2 or Historical Phonetics 2 or β Phonetics)

Phonetics (= α Phonetics)

(for Syntactics) Four ways of arranging linguistic forms

۲۳۷	۲۵	[illegible] دیکھو صفحہ ۳۳۱
	۲۹	[illegible] دیکھیں 409 §
۲۴۳	۳	حاشیہ / حاشیہ

Consonantal vowels (or Glide vowels 2)

Vocalic consonants (or half consonants)

Contoid (or Non-vocoid)

	۱۸	[illegible] Semi-vowels [illegible]

[illegible] Semi-vowels [illegible]

۳۴۲

۲۴۶	[illegible]	[illegible]
	۲۰	[illegible] دیکھو صفحہ ۳۴۰
۲۴۹	۷	[illegible] (دیکھو 281 §)
۲۴۷	۲۵	Articulator / Articular
۲۴۹	۱	[illegible]
	۳۰	Phonetic / Phonic
۲۶۵	۴	Speech form / Linguistic = Linguistic
۲۶۶	۱	انتہائی / انتہائی
۹۳	۲۳	حافیہ / حافیہ
۱۳۸	۱۶	[illegible]

[illegible]

elevator operator

/ɛlivɛit ɐ ɔpɐrɛitɐ/

[illegible]

Extra-loud contrastive or emphatic stress

[illegible]

/ˈanksmən/ /anˈksmən/

uncommon

۱۵۹	۲۲	(*) / (+) / (+)
	۱۴	(ix) / (xi)
	۳۴	(x) / (xii)
۲۹		Czech / Czech
۱۳۵	۲۵	(۳) [illegible]
	۳۴	(۷) [illegible]
۲۴۹	۱۵	[illegible]
۲۴۹	۱	72 یا 50 / [illegible]
	۲	[illegible]
۲۴۶	۷	[illegible]
۲۷۸	۳ / ۲۴	۱۴۲ / ۱۹۹
۲۸۰	۱ / ۵	[illegible]
۲۸۳	۱ / ۱۵	۳۵۸ / ۳۵۸
۲۸۳	۱ / ۳۰	[illegible]
۲۸۵	۳	[illegible]
	۵	۹۹ / ۹۹
۲۸۶	۲ / ۱۱	(۲۱) ۳۳۸ [illegible]
	۳ / ۱۲۰	۳۰۴ مراقیفی
۲۸۷	۲ / ۱۲۶	۳۰۳ کارگزاری
۲۹۱	۱ / ۱۲۶	۲۹۳ [illegible]
	۳ / ۱۳۱	۳
۲۹۳	۱ / ۱۰	۳۳۳ / ۳۲۳
	۱۱	۳۸۵ / ۳۲۱
	۱۹	۳۰۲ / ۲۷۷
۲۹۴	۷	Syllabic — / Syllabic
	۸	Non-syllabic — / Non-syllabic
۲۹۸	۳۰	Phonetic — ۳۴۳
۲۹۸	۳ / ۳	(۱) ۱۵۹

تصحیحات

Kernel — page 319	۶	۱	۳۰۰
Matrix — page 319			
Qualifiers (1)(2)(3) ۳۰۳	۴	۲	۳۰۱
Reading transcription = Broad script	۳۳		
Periodic مراقیفی	۳۴	۳	۳۰۳
۴ / ۳۲۳ — ۴	۶	۱	۳۰۴
Non-vocoid = Contoid	۶	۲	
Nominal ۳۲۳	۲۲	۳	
Non-aspirated ۳۰۳			
Non-periodic ۳۰۳	۲۳		
Non-pulmonic (types of consonant articulation) ۱۹۲			
[illegible]	۳۲	۳	۳۰۵
Leaping [illegible]	۳۵	۲	۳۰۶
Glottology = Linguistics	۵	۳	۳۰۸
Function کارگزاری	۱۵	۲	۳۰۹
Durham burr = Northumbrian burr	۲۴	۱	۳۱۱
Capped ۱۹۲	۲۵	۳	۳۱۳
American accent Retroflex vowel	۳۰	۲	۳۱۴
اصواتی / حلقائی یا اصواتی		۳	۳۲۲
[illegible] (Antepalatal)	۳۹	۱	۳۲۹
[illegible]		۲	
[illegible]		۳	
Prepost - - - / Preque -			۳۳۳
[illegible]		۲	۳۳۴
۳۰۲ / ۳۰۳	۲۸	۳	
Virgule / Virgule	۳۵	۱	۳۳۵
[illegible]	۲۶	۲	
۳ / ۴	۹	۲	۳۳۹
۳ / ۴	۷		
[illegible] کتاب	۲۹		۳۳۹

3a. General Linguistics (R. H. Robins) London 1966

[illegible]		۱۴	
لغت / لغت		۲۸	۳۴۱
English (See 330) / English		۲۷	
اصواتی اتصال /			۳۴۴
Schimeme [illegible]			
Maximal / Maximal			
[illegible]			۳۴۵
[illegible]			
[illegible]			
[illegible]			

ص ۳۴۳ صفحہ آخری سطر:-

ٹونگ والی زبانوں (مثلاً چینی) میں تو آہنگ یعنی سُر کو امتیازی صوتیہ سمجھا جاتا ہے، مگر غیر ٹونگ والی زبانوں (مثلاً انگریزی) میں اس کو ثانوی صوتیہ سمجھا جاتا ہے، اور اس طرح لہجے کی لہر کو علاوہ علاوہ "آہنگی صوتیوں" کے جوڑ سمجھ کر چار مختلف قسم کی آواز کی اونچائی کے مطابق چار ہی آہنگی صوتیے قائم کئے جاتے ہیں (Syllabic as single phoneme). یعنی نمبر ۱ (سب سے نیچا) سے لے کر نمبر ۴ (سب سے اونچا) لکھ کر یہ دستور آوازوں کی نشانیوں کے اوپر یا نیچے چند سروں سے لکھا جاتا ہے۔ فقرے جو سُر کے مطابق لہجے کی لہر (جو کہ ٹونگ والی زبانوں میں اپنا رنگ نمایاں رکھتی ہے) کی عموماً دو خاص طرزیں (Tunes) ہوتی ہیں:-

① نمبر I کو بیانیہ طرز (Statement Tune): نشانی [.]: کہتے ہیں جو کہ اُونچی سُر کی والی ہو کر آخری نشیب کی شکل اختیار کر لیتی ہے، اور اگر جہاں پر طرز کا اختتام نہ ہو تو اس کے بعد بتدریج نیچی سُر کی والی ہو جاتی ہے، مثلاً:-

It was yesterday. /it waz 'jestədi/ . It was Today. /it wəz tə'deɪ/

② نمبر II کو سوالیہ طرز (Question Tune): نشانی [?]: کہتے ہیں جو کہ سُر والے جوڑوں کا مرکب ہو کر نیچے سُر والی ہو کر اونچی ہو جاتی ہے، مثلاً:-

Was it yesterday? /wəz it 'jestədi/ Was it today? /wəz it tə'deɪ/

نوٹ:- طرز نمبر I کا سب سے بلند مقام اور طرز نمبر II کا سب سے پست مقام Direction of the pitch کہلاتا ہے۔ جہاں کا رُکن ہمیشہ نبرہ دار ہوتا ہے۔

③ اس کے علاوہ یکساں لہر کی طرز (Level Tune): نشانی [-]: بعض ٹونگ والی زبانوں (مثلاً مغربی افریقہ کی Yoruba زبان) میں صرف یکساں سُر والے "ٹونگی صوتیے" ملتے ہیں، جن کے سُر کے اُتار چڑھاؤ کا تجزیہ بطور دو مختلف یکساں سُر والی ٹونگوں کے جوڑ سمجھ کر کیا جاتا ہے، جو دو ٹونگوں کے مجموعے آپس میں اکثر اضافہ ہوتے ہیں، مثلاً:-

[/] = /_ ‾/ [\] = /‾ _/

④ ندائیہ طرز (Exclamatory Tune): نشانی [!]: اس میں ندائیہ صوتیہ تینوں قسم کے اختتامی آہنگی صوتیوں کے ہم رکاب ہو سکتا ہے۔ یہ طرز ایک ہی قسم کی ثانوی صوتیہ شمار ہوتی ہے۔

جہاں سُر کو ثانوی صوتیہ سمجھا جاتا ہے، وہاں (مثلاً انگریزی میں) اس کو جملے یا ٹونگ کے اختتام سے تعلق رکھتا ہوا سمجھ کر درمیانی (Medial) اور اختتامی (Final) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

درمیانی آہنگی صوتیے:- or (pause - pitch) or (Medial pitch - phoneme)

(Suspension pitch) ایک قسم کا ہی ہوتا ہے جو کہ ہمیشہ فقرہ کے اندر وقفہ سے قبل اونچا سُر والا ہوتا ہے۔ اس کو اختتامی آہنگی صوتیوں کے ساتھ متضاد کے فرق کی لئے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ یہ دکھایا جا سکے کہ فقرہ کا اختتام وہاں نہیں ہوتا جہاں ملحوظ ہو۔ فقرہ کا اختتام عمل کو phrasal form ... نمایاں ہوتے ہیں۔ انگریزی میں وقفوں سے پہلے عموماً "درمیانی آہنگی صوتیہ" آیا کرتا ہے۔

اختتامی آہنگی صوتیے (Final pitch - phoneme) تین طرح کا ہوتا ہے:-

(۱) یکساں سُر والا (Level) (۲) ذرا اونچا چڑھتے ہوئے سُر والا (rises slightly) یا اونچا چڑھنے والا
(۳) ذرا نیچے گرتے ہوئے سُر والا (falls slightly) (نیچا اترنے والا)

لفظوں کے مابین انتقالی کیفیت کو اتصال (Juncture) کہتے ہیں اور اس اصطلاح کا یہی استعمال صحیح ہے۔

Phonemic Juncture صوتیاتی اتصال (جو کہ عمل گفتگو میں مقابلے کے فرق سے پہچانا جاتا ہے)

Structural Juncture ساختی اتصال (جو کہ اصل صوتیات پر نہیں بلکہ زبان کی قواعدی ساخت پر انحصار رکھتا ہے)

overt Structural Juncture صاف (جو کہ زبان کی کیفیت میں اس مقابلے کے فرق سے متعین ہوتا ہے)

Covert Structural Juncture مخفی (اندرونی عمل کا باعث ہوتا ہے)

Potential pauses — Non - potential pauses

انگریزی میں اختتامی اتصال (Terminal or pausal juncture) تین قسم کے ہیں جو کہ اختتامی آہنگی صوتیے کے مطابق ہوتے ہیں کہ وہ وقفہ سے قبل کس طرح برقرار رکھتے ہیں:-

(۱) اپنی یکساں سُر کو: نشانی /|/: (۲) اپنی سُر کی کسی قدر بلندی: نشانی /||/: (۳) اپنی سُر کی قدرے پستی: نشانی /#/ مثلاً

Punjabikitab.com 348

بعض جگہ والی آوازوں میں تنفس لگنگ یا نمایاں ہو گی ادائیگی میں مزید کئی دوسری سماعتی کیفیتیں (Supersegmental) بھی آ جاتی ہیں۔ مثلاً
بھر بھراہٹ (Creakiness) [جو کہ مزماری پٹھوں کے کھنچاؤ سے پیدا ہوتی ہے] (دیکھو صفحہ ۹۸) (۵) (vi) (۲)] اور سرگوشی (breathiness)
کا انداز۔ تنفس کو نمایاں رکھنے کے لئے "کیفیت آواز" کہلانے والی صفات ہی ہوتی ہیں۔ مثلاً پنجابی کی نمایاں تنگوں میں سے
دو کی ادائیگی میں بھر بھراہٹ یا تقابلی حالت (Glottalization) (یعنی مزمار کے رُک رُک کر بند ہونے اور کھلنے کے ساتھ ساتھ
آواز کی لہر پیدا ہونا) بھی شامل ہوتی ہیں۔ چونکہ آوازوں میں تنفس کی نمایاں کیفیت عام حالت میں برقرار نہیں رکھی جا سکتی۔ تو بعض تنگ
والی زبانوں میں تلافی کے طور پر کچھ خاص سماعتی کیفیتیں استعمال کی جاتی ہیں جو کہ ابھی تک پوری طرح سمجھی نہیں جا سکیں۔

۱۵۱ صفحہ آخری سطر:-

نبرہ کی تقسیم بھی گونج کی ایسی بندش پیدا کر سکتی ہے جو کہ صوتیوں کی قدرتی گونج سے آزاد ہوتی ہیں۔
بعض صوتیے ان صوتیوں (یا خاموشی) سے زیادہ گونج دار ہوتے ہیں جو کہ ان کے ساتھ ہی قبل یا آخر پر واقع ہوں۔ ایسا
ایک صوتیہ گونج کی ایک بندش پیدا کرتا ہے یعنی وہ رُکنی ہوتا ہے۔ اور باقیماندہ صوتیے غیر رُکنی ہوتے ہیں۔
ایک عام گفتگو میں آ جیسے ہی رُکن (یا قدرتی رُکن) ہوتے ہیں جتنے کہ اس میں رُکنی صوتیے ہوتے ہیں۔
گونج کے فرق ان آوازوں کے استثنائی اثرات کے لئے ہیں جو کہ Vowel - like or Vowels (یعنی وہ آوازیں جو کان پر زیادہ
نمایاں طور پر ٹکراتی ہیں) بہ نسبت دوسری آوازوں کے جو کہ ایک ہی سلسلے کے جز میں ہوں) کہلاتے ہیں، ایک نمایاں حیثیت
رکھتے ہیں۔
ایک Syllabic Sonant کے مقابل Non-Syllabic Sonant کی modification کی وجہ سے صوتیاتی رنگ میں
سے نمایاں ہٹ سکتا ہے اور Semi - Vowel بن جاتا ہے۔
غرضیکہ ذہنی کارگزاری مشین کو جانچنے کے لئے بطور معیار استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر گونج پر رُکن کا انحصار کچھ قطعی
طور پر بات کو واضح نہیں کرتا۔ دیکھو صفحات 55 - 154۔

۱۵۲ صفحہ ۵ سطر:

کیفیت آواز کا سرسری خاکہ دیا جاتا ہے:-
(۱) اونچی آواز (Greater loudness) اور تلفظ کا زور (Force of articulation) جو کہ تمام لفظ پر طاری رہتا ہے اور
Emphatic Stress کی طرح صرف خاص اجزاء پر نہیں ہوتا۔ اس سے سامعین پر جوش، غصہ اور جذباتی رنگ نمایاں کرتا ہے۔
(۲) خاموش گفتگو (Quick speech) جو کہ نمبر (۱) کے متضاد ہوتی ہے مگر چونکہ آواز (Voiced) نہیں ہوتی اس سے مختلف ہوتی ہے
اور عام طور پر ادائیگی سے ہوتی ہے۔ یہ بولنے والے اور سامعین دونوں میں [illegible] تعلق کا اظہار کرتی ہے۔
نوٹ:- مندرجہ بالا دونوں صفات تقریباً حکائی (Onomatopoeia) طرز کی ہوتی ہیں کیونکہ معانی کا کچھ حصہ اپنے رنگ سے
ہی واضح ہو جاتا ہے۔
(۳) عام سُر سے بلندی یا پستی (With range wider than the usual one) مثلاً بچے کی سُر بالغ آدمی سے اونچی ہوتی ہے اور
عورتوں کی آدمیوں سے عموماً اونچی ہوتی ہے۔ ان حدود کے اندر ہر شخص کی اپنی اپنی عام سُر ہوتی ہے۔ اس سے ہٹ کر جو
ادائیگی ہو وہ بولنے والے میں جوش، مذاق، خوشامد وغیرہ کی صفات ظاہر کرتا ہے۔
(۴) کیفیت آواز کا وہ فرق (Timbre) جس سے ہر شخص کی اپنی ذات جھلکتی ہو۔ اور پردے کے پیچھے بھی اس کی آواز سن کر پہچانا جا سکے۔
(۵) ایسی تمام سماعتی کیفیتوں میں کوئی ایک چیز عمل میں آتی ہیں۔ جن میں سے کچھ تو جسمانی ساخت کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ مثلاً
چہرے کی بناوٹ مخرج گفتگو کی ساخت بنا دیتا ہے۔ اگرچہ بناوٹ انسان کی اس کا باعث پر حاوی نہیں ہوتی جس سے وہ ہر قسم کی
اصوات کو ادا کرنے پر قادر ہو سکتا ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۳۸
(۶) غیر مشین سماعتی کیفیت کی آوازوں کی لہروں پر مشتمل ادائیگی، مثلاً تیز انسان Consonants کی ادائیگی زیادہ سخت (Sharp)
ہوتی ہے۔ جس سے غیر مسلسل یعنی وقفہ دار (Staccato) جیسا رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔
(۷) اس کے علاوہ کچھ سماعتی کیفیتیں تو اپنے قومی کردار کے نمونہ پر ڈھلی ہوئی ہوتی ہیں۔ جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:-
درشت (Harsh)۔ محتاط (Precise)۔ محتاط (Careful)۔ ٹکڑے دار یا مدغم (Slurred)۔

۲۴۹ صفحہ ۱۳ سطر:-

JUNCTURES

Close Junctures (The transition from one segmental phoneme to the next within the utterance).

Open Junctures

The transitions from the pause preceding an isolated utterance to the first segmental phoneme, and from the last segmental phoneme to the following pause
OR
The totality of phonetic features which characterize the segmental and suprasegmental phonemes at the beginning and at the end of an isolated utterance.

Internal open juncture
(Features of open juncture present internally in utterances). It is phonemically different from "close juncture".

External open juncture
(open juncture that occurs before and after pause).

۲۴۹ صفحہ سطر:- [illegible] اضافہ کرتے وقت مختلف ساخت کے گروہوں میں ہوئی کیفیت آواز کے فرق کو ظاہر
کرتی ہے۔ [illegible] زبان کے استعمال پر کوئی اثر انداز ہوتی۔ [illegible] میں [illegible]
[illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے مل سکتا ہے۔
دیکھو صفحہ ۲۵۲۔

Punjabiandpunjab.com

نوٹ :- بعض اوقات ابجد میں ایسے حروف بھی شامل ہوتے ہیں جن کی اپنی مطلق کوئی آواز ہی نہیں ہوتی، مثلاً
روسی ابجد میں حروف ъ (ъ) اور ь (ь) اپنی کوئی آواز نہیں رکھتے بلکہ اپنے سے پہلے حرف کی آواز
کو علی الترتیب ثقیل یا نرم دکھانے کی محض نشانیاں ہوتی ہیں۔ یعنی روسی اصطلاح کے مطابق حرف کی عام آواز کو ثقیل
کہتے ہیں اور اگر اسی آواز کو مستقلہ کر دیا جائے یعنی ادائیگی کے وقت پیچھے زبان کو سخت تالو کی طرف اٹھا دیا جائے تو نرم
کہلاتی ہے۔ اسی لئے ان حروف کے نام بھی روسی زبان میں (تویوردی زناک) (hard sign) اور (میاگ کی زناک)
(soft sign) رکھے ہوتے ہیں۔ حروف مسروق البتہ علامہ کیفیت رکھتے ہیں، کیونکہ روسی زبان میں انگریزی کی طرح "k" سے
پہلے "k" بھی مسروق نہیں ہوتا۔

حروف کا بغیر کسی آواز کے ہونا کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ ہمارے یہاں اردو میں حرف ہمزہ (ء) بھی تو کوئی آواز نہیں
رکھتا، بلکہ حرف لفظ کے اندر رکن کے شروع پر اعراب لگانے کی نشانی کے لئے ہوتا ہے۔ جس طرح کہ لفظ کے شروع پر
حرف الف (ا) محض اعراب لگانے کی نشانی کے لئے زائد ہوتا ہے۔ البتہ یہ عجیب بات ہے کہ جس طرح حرکاتی الف سے پہلے
حرف پر زبر کی نشانی لکھنا عبث ہے (جیسے جس طرح ہجوں کے بیچ حرف پر زبر کی نشانی بالکل عبث ہے) اسی طرح لفظ
کے شروع پر الف زائد کے بعد حرکاتی الف لکھنا ہو تو الف زائد پر زبر نہیں دیتے بلکہ بطور (آ) لکھا جاتا ہے جبکہ مد کی
نشانی ہمارے یہاں اردو میں حرکاتی الف کی مختصر شکل ہے۔ اور کوئی اعرابی نشان نہیں۔ اسی طرح واؤ مجہول اور یائے مجہول
کے پہلے حرف پر کسی قسم کی اعرابی نشانی نہیں لکھی جاتی کیونکہ یہ دونوں مجہول آوازیں اردو زبان کی اپنی ایجاد کردہ نہیں
اور لفظ کے اندر بغیر اعراب کے "و" یا "ے" کی طرح نہیں جاتیں اور الفاظ کے شروع پر بغیر اعراب کے "او" یا "اے" کی
طرح ہوں گی۔ اسی طرح انگریزی کی (e) اور (o) حروف کو اردو میں (ے) اور (و) جو کہ ہوں یا اپیل جو پل دیکھیں
کہتے ہیں، کیونکہ ان کی اپنی کوئی آوازیں نہیں ... وغیرہ ... لگایا جائے گا تو ان کو علیحدہ ... الگ ...

ص ۲۳۲ سطر ۱۳ :-

(۸) Conquent کی نشانی (==) بطور cover term استعمال کی گئی ہے۔ دیکھئے Type [= group] II
"Group" is the cover term for the categories of "types" in typological classification of formal morphological & syntactical features and elements.

(۹) Symbolic: زبان بھی استعمال ہوتی ہے۔
A language that employs symbols either extensively or exclusively; especially one that has artificially been constructed for the purpose of precise formulations.
مثلاً دیکھو دفعہ ۴۰۰ اور ۴۰۵ (۲)(۱)۔ یا Vowel = V, Consonant = C, Environment = E, Morph = M وغیرہ۔

ص ۴۹ سطر ۷ :-

The criterion of phonetic similarity in grouping sounds into phonemes has been challenged as being not strictly relevant in an analysis concerned solely with establishing distinctive elements and their relations with one another irrespective of the phonetic substance in which they are expressed. Most linguists do take it into account. Bloch makes an attempt to define the phoneme rigorously, without any semantic considerations, avoiding even any appeal to the speaker's recognition of difference or distinctiveness. This was challenged by others, and Bloch replied to their criticisms. It seems doubtful whether this extreme position can be fully maintained. [Phonology is "Functional Phonetics"]

Note:- The Phonemic analysis on which "Phonemic Phonology" is based is in fact a broad transcription view, whereas "Prosodic analysis" on which "Prosodic Phonology" is based aims at narrow transcription.

Prosodic Phonology
- Phonematic Units :- Consonants & Vowels in the stream of speech.
- Prosodies :- covers stretches of speech & not units.

"Phonemic" (instead of "phonematic") is used as the adjective of "phoneme"; "Prosodic" is used for "suprasegmental".

Note:- α-phonetic elements: An α-sound is nothing more than the simultaneity of the functionings of the various organs. But for terminological reasons it is convenient to speak of these functionings as qualities. All such qualities may be termed "α-phonetic elements".

An α-phonetic element which recurs in a certain position in all the members of some equivalence class is a "distinctive element".

A segment, combination, or component occurring in an environment where it is not determined is "distinctive" in that environment.

A feature which characterizes all the members of some allophone, but not all the members of the phoneme which includes that allophone, is "determined".

ص ۲۹۰ سطر ۲۴ :-

A suprasegmental phoneme is JUNCTURAL if each member phone has a determining starting-point (or a determining end-point), & if either (1) every utterance begins (or ends) with a member of the phoneme, or (2) the phoneme is one of a contrastive set such that every utterance begins (or ends) with a phone which is a member of one of the phonemes of that set.

ص ۲۴۲ س ۳ سطر —

<u>Non-contrastive</u>: characterized by acoustic difference that is without semantic significance because it results from difference of phonetic environment or is a free variation; e.g. front /k/ in "key" and back /k/ in "coo" are Non-contrastive, as are /θ/ and /ð/ in "with". See § 26(1).

ص ۲۴۴ س ۳ سطر :-

<u>Complementation</u>:- A distribution of a pair of speech sounds or a pair of linguistic forms such that the one is found only in environments where the other is not (as the unaspirated t of English "stone" and the aspirated t of English "tone" or English "your" occuring before a noun, "yours" in all other environments) especially when used as a basic prerequisite for the classification of non-identical sounds as allophones of the same phoneme or for the classification of nonidentical linguistic forms as allomorphs of the same morpheme.

ص ۲۴۴ س 26 سطر :-

صوتیوں کو اگر صوتی رنگ سے دیکھا جائے تو کئی وجوہات سے اُن کی آپس میں قریب پائی جاتی ہے۔ مثلاً انگریزی میں /p/ اور /b/ کا فرق محض Voice کے ایک feature کے ہونے یا نہ ہونے (Voiceless) پر منحصر ہے ورنہ مقامِ نطق دونوں کا ایک ہی ہے۔ اسی طرح /o/ اور /õ/ کا فرق محض Nasility کے ایک feature کے ہونے یا نہ ہونے (Oral) پر ہے۔ features کے ایسے تقابلے (Contrast) یعنی feature کا ہونا یا نہ ہونا، یا دو مختلف features کا پایا جانا اصطلاحاً opposition کہلاتا ہے۔

<u>Opposition</u>:- The relationship of partial difference between two partially similar elements of a language (as "oral" versus "nasal" with /b/ and /m/ or "singular" versus "plural" with <u>man's</u> and <u>men's</u>).

انگریزی آوازوں کے جوڑوں کو عموماً یوں لکھا جاتا ہے:-

Bilabial		Alveolar		Velar		
/p/		/t/		/k/		Voiceless
/b/	/m/	/d/	/n/	/g/	/ŋ/	Voiced
Stops / Nasal		Stops / Nasal		Stops / Nasal		

Front		Back	
/i/	/y/	/u/	Binary oppositions
/e/	/ø/	/o/	
	/a/		
Spread		Rounded	

Three distinctive degrees of openness. (The contrast is between different degrees of a feature "closeness").

<u>Distinctive or Pertinent feature</u>:- وہ تمام features جو کسی ایک زبان میں اُس کے صوتیوں میں فرق دکھاتے ہیں کہلاتے ہیں۔ ایسے تجزیے سے دو چیزیں عیاں ہوتی ہیں:-

(۱) ایک ہی آواز بطور صوتیہ مختلف قسم کی oppositions میں دو مختلف زبانوں میں کارفرما ہو سکتا ہے، مثلاً انگریزی کا جوڑا /p/ /b/ /m/ اردو میں /p/ /pʰ/ /b/ /bʰ/ /m/ ہو جاتا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ ایک ہی صوتیہ /b/ انگریزی میں اپنے جوڑے میں /p/ اور /m/ سے opposition رکھتا ہے مگر اردو میں چار (/m/, /bʰ/, /pʰ/, /p/) سے oppositions رکھتا ہے۔

(۲) یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زبان میں ہر ماحول میں دو صوتیوں کے مابین کے "pertinent features" تمام oppositions کا کام کریں، مثلاً الفاظ کے شروع ہو تو /k/, /g/ — /t/, /d/ — /p/, /b/ تمام کے تمام contrast رکھتے ہیں، مگر شروع کے /s/ کے بعد (مثلاً spill, still, skill میں) صرف ایک کی بجائے تین plosives کا تینوں مقامِ نطق پر contrast ہو سکتا ہے، کیونکہ Voiceless اور Voiced کا فرق نہیں کیا جا سکتا۔ زبان میں ایسے مقامات پر oppositions کا محدود ہو جانا Neutralization کہلاتا ہے۔ مثلاً ہسپانوی زبان کے Five-Vowel Phoneme System میں ہر کاب

/i/	/u/
/e/	/o/
/a/	

"مقدم سادہ" اور "مؤخر مدور" Concomitant features میں جو فرق ہوتا ہے وہ صوتیہ /a/ کی Maximal openness حالت میں neutralize ہو جاتا ہے۔

<u>Neutralize</u>:- To make inoperative (a phonetic or grammatical contrast found elsewhere or formerly), e.g. "with many speakers the /t/ - /d/ opposition in "latter" and "ladder" is neutralized".

<u>Neutralization</u>:- (See "Archiphoneme" & "Partial Complementation".)

The absence in some context of a phonetic or grammatical contrast found elsewhere or formerly in a language (as the contrast between final /s/ and /z/ after /t/ in English or between the nominative and the accusative neuter case in Latin).

Distinctive feature کے ایسے تجزیے کو سیاق کینیتوں تک بھی بڑھا دیا گیا ہے، جس میں آواز کی معنی خیزی کیفیت تک نہیں دیکھی جاتی [illegible]

351
Punjabiandpunjabi.com

دکھایا جا سکتا ہے۔

1. Vocalic	Non-Vocalic	7. Compact	Diffuse
2. Consonantal	Non-Consonantal	8. Grave	Acute
3. Interrupted	Continuant	9. Sharp	Plain
4. Checked	Unchecked	10. Flat	Plain
5. Strident	Mellow	11. Tense	Lax
6. Voiced	Unvoiced	12. Nasal	Oral

صفحہ ۳۴۶ سطر 8:-

1. Phase ہمیشہ گفتاری عضو کا ہوتا ہے، جو کہ وقت کے مختلف ٹکڑوں میں اس عضو کی نشاندہی کرتا ہے۔ مثلاً:-
(۱) اس عضو کا بغیر کسی قسم کی محسوس کن حرکت کے ایک ہی جگہ پر رہنا۔
(۲) اس کا بغیر سمت تبدیل کئے یا حرکت کی رفتار بڑھائے چلنا۔
(۳) ہوائی لہر سے اس کا ارتعاش میں آ جانا۔ مختلف phases کہلاتے ہیں۔

2. Articulation types بھی گفتاری عضو کے مختلف طریقے ہوتے ہیں جن سے وہ articulate کرتا ہے۔

3. Feature صوت کا ہوتا ہے جو کہ صوتی واقعہ کا چھوٹا سا ٹکڑا ہوتا ہے۔ عموماً Distinctive features سے واسطہ پڑتا ہے، اگر ایسے features ہوں تو supra segmental or Plurisegmental کے لئے سمجھے جاتے ہیں۔ (مثلاً نبرہ، لہجہ، امتداد، وغیرہ) بھی اپنی اہمیت رکھتے ہیں۔ اور بعض features ایسے ہوتے ہیں جو کئی صوتیوں کو لاگو ہوتے ہیں مگر ان کو plurisegmental حالتوں کے لئے ہی سمجھ لینا مناسب ہوتا ہے اور ان کو Suprasegmental features کہتے ہیں، مثلاً Lip-rounding, Glottalization, Retroflexion, Velarization, Palatalization.

4. Aspect سے مراد segment کا کوئی phase یا اس کا ٹکڑا جو کہ segment کے ساتھ ہم آہنگ ہو وہ اس segment کا aspect ہے۔ مختلف Distinctive aspects کو features بھی کہہ دیتے ہیں۔

5. Aspects جو کہ تشکیل پاتے ہیں:-
(۱) ایک ہی Vocal organ سے، تو ایسے aspects کو HOMORGANIC کہتے ہیں۔
(۲) ایک ہی Articulation type سے جو کہ مختلف Primary organs کے ہوں، تو ایسے aspects کو HOMOTYPES کہتے ہیں۔

6. اسی طرح ترکیبی لحاظ سے مختلف segments اگر اپنے انتہائی درجہ کے aspects:-
(۱) Homorganic رکھتے ہوں، تو وہ Homorganic segments کہلائیں گی، مثلاً /p/, /b/ اور /m/ کو Homorganic کہیں گے، کیونکہ دو لبی ملاپ تینوں میں مشترک پایا جاتا ہے۔
(i.e. same basic closure or constriction but differentiated by one or more modifications) —(See "Nasalization" on page 351).
(۲) ایک جیسے رکھتی ہوں، تو وہ قطعے Homorganic بھی اور Homotypical بھی کہلائیں گے۔

7. Homophone ایسے phones کی ایک class ہوتی ہے، جس کے تمام ممبروں کے متمیز features کسی ایک ممبر کے تمام متمیز features کے بالکل برابر ہوں۔ ظاہر ہے کہ ایسے Homophone کے تمام ممبر ایک ہی صوتیے سے تعلق رکھیں گے۔

8. Polyphone اس حرف یا حرفوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں جو ایک سے زیادہ صوتی قیمت رکھتا ہے۔ مثلاً /ea/ کی آواز freak میں /ī/ اور break میں /ē/ ہوتی ہے۔

صفحہ ۳۴۷ آخری سطر:-

Phonetic form صوتیوں کا وہ جوڑ ہوتا ہے جو کسی زبان میں اپنا مطلب رکھے۔ phonetic form کو Speech form or Linguistic form کہتے ہیں۔ جو مستقل معنی رکھے Lexical form اور Grammatical form دونوں مل کر Linguistic form کو بیان کرتے ہیں۔

صفحہ ۳۴۸ سطر 17:-

Complex Paradigm:- Consists of multiple simple paradigms (not always complete) with at least one morpheme in common between each set of simple paradigms.

Defective Paradigms lack some of the inflections.

Deriving form:- A form other than the common element of a paradigm by which a paradigm is represented in secondary derivation.

Compounding form:- A form other than the common element of a paradigm by which a paradigm is represented in compounding.

Underlying word:- In describing the members of derivational paradigm, we usually

say that one of them is the underlying word from which the others are derived.
Morphological process:- The devices by which the constituent words of a paradigm are differentiated from one another. They are:- affixation, internal change, reduplication, suppletion, zero modification.

۲۷۲ صفحہ 35 سطر:-

1. Phone: کسی ایک ناطق آواز کو کہتے ہیں جو کہ محض ایک عنصری واقعہ تصور کیا جائے بغیر اس لحاظ کے کہ وہ کس طرح زبان کے ڈھانچہ میں جگہ پاتی ہے۔ اس کو β-sound سے فرق کرنے کے لئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ کس phone کی مجرد شکل ہوتی ہے اور کبھی ایک phone دو یا زیادہ مل کر β-sounds بنتے ہیں اور phoneme کبھی اپنے احاطہ میں لے لیتی ہے۔ عام معنوں میں Phonetic unit کو ہی Phone کہہ دیتے ہیں۔ (دو β-sounds کی درمیانی Junctural کو Suprasegmental phone- (یعنی کہ α-sound کو Segment کہتے ہیں۔

2. Allophones: ان مختلف آوازوں کو کہتے ہیں جو کہ مختلف ترکیبی اور سماعی کیفیت رکھتے ہوئے بھی ایک صوتیہ کے تحت آجاتی ہیں، جبکہ وہ مختلف صوتی ماحول میں مختلف non-distinctive differences کے phoneme رکھتی ہیں، مثلاً "pin" کی ملاحظہ p اور "Spin" کی الپ پران p ایک ہی صوتیہ /p/ کے ہمصوتیے ہیں۔

3. Morph: اُس صوتیہ یا صوتیوں کے جوڑ کو کہتے ہیں جو کہ شاید allomorph ہو، مگر ابھی اس کو کسی morpheme کے تحت نہ لایا گیا ہو، مثلاً "Slep" کو جب تک "sleep" کے ساتھ ایک ہی لفظیہ کے تحت نہ لایا جائے وہ Bare Morph ہے گا۔

4. Allomorphs: وہ مختلف آوازوں کی شکلیں ہوتی ہیں جن میں Morpheme (لفظیہ) اگر تبدیلی کرتا ہے، مثلاً "Slep" کا Slept اور "Sleep" کا Sleeper، Sleeping، Sleep walk اور ایک ہی لفظیہ کے allomorphs ہیں۔ اسی طرح صیغہ جمع کے لئے الفاظ traps, dreams, oxen, dishes
Zero suffix of "sheep" in those "sheep" (vowel modification from tooth) teeth میں خط کشیدہ حصہ ایک ہی لفظیہ کے ہم لفظیہ ہیں۔

5. Sememe کا Sub-unit یا allosème کہا جاسکتا ہے: اسی لفظیہ کی مختلف شکلیں بھی علاوہ علاوہ لفظیہ تصور کئے جاتے ہیں، مثلاً legal بطور علیحدہ لفظ /ˈli:gl/ اور legality /li:ˈgæl-iti/

6. Suprasegmental morpheme کو SUPERFIX کہتے ہیں۔

7. Phonaestheme: آواز کے اُس مشترک feature کو کہتے ہیں جو کہ Symbolic words کے ایک گروپ [یعنی الفاظ کا وہ گروپ جس میں صوتیوں کا ایک جوڑ مشترک طور پر واقع ہو، جو اپنے ساتھ ایک مشترک مگر مبہم سا معانی کا feature رکھتا ہو (جو کہ ضروری نہیں کہ کسی قدرتی آواز کی نقل ہی ہو جیسا کہ حکائی الفاظ Onomatopoeic میں ہوتا ہے)] میں واقع ہوں، مثلاً:-
Symbolic الفاظ flash, flame, flare, flicker, flimmer میں "fl" (جس سے مشترک روشنی کے معنوں کا احساس ہوتا ہے) اور trounce, pounce, Bounce میں "ounce" (جس سے تیز حرکت کے معنوں کا احساس ہوتا ہے) 'phonaesthemes' کہلائیں گے۔

353

8. Classifier (morpheme):-
A word or morpheme used with nouns designating countable or measurable objects or with numerals and often indicating a class to which the object designated by the noun is assignable on the basis of shape or function; as:-
Japanese "hon" in "empitsu ni hon" (pencils two "cylindrical objects").
Chinese "pen³" in "San¹ pen³ shu¹" (Three "origin" books).
اردو میں الفاظ "راس، مبلغ، عوازی" وغیرہ، جیسے کہ مبلغ چار روپیہ عوازی بیس پیسے۔

9. Smallest Units of Linguistic Signalling

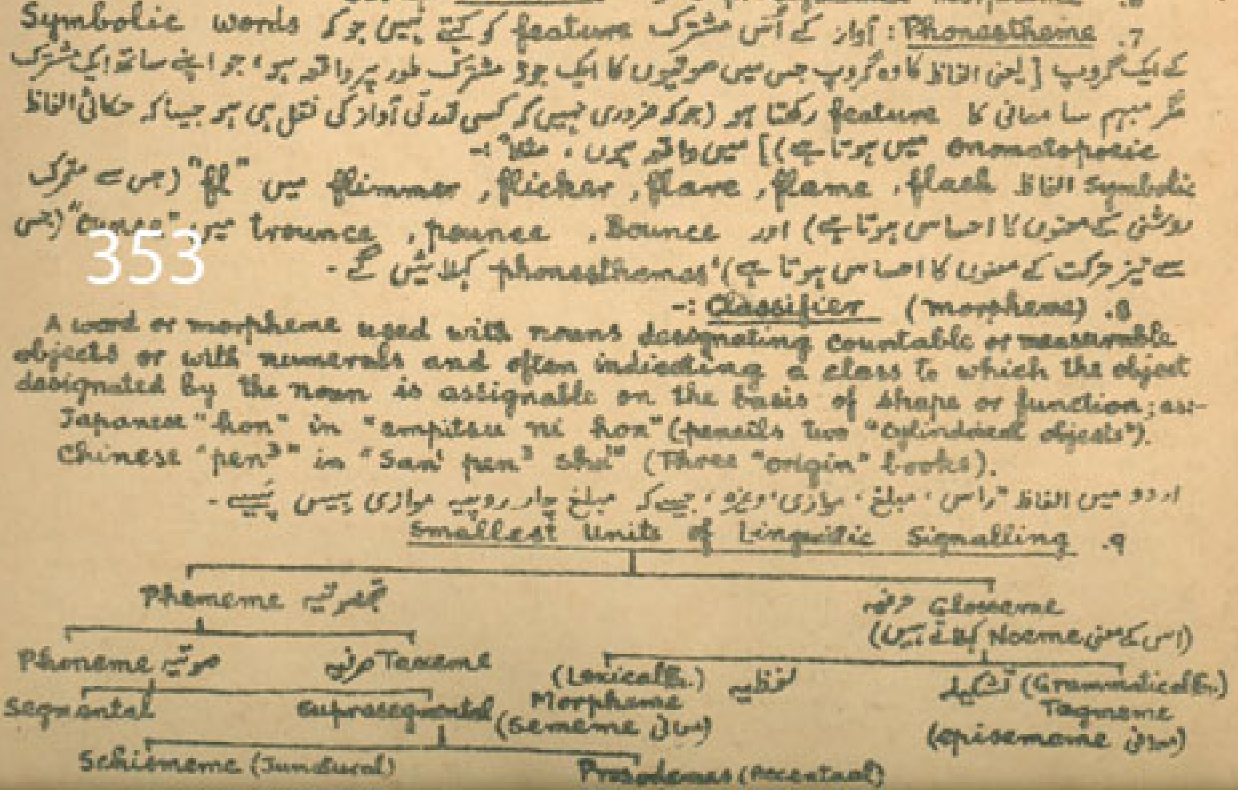

-: [illegible] 8 [illegible]

<u>Primary derivative</u>:- A word (as "telegram") whose immediate constituents are bound forms.

<u>Secondary derivative</u>:- A word (as "teacher") whose immediate constituents are a free form and bound form.

-: [illegible] 7 [illegible]

<u>Order</u>:- A class of mutually exclusive linguistic forms any and only one of which may occur in a fixed definable position in the permitted sequence of items forming a word (in English walks, walking, walked: -s, -ing, & -ed are members of the same ORDER, in that any, but only, one may occur after "walk").

<u>Nominal</u>:- A linguistic form (as English "boy", or "he") that inflects for number or case or for both. 2. A word or word group functioning in a context in which a noun normally functions.

-: [illegible] 17 [illegible]

<u>Archiphoneme</u>:- A class of phonemes consisting usually of a pair sharing all distinctive features except one (d and t share all distinctive features except that d is voiced and t is voiceless); especially a structurally descriptive category in which a sound may be placed when it occurs in a position where it may belong to any of two or more phonemes because of neutralization or suspension of the usual contrast between them (as German t in final position where it may correspond either to medial t or to medial d).

-: [illegible] 18 [illegible]

<u>Ordering or structural order</u>:- The principle of immediate constituents leads us to observe the "structural order" of the constituents, which may differ from their actual sequence.

<u>Intra-systemic</u>: Those (orderings) which result from the analysis itself are intra-systemic — opposed to extra-systemic.

<u>Extra-systemic</u>: Those orderings which are made before the criteria of classification are applied may be termed extra-systemic.

-: [illegible] 18 [illegible]

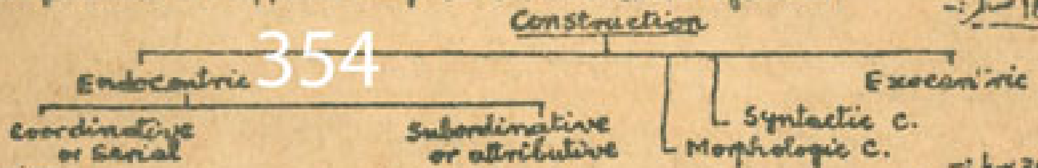

-: [illegible] 30 [illegible]

<u>Transition</u>:- The manner in which the vocal organs pass from inactivity to the formation of a phoneme, or from the formation of one phoneme to that of the next, or from the formation of a phoneme to inactivity.

<u>Close transition</u>: formation of a second closure before opening the first.

<u>Open transition</u>: opposite of "close transition".

-: [illegible] 19

<u>[illegible]</u>: Traditionally the word is the unit of lexical entry in dictionaries. Some linguists today enter morphemes as the lexical units instead, stating the words built with them as part of the information to be given on each morpheme. The general principles of lexicography are not materially effected.

In a word entry dictionary, variable words must be listed by their root form, unless a particular member of the paradigm is arbitrarily chosen as the dictionary entry form, as the nominative singular forms of nouns and the first person singular present indicative active forms of verbs are traditionally chosen for this purpose in Latin & ancient Greek. It may be maintained that such a dictionary should additionally list the bound affixes as well, with the relevant grammatical information and such semantic statements as can be made about each in isolation; but these morphemes, will probably have been dealt with in appropriate places in the grammar.

<u>Insert sentence</u>:- That one of a pair of sentences joined by a transformation that is syntactically subordinated to and incorporated into the other & that usually undergoes thereby a change in form (in "the book that I want is gone", the insert sentence "I want the book" occurs as "that I want").

<u>Kernel sentence</u>:- A statement (as "John is big" or "John is a man") exemplifying in a language one of a very small group of grammatically simple sentence types or patterns (as noun phrase + be + adjective phrase or noun phrase + be + noun phrase) which cannot be broken down into simpler sentence types & which in transformational grammar are the basic stock or source from or according to which all sentences in that language are formed or derived & in terms of which all sentences of the language can ultimately be described.

<u>Matrix sentence</u>:- That one of a pair of sentences joined by means of a transformation that keeps its essential external structure & syntactic status (in "the book that I want is gone", "the book is gone" is the matrix sentence).